ایمان میں

بنیادیں

تعمیر کرنا

چٹان؛ یسوع مسیح پر بنیاد رکھنا

لوقا ۶: ۴۸

مع راہنمائے مطالعہ

از

پاسٹر ڈرُو فریمین

گریس بائبل چرچ پاکستان
کی اشاعت

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	Foundations Building in Faith
ترجمہ:	ایمان میں-بنیادیں-تعمیر کرنا
مترجم	
پروف ریڈنگ	ہُما کامران اور پاسٹر فیصل جان
کمپوزنگ	پاسٹر عادل امین
تعداد	2000
برائے رابطہ	
ویب سائٹ	
ای میل	

اظہارِ تشکر

مُنجّی اور خداوند یسوع مسیح کے عجیب اور نہایت عظیم نام میں آپ سب کو سلام!

پاکستان کی ایک باعظمت کلیسیا کا گلہ بان ہونے کی حیثیت سے، اُن سب تک نئی کتاب ''بنیادیں'' پہنچانے والی ٹیم کا حصہ بننا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے جو خدا کا کلام اُردو زبان میں پڑھتے ہیں۔ ہم خداوند خدا کا شکر کرتے اور سارا جلال اُس کو دیتے ہیں۔ ہم مطالعہ کے اِس نمایاں ہتھیار کے لئے نگرانی اور ترجمہ کے کام کا استحقاق بخشنے کے لئے اپنے بھائی ڈرُو فریمین کے پوری سچائی سے شکر گزار ہیں۔ علاوہ ازیں ہم اپنے ماہر مترجم پاسٹر عادل امین کے بھی بالخصوص شکر گزار ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً ترجمہ کے مطلوبہ مواد پر حرف بہ حرف کام کیا ہے۔

ممکن ہے کہ آپ میں سے چند ایسے بھی ہوں جو ''بنیادیں'' سے واقف نہیں ہیں۔ اِس کے بعض حصہ جات ''ترتیبی الٰہیات'' کے گہرے مطالعاتی مواد پر مبنی ہیں؛ جبکہ بعض شریعت کی واضح تعلیمات اور مسائل سے متعلق ہیں؛ نیز بائبل سے متعلقہ علم اُلتفسیر ؛صحائف کی جامع وضاحت تک رسائی، حقائقِ ادوار کے فہم کا بیش قدر ذریعہ، اور کلامِ مقدس کی تشریحات کے بنیادی اصولات شامل ہیں۔ یہ کتاب اٹھارہ مختلف زبانوں میں دستیاب ہے اور دنیا بھر کے کئی ممالک سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

اب ''بنیادیں'' کے ساتھ اضافی ''راہنمائے مطالعہ'' بھی شامل کیا گیا ہے جس کی بابت ہم پُر امید ہیں کہ یہ آپ کے مطالعہ کو ایسی وسعت بخشے گی کہ آپ اپنے ایمان کی تعمیر کر سکیں، پھر اپنا اور دوسروں کا جائزہ لے سکیں کہ آپ جو کچھ پڑھتے ہیں اُس کو کس حد تک سمجھتے ہیں۔ علاوہ ازیں کہ آپ کو اور دوسروں کو خاندانی بائبل سٹڈی کے لئے بھی اِس طرح تیار کرے گی کہ خواہ آپ کسی گاؤں میں ہوں یا اپنے علاقہ یا گھر میں، آپ بائبل کی سچائیاں سمجھنے میں دوسروں کی مدد کر سکیں گے۔

خدا کے فضل سے ''بنیادیں'' ایک تحفہ ہے اور اِس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اِس کا ایک مقصد یہ ہے کہ آپ روحانی فہم اور ادراک میں ہر طرح سے مہارت حاصل کریں تا کہ سچائی کے کلام کی دُرست انداز سے تقسیم کر سکیں۔ الٰہی نکتۂ نظر حاصل کرنے سے، جو کہ خادم کی سوچ اور مرضی ہے، آپ خدا کے ہونہار طالب علم اور خادم بن سکیں گے۔

پاکستان میں مسیح کے بدن کے لئے ہماری دعا ہے کہ یہ کتاب اُن کے لئے نہ صرف علم کے حصول کا ذریعہ بلکہ ہم سب کے لئے خدا کی مرضی اور ارادہ کو جاننے کا باعث بھی ہو۔ میرا شخصی طور سے مشاہدہ ہے کہ اِس میں گہری سچائی سیکھنے کے آلات موجود ہیں، پس ہم مہارت پا سکتے اور روح القدس کی مدد سے دوسروں کے لئے مثال بن سکتے ہیں۔ یہ کتاب ہمیں مسیح یسوع میں تمام مطلوبہ بنیادی معاونت فراہم کرتی ہے تا کہ ہم فتحمند زندگی گزار سکیں اور اِس زمین پر خداوند خدا کو جلال دینے کی غرض سے روحانی جنگ لڑ سکیں۔

مؤخرالذکر، میری دعا ہے کہ آپ کی مسیح یسوع اور اُس کے کلام کی بابت بصیرت روشن ہو جائے تا کہ آپ نُور میں چلیں جیسا کہ وہ نُور میں ہے اور آپ فضل سے بھرپور لب ولہجہ کی گفتگو، اخلاق، محبت، ایمان اور پاکیزگی کا نمونہ ہوں، اور خود کو اُن لوگوں کے لئے بطور نمونہ ظاہر کر سکیں جو ایمان لائے اور اُن کے لئے بھی جو یسوع مسیح پر ایمان نہیں رکھتے۔ میں خدا سے طالب ہوں کہ آپ کو وضاحت کے ساتھ یہ دیکھنے اور تسلیم کرنے کی حکمت بخشے کہ آپ اِس زمین پر کِس وجہ سے ہیں؛ نیز یہ سمجھیں کہ مسیح کون ہے اور مسیح پر مرکوز اندازِ زندگی کیا ہے، اور اُن سب کاموں کے لئے شکر گزار ہوں جو اُس نے آپ کے لئے کئے ہیں۔

اگر یہ کتاب آپ کو پسند آئی اور آپ نے اِس کے وسیلہ سے برکت پائی ہے تو براہِ کرم ہمیں ای میل کریں۔ ہمیں آپ کی طرف سے اِس کتاب سے متعلق اور یہ سُن کر خوشی ہوگی کہ خدا کے کلام نے آپ کو برکت دی ہے اور آپ کی اور دوسروں کی سوچ اور زندگی کو بدل ڈالا ہے۔

خیر اندیش

فیصل جان

چیئرمین اینڈ سینئر پاسٹر آف گریس بائبل چرچ - عارف والا پاکستان

گریس بائبل چرچ پاکستان (جی بی سی پی)

جی بی سی پی کسی بھی شخص کو اجازت دیتی ہے کہ وہ اس کتاب کو کاپی اور تقسیم کر سکتا ہے اور اسے دوسروں کو مسیح اور خدا کے کلام کے متعلق تعلیم دینے کے مقصد کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔ تاہم کسی شخص کو اس میں کچھ تبدیلی کرنے، اس میں کمی بیشی کرنے یا متن میں کوئی تبدیلی کرنے کی ہرگز اجازت نہیں (گو وہ بالکل معمولی تبدیلی ہی کیوں نہ ہو)۔ کوئی شخص کسی شخص یا گروہ سے اس کتاب کے استعمال کیلئے کوئی رقم وصول نہیں کر سکتا، یہ طے شدہ بات ہے کہ وی ایم آئی کی پالیسی واضح ہے اور یہ اپنے مواد کے استعمال کیلئے کوئی رقم نہیں لیتی۔

فہرست مضامین

تسلیمات 9

پیش لفظ 10

پہلا باب: آغاز کریں۔ 11

پہلا حصہ 11

شخصی تیاری 11

دوسرا حصّہ: بائبل مقدس 14

تیسرا حصّہ تاریخی جائزہ۔ 17

چوتھا حصّہ: ترتیب وار تواریخی جائزہ 21

پانچواں حصّہ بائبل کے مطالعہ کیلئے تیاری 26

دوسرا باب: عہدِ عتیق کا مختصر جائزہ 29

تعارف 29

پہلا حصّہ : شریعت: پیدائش 31

خروج 33

احبار 36

گنتی۔ 37

استثنا 39

دوسرا حصّہ : تاریخی کتب : تعارف 42

یشوع 43

قضاۃ 44

روت 46

۱۔سموئیل 47

۲۔سموئیل 50

۱۔سلاطین 52

۲۔سلاطین 54

۱۔تواریخ 58

۲۔تواریخ 61

زکریاہ 124

ملاکی 125

عزرا 64

نحمیاہ 66

آستر 67

تیسرا حصّہ :منظومی کتب تعارف 69

ایوب 72

مزامیر 76

امثال 83

واعظ 85

غزل الغزلات 87

چوتھا حصّہ : انبیاء اکبر تعارف 89

یسعیاہ 91

یرمیاہ 95

نوحہ 98

حزقی ایل 99

دانی ایل 102

پانچواں حصّہ : انبیاء اصغر 104

ہوسیع 106

یوایل 109

عاموس 110

عبدیاہ 112

یوناہ 114

میکاہ 115

ناحوم 117

حبقوق 119

صفنیاہ 120

حجی 122

۱۔پطرس 185

۲۔پطرس 188

تیسرا باب : عہدِ جدید کا مختصر جائزہ۔ 128
تعارف 128
پہلا حصّہ: تواریخی کتب : تعارف 133
متی 134
مرقس 138
لوقا 141
یوحنا 144
رسولوں کے اعمال 148
دوسرا حصّہ : پولس رسول کے خطوط : تعارف 152
رومیوں 155
۱۔کرنتھیوں 159
۲۔کرنتھیوں 162
گلتیوں 164
افسیوں 166
فلپیوں 168
کلسیوں 169
۱۔تھسلنیکیوں 170
۲۔تھسلنیکیوں 172
۱۔تیمتھیس 173
۲۔تیمتھیس۔ 175
ططس 176
فلیمون 178
تیسرا حصّہ : عام خطوط : تعارف 180
عبرانیوں۔ 180
یعقوب 183
۱۔یوحنا 189
۲۔یوحنا 192
۳۔یوحنا 193
یہوداہ 194
چوتھا حصّہ :نبوتی کتاب :مکاشفہ 196
چوتھا باب : تفسیر کے بنیادی اُصولات 200
تعارف 200
پہلا حصّہ قانون اول : حقائق تلاش کرنا 201
پہلا اُصول :خدا کے جوہر کا مطالعہ کرنا 201
دوسرا اُصول :یسوع کی ظاہر کردہ راہ تلاش کرنا 203
دوسرا حصّہ دوسرا اضابطہ: سمجھنے کے طالب ہوں 205
تیسرا اُصول :سمجھیں کہ مکاشفہ بتدریج ہے 205
چوتھا اُصول: لفظی تفسیر کرنا 206
پانچواں اُصول :خاص باتوں پر غور کرنا 208
چھٹا اُصول :ابتدائی حوالہ جات کو پڑھنا 208
ساتواں اُصول :انسانی ارادہ کا مطالعہ کریں 210
آٹھواں اُصول :عہود کو یاد کریں۔ 211
تیسرا حصّہ تیسرا اضابطہ : دانشمند بننے کی کوشش کریں 215
نواں اُصول :اختلافات تلاش کریں۔ 215
دسواں اُصول :متن پر غور کریں 217
گیارہواں اُصول: مقابلتاً کی جانے والی تفسیر 219
بارہواں اُصول :ہم آہنگی تلاش کریں 220
تیرہواں اُصول :تقسیم پر غور کریں 221
چودہواں اُصول: نبوت کے مطالعہ میں محتاط رہیں 223
چوتھا حصّہ :چوتھا ضابطہ: زندہ رہنے کے طالب ہوں 226
پندرہواں اُصول: درست اطلاق 226
پانچواں باب: خدا کی شخصیت کے متعلق تعلیمات 232
تیسرا حصّہ : حلِ مشکل :نجات۔ 297
چوتھا حصّہ : تحفظ : خدا کے وعدے 301

پہلا حصّہ : تثلیث 232

دوسرا حصّہ: خدا کے نام۔ 237

تیسرا حصّہ : خدا باپ۔ 241

چوتھا حصّہ : خدا بیٹا 248

پانچواں حصّہ : خدا روح القدس 261

چھٹا باب : خدا کی تخلیق کے متعلق تعلیمات 271

پہلا حصّہ : تخلیق کائنات 271

دوسرا حصّہ : فرشتگان 272

تیسرا حصّہ : انسان 279

چوتھا حصّہ: جنگِ ملائک (روحانی جنگ) 292

ساتواں باب : خدا کے منصوبہ کے متعلق تعلیمات 293

پہلا حصّہ : مکاشفہ : بائبل مقدس 293

دوسرا حصّہ: مشکل : گناہ 294

پانچواں حصّہ : مستقبل :نبوت 304

آٹھواں باب: خدا کے مقاصد کی تعلیمات 308

پہلاحصّہ :شخصی مسیحی زندگی 308

دوسراحصّہ :اجتماعی مسیحی زندگی۔ 321

نواں باب: اطلاق 326

تعارف 326

پہلا حصّہ :کتاب سے واقفیت حاصل کرنا 327

دوسرا حصّہ :کتاب کا خاکہ تیار کرنا 329

تیسرا حصّہ :اپنے مطالعہ کو بامقصد بنانا 331

چوتھا حصّہ :تعلقات کی تلاش کرنا 333

پانچواں حصّہ :لاتعلق حوالہ کا تجزیہ 337

چھٹا حصّہ :اپنے مطالعہ کو وسعت دینا 340

ساتواں حصّہ :نکات بنانا 344

جوابات 345

تسلیمات!

گریس بائبل چرچ پاکستان (جی بی سی پی)

''بنیادیں'' گریس بائبل چرچ پاکستان کے زیرِ اہتمام تیار کی جانے والی کتاب ہے۔ اپنے آغاز ہی سے (جی بی سی پی) کا یہ مقصد رہا ہے کہ گاؤں اور دنیا کے دور دراز علاقوں تک یسوع مسیح کی خوشخبری کو پہنچایا جائے۔ اکثر اوقات بشارتی سرگرمی کے لئے صرف مختصر عرصہ کے لئے دروازہ کھلتا ہے۔ ہماری تنظیم کا مقصد یہ رہا ہے کہ ان علاقوں کے لئے نعمتوں سے معمور مقامی لوگوں کی پہچان کی جائے اور اُنہیں تیار کیا جائے تاکہ غیر ملکی مدد کے موقوف ہو جانے کے بعد بھی وہ بائبل مقدس کی ٹھوس تعلیم با ہم پہنچاتے رہیں، یوں اس ارشادِ اعظم کی تکمیل کرتے ہوئے ''شاگرد بنائیں'' جو ہمارے خداوند اور نجات دہندہ نے ہمیں دیا۔

دوسرا اور تیسرا باب جے ہیمپٹن کیتھلے تھریز کی اجازت سے ''دی کنسائیز اولڈ اینڈ نیو ٹیسٹامنٹ سروے'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ جناب کیتھلے کا مکمل غیر ترمیم شدہ کام، بائبل سٹڈیز فاؤنڈیشن کے ساتھ جو غیر منافع بخش تنظیم ہے ایک معاہدہ کے تحت استعمال کے لئے انٹرنیٹ پر www.bible.org پر دستیاب ہے۔

گریس بائبل چرچ پاکستان جناب کیتھلے کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہے جنہوں نے اپنا سروے استعمال کرنے کی اجازت دی۔ بے شک یہ بائبل مقدس کے مطالعہ کے لئے ایک بیش قیمت ہتھیار ہے۔ ان کے سروے کو ''بنیادیں'' کی گزشتہ اشاعتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے کچھ باتوں میں ہم آہنگی پیدا کی گئی ہے بالخصوص بائبل کی تواریخ کے حوالہ سے۔

جی۔بی۔سی۔پی دنیا کے اُن حصّوں میں تربیتی مواد فراہم کرنے کی اُمید کرتی ہے جہاں تربیت کی شدید خواہش تو موجود ہے لیکن وہاں تربیت حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں۔ اس خدمت کے ذریعہ جی۔بی۔سی۔پی موثر اور لائق طور پر تیزی سے بڑھتے ہوئے مقامی پاسبانوں اور اُستادوں کی بائبل کی ٹھوس تعلیم اور تعلیمی مواد کے ساتھ مدد کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں مدد کرتی ہے۔

ہم ایسے بہت سے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری کے لئے خود کو وقف کر دیا اور محنت سے کام کیا۔ سب سے زیادہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جس نے اپنے فضل سے ہمیں اس قدر عظیم نجات اور وہ سب کچھ بخشا جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہے (۲۔پطرس ۱:۳)۔ اس کے بعد ہم اپنے پاسٹر ڈروفری مین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو خدا کے کلام کا بوجھ رکھتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں جو واقعی باعثِ تحریک ہے۔ کلام مقدس کے مطالعہ اور تفسیر کے لیے اُن کی لگن کا ثبوت واضح طور پر اس کتاب میں ملتا ہے۔

آخر میں اس طرح جانفشانی کرنے والے بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس رویا کو حقیقت کا روپ دینے میں اپنا وقت، صلاحیتیں اور نعمتیں پیش کیں۔ وہ نادیدہ سورما ہیں۔

پیش لفظ

جی۔بی۔سی۔پی پروگرام کا یہ حصّہ ''بنیادیں'' کہلاتا ہے جو خدا کے کلام کے نئے طالب علم کی مدد کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے تا کہ وہ ''ہمارے خداوند اور مُنجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جائیں'' (2 پطرس 18:3)۔لہذا ''بنیادیں'' کے شروع سے آخر تک حرفِ خدا کے کلام کی اہمیت اور گہرائی کو سمجھنے پر ہی زور نہیں دیا گیا بلکہ ایک طالب علم کی مدد کی گئی ہے کہ وہ اپنی روحانی زندگی میں ترقی حاصل کرے۔

''بنیادیں'' کو اس طور پر تیار کیا گیا ہے کہ ایک طالب علم ایک بار اُصولات کو اپنی روح میں شامل کر لینے کے بعد دوسروں کو تعلیم دینے کے قابل بن جائے۔یہ ارشادِ اعظم کی تکمیل کرتے ہوئے ''شاگرد بنانے'' کیلئے ایک بیش قیمت ہتھیار ہے (متی 20-18:28)۔

اس کتاب میں وہ بنیادی معلومات پائی جاتی ہیں جن کے متعلق خدا کے کلام کے ایک طالب علم کو جاننے کی ضرورت ہے پہلا باب ''آغاز کرنا'' روحانی تیاری کی اہمیت واضع کرتا ہے اور پھر خدا کے کلام کا ایک جائزہ پیش کرتا ہے۔

دوسرے اور تیسرے باب میں بائبل مقدس کی ہر ایک کتاب کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے تا کہ طالب علم کو کتاب کے مصنف اور مواد کے متعلق عام معلومات فراہم کی جاسکیں۔پھر چوتھا باب طالب علم کو تفسیر کرنے کے بنیادی اُصولات کے متعلق بتاتا ہے جو کلام کے متعلق ہمارے فہم کی راہنمائی کیلئے تیار کئے گئے ہیں۔

پانچ سے آٹھ ابواب میں طالب علم کو بنیادی الہیاتی تعلیم سے متعارف کروایا گیا ہے،جس میں بائبل کی اصطلاحات اور خیالات کا خاکہ بیان کیا گیا ہے اور نواں باب طالب علم کو یہ سیکھانے کیلئے تیار کیا گیا ہے کہ حقیقی طور پر بائبل مقدس کے سبق کو تیار کرنے کے ذریعہ کس طرح سیکھی جانے والی باتوں کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔

یہ ہماری دلی دُعا ہے کہ ''بنیادیں'' ایمان کے باعث ایسی روحانی زندگی بسر کرنے کے ذریعہ آپکو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی قربت بخشے جیسی اس کے کلام میں ظاہر کی گئی ہے۔

خدا کے کلام سے لطف اندوز ہونے کیلئے آپکو خوش آمدید کہا جاتا ہے!

پہلا باب

آغاز کریں

<u>پہلا حصّہ</u>

شخصی تیاری:

الف۔ بائبل مقدس کے مطالعہ کی شخصی تیاری کیلئے چھ اُصولات:

۱۔ یسوع مسیح پر ایمان رکھیں:

کلامِ مقدس کے مطالعہ کی شخصی تیاری پر ضرورت سے زیادہ زور نہیں دیا جاسکتا۔ سب سے پہلے ایک طالب علم کو چاہئے کہ یسُوع مسیح پر اپنے نجات دہندہ کے طور پر ایمان لائے اس لیے کہ ''جسمانی آدمی'' (جو شخص مسیح کے بغیر ہے) خدا کی باتوں کو قبول یا سمجھ نہیں سکتا (1 کرنتھیوں 14:2)۔ لہذا نجات صرف مسیح میں بذریعہ ایمان ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ (افیسوں 2:8-9)۔ خدا کا روح کلام کے طالب علم کو روحانی باتوں میں امتیاز کرنے کے لائق بناتا ہے۔

۲۔ قبول کریں کہ بائبل مقدس خدا کا الہام ہے:

خدا کا کلام خود اپنے متعلق الہامی ہونے کا اعلان کرتا ہے (2 تیمتھیس 3:16-17)۔ کلام مقدس کی کسی بات کے مطالعہ کا آغاز اس حقیقت کو تسلیم کرنے کا باعث ہونا چاہئے۔ ایمان کی کوئی ''چھلانگ'' ضروری نہیں؛ صرف اس حقیقت کو قبول کرنے کی ضرورت ہے کہ بائبل مقدس سچی اور درست کتاب ہے۔

۳۔ دعا:

کلامِ مقدس کو سمجھنے کیلئے دُعا ضروری ہے۔ خدا کا کلام ہدایت دیتا ہے کہ اگر کسی شخص میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے جو فیاضی سے بخشتا ہے (یعقوب 1:5)۔ درست علم اور امتیاز حاصل کرنے کیلئے کی جانے والی سنجیدہ دُعا کا جواب دیا جائیگا اسلیئے کہ یہ باتیں واضع طور پر خدائی مرضی کا حصّہ ہیں (یوحنا 14:5 موازنہ کریں۔ متی 7:7-8)۔

۴۔ محنت سے پڑھیں اور صبر کریں:

خدا کے کلام کے بہت سے حوالہ جات با آسانی سمجھ میں نہیں آتے اس لیے مطالعہ کرتے وقت محنت اور صبر دونوں ضروری ہیں (2۔ تیمتھیس 2:15)۔ جب ہم بطور محدود انسان خدا کے لامحدود ذہن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں اس بات سے باخبر ہونا چاہئے کہ اس پر عبور حاصل کرنے کیلئے کچھ وقت لگے گا۔

۵۔ مسلسل اپنے گناہوں کا اقرار کریں:

یہ بھی ضروری ہے کہ مسلسل اپنے گناہوں کا اقرار کیا جائے، خدا کو اجازت دی جائے کہ وہ ہماری زندگیوں کو دھوئے تاکہ اُس کے ساتھ ایک گہری رفاقت حاصل کی جاسکے۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کی ضرورت کو جاننے کی باعث ہم کسی بھی ایسے خیال یا عمل کے بارے میں احساس ہوتے ہیں جو خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا۔

۶۔ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کیلئے تیار ہوں:

خداوند یسوع مسیح نے کہا، ''اگر کوئی اُسکی [خدا] مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائیگا'' (یوحنا 7:17)۔ اگر مقصد زندہ خدا کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا ہے تو پھر ہر ایک حاصل شدہ علم اس تعلق کو مضبوط اور واضع کرے گا۔ محبت کے بغیر علم کا نتیجہ تکبر ہوتا ہے (1۔ کرنتھیوں 8:1)۔ اگر آپ کا مقصد صرف عقلی تلاش ہے نہ کہ زندہ خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنا، تو آپ جو علم حاصل کرتے ہیں وہ نامکمل اور غلط ہے۔

ب۔ پانچ فوائد جو خدا کے کلام کے شخصی مطالعہ سے حاصل ہوتے ہیں:

ا۔ عظیم ایمان:

کلیسیا کے عظیم ترین ماہر علم الٰہیات پولس رسول نے خود یہ کہا کہ وہ ''ایمان پر چلتا ہے نہ کہ آنکھوں دیکھے پر'' (2۔کرنتھیوں 7:5)۔ہم سب ایمان کے ذریعہ فضل ہی سے نجات کو حاصل کرتے ہیں (افسیوں 2:8-9) اور پولس کے مطابق ہم نے جس طرح قبول کیا اس طرح چلتے جائیں (کلسیوں 2:6-7)۔

۲۔ نیا علم:

جب ہم ''خداوند یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے ہیں'' (2۔پطرس 3:14-18) تو ہمیں خدا کے کلام سے ایک نیا علم حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ علم اسکے فضل کو عظیم طور پر پہچاننے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے لیکن علم میں ترقی کرنے کے ساتھ ساتھ جب ہم کلامِ مقدس کے ذریعہ خدا کے کلام کو سنتے ہیں (رومیوں 10:17) اور ہر بات کیلئے اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہم ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔

۳۔ ہماری پاکیزہ زندگی:

خدا کا کلام ہماری زندگیوں کو پاک بنانے کیلئے ضروری ہے اسلئے کہ اُسکا کلام سچائی ہے (یوحنا 17:17)۔اگرچہ ہم ایماندار لوگ ہیں تو بھی ہمیں اپنی زندگیوں میں گناہ کے حوالہ سے مشکلات کا سامنا ہے (1۔یوحنا 1:6-10)، لہٰذا ہمیں خدا کے کلام کو سیکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم تعین کر سکیں کہ کونسا (کونسے) گناہ کی موجودگی ہوسکتی ہے۔ پھر ہم بڑی دانائی سے شفا اور دھوئے جانے کیلئے دعا کرسکتے ہیں (زبور 51)۔ برائے مہربانی غور کریں کہ مسیحی لوگوں نے اکثر خدا کے کلام میں ''اضافی باتیں'' شامل کردی ہیں اور ان اضافی باتوں کو راستبازی کی بنیاد بنایا ہے۔ اسے ''قانون پرستی'' کہا جاتا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ لوگوں نے اپنے قوانین کو راستبازی کا معیار بنالیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے واضح طور پر اس رویہ کی مخالفت کی (مرقس 7:1-13)، پس ہمیں خدا کے بیان کردہ معیاروں پر انتہائی احتیاط سے غور کرنا چاہیئے۔

۴۔ خدمت میں قوت:

جب ہم اپنی زندگی میں روح القدس کی راہنمائی میں ''مسیح کی عقل کا'' (1۔کرنتھیوں 2:14-16) مطالعہ کرینگے تو ہماری خدمت میں ایک قوت ہوگی (افسیوں 2:10)۔ ہم ابلیس اور اُسکی قوتوں کیساتھ ایک جنگ لڑ رہے ہیں۔ اسلیے ہمیں ایسی قوت کی ضرورت ہے جو ہماری اپنی قوت اور قابلیت سے کہیں بڑھکر ہو (افسیوں 6:10-18)۔ یہ قوت ہمیں خدا کی مرضی کے تابع ہونے کے باعث ملتی ہے اسلئے کہ یہ خدا ہے جو ہمارے اندر کام کرتا ہے۔ ''نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے'' (فلپیوں 2:13)۔

۵۔ خدمت کیلئے تیار ہونا:

خدا کے کلام کے اس علم کے ساتھ ہم خداوند یسوع کے نام میں سچائی پر عمل کرسکتے ہیں (کلسیوں 3:16-17) اور بھٹکی اور مرتی ہوئی دنیا میں اسکا اعلان کرسکتے ہیں (یوحنا 17:17-19; عبرانیوں 5:12)۔ خدا کے کلام کو دوسروں تک پہنچانے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ''مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گذاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے'' (افیسوں 4:11-13)۔ دوسروں کو ''تیار'' کرنے کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم خود پہلے اپنے آپ کو تیار کریں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: پہلا حصہ۔

1۔ نفسانی کیلئے جو یونانی لفظ (Psuchikos پسوخیکوس) 1۔کرنتھیوں 2:14 میں ملتا ہے وہی لفظ 1۔کرنتھیوں 15:44,46؛ یعقوب 3:15 اور یہوداہ 1:19 میں پایا جاتا ہے (جہاں اس کا ترجمہ دُنیوی کیا گیا ہے)۔ ان تمام حوالہ جات کو پڑھیں اور لفظ جسمانی کی مزید وضاحت کریں۔

2۔ 2 تیمتھیس 3:16-17 پڑھیں۔ خدا کے کلام میں کونسی چار نفع کی باتیں پائی جاتی ہیں؟ ان کا مقصد کیا ہے؟

3۔ یعقوب 1:5 میں ان لوگوں کے ساتھ کیا وعدہ کیا گیا ہے جنکے پاس حکمت کی کمی ہے؟

4۔ 2 تیمتھیس 15:2 پڑھیں۔خدا کے کلام کے طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہمیں سرگرمی سے کیا کرنا چاہیئے؟ ہمارا مقصد کیا ہونا چاہیئے؟

5۔ 1 یوحنا 1:6-10 پڑھیں۔اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کی صورت میں کونسے دو وعدوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

6۔ یوحنا 7:17 میں خدا کی مرضی کا تعین کرنے کی شرط کا ذکر کیا گیا ہے؟ وہ شرط کیا ہے؟

7۔ کلسیوں 2:6-7 اور افسیوں 2:8-9 پڑھیں۔کونسی دو باتیں ہماری مسیحی زندگی کا حصّہ ہونی چاہیں؟

8۔ 2 پطرس 3:14-18 پڑھیں۔14 آیت میں کونسے مسیحی مقصد کو بیان کیا گیا ہے اور 18 آیت میں کن دو باتوں کا ذکر ہے جن میں ہمیں ترقی کرنی چاہیئے؟

9۔ 1 یوحنا 1:6-10 کی طرف واپس آئیں۔ایمانداروں سے کیا توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہونے کیلئے کن دو باتوں پر عمل کریں؟

10۔ افسیوں 6:10-18 پڑھیں۔ہمارے اصل دشمن کون ہیں اور ہمیں کس طرح انکے ساتھ لڑنا چاہیئے؟

11۔ افسیوں 4:11-13 پڑھیں ''مسیح کے بدن کی تعمیر'' کے تین مقاصد کو بیان کریں؟

دوسرا حصّہ

بائبل مقدس

الف۔ بائبل مقدس کیا ہے؟

ا۔ خدا کا تحریری کلام؟

بائبل مقدس صرف ایک عام کتاب نہیں ہے۔ اُسے چالیس سے زیادہ مصنفین نے تحریر کیا جو 1500 سال سے زیادہ کے عرصہ کا احاطہ کرتے ہیں۔ یسوع مسیح نے اُسے ''کتاب'' کہا (عبرانیوں 10:7)۔ اس کے بغیر ایک شخص نہ تو راستبازی کے صحیح معیار کو جان سکتا ہے اور نہ اپنی زندگی میں فضل کی ضرورت سے واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ خدا نے اپنی باتوں کو تحریری صورت بخشنے کا انتخاب کیا تا کہ اُسکے معیار واضح ہو سکیں۔ تحریری کلام ایمان سے قبول اور تاریخ کے ذریعہ ثابت کیا جاتا ہے (واقعات جو پہلے رونما ہو چکے ہیں)۔ انسان دعا کے ذریعہ خدا سے بولتا ہے۔ خدا بنیادی طور پر اپنے تحریری کلام کے ذریعہ انسان سے بات کرتا ہے۔

لوگوں کی بہت بڑی اکثریت بائبل مقدس کے تراجم استعمال کرتی ہے جو کلام مقدس کی اصل زبانوں سے کئے گئے ہیں۔ عہدِ عتیق کا بیشتر حصّہ عبرانی زبان میں لکھا گیا۔ اس کے علاوہ دانی ایل 2 باب سے 7 باب اور عزرا کی کتاب 4 باب سے 7 باب ایسے حصّے ہیں جو عبرانی زبان میں نہیں۔ یہ ابواب عبرانی زبان سے ملتی جلتی زبان میں تحریر کئے گئے جو ارامی کہلاتی تھی اور جب یہ کتب تحریر کی گئیں تو اس وقت بیشتر یہودی یہی زبان بولتے تھے۔ سارا عہدِ جدید عام یونانی زبان میں تحریر کیا گیا۔

باب اور آیت کے وقفے ابتدائی الہام نازل ہونے کے بعد آدمی نے شامل کئے تا کہ مختلف حوالہ جات کی تلاش میں آسانی پیدا کی جا سکے۔ پس اگر چہ خدا کی طرف سے اسکی تحریک نہیں دی گئی تو بھی یہ اس بات کو سمجھنے میں یقیناً ایک عظیم مقصد کی تکمیل ہوتی ہے کہ ان حصّوں کو روایتی طور پر کس طرح سمجھا جاتا تھا۔

۲۔ خدا کا الہامی کلام:

بائبل مقدس کا ہر ایک حصّہ خدا کی طرف سے الہام ہے (2 تیمتھیس 3:16-17) اور اسلئے فائدہ مند ہے۔ ''الہام'' انسانی ذہانت، روشن خیالی اور مکاشفہ سے بڑھکر ہے اسلئے کہ اسکا آغاز الٰہی طور پر ہوتا ہے۔ یہ ''خدا کی سانس'' ہے جو انسانی شخصیت کے ذریعہ اپنا اظہار کرتی ہے۔

۳۔ خدا کے زندہ کلام کا مکاشفہ:

بائبل مقدس خدا کا زندہ کلام ہمارے خداوند یسوع مسیح کا تحریری مکاشفہ ہے۔ مکاشفہ کا مطلب ہے معلومات باہم پہنچانا۔ ''بصیرت'' اس وقت حاصل ہوتی ہے جب روح القدس ہمارے اندر کام کرتے ہوئے ''مکاشفہ'' کو کلام مقدس کے طالب علم کیلئے قابلِ فہم بنا دیتا ہے۔ تحریری کلام زندہ کلام نہیں ہے؛ یہ خداوند یسوع مسیح کو الٰہی طور پر بیان کرتا ہے (عبرانیوں 4:12، موازنہ کریں یوحنا 5:39-47)۔

ان باتوں کے فرق کو جاننا ضروری ہے۔ کاغذ اور سیاہی میں قوت نہیں بلکہ کاغذ اور سیاہی کے پیچھے جو قوت ہے وہ خدا کا روح ہے جو لوگوں کی زندگیوں میں فرق پیدا کر رہا ہے۔ مصنف کے زور بخشنے کے خیال کے بغیر محض الفاظ کو زور دار سمجھنے اور ان کے بارے میں ایسا سمجھنے سے ہم اصل نکتہ کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

ب۔ بائبل مقدس کی ترتیب:

ا۔ دو بڑی تقسیمیں

بائبل مقدس کو دو عہد ناموں میں تقسیم کیا گیا ہے، پرانا اور نیا عہد نامہ۔

کل 66 کتب ہیں، 39 پرانے عہد نامہ میں جنہیں 30 مصنفین نے تحریر کیا اور 27 کتب نئے عہد نامہ میں جنہیں 10 مصنفین نے تحریر کیا۔ بائبل مقدس کے 1189

ابواب ہیں جن میں سے 929 پرانے عہد نامہ میں اور 260 نئے عہد نامہ میں پائے جاتے ہیں ۔ پرانے عہد نامہ میں 23,214 آیات ہیں جبکہ نئے عہد نامہ میں 7959 آیات پائی جاتی ہیں (کلام مقدس کی کل آیات 31,173 ہیں) ۔

''عہد نامہ'' ایک عہد یا معاہدہ ہے جس میں ایک شخص کسی قیمتی چیز کی پیش کش کرتا ہے، پھر دوسرے شخص کی طرف سے قبولیت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی شخص کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے تو ایک قیمت لگائی جاتی ہے جسے قبول یا رد کر دیا جاتا ہے۔ ایک بار قیمت کو قبول کر لینے کے بعد عہد یا معاہدہ کیا جاتا ہے۔

عہد میں وعدے بھی شامل ہوتے ہیں جو دو فریقین کے درمیان پائے جانے والے تعلق کو قائم رکھتے ہیں۔ عہد کی ایک اچھی مثال شادی کے عہد و پیمان میں پائی جاتی ہے۔ یہ وعدے ایک عہد ہیں جو دولہا اور دلہن کے درمیان رشتہ کی بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔

پرانے عہد نامہ میں وہ اصل عہود پائے جاتے ہیں جو خدا نے مسیح کے آنے کے متعلق انسان کے ساتھ کئے ۔ بعد ازاں ہم اپنے مطالعہ میں ان عہود کا جائزہ لیں گے۔

۲۔ پرانے عہد نامہ کو مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

الف۔ شریعت، (عبرانی میں Torah اور یونانی میں Pentateuch جس سے مراد ہے ''پانچ کتب'')۔ پانچ کتب پر مشتمل ہے: پیدائش، خروج، احبار، گنتی اور استثنا۔

ب۔ تواریخی کتب (بارہ): یشوع، قضاۃ، روت، 1۔سموئیل، 2۔سموئیل، 1۔سلاطین، 2۔سلاطین، 1۔تواریخ، 2۔تواریخ، عزرا، نحمیاہ اور آستر۔

ج۔ منظومی کتب (پانچ): ایوب، زبور، امثال، واعظ اور غزل الغزلات

د۔ انبیاء اکبر (پانچ): یسعیاہ، یرمیاہ، نوحہ، حزقی ایل اور دانی ایل۔

ہ۔ انبیاء اصغر (بارہ): ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یوناہ، میکاہ، ناحوم، حبقوق، صفنیاہ، حجی، زکریاہ اور ملاکی۔

۳۔ نئے عہد نامہ کی تین تقاسیم:

نئے عہد نامہ میں مسیح کے آنے کا ذکر کیا گیا ہے اور اس میں بعد ازاں کئے جانے والے نئے عہد کا ذکر پایا جاتا ہے۔ بیشک نئے عہد نامہ کی کتب میں بہت سے مختلف موضوعات پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر تواریخی کتب میں کچھ نبوتیں پائی جاتی ہیں (متی 24، مرقس 13، لوقا 21)، بالکل اسی طرح نبوتی کتاب میں کچھ خطوط پائے جاتے ہیں (مکاشفہ 2-3)۔ کسی بھی کتاب کو عموماً اس کے مجموعی موضوع کی بنا پر کوئی لقب دیا جاتا ہے۔ نئے عہد نامہ کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ پانچ تواریخی کتب: متی، مرقس، لوقا، یوحنا اور اعمال

ب۔ تواریخی کتب کے بعد 21 خطوط آتے ہیں: رومیوں، 1۔کرنتھیوں، 2۔کرنتھیوں، گلتیوں، افسیوں، فلپیوں، کلسیوں، 1۔تھسلنیکیوں، 2۔تھسلنیکیوں، 1۔تیمتھیس، 2۔تیمتھیس، ططس، فلیمون، 1۔یوحنا، 2۔یوحنا، 3۔یوحنا، 1۔پطرس، 2۔پطرس، عبرانیوں، یعقوب اور یہوداہ۔

ج۔ نبوت کی ایک کتاب ہے: مکاشفہ

شخصی مطالعہ کیلئے: پہلا باب، دوسرا حصّہ

1۔ عبرانیوں 10:1-7 پڑھیں۔ تحریری کلام کیا نہیں کر سکتا؟

2۔ عبرانیوں 10:1-7 ہی سے بتائیں کہ تحریری کلام کو کیا کام کرنے کے لئے تیار کیا گیا؟

3۔ 2 تیمتھیس 3:16-17 پڑھیں، خُدا کا کلام الہامی کلام کس بات کے لئے فائدہ مند ہے؟

4۔ 2 تیمتھیس 3:17 کے مطابق، کلام مقدس کے دو فائدے کیا ہیں؟

5۔ یوحنا5:39-47 پڑھیں۔ یسوع کلام مقدس پڑھنے والوں کو کیا انتباہ کر رہے ہیں۔

6۔ ''معاہدہ'' یا ''عہد'' کے بنیادی عناصر کیا ہوتے ہیں؟

7۔ عہد عتیق کو کن پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

8۔ کیا انبیاء اکبر اور انبیاء اصغر کو صرف ''انبیاء'' کہنا قابل قبول ہوگا؟

9۔ عہد جدید کو کن تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

تیسرا حصّہ

تاریخی جائزہ

خدا کے کلام کی خوبصورتی اس میں پائے جانے والے تسلسل کے باعث ہے، اگرچہ اسے بہت سے مختلف مصنفین نے اسقدر طویل عرصہ میں تحریر کیا۔ تاریخ ماضی میں رُونما ہونے والے واقعات کو اُجاگر کرتی ہے۔

ذیل میں دیئے گئے واقعات کی ترتیب کے خاکہ سے ایک شاندار تسلسل کا انکشاف ہوتا ہے اور پھر انسانی تاریخ کے ان بڑے واقعات پر غور کرنے سے ہم ایسی شاندار کہانی کے تعارف اور نتیجہ کو واضع طور پر جان سکتے ہیں۔ ہم اس سوال کے متعلق بھی کچھ گہری معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو فلسفہ دان صدیوں سے پوچھتے چلے آ رہے ہیں: ''ہم کیوں یہاں پر ہیں؟''۔

مندرجہ ذیل جائزہ کو صرف ایک جائزہ کے طور پر تیار کیا گیا ہے ہم اپنی زندگیوں کا بقیہ حصّہ ان کی وضاحتوں کو جاننے میں صرف کرینگے۔ اب کیلئے، آیئے ان بڑے تاریخی واقعات سے سیکھیں جو خدا نے ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ بعدازاں اس سبق میں ہم خدا کے منصوبہ کے خوبصورتی سے آگے بڑھنے کے زبردست جائزہ پر غور کریں گے۔

الف۔ واقعات کا بیان:

1۔ تخلیق کائنات:

بائبل مقدس کے آغاز میں پیدائش کی کتاب زمین اور آسمان کی اصل تخلیق کو بیان کرتی ہے (پیدائش 1:1؛ 2۔پطرس 6:3)۔ مکاشفہ کی کتاب کے اختتام پر اصل تخلیق شدہ کائنات کو تباہ کر دیا جاتا ہے، جس سے ''نئے آسمان اور نئی زمین'' کو بنانے کی راہ تیار ہوتی ہے (مکاشفہ 21-22)۔

2۔ شیطان کی بغاوت:

انسان کی تخلیق سے کچھ عرصہ پہلے، شیطان نے خدا کے خلاف بغاوت کی (یسعیاہ 14-12:14، حزقی ایل 28)۔ اس پہلی بغاوت کا مقصد انتہائی پیچیدہ طور پر پوری بائبل مقدس پر پھیلا ہوا ہے اور اس لڑائی کے متعلق تمام بیانات آسانی سے سمجھ میں نہیں آتے۔ جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی تخلیق سے پہلے خدا اور شیطان کے درمیان جنگ لڑی جارہی تھی (مکاشفہ 12 باب) اور شیطان کی آخری بغاوت یسوع مسیح کے زمین پر ایک ہزار سال بادشاہت کرنے کے بعد واقع ہوگی یعنی نیا آسمان اور نئی زمین کے خلق کئے جانے سے کچھ ہی دیر پہلے (مکاشفہ 10-7:20)۔

3۔ زمین اور انسان:

خدا نے زمین کو تیار کیا تا کہ انسان اس پر بسے (پیدائش 3:2-2:1) غور کریں کہ یہ الفاظ ''ویران'' (عبرانی TOHU) اور ''سنسان'' (عبرانی BOHU) استعمال ہوئے ہیں جن سے مراد ہے ''رہنے کے قابل نہ ہونا'' اور ''آبادی سے خالی''۔ مشکل یہ تھی کہ وہاں ایک غارتگر تھا، شیطان جس نے مسلسل خدا کو للکارنے کی کوشش کی۔ جب خدا شیطان کو مستقبل کی ایک ہزار سالہ بادشاہت (یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت، دیکھئے مکاشفہ 3-1:20)، کیلئے قید میں ڈالتا ہے تو ایک بار پھر وہ انسان کیلئے زمین کو کامل بناتا ہے (یسعیاہ 60-66)۔

4۔ پہلا اور پچھلا آدم:

پہلے انسان، آدم کو اس طور پر بنایا گیا کہ وہ تمام مخلوقات پر حکومت کرے (پیدائش 25-4:2;28:1)۔ اسے باغِ عدن میں رکھا گیا تا کہ اُسکی باغبانی اور نگہبانی کرے۔ ''پچھلا آدم'' خداوند یسوع (1۔کرنتھیوں 15 :45)، ایک ہزار سال کیلئے حقیقی فطری بادشاہت قائم کرے گا (مکاشفہ 4:20)۔ وہ اس لحاظ سے ''پچھلا'' یا ''آخری'' ہے کہ کوئی اور دوسرا ایسا شخص نہیں جو کامل شخصیت کے طور پر پیدا ہوگا۔

5۔ انسان کی شیطان کے ساتھ جنگ:

جب آدم باغ عدن میں ''گر'' گیا تو شیطان کے زیرِ اختیار آ گیا جو ''اس جہاں کا سردار ہے'' (پیدائش 3 ؛ یوحنا 11:16;31:12)۔ بعدازاں خدا ہزار سالہ بادشاہت کے آغاز سے ذرا پہلے شیطان کو مسیح کے پاؤں تلے کر دے گا (مکاشفہ 20:1-3)۔

6۔ تمام نسلِ انسانی کی عدالت کی گئی:

خدا نے انسان کو گناہ میں گرنے دیا لیکن بالآخر وہ تمام نسلِ انسانی کا حساب کرے گا۔ پیدائش 4-10 میں ہمیں پس منظر نظر آتا ہے جو عظیم سیلاب کا باعث بنا، جو اس لئے نازل ہوا کیونکہ خدا نسلِ انسانی کی نافرمانی سے ناخوش تھا (پیدائش 1:6-13)۔ ایک بار پھر خدا نسلِ انسانی کو اس وقت سزا دے گا جب یسوع مسیح سات سالہ مصیبت کے دور کے بعد دوبارہ واپس آئے گا۔ اس وقت باقی انسانی نسل کی ''بھیڑوں'' (ایمانداروں) کو ''بکریوں'' (غیر ایمانداروں) سے جدا کرے گا (متی 25:31-46)۔

7۔ بابل:

طوفانِ نوح کے بعد زمین دوبارہ لوگوں سے بھر گئی لیکن بہت جلد لوگوں نے غلط سمت جانا شروع کر دیا۔ وہ خدا سے دور ہو گئے۔ اُنہوں نے بابل میں بابل کا برج تعمیر کیا (پیدائش 11) جو اُنکے خود کو بچانے کی کوشش کی عکاسی کرتا تھا۔ اُنہوں نے سوچا کہ وہ اس برج کو اتنا اونچا بنائیں گے کہ آسمان پر چڑھنے کے باعث خدا کے غضب (جیسے کہ یہ طوفان تھا) سے بچ سکیں گے۔ جس بنیاد پر اُنہوں نے برج کو تعمیر کیا وہ ایک مذہب تھا جو ''انسان دوستی'' کہلاتا تھا۔ جس کے مطابق انسان خود کو مذہبی اور معاشی ذرائع سے بچا سکتا ہے۔ اس قسم کے عقائد تمام دنیاوی مذہبی نظاموں کی بنیاد ہیں۔ صرف مسیحیت میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ انسان خود کو بچا نہیں سکتا، اسلئے انسان کو ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ بائبل مقدس میں کچھ ایسے لوگوں کے انسانی رویے پیش کئے گئے ہیں جو زندہ خدا کے خلاف کھڑے ہوئے۔ یہ رویے ماضی کے بابل (یسعیاہ 47) اور صُور (حزقی ایل 26-27) میں نظر آتے ہیں اور آج بھی ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ یہی رویے دنیا کے مذاہب میں نظر آتے ہیں جن کے نظریات کے مطابق انسان ترقی کرتے ہوئے خدائی رتبہ حاصل کرنے کی منازل طے کر رہا ہے اور یوں وہ خود کو بچا لیتا ہے۔ مصیبت کے دور میں، خدا بابل کے نظاموں کو جو قائم کئے گئے تباہ کر دے گا۔ (مکاشفہ 17-18)۔

8۔ اسرائیل:

بابل سے لوگوں کو پراگندہ کرنے اور قوموں کو مختلف زبانوں میں تقسیم کرتے ہوئے، خداوند نے ابرہام کو بلایا کہ ایک نئی قوم یعنی اسرائیل کی بنیاد رکھے (پیدائش 12 باب)۔ اس کے بیٹے اضحاق کی معجزانہ پیدائش اور پوتے یعقوب کی پیدائش کے ذریعہ، ابرہام سے مسیحا کے متعلق کیا جانے والا وعدہ جاری رہا (پیدائش 22:1-18 ;14:28)۔ بالآخر اسرائیل کے لوگوں کو بت پرستی کرنے کے باعث اُنکے ملک سے نکال کر پوری دنیا پر پراگندہ کر دیا گیا لیکن خداوند کے وعدے قائم رہے۔ اسرائیل کو مافوق الفطرت طور پر بڑی مصیبت کے بعد دوبارہ جمع کیا جائے گا اور ہزار سالہ بادشاہت کی برکت میں شامل کیا جائے گا (متی 24:29-31)۔

9۔ یسوع مسیح کی آمدیں:

یسوع مسیح کی پہلی آمد تاریخ میں خدا کے منصوبہ کے مطابق عین وقت پر ہوئی (1۔ تیمتھیس 6:2)۔ متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی اناجیل مجموعی طور پر یسوع کی پیدائش، خدمت، موت، دفن ہونے اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کی خوبصورت تاریخ کو بیان کرتی ہیں۔ یسوع کو واضح طور پر ''دکھ اُٹھانے والے خادم'' کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے جسے بڑی خوبصورتی کے ساتھ یسعیاہ 53 باب میں بیان کیا گیا ہے۔ یسوع مسیح کی آمدِ ثانی بڑی مصیبت کے بعد واقع ہوگی، جب فی الحقیقت مسیح ایک بار پھر زمین پر قدم رکھے گا اور اپنے دشمنوں کو مغلوب کرے گا (زکریاہ 14:1-8؛ مکاشفہ 19:11-19) تاکہ ہزار برس تک بادشاہی کرے۔ اس بار وہ ''فاتح بادشاہ'' کے طور پر آئے گا۔

10۔ مخالف خدمات:

اناجیل یسوع مسیح کی عوامی خدمت کو بھی بڑی خوبصورتی سے پیش کرتی ہیں (متی، مرقس، لوقا، یوحنا)۔ مسیح نے اپنی خدمت کے دوران دوسرے لوگوں کی خدمت کی (متی 28:20)۔ یہ مخالفِ مسیح کی خدمت سے بالکل مختلف ہے (جو ''بے دین'' شخص کے طور پر بھی جانا جاتا ہے) جو خود اپنی خدمت کرے گا۔ ساری توجہ اپنی پرستش کرانے کی

طرف مبذول کرے گا۔(2۔تھسلنیکیوں 2:1-12؛ مکاشفہ 6-16)۔

11۔ کلیسیا:

یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے، آسمان پر اُٹھائے جانے اور خداباپ کی دہنی طرف بیٹھنے کے بعد، کلیسیا کو بلایا گیا کہ یسوع مسیح کی قربانی کے باعث گناہوں کی معافی کی خوشخبری کی منادی کرے (رسولوں کے اعمال)۔کلیسیا کے پاس یہ ذمہ داری ہے کہ ''ساری قوموں کو شاگرد بنائے'' (متی 28:18-20)، جب تک کہ اُسے اپنے خداوند، اپنے دولہا کے ساتھ شادی کیلئے نہیں بلا لیا جاتا (1۔تھسلنیکیوں 4:13-18؛1۔کرنتھیوں 15:50-58؛ مکاشفہ 19:7-10)۔

ب۔ خلاصہ:

جب ہم ابھی بیان کردہ واقعات کے تسلسل کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم اُن میں ایک انتہائی خوبصورت ہم آہنگی کو دیکھتے ہیں۔یہ پہلے انسانی تاریخ کے پوشیدہ ہونے اور پھر اُسکے افشاں ہونے کو بیان کرتا ہے۔اسے مندرجہ ذیل چارٹ کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔نمبروں کو آپس میں ملائیں اور آپ خدا کے منصوبہ کا جائزہ لیں گے۔

۱۔اصل آسمان اور زمین کی تخلیق۔پیدائش 1:1;2۔پطرس 3:6
۲۔شیطان کی پہلی بغاوت۔ یسعیاہ 14:12-14؛ حزقی ایل 28باب
۳۔زمین انسان کیلئے تیار کی گئی۔پیدائش 1:2-2:3
۴۔پہلے آدم کی حاکمیت۔پیدائش 2:4-25
۵۔انسان شیطان کے تابع ہوگیا۔پیدائش 3باب
۶۔ساری نسلِ انسانی کی عدالت کی گئی۔پیدائش 4-10ابواب
۷۔بابل کی برج کی تعمیر۔پیدائش 11باب
۸۔اسرائیل کو بحیثیت قوم بلایا گیا۔پیدائش 12باب
۹۔یسوع مسیح کی پہلی آمد۔متی،مرقس،لوقا اور یوحنا
۱۰۔یسوع مسیح کی خدمت۔متی مرقس،لوقا اور یوحنا
۱۱۔کلیسیا کو بلایا گیا۔اعمال کی کتاب
۱۱۔کلیسیا کو یاد دلایا گیا۔تھسلنیکیوں 4:13-18؛1۔کرنتھیوں 15:50-58
۱۰۔مخالفِ مسیح کی کاروائی۔2 ۔تھسلنیکیوں 2:1-12،مکاشفہ 6-16
۹۔یسوع مسیح کی دوسری آمد۔مکاشفہ 19:11-19
۸۔اسرائیل کو بحیثیت قوم دوبارہ جمع کیا گیا۔متی 24:29-31
۷۔بابلی انتظامات کی تباہی۔مکاشفہ 18-17
۶۔تمام نسلِ اانسانی کی عدالت۔متی 25:31-46
۵۔شیطان مسیح کے قدموں تلے۔مکاشفہ 20:1-3
۴۔پچھلے آدم کی حاکمیت۔مکاشفہ 20:4
۳۔زمین انسان کیلئے کامل بنائی گئی۔یسعیاہ 60-66
۲۔شیطان کی آخری بغاوت۔مکاشفہ 20:7-10
۱۔نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق۔مکاشفہ 21-22

شخصی مطالعہ کیلئے: پہلا باب، تیسرا حصّہ۔

1۔ پیدائش 1-2 اور مکاشفہ 21-22 پڑھیں۔ یہ ابواب کیا ظاہر کرتے ہیں؟

2۔ یسعیاہ 14:12-14 اور مکاشفہ 20:7-10 پڑھیں۔ ابلیس کا اصل گناہ کیا تھا اور اسکی آخری منزل کیا ہے؟

3۔ پیدائش 2:1-3:2 دوبارہ پڑھیں اور ساتھ ہی ساتھ یسعیاہ 60-66 ابواب بھی پڑھیں۔ پیدائش کی کتاب میں زمین کو کامل پیدا کیا گیا مگر آدم کے گناہ کے باعث یہ ناقص بن گئی۔ لہذا یسعیاہ کا حوالہ کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

4۔ پیدائش 3، 1۔کرنتھیوں 15:45 اور 1۔پطرس 2:22-24 پڑھیں۔ پہلے انسان، آدم اور دوسرے آدم میں جو یسوع مسیح ہے کیا فرق ہے؟

5۔ افسیوں 6:10-18 پڑھیں۔ ہمارے اصل دشمن کون ہیں اور کیا ہمیں ان کے خلاف لڑنا چاہیئے؟

6۔ پیدائش 6:1-13 اور متی 25:31-46 پڑھیں۔ ان ابواب میں یکساں مرکزی خیال کیا ہے؟

7۔ مکاشفہ 17-18 پڑھیں۔ بابل کا مذہب انسانیت پرستی تھی، مطلب یہ کہ انسان خود کو بچا سکتا تھا۔ ان ابواب میں تمام علامات کی شناخت کرنے کی کوشش کئے بغیر، دو بڑے طریقوں کی تلاش کرنے کی کوشش کریں جو خود کو واضع کرتے ہیں۔ (اشارہ 17 باب ایک طریقہ ہے اور 18 باب دوسرا طریقہ ہے)۔

8۔ پیدائش 12:1-3، عبرانیوں 11:8-12 اور مکاشفہ 21:10-27 پڑھیں۔ ابرہام سے کئے جانے والے وعدے کی کلی تکمیل کب ہو گئی؟

9۔ یسعیاہ 53، زکریاہ 14:1-8 اور مکاشفہ 19:11-19 پڑھیں۔ یسوع مسیح کی پہلی اور دوسری آمد کے درمیان فرق بیان کریں۔

10۔ 2 تھسلنیکیوں 2:1-12 اور متی 28:20 پڑھیں۔ یسوع مسیح اور مخالف مسیح کی خدمت میں پایا جانے والا بڑا فرق بیان کریں؟

11۔ متی 28:18-20، اعمال 1:8 اور 1۔تھسلنیکیوں 4:13-18 پڑھیں۔ جب تک کلیسیاء کو خداوند کے ساتھ ملاقات کرنے کیلئے بادلوں پر نہیں اُٹھایا جاتا تب تک زمین پر اس کی سب سے بڑی زمہ داری کیا ہے؟

چوتھا حصہ

ترتیب وار تواریخی جائزہ

بائبل کے طالب علموں کو بہت سے مرکزی تاریخی واقعات کے سلسلہ، تاریخوں اور آپسی تعلق کا علم ہونا چاہیئے۔ لہذا یہ حصّہ تین تواریخی ترتیبیں فراہم کرتا ہے۔ پہلی ترتیب میں دس بڑے واقعات کا ذکر ہے جو بمعہ تاریخوں کے بائبل میں پائے جاتے ہیں اور ہر ایک واقعہ کی اہمیت کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ دوسری تاریخ وار ترتیب پرانے عہد نامہ کے مرکزی واقعات کا ذکر کرتی ہے اور بائبل کی ان کتب کی شناخت کرتی ہے جن میں ان واقعات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ تیسری ترتیب میں نئے عہد نامہ کی کتب کا سلسلہ وار ذکر پایا جاتا ہے۔

جن تواریخ کے آخر میں ق۔م ہو وہ ''قبل از مسیح'' کے سالوں کا ذکر کرتی ہیں جن تواریخ کے ساتھ ''عیسوی'' ہو وہ مسیح کے بعد کے سالوں کا ذکر کرتی ہیں۔ انگریزی میں مسیح کے بعد کے سالوں کو ظاہر کرنے کیلئے A.D. لکھا جاتا ہے (A.D لاطینی زبان میں Anno Domini ہے جس کا مطلب ''ہمارے خداوند کے ایام میں'')۔

دی گئی تواریخ کی بنیاد خدا کے کلام کی لفظی تفسیر پر ہے۔ بہت سے ایسے لوگ جنہوں نے خدا کے کلام کا مطالعہ کیا ہے وہ بے شمار وجوہات کی بنا پر جن کو اس موقع پر بیان نہیں کیا جا سکتا مختلف تواریخ بتاتے ہیں۔ برائے مہربانی اس بات سے اپنے خیالات کو منتشر نہ ہونے دیں۔ اس حصّہ میں سب سے اہم بات واقعات کے تسلسل کے متعلق سیکھنا ہے۔

(الف)۔ دس بڑے واقعات اور اُنکی تواریخ :

1۔ آدم کی گرواٹ (3898 ق۔م):

نسب ناموں (پیدائش کے سلسلے) کی لفظی وضاحت جو خدا کے کلام میں دی گئی ہے اس کے مطابق ہم آدم کی گرواٹ کا تعین 3898 ق۔م کرتے ہیں۔ بائبل کی تاریخی ترتیب اس طور پر بیان کی گئی ہے کہ آدم ہمارے کام کا نقطہ آغاز ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ ہم پیچھے جا کر سلیمان کے چوتھے برس (1۔سلاطین 6:1) سے اپنے کام کا آغاز کرینگے۔ بائبل مقدس بڑے واقعات کے درمیانی سالوں کے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ جب ہم بائبل کے واقعات کو دنیاوی تاریخ کی معلوم تواریخ سے ملاتے ہیں تو پھر ہم دنیاوی اور بائبلی تاریخ کو یکجا کر سکتے ہیں۔

2۔ طوفانِ نوح (2242 ق۔م) :

جب ہم پیدائش 5 باب کے نسب ناموں پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آدم کی گراوٹ سے طوفانِ نوح تک 1656 سال کا دور بنتا ہے۔ اس سے ہمارے سامنے 2242 ق۔م کی تاریخ آتی ہے۔

3۔ ابرہام سے کیا جانے والا وعدہ (1875 ق۔م) :

پیدائش (11:10-26) میں دیئے گئے نسب نامہ سے اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ ابرہام طوفان سے 292 سال یا آدم سے 1948 سال بعد پیدا ہوا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ 1950 ق۔م میں پیدا ہوا۔ ہم پیدائش 12:4 سے سیکھتے ہیں کہ جب خدا نے اس سے وعدہ کیا جو عہدِ ابرہام بن گیا تو اس وقت اُس کی عمر 75 برس تھی۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اس سے یہ وعدہ 1875 ق۔م میں کیا گیا۔

4۔ اسرائیل کا خروج (1445 ق۔م) :

پیدائش 12-50 ابواب میں ہمیں ابرہام کی براہِ راست اولاد کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہے۔ یعقوب (ابرہام کا پوتا) کے بچے مصر منتقل ہوئے جہاں بالآخر وہ مصریوں کی غلامی میں چلے گئے (خروج 1 باب)۔ خدا نے موسیٰ کے ذریعہ اُنہیں مصر کی غلامی سے رہائی بخشی۔ پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ ابرہام سے کئے جانے والے وعدہ سے شریعت دیئے جانے تک 430 سال کا عرصہ گذرا (گلتیوں 3:17)۔ اس حوالہ کے مطابق 1445 ق۔م یا آدم سے 2378 ق۔م کے بعد خروج کا واقعہ رونما ہوا۔

5۔ سلیمان کا چوتھا سال (965 ق۔م) :

سلیمان اسرائیل کا تیسرا بادشاہ تھا جو اپنے باپ داؤد اور ساؤل کے بعد آیا۔ 1۔سلاطین 1:6 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خروج سے سلیمان کے چوتھے سال تک 480سال بنتے ہیں جب ہیکل کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ یہ ہمارے حساب کے مطابق 965 ق۔م یا آدم سے 2858 ق۔م بعد کا واقعہ ہے۔

ہم دوسرے تاریخی ریکارڈ سے سلیمان کے چوتھے سال کی تاریخ کا تعین کر سکتے ہیں اس سے ہم متعین تاریخ کو قائم کرتے ہیں جس کے ذریعہ ہم پیچھے کی طرف جاتے اور خروج، ابرہام سے کئے جانے والے وعدے، طوفانِ نوح اور آدم کیلئے بیان کردہ گذشتہ تواریخ کا حساب لگاتے ہیں۔

گذشتہ ایک صدی کے دوارن آثارِ قدیمہ کی دریافتوں نے انسان کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ دنیاوی تاریخ کی قبل از مسیح کی تواریخ کے ساتھ کچھ اتفاقِ رائے کرے۔ یہ ان اختلافات کی وجہ کا ایک حصّہ ہے جو بہت سے مختلف نظامِ تاریخ میں پایا جاتا ہے۔

6۔ شمالی بادشاہت کا زوال (721 ق۔م):

سلیمان کی وفات کے بعد ملک اسرائیل دو مختلف بادشاہتوں میں تقسیم ہو گیا جو ''شمالی بادشاہت'' یا اسرائیل'' اور ''جنوبی بادشاہت'' یا یہوداہ کے طور پر جانی جاتی تھیں۔ شمالی بادشاہت کو 721 ق۔م میں اُسور کی سلطنت نے تباہ کر دیا اور اس کے بعد وہ بطور بادشاہت کبھی قائم نہ ہو سکی۔

7۔ جنوبی بادشاہت کا زوال (586 ق۔م) :

جنوبی بادشاہت کو 586ق۔م میں سلطنتِ بابل نے زیر کیا اور وہ اُنہیں اسیر کر کے بابل لے گئے جہاں وہ 70 برس اسیری میں رہے اس کے بعد 516 ق۔م میں اُنہیں اُنکے وطن واپس آنے کی اجازت دی گئی۔

8۔ یسوع مسیح کی پیدائش (1 ق۔م):

ق۔م اور عیسوی کا نظام تاریخ ہمارے خداوند کے آنے کے چھ سو سال بعد قائم ہوا۔ اسے اسلئے ترتیب دیا گیا تا کہ اُسکی پیدائش سے تمام تواریخی اعداد کا حوالہ دیا جائے۔

جب کلیسیا نے اس نظام کو قائم کر لیا تو اسکی بنیاد بہت غلط علم پر رکھی گئی تھی کہ ہیرودیس بادشاہ کا دورِ زندگی کیا تھا (جسکے متعلق بائبل میں بتایا گیا ہے کہ وہ یسوع کی پیدائش کے وقت حکومت کرتا تھا (لوقا 5:1)۔ بہت عرصہ بعد یہ دریافت کیا گیا کہ ایک یا دو سال کی غلطی کی گئی تھی لیکن یہ نظام پہلے ہی کامیابی سے تشکیل پا چکا تھا لہذا پہلے جن تاریخوں کا تعین کیا جا چکا تھا ان کو نئی تواریخ سے بدلنے کی بجائے، یہ فیصلہ کیا گیا کہ صرف یہ کہا جائے کہ یسوع 1 یا 2 ق۔م میں پیدا ہوا۔

جولین کیلنڈر جسکا آغاز یکم جنوری سے ہوتا ہے اور یہودی کیلنڈر جسکا آغاز ستمبر سے ہوتا ہے ان کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ تاریخوں کو اسطرح لکھا ہوا دیکھتے ہیں ''1۔2 ق۔م یا 966-965 ق۔م''۔

9۔ یسوع مسیح کی موت، تدفین اور مردوں میں سے جی اُٹھنا (32-33 عیسوی):

بائبل کے علماء کی اکثریت نے یسوع مسیح کی موت، تدفین اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کی تاریخ 32-33 عیسوی پر اتفاقِ رائے کیا ہے۔

10۔ بائبل مقدس کی آخری کتاب (96 عیسوی):

اس تاریخ کا تعلق یوحنا رسول کی پتمس کے جزیرے میں اسیر ہو کر جانے سے ہے (مکاشفہ 9:1)، یہ رومی شہنشاہ دومطیان کے دورِ حکومت کے دوران ہوا جہاں بائبل مقدس مکمل کی گئی (مکاشفہ 22:18-19)۔

ب۔ پرانے عہد نامہ کی کتب کی تواریخی ترتیب:

1۔ آدم سے طوفانِ نوح تک (3898-2242 ق۔م)۔ پیدائش 1-5 ابواب

2۔ طوفانِ نوح سے ابرہام سے کئے جانے والے وعدہ تک (2242-1875 ق۔م)

پیدائش 6-12 ابواب

3۔ ابرہام سے کئے جانے والے وعدہ سے خروج تک (1875-1445 ق۔م)

پیدائش 12-50؛ ایوب کی کتاب

4۔ خروج سے سلیمان کی حکومت کے چوتھے برس تک (1445-965 ق۔م)

الف)۔	خروج	ب)۔	احبار	ج)۔	گنتی
د)۔	استثنا	ہ)۔	یشوع	و)۔	قضاۃ
ز)۔	روت	ح)۔	1 سموئیل	ط)۔	2 سموئیل
ی)۔	1 سلاطین 1-5	ک)۔	زبور	ل)۔	1 تواریخ

5۔ سلیمان کی حکومت کے چوتھے برس سے یہوداہ کے زوال تک (965-586 ق۔م)

الف۔	1 سلاطین 6-22	ب)۔	2 سلاطین	ج)۔	2 تواریخ
د)۔	امثال	ہ)۔	واعظ	و)۔	غزل الغزلات
ز)۔	عبدیاہ	ح)۔	یوایل	ط)۔	یوناہ
ی)۔	عاموس	ک)۔	ہوسیع	ل)۔	میکاہ
م)۔	یسعیاہ	ن)۔	ناحوم	س)۔	صفنیاہ
ع)۔	حبقوق				

6۔ بابل کی اسیری کا دور (586 - 516 ق۔م)

الف)۔	یرمیاہ	ب)۔	نوحہ	ج)۔	حزقی ایل	د)۔	دانی ایل

7 ۔ بابل کی اسیری کے بعد سے پرانے عہدنامہ کے اختتام تک (516-400 ق۔م)

الف)۔	عزرا	ب)۔	نحمیاہ	ج)۔	زکریاہ
د)۔	حجّی	ہ)۔	ملاکی		

ج۔ نئے عہدنامہ کی کتب کی تواریخی ترتیب:

عام طور پر نئے عہدنامہ کی الہامی کتب کو مصنفین نے جس ترتیب سے لکھا وہ درج ذیل ہے:

1۔ مسیح کی زندگی اور ابتدائی کلیسیا کی تاریخ (55-85 عیسوی)

الف۔متی کی انجیل	ب)۔مرقس کی انجیل	ج)۔لوقا کی انجیل
د)۔یوحنا کی انجیل	ہ)۔رسولوں کے اعمال	

2۔ کلیسیا کیلئے خطوط (46-85 عیسوی)

الف)۔یعقوب ب)۔گلتیوں ج)۔1 تھسلنیکیوں

د)۔2 تھسلنیکیوں ہ)۔1 کرنتھیوں و)۔2 کرنتھیوں

ز)۔رومیوں ح)۔فلیمون ط)۔افسیوں

ی)۔کلسیوں ک)۔فلپیوں ل)۔1 تیمتھیس

م)۔ططس ن)۔2 تیمتھیس س)۔عبرانیوں

ع)۔1 پطرس ف)۔2 پطرس ص)۔یہوداہ

ق)۔1 یوحنا ر)۔2 یوحنا ش)۔3 یوحنا

3۔ نبوتی کتاب (96 عیسوی)

الف) مکاشفہ

شخصی مطالعہ کیلئے: پہلا باب چوتھا حصّہ۔

1۔ ان واقعات کو درست ترتیب سے لکھیں:

شمالی سلطنت کا زوال

طوفان نوح

جنوبی سلطنت کا زوال

ابرہام کا وعدہ

یسوع مسیح کی موت، تدفین اور مردوں میں سے جی اُٹھنا

اسرائیل کا خروج

سلیمان کا چوتھا سال

یسوع مسیح کی پیدائش

آدم کی گراوٹ

بائبل مقدس کی آخری کتاب

2۔ عہد عتیق کی کونسی دو کتب تخلیق کائنات سے لیکر مصر سے خروج تک کے عرصہ کا احاطہ کرتی ہیں۔

3۔ تاریخ کے اعتبار سے کلام مقدس کے ان حصوں کو ترتیب وار لکھیں:

1۔سموئیل یشوع 2۔سموئیل

1۔سلاطین 1-5 استثنا احبار

گنتی روت زبور

قضاہ 1۔تواریخ خروج

4۔ عہدِعتیق کے ان حصوں کو تواریخی ترتیب سے لکھیں:

2۔تواریخ	یسعیاہ	ہوسیع
1۔سلاطین 6-22	ناحوم	یوایل
2۔سلاطین	عاموس	صفیناہ
امثال	میکاہ	حبقوق
واعظ	یوناہ	
غزل الغزلات	عبدیاہ	

5۔ عہدِعتیق کی ان کتب کو تواریخی ترتیب سے لکھیں:

نحمیاہ	حزقی ایل	زکریاہ	دانی ایل	ملاکی
نوحہ	یرمیاہ	عزرا	حجی	

6۔ عہدِجدید کی تاریخی کتب کو تواریخی ترتیب سے لکھیں:

متی	لوقا	رسولوں کے اعمال
مرقس	یوحنا	

7۔ عہدِجدید کی ان کتب کو تواریخی ترتیب سے لکھیں:

رومیوں	2۔تھسلنیکیوں	2۔پطرس
1۔کرنتھیوں	1۔تیمتھیس	1۔یوحنا
2۔کرنتھیوں	2۔تیمتھیس	2۔یوحنا
گلتیوں	ططس	3۔یوحنا
افسیوں	فلیمون	یہوداہ
فلپیوں	عبرانیوں	مکاشفہ
کلسیوں	یعقوب	
1۔تھسلنیکیوں	1۔پطرس	

پانچواں حصّہ

بائبل کے مطالعہ کے لیے تیاری

آخری دوحصّوں میں ہمیں اہم واقعات کو جاننے کی اہمیت سے متعارف کروایا گیا جو ماضی میں رونما ہوئے (تیسرا حصّہ) اور کس ترتیب کے ساتھ رونما ہوئے (چوتھا حصّہ)۔ ہم ایک سوال کے جواب کی بنیاد رکھ رہے ہیں جو ایک شخص بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے ضرور پوچھتا ہے۔ ''کب''؟ جب بائبل کو سمجھنے کے مشتاق ہوتے ہیں تو ہم خود کو مسلسل ان سوالات کے جوابات تلاش کرتے ہوئے دیکھتے ہیں جو ''حق کے کلام کو درستی سے کام لائے'' (2۔ تیمتھیس 15:2) کیلئے ضروری ہیں۔ خدا ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے سوالات کے ساتھ اسکے حضور آئیں (متی 7:7-8)۔

ہمیں ہر ایک آیت کے متعلق جو بنیادی سوالات پوچھنے چاہئیں وہ بہت سادہ ہیں: کون، کیا، کب، کہا، کیوں اور کیسے؟ مسیحی زندگی سے متعلق بنیادی سوالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے جوابات پر غور کیا جانا چاہیئے: اس سے ہمیں اپنے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ گہرا شخصی تعلق قائم کرنے میں کس طرح مدد ملتی ہے (فلپیوں 10:3) اور پھر ہم کس طرح زندگی بسر کرینگے (یوحنا 17:7)؟

الف۔ ہر ایک آیت کیلئے چھ بنیادی سوالات:

1۔ ''کون؟''

جب ہم ''کون'' کے بارے سوال پوچھتے ہیں تو ہم یہ تعین کرنے کی کھوج لگاتے ہیں کہ کون ہمکلام ہے اور وہ کلام کن سے کیا گیا ہے۔ پیدائش 2:22 میں ایک مثال ملتی ہے۔ جب خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو اُسکے حضور قربان کردے۔ اس واقعہ میں خدا براہِ راست ابرہام سے ہمکلام ہوا نہ کہ کسی اور شخص سے لہذا کلام کے سننے والوں کے طور پر ہم اس حکم کو ماننے کے پابند نہیں۔

2۔ ''کیا؟''

''کیا'' کہی گئی بات کی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ مکاشفہ 5 باب میں یسوع مسیح کو ''برہ'' کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ اُسکے موٹے لمبے بال اور چار ٹانگیں ہیں بلکہ یہ اس کے گناہ کیلئے قربانی دینے کی طرف اشارہ ہے (یوحنا 29:1) جو ''حقیقت'' ہے۔

3۔ ''کب؟''

''کب'' اس دور کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا ایک خاص حوالہ میں ذکر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ابرہام کے اپنی سوتیلی بہن سارہ سے شادی کرنے کو اس وقت تک غیر اخلاقی فعل سمجھا جائے گا جب تک ایک پڑھنے والا یہ نہ سمجھے کہ یہ شادی موسوی شریعت کے دیئے جانے سے پہلے کی گئی جو اس طرح کے کام کو ممنوع قرار دیتی ہے۔ شریعت کے بغیر شخصی گناہ کو خاطر میں نہیں لایا جاتا (رومیوں 15:4)، اسلیئے ابرہام کے معاملہ میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اس وقت ممنوع رشتوں سے شادی کرنا گناہ نہیں تھا۔ ''کب'' سے متعلق سوال کے واضح جوابات کو مکمل طور پر سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

4۔ ''کہاں؟''

''کہاں'' جغرافیہ اور تہذیب کا ذکر کرتا ہے جس میں ایک حوالہ لکھا گیا۔ عموماً بائبل مقدس میں ہم یہ الفاظ دیکھتے ہیں ''یروشلیم کی طرف''، بہت سی تہذیبوں میں ''کی طرف'' کے الفاظ شمال کی جانب سفر کرنے کو ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم بائبل مقدس کا مقصد بلندی کو ظاہر کرنا ہے نہ کہ سمت کو۔ جب یسوع گلیل سے ''یروشلیم کی طرف'' جا رہا تھا۔ وہ دراصل جنوب کی جانب سے سفر کرتا ہوا آ رہا تھا لیکن چڑھائی کی طرف جا رہا تھا۔

5۔ ''کیوں؟''

’’کیوں‘‘ ایسا سوال ہے جسکا جواب دینا اکثر سب سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ بیشتر اوقات دوسرے حوالہ جات کا مطالعہ کرنے ذریعہ جواب ملتا ہے۔ اگر ایک شخص یسعیاہ 14:7 میں پائے جانے والے بیان کو پڑھتا ہے جہاں یہ لکھا ہے ’’دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اُسکا نام عمانوایل رکھینگے‘‘، تو یقیناً اس کے اندر ایک سوال پیدا ہوگا۔ ’’ایک کنواری ہی کیوں‘‘؟ ہم یہ کہتے ہوئے اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں، ’’خدا اس طریقہ سے کام کرنا چاہتا ہے‘‘۔ اگرچہ یہ جواب درست ہے مگر نامکمل ہے۔

جواب تلاش کرتے ہوئے ہم رومیوں 5 باب میں ایک حوالہ دیکھیں گے جو آدم کے گناہ کے نسلِ انسانی پر ہونے والے اثر کو بیان کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی آدمی، آدم کے ذریعہ تمام نسلِ انسانی گناہ آلودہ فطرت کا شکار ہوگئی۔ اس معاملہ میں ’’کیوں‘‘ کا جواب قطعی ہے کہ گناہ کی قیمت ادا کرنے کیلئے مسیح کا کنواری سے پیدا ہونا ضروری تھا۔

6۔ ’’کیسے؟‘‘

’’کیسے‘‘ کے سوال کا جواب دینا بھی اکثر مشکل ہوتا ہے ہم پوچھ سکتے ہیں ’’یسوع کیسے پانی پر چلا‘‘؟ جواب بہت سادہ ہے کہ اُس نے روح القدس پر انحصار کیا (لوقا 18:4)۔ ہم یہ بھی پوچھ سکتے ہیں ’’جب بنی نوع انسان کو انتخاب کرنے کی آزادی ہے تو خدا کیسے تاریخ پر تسلط رکھتا ہے؟‘‘ اس سوال کا با آسانی جواب نہیں دیا گیا اور اپنے مطالعہ میں بعدازاں اس کی کھوج لگائیں گے۔

ب۔ دو اہم شخصی سوالات:

1۔ یہ حوالہ کس طرح ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ایک گہرا شخصی تعلق قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے؟

یہ سب سے اہم ترین سوال ہے جو ہم پوچھ سکتے ہیں۔ خدا کے کلام کے مطالعہ سے ہم نے جو علم حاصل کیا اسکا ایمان کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ضروری ہے (عبرانیوں 6:11) تا کہ خداوند کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط ہوتا چلا جائے۔ ہمیں خدا کے کلام پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ وہ غلطی سے مبرّا اور قابلِ انحصار ہے۔ نتیجتاً خداوند کے ساتھ ہمارا تعلق قائم ہوجائے گا جسکی بنیاد خدا کی محبت پر ہوگی اور یہ انسانی ادارک سے باہر ہوگی۔ پولس رسول نے افسیوں 3:14-19 میں لکھتے ہوئے اس بات کو واضح کیا:

’’اس سبب سے میں اُس باپ کے آگے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔ جس سے آسمان اور زمین کا ہر ایک خاندان نامزد ہے کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تم اُسکے روح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زورآور ہو جاؤ۔ اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے تا کہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کرسکو کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اُونچائی اور گہرائی کتنی ہے اور مسیح کی اس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تا کہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ‘‘۔

اگر ہم صرف عقلی وجوہات کی بنا پر خدا کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں اور خدا اور دوسروں کیلئے محبت میں ترقی کرنے کے خواہاں نہیں (مرقس 12:29-31) تو ہم تنگ نظری کا شکار ہو رہے ہیں (1۔کرنتھیوں 8:1)۔ پولس رسول جو زمین پر کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ الہیاتی علم سے واقفیت رکھتا تھا (2۔کرنتھیوں 12:1-4)۔ یہ کہتے ہوئے اپنی عظیم ترین خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ ’’میں اسکو...... جان سکوں‘‘ (فلپیوں 3:10)۔ پولس بطور فریسی پہلے ہی اپنے فہم و فراست کے سفر پر گامزن تھا لیکن بطور مسیحی وہ زندہ خدا کے ساتھ عظیم تعلق کو جاننے کا آغاز کرتا ہے۔

خدا کے وعدوں پر غور کریں اور ان پر بھروسہ رکھیں تا کہ آپ ’’ہمارے خداوند یسوع مسیح کے عرفان میں بڑھتے جائیں‘‘ (2۔پطرس 3:18)۔

2 ۔ پھر ہم کیسے زندگی بسر کرینگے؟

جن آیات کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں ان کے مفہوم کو ایک بار سمجھنے کے بعد، ہمیں ضرور یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ان کا روزمرہ زندگی پر کیسے اطلاق ہوتا ہے۔ اس خیال کی خوبصورت مثال عبرانیوں 12:1-3 میں دی گئی ہے۔ پہلی اور دوسری آیت میں بیان کیا گیا ہے:

''پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دور کر کے اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے۔ اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اس خوشی کیلئے جو اُسکی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پروانہ کر کے صلیب کا دکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا''۔

ان دو آیات میں عبرانیوں کے خط کا مصنف جس مثال کا انتخاب کرتا ہے وہ ایک دوڑ دوڑنے سے متعلق ہے۔ لوگ تماشا گاہ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ (11 باب کے فاتحین)۔ یہ دوڑ تیز رفتاری اور لمبا فاصلہ طے کرنے سے متعلق ہے اور فاتح احترام کی جگہ پر جاتا ہے۔ مقابلہ کرنے والا پر ایک اضافی بوجھ کو دور کرتا ہے جو اُسے تیز دوڑنے سے روکتا ہے، یا ہر ایک رکاوٹ کو دور کرتا ہے جو اُسکے لئے ٹھوکر کا باعث ہوسکتی ہے۔ اسکی آنکھیں اختتامی لائن پر لگی ہوتی ہیں جہاں وہ (یسوع مسیح) پہلے سے موجود ہوتا ہے جس نے پہلے ہی دوڑ کو ختم کر لیا ہے اور فتحیابی حاصل کر لی ہے۔ جیت کی خوشی تھکاوٹ کے تجربہ سے کہیں زیادہ اہم بن جاتی ہے جو دوڑنے والا برداشت کرتا ہے۔

پھر 3 آیت میں مصنف دو آیات کا اطلاق ہماری زندگیوں پر کرتا ہے۔

''پس اس پر غور کرو جس نے اپنے حق میں بُرائی کرنے والے گنہگاروں کی اسقدر مخالفت کی برداشت کی تاکہ تم بے دل ہو کر ہمت نہ ہارو''۔

جب ہم آزمائشوں اور مخالفت، درد اور غم، شرمندگی اور بے عزتی کی برداشت مسیح کی خاطر کرتے ہیں تو ہمیں اپنے رہنما پر غور کر کے اس سے حوصلہ مندی حاصل کرنی چاہئے! اس بات کو تسلیم کریں کہ **''ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہوسکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بیگناہ رہا'' (عبرانیوں 15:4)۔**

ج۔ کیا ہوا گر ہم تمام سوالات کے جوابات نہ دے سکیں؟

سوالات اور اُنکے جوابات اہمیت کے حامل ہیں تاہم ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ زندہ خدا کے ساتھ ہمارے تعلق کی بنیاد ایمان پر ہے (افسیوں 2:8-9؛ کلسیوں 6:2) لہٰذا ہم اس زندگی کے دوران تمام جوابات کو حاصل نہیں کر پائیں گے جنکی ہم تلاش کرتے ہیں تاہم خدا نے وعدہ کیا ہے کہ بالآخر ہمارے تمام سوالات کا جواب دیا جائے گا (1۔کرنتھیوں 12:13)۔ کلام مقدس اتنی راہنمائی کرتا ہے کہ وہ ہماری زندگی کیلئے کافی ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: پہلا باب، پانچواں حصّہ

1۔ یرمیاہ 1:39-2 پڑھیں اور چھ بنیادی سوالات کے جوابات دیں جو ہمیں ایک آیت کے متعلق پوچھنے چاہئیں۔

کون؟ کیا؟ کب؟ کہاں؟ کیوں؟ کیسے؟

2۔ مرقس 29:12-31 ہمیں کن چار باتوں کے ساتھ خداوند سے محبت رکھنی چاہیے؟

3۔ عبرانیوں 6:11 اور 1۔یوحنا 7:2-11 مسیحی زندگی کیلئے کونسی دو چیزیں ضروری ہیں؟

دوسرا باب

عہدِ عتیق کا مختصر جائزہ

تعارف:

یہ نئے اور پرانے عہد نامہ کا ایک مختصر جائزہ ہے۔اس کا مقصد قاری کو کتب کے مصنفین ، سنِ تحریر اور مرکزی خیالات کے ساتھ مختصراً یہ بھی بتانا ہے کہ ہر ایک کتاب میں مسیح کو کس طرح ظاہر کیا گیا ہے۔ ہر ایک کتاب میں اس کے فہرستِ مضامین کا خاکہ بھی دیا جائے گا۔

خدا کے کلام کے ہر ایک طالب علم کیلئے ہر کتاب کے مختصر جائزہ کے متعلق جاننا بہت ضروری ہے تا کہ ایک طالب علم بائبل مقدس کے بڑے واقعات اور عنوانات سے واقفیت حاصل کر سکے۔ یہ بات یقینی ہے کہ جتنا زیادہ وقت ہم خدا کے کلام کے مطالعہ میں صرف کرینگے اسی قدر ہم اُسکے متعلق زیادہ واقفیت حاصل کرتے جائیں گے۔لیکن جہاں تک اس کتاب کا تعلق ہے ہم پہلے ایک بڑی تصویر کو جاننے کی کوشش کررہے ہیں تا کہ ہم بعد ازاں ٹھیک طور پر تفصیلات پر غور کر سکیں۔ پہلے باب میں پوری بائبل مقدس کا جائزہ پایا جاتا ہے۔اس باب میں ہم اپنے مطالعہ کو محدود کرتے ہوئے کتاب بہ کتاب جائزہ لیں گے۔

عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کا موازنہ

مسیح بائبل کی تمام کتب کا بنیادی خیال اور اُمید ہے۔ بہت سے موقعوں پر مسیح نے دعویٰ کیا کہ وہ پورے کلام مقدس کی مرکزی شخصیت ہے:

1۔ متی 17:5 میں اُس نے فرمایا"**یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں**"۔

2۔ اماوس کی راہ پر شاگردوں کے ساتھ چلتے ہوئے لوقا 27:24 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ "۔۔۔**پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُسکے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ انکو سمجھا دیں**"۔

3۔ بعد ازاں اسی شام خداوند دس شاگردوں کے ساتھ ہمکلام ہوا اور لوقا 24:44-47 میں اس کے متعلق لوقا بیان کرتا ہے۔"**پھر اُس نے اُن سے کہا یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں**"۔ **پھر اُس نے اُنکا ذہن کھولا تا کہ کتاب مقدس کو سمجھیں۔"پس اُن سے کہا یوں لکھا ہے کہ مسیح دکھ اُٹھائیگا اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھیگا اور یروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُسکے نام سے کی جائیگی**"۔

4۔ یوحنا 39:5 اور 40 میں یسوع نے یہودیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا"**تم کتاب مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔پھر بھی تم زندگی پانے کیلئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے**"۔

مزید برآں مکاشفہ 10:19 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ"**یسوع کی گواہی (یسوع کے متعلق) نبوت کی روح ہے**"۔**دوسرے الفاظ میں نبوت اور پوری بائبل مقدس کا اصل مقصد یسوع مسیح کو ظاہر کرنا ہے۔یقیناً انسان کی گراوٹ اور ضرورت کے باعث مسیح، پرانے اور نئے عہد نامہ کی مرکزی شخصیت سے اسلئے کہ صرف اسی کے وسیلے ہم ابدی اور کثرت کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں (یوحنا ۱۰:۱۰)**۔

عہدِ عتیق

مسیح کیلئے شریعت کی بنیاد، مسیح کی تاریخ کی تیاری، مسیحی کی بابت شعری مواد، مسیح سے متعلق توقعات اور نبوت	تیاری اور بنیاد	عہدِ عتیق نجات دہندہ مسیح موعود کی آمد کی بنیادی راہ تیار کرتا ہے اور بطور نبی، کاہن، اور بادشاہ پیش کرتے ہوئے دکھ سہنے والے منجی کے طور پر بھی بیان کرتا ہے جسے اپنی بادشاہت آنے سے پیشتر انسان کی گناہ سے مخلصی کے لئے جان دینا ضرور ہے۔

عہدِ جدید

اناجیل	انکشاف	اس نجات دہندہ، اس کی شخصیت اور خدمت کی کہانی بیان کرتی ہیں جسکا عرصہ دراز سے انتظار کیا جا رہا تھا۔
اعمال	وسعت	روح القدس کے کام کے ذریعہ، اعمال کی کتاب نجات دہندہ کے پیغام کا اعلان کرتی ہے جو آ چکا ہے۔
خطوط	وضاحت اور اطلاق	مسیح کی شخصیت اور خدمت کو کلی طور پر واضح کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اس دنیا میں مسیح کے ایلچی کے طور پر ایک مسیحی کی عملی زندگی پر اس کا کیا اثر ہونا چاہئے۔
مکاشفہ	اختتام	آخری دور کے واقعات اور خداوند کے واپس آنے، آخری دور میں اُسکی حکومت اور ابدی حالتوں کی پیش بینی کرتا ہے۔

براہِ مہربانی نوٹ کریں کہ کتابوں کے انفرادی خاکہ میں کئی آیات کے حصوں کے عنوانات نہیں دیئے گئے۔ یہ کام طالب علم کے کرنے کیلئے ہے۔ ہر ایک حصّہ کو پڑھیں اور اِس کا عنوان لکھیں۔

<u>پہلا حصّہ</u>

شریعت: پہلی پانچ کتب

بائبل مقدس کی پہلی پانچ کتب کو بعض اوقات توریت بھی کہا گیا ہے جسکا مطلب ہے ''پانچ کتابیں''۔ اُنہیں شریعت کی کتابیں بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں قوانین اور ہدایات پائی جاتی ہیں جو خداوند نے موسیٰ کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دیں۔ موسیٰ نے ان کتب کو تحریر کیا، سوائے استثنا کی کتاب کے آخری حصّہ کے کیونکہ اس لیے کہ اس میں اُسکی موت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ پانچ کتب مسیح کے آنے کی بنیاد رکھتی ہیں اسلیئے کہ اُن میں خدا اسرائیل قوم کو چنتا اور وجود بخشتا ہے۔ خدا کے چنے ہوئے لوگوں کے طور پر، اسرائیل پرانے عہد نامہ کے رکھنے والے، عہود کو حاصل کرنے والے اور مسیح کی نسل کے لوگ بن گئے (رومیوں 2:3؛ 9:1-5)۔

پیدائش

(آغازوں کی کتاب)

کتاب کا مصنف اور نام :

موسیٰ نے یہ کتاب تحریر کی۔ پیدائش سے مراد ''آغاز'' ہے اور یہ نام ہفتادی ترجمہ سے اخذ کیا گیا جو عبرانی عہدِ عتیق کا یونانی ترجمہ ہے۔

سنِ تحریر: 1450-1410 ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

یہاں تک کہ پیدائش کی کتاب کا بے ترتیب مطالعہ برکت اور لعنت کے بڑے مرکزی خیال ظاہر کرتا ہے۔ تابعداری اور ایمان کیلیئے برکت کا وعدہ ہے جیسا کہ باغِ عدن میں ہوا لیکن نافرمانی کیلیئے لعنت منسوب کی جاتی ہے۔ پوری کتاب اس مرکزی خیال کو اور اس کے اُلٹ، لعنت کو ترتیب سے بیان کرتی ہے لیکن ابرہام اور ابرہام کے عہد کے باعث ایک قوم کا انتخاب ہی اسکا مرکزی خیال ہے۔ ابرہام کے ذریعہ خدا نے اقوام کو برکت دینے کا وعدہ کیا (پیدائش 12:1-3; 15:1-21)۔

پیدائش سے مراد نہ صرف ''آغاز'' ہے بلکہ یہ آغازوں کی کتاب ہے۔ پیدائش کی کتاب ہمیں تاریخی حوالہ کا نقطہ بخشتی ہے جس سے بعد کے مکاشفہ کا سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔ پیدائش کی کتاب میں بائبل کے تمام مرکزی خیالات کا آغاز پایا جاتا ہے۔ یہ بہت سے آغازوں کی کتاب ہے۔ اس میں ہم کائنات، مرد اور عورت، انسان کے گناہ اور نسلِ انسانی کی گراوٹ، خدا کے نجات کے وعدوں اور خدا کے چُنے ہوئے لوگوں کے طور پر اسرائیلی قوم کے آغاز کو دیکھتے ہیں، اس لیے کہ خدا کا اُنکے لیے ایک خاص مقصد تھا کہ وہ مسیح اور نجات دہندہ کی نسل ہوں۔ پیدائش کی کتاب میں ہم آدم اور حوّا، آزمانے والے شیطان، نوح، طوفان، ابرہام، اضحاق، یعقوب، یوسف اور اُس کے بھائیوں کے متعلق سیکھتے ہیں۔ ہم ازدواج، خاندان، کام کاج، گناہ، قتل، سزائے موت، قربانی، نسلوں، زبانوں، تہذیب، سبت، ایک عالمگیر حکومت قائم کرنے کی پہلی کوشش، بابلیت (مذہب جسے بابل کے برج پر تشکیل دیا گیا)۔ بائبل مقدس ایک تاریخی مکاشفہ ہے۔ یہ تاریخ میں خدا کے کام کا بیان ہے۔

پیدائش کی کتاب میں یہ جملہ عام نظر آتا ہے، ''یہ......کا نسب نامہ ہے''۔ یہ جملہ اگلے حصّہ سے متعارف کروانے کیلیئے گیارہ مرتبہ استعمال کیا گیا ہے جو معلومات فراہم کرتا ہے کہ آسمان اور زمین کی تخلیق اور اسرائیل کے تمام بزرگان کے درمیان کونسے اہم واقعات رونما ہوئے۔

کلیدی شخصیات:

آدم، حوّا، ابرہام، سارہ، اضحاق، ربقہ، عیسو، یعقوب، راخل، یوسف

مسیح کو پیدائش کی کتاب میں دیکھا جا سکتا ہے:

نبوتی طور پر: گناہ میں گرنے کے فوراً بعد وعدہ کیا گیا کہ عورت کی نسل سے نجات آئے گی(15:3) لیکن اس کے بعد مسیح سے متعلق رشتوں کو پیدائش کی پوری کتاب میں واضح کیا گیا ہے: سیت کی نسل(25:4)، سم کی اولاد(26:9)، ابرہام کا خاندان (3:12)، اضحاق کی نسل(3:26)، یعقوب کے بیٹے(3:46) اور یہوداہ کا قبیلہ (10:49)۔

بہت سی مرکزی ''تشبہات'' ہیں جو پیدائش کی کتاب میں نجات دہندہ کی عکاسی کرتی ہیں۔**آدم مسیح کا مثیل ہے**(رومیوں 14:5)۔آدم پرانی نسل کا سر ہے اور مسیح نئی روحانی مخلوق کا سر ہے۔

ہابل کا خون کی قربانی گذراننا مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ہمارے لئے اپنی جان قربان کرے گا۔ہابل کا قائن کے ہاتھوں قتل ہونا بھی مسیح کی موت کی مشابہ ہوسکتا ہے۔

ملک صدق بطور بادشاہ اور کاہن مسیح کے مشابہ ہے(عبرانیوں 3:7)۔

یوسف جسے اس کے باپ نے بیحد محبت کی،اس کے بھائیوں نے اس سے دکھ دیا،اس کے باوجود وہ اُنکی رہائی کا ذریعہ بنا جو مسیح کی عکاسی کرتا ہے۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

جن حصوں کے عنوانات نہیں دیئے گئے اُن کے عنوان لکھیں۔کوشش کریں کہ آپ کے عنوان میں ایک حصے کا دوسرے حصے کے ساتھ تعلق ظاہر ہو سکے۔مثال کے طور پر ،درج ذیل میں سے حصّہ ''ج'' کا عنوان کچھ اِس جیسا ہوسکتا ہے:

1)۔طوفان کیلئے نوح کی تیاری 2)۔نوح طوفان میں 3)۔طوفان کا کم ہونا 4)۔نوح کے ساتھ عہد 5)۔نوح کا خاندان

1۔ چار واقعات (1:1-11:32)

الف۔ دنیا اور انسان کی تخلیق(1:1-2-25)
1:1-3:2
4:2-25:2

ب۔ انسان کا گناہ میں گرنا(3:1-5:32)
3:1-24
4:1-24
4:25-5:32

ج۔ انسان کی تباہی،طوفان(6:1-9:29)
6:1-22
8:1-22
9:18-29

د۔ انسان کا پراگندہ ہونا،اقوام(10:1-11:32)
10:1-32
11:1-9
11:10-31

2۔ چار لوگ: ایک قوم کا انتخاب اور نجات دہندہ کی تیاری(12:1-50:26)

الف۔ ابرہام(ایمانداروں اور اسرائیل قوم کا باپ(12:1-23:20)
12:1-20
13:1-18
14:1-16
14:17-21
16:1-16
17:1-27
18:1-33
19:1-29
19:30-38
20:1-18
21:1-34
22:1-24
23:1-20

ب۔ اضحاق(پیارا فرزند عہد)(24:1-26:35)
24:1-67
25:1-11
25:12-18
25:19-34
26:1-17
26:18-25
26:26-35

ج۔ یعقوب:(چال بازی اور تادیب)(27:1-36:43)

46-1:27	55-1:31	31-1:34
22-1:28	23-1:32	8-1:35
35-1:29	32-24:32	29-9:35
43-1:30	20-1:33	43-1:26

د۔ یوسف (مصیبتیں اور سرفرازی (26:50-1:37)

36-1:37	57:41-1:40	21:50-1:49
30-1:38	28:45-1:42	26-22:50
23-1:39	22:48-1:46	

خروج

(رہائی کی کتاب)

مصنف اور کتاب کا نام:

موسیٰ نے اس کتاب کو تحریر کیا۔ اس کیلئے انگریزی لفظ "Exodus" لاطینی لفظ ہے جو یونانی لفظ Exodos سے اخذ کیا گیا ہے اور کتاب کو یہ عنوان ان مترجمین نے دیا جنہوں نے یونانی ہفتادی ترجمہ کیا۔ لفظ کا مطلب ہے "نکل جانا"۔

سنِ تحریر: 1450۔1410 ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

خروج کی کتاب میں دو مرکزی خیال غالب ہیں: (۱) مخلصی جسکی تصویر فسح میں پائی جاتی ہے اور (۲) مصر کی قید سے رہائی جیسا کہ مصر سے خروج اور بحرِ قلزم عبور کرنے میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مصر میں دو سو سال تک بڑھنے کے بعد، خروج خدا کے منتخب لوگوں، اسرائیل کی قوم کی تاریخ کو بیان کرتی ہے اور اُن کے مصر سے رہائی حاصل کرنے اور شریعت دیئے جانے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ یہ موسیٰ کی پیدائش، تاریخ اور بلاہٹ کو بھی بیان کرتی ہے کہ خدا نے اُسے لوگوں کی راہنمائی کرنے کیلئے بلایا تا کہ وہ لوگوں کو مصر کی غلامی سے نکال کر ملکِ موعود یعنی ملکِ کنعان میں پہنچائے، فسح کا برہ، پہلوٹھوں کو چھوڑنے، دس آفات سے بچانے کے معجزات اور بحرِ قلزم عبور کرنے میں مدد دینے کے ذریعہ خدا نے اپنے لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ نہ صرف کسی بھی مصری فرعون سے زیادہ زور آور تھا بلکہ قادرِ مطلق خداوند، یہواہ، مخلصی اور مکاشفہ کا خدا تھا۔

ایک بار لوگوں کے بحرِ قلزم عبور کرنے اور بیابان میں آنے کے بعد خدا نے اُنہیں راست شریعت بخشی اور یہ اعلان کیا کہ وہ اُسکی قیمتی میراث اور کاہنوں کی بادشاہت، مقدس قوم ہے جو دوسری اقوام کیلئے گواہی ہے (خروج 19:4-7)۔ اس پاک شریعت میں دس احکام شامل تھے جنہوں نے خدا کی پاکیزگی کو ظاہر کیا اور اُنہیں یہ سیکھایا کہ وہ کس طرح خدا اور ایک دوسرے سے محبت رکھ سکتے ہیں لیکن ایک سلسلہ میں اس بات کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ سب لوگ کس طرح خدا کی پاکیزگی سے محروم ہو گئے اور اُنہیں خدا تک رسائی حاصل کرنے کیلئے ایک راہ کی ضرورت ہے جو معافی بخشتا ہے۔ یہ راہ خیمہ اجتماع، قربانیوں اور لاویوں کے کہانت کے نظام میں فراہم کی گئی۔

کلیدی شخصیات:

موسیٰ، ہارون، مریم اور فرعون

خروج کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

اگر چہ خروج کی کتاب میں براہِ راست مسیح کے متعلق کوئی پیشن گوئی نہیں ملتی تو بھی نجات دہندہ کی بے شمار خوبصورت تصاویر پائی جاتی ہیں۔ بہت سے طریقوں سے **موسیٰ مسیح** کامثیل ہے۔ استثنا 15:18 میں ظاہر کیا گیا ہے کہ موسیٰ بطور نبی مسیح کی پیش بینی کرتا ہے۔ دونوں نزدیک کے قرابتی نجات دہندے ہیں۔ اُنہیں اُنکی پیدائش کے وقت خطروں کا سامنا ہوا، دوسروں کی خدمت کرنے کیلیئے اپنے اختیار سے دستبردار ہو گئے اور درمیانی، شریعت دینے والوں اور چھڑانے والوں کے طور پر کام کیا۔

فسح میں مسیح کی انتہائی واضح طور پر عکاسی کی گئی ہے کہ وہ خدا کا بے عیب برّہ ہے۔ (یوحنا 1:29,36؛ 1۔کرنتھیوں 7:5)۔

سات عیدیں، ہر ایک عید نجات دہندہ کے کسی ایک پہلو کی عکاسی کرتی ہے۔

خروج بذاتِ خود، جسے پولس بپتسمہ کے ساتھ ملاتا ہے، مسیح کے ساتھ اُسکی موت، تدفین اور مردوں میں جی اُٹھنے میں ہماری اس کے ساتھ شراکت کو ظاہر کرتا ہے (1۔کرنتھیوں 10:1-2، رومیوں 6 :2-3)۔

من اور پانی دونوں مسیح کی تصاویر کے طور پر عکاسی کرتے ہیں (یوحنا 6:31-35، 48-63، 1۔کرنتھیوں 10:3-4)۔

خیمہ اجتماع کے سامان، رنگوں، فرنیچر، انتظام، اور وہاں چڑھائے جانے والے ہدیے اور قربانیاں نجات دہندہ کی عکاسی کرتی ہیں (عبرانیوں 9:1-10:18)۔

سردار کاہن بہت نمایاں طور پر مسیح کی شخصیت اور خدمت کو پہلے سے ظاہر کرتا ہے (عبرانیوں 4:14-6؛ 9:11-12,24-28)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

1۔ مصر سے رہائی (1:1-18:27)

ا۔ غلامی میں (1:1-12:32)

1:1-7	5:1-23	9:8-17
1:8-14	6:1-13	9:18-35
1:15-22	6:14-30	10:1-20
2:1-14	7:1-7	10:21-29
2:15-25	7:8-13	11:1-10
3:1-9	7:14-25	12:1-13
3:10-22	8:1-15	12:14-22
4:1-13	8:16-32	12:23-32
4:14-31	9:1-7	

ب۔ غلامی سے رہائی (لہو اور قدرت کے ذریعہ رہائی)

12:33-41	13:1-16	14:1-12
12:42-51	13:17-22	14:13-31

ج۔ کوہِ سینا کی جانب سفر (تعلیم وتربیت) (15:1-18:27)

15:1-21	16:8-21	17:8-16
15:22-27	16:22-36	18:1-16
16:1-7	17:1-7	18:17-27

2۔ خدا سے ملنے والا مکاشفہ (19:1-40:38)

ا۔ شریعت کا دیا جانا (19:1-24:18)

19:1-17	22:1-15	23:20-33
19:18-25	22:16-31	24:1-18
20:1-26	23:1-9	23:20-33
21:1-36	23:10-19	23:20-33
21:1-36	23:10-19	24:1-18

ب۔ خیمہ اجتماع کی تیاری(18:31-1:25)

9-1:25	37-31:26	46-31:29
22-10:25	8-1:27	21-1:30
30-23:25	21-9:27	33-22:30
40-31:25	43-1:28	38-34:30
14-1:26	9-1:29	11-1:31
30-15:26	30-10:29	18-12:31

ج۔ شریعت کی عدولی(35:34-1:32)

10-1:32	11-1:33	28-10:34
18-11:32	23-12:33	35-29:34
35-19:32	9-1:34	

د۔ خیمہ اجتماع کی تعمیر(38:40-1:35)

9-1:35	38-8:36	43-1:39
19-10:35	29-1:37	33-1:40
35-20:35	20-1:38	38-34:40
7-1:36	31-21:38	

خیمہ اجتماع کا خاکہ

(پیمائش کیلئے نہیں)

پاک ترین مقام　　پاک مقام

عہد کا صندوق　　خوشبو کی　　شمع دان　　پیتل کا مذبح

قربانگاہ　　نذر کی روٹی کی میز　　حوض

(پاکیزگی کی کتاب)

مصنف اور کتاب کا نام:

موسیٰ اس کتاب کا مصنف ہے۔ یہ نام ہفتادی ترجمہ سے اخذ کیا گیا اور اس کا مطلب ہے ''لاویوں سے متعلق''۔ لاوی کاہن تھے جنکو خدا نے قوم کی خدمت کرنے کیلئے چنا۔ احبار کی کتاب میں بہت سے ایسے احکامات پائے جاتے ہیں جو خدا نے اُنہیں بخشے تا کہ خدا کی پرستش کیلئے بطور کاہن خدمت کرنے میں اُنکی رہنمائی کی جا سکے۔

سنِ تحریر: 1450-1410ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

احبار 45:11 میں لکھا ہے، ''تم مقدس ہونا کیونکہ میں قدّوس ہوں'' احبار کی کتاب میں دی جانے والی ہدایات نے اسرائیل پر واضح کیا کہ اُنہیں پاک لوگوں کے طور پر خدا کے حضور چلنا تھا۔ احبار کی کتاب اسرائیل کو یہ سیکھانے کیلئے ترتیب دی گئی کہ (1) کس طرح خدا کی پرستش کرنی ہے اور اُسکے ساتھ چلنا ہے اور (2) کس طرح قوم کو کاہنوں کے فرقہ کے طور پر اپنی بلاہٹ کو پورا کرنا ہے۔ احبار کی کتاب کا سب سے بڑا مرکزی خیال پاکیزگی ہے۔ تقدیس ایک شخص کو پاک بنانے کا سلسلہ ہے۔ پاک خدا تک رسائی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ کاہن درمیانی بننے کے ذریعہ قربانی چڑھائے۔

مرکزی شخصیات :

موسیٰ اور ہارون

احبار کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

خروج کی کتاب کی طرح احبار کی کتاب میں بھی بلاشبہ مسیح کی بے شمار تشبہات پائی جاتی ہیں۔

پانچوں قربانیاں مسیح کی بے گناہی کی زندگی میں اسکی شخصیت اور کام، اُسکی باپ کی تابعداری کی عکاسی کرتی ہیں تا کہ ہم خدا کے ساتھ رفاقت رکھ سکیں۔

سردار کاہن احبار کی کتاب میں بہت نمایاں طور پر مسیح کی عکاسی کرتا ہے۔

سات عیدیں بھی نجات دہندہ کی عکاس ہوسکتی ہیں جو ہمیں اپنی کامل شخصیت، عوضی کے طور پر قربانی، مردوں میں سے جی اُٹھنے اور نجات بخش کام کے متعلق تعلیم دیتا ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ قربانی کے قوانین (1:1-16:17)

ا۔ خدا کے حضور جانے کیلئے (1:1-7:38)

1:1-17	4:1-35	6:8-30
2:1-16	5:1-19	7:1-38
3:1-17	6:1-7	

ب۔ کاہنوں کیلئے (8:1-10:20)

8:1-36
9:1-14
9:15-25
10:1-20

ج۔ پاکیزگی سے متعلق

12-1:11	59-1:13	33-1:15
47-13:11	32-1:14	
8-1:12	57-33:14	

د۔ قومی کفارہ سے متعلق (16:17-1:16)

28-1:16	34-29:16	16-1:17

2۔ مقدس ہونے کے قوانین

ا۔ خدا کے لوگوں کیلئے (27:20-1:18)

30-1:18	37-9:19
8-1:19	27-1:20

ب۔ خدا کے کاہنوں کیلئے (33:22-1:21)

24-1:21	16-1:22	33-17:22

ج۔ پرستش میں (23:24-1:23)

25-1:23	16-1:24
44-26:23	23-17:24

د۔ ملکِ کنعان میں (46:26-1:25)

22-1:25	46-35:25	13-1:26
34-23:25	55-47:25	46-14:26

ہ۔ عہود سے متعلق (34-1:27)

13-1:27	34-14:27

گنتی کی کتاب

(بیابان میں آوارگی)

مصنف اور کتاب کا نام:

اس کتاب کو موسیٰ نے تحریر کیا۔ 1 اور 26 ابواب کے دو بیانات سے اس کتاب کا نام اخذ کیا گیا ہے جن میں بنی اسرائیل کی پہلی بار کوہِ سینا پر اور دوسری بار موآب کے میدانوں میں مردم شمار می کی گئی۔

سنِ تحریر: 1450-1410 ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

اگرچہ گنتی کی کتاب کا نام لوگوں کی مردم شماری سے اخذ کیا گیا ہے تو بھی بنیادی طور پر یہ تقریباً چالیس سال بیابان میں آوارہ پھرنے کو بیان کرتی ہے جس کو گیارہ دن میں ختم ہو جانا چاہئے تھا وہ محض لوگوں کی بے اعتقادی اور نافرمانی کے باعث دکھ بھرے 38 سال تک طول پکڑ گیا۔ گنتی کی کتاب میں خدا کے وعدوں کے ساتھ ایمان کو شامل کرنے میں ناکامی کے نتائج کو پیش کیا گیا ہے (عبرانیوں 16:3-2:4)۔ مزید برآں گنتی کی کتاب ہمیں سکھاتی ہے کہ زندگی میں ''بیابانی'' تجربات کا سامنا ہوتا ہے تو خدا کے لوگوں کو ان حالات میں نہیں پڑے رہنا چاہئے۔ ہم انتخابات کرتے ہیں اس سے ہماری زندگی کی سمت کا تعین ہوتا ہے بعد ازاں یشوع اس بات کو ظاہر کرے گا۔

ایک اور اہم مرکزی خیال جو گنتی کی پوری کتاب میں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا مسلسل اپنے لوگوں کی نگہداشت کرتا ہے۔ بار بار اُنکی بغاوت اور بے اعتقادی سے قطع نظر وہ معجزانہ طور پر اُنکی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اُس نے اُنہیں پانی، من اور بٹیریں مہیا کیں۔ اُس نے ہمیشہ لوگوں سے محبت رکھی اور اُنہیں معاف کیا گو اُنہوں نے اُس کے خلاف شکایت کی، بڑبڑائے اور باغیانہ رویہ اختیار کیا۔

کلیدی شخصیات:

موسیٰ، ہارون، مریم، یشوع، کالب اور بلعم

گنتی کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

بے شک سانپ کے **اُونچے پر چڑھائے جانے** کے علاوہ مسیح اور اُسکی مصلوبیت کی کوئی واضح تصویر نظر نہیں آتی (گنتی 21:4-9 موازنہ کریں یوحنا 3:14)۔

وہ چٹان جس نے لوگوں کی پیاس بجھائی مسیح کے مشابہ ہے (1۔کرنتھیوں 10:4)۔

روزانہ دیا جانے والا **من** مسیح کو اس روٹی کے طور پر پیش کرتا ہے جو آسمان سے اُتری (یوحنا 6:31-33)۔

بادل کا ستون اور آگ مسیح کی راہنمائی کو ظاہر کرتے ہیں اور شہرِ پناہ یقینی طور پر مسیح کو ایسی شخصیت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو ہمیں عدالت سے بچاتا ہے۔

آخر میں **سرخ بچھیا** بھی مسیح کی مثیل ہے (گنتی 19)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ کوہِ سینا پر تیاری (پرانی نسل) (1:1-10:36)

ا۔ لوگوں کی گنتی اور مقام کا تعین (1:1-4:49)

1:1-46	3:1-24	4:1-20
1:47-54	3:25-39	4:21-28
2:1-34	3:40-51	4:29-49

ب۔ خدا کے احکام اور لوگوں کی تقدیس (5:1-9:14)

5:1-10	6:22-27	8:5-22
5:11-31	7:1-89	8:23-26
6:1-21	8:1-4	9:1-14

ج۔ ملکِ موعود کی طرف سفر (9:15-10:36)

9:15-23	10:1-10	10:11-36

2۔ پرانی نسل کی ناکامی (11:1-25:18)

ا۔ راستے میں بے صبری کا مظاہرہ (11:1-12:16)

11:1-9	11:16-30	12:1-16
11:10-15	11:31-35	

ب۔ قادس برنیع میں بے اعتقادی کا مظاہرہ (13:1-14:45)

13:1-24	14:1-10	14:20-38
13:25-33	14:11-19	14:39-45

ج۔ خدا کی طرف سے تربیت (15:1-25:18)

13-1:15	32-8:18	35-21:21
31-14:15	22-1:19	21-1:22
41-32:15	7-1:20	41-22:22
40-1:16	22-8:20	30-1:23
50-41:16	29-2320	25-1:24
13-1:17	5-1:21	9-1:25
7-1:18	20-6:21	18-10:25

3۔ نئی نسل کی تیاری

ا۔ اسرائیل کا دوبارہ منظّم ہونا(23:27-1:26)

65-1:26	14-1:27	23-15:27

ب۔ قربانیوں کے طریقہ کار اور وعدے

31-1:28	40-1:29	16-1:30

ج۔ ملک کی تقسیم(13:36-1:31)

24-1:31	49-1:33	5-1:35
54-25:31	56-50:33	34-6:35
42-1:32	29-1:34	13-1:36

استثنا کی کتاب

(شریعت کا دوبارہ جائزہ لینا)

مصنف اور کتاب کا نام:

موسیٰ اس کتاب کا مصنف ہے۔ ہفتادی ترجمہ سے اخذ کئے جانے والے عنوان سے مراد ہے''دوبارہ شریعت کا دیا جانا'' اور یہ 18:17 کے غلط ترجمہ سے اخذ کیا گیا ہے جسکا یہ ترجمہ کیا جانا چاہئے تھا''اس شریعت کی نقل''۔ استثنا دوسری شریعت نہیں بلکہ کوہِ سینا پر دی جانے والی اصل شریعت کا ایک جائزہ اور مزید وضاحت ہے۔

سنِ تحریر: 1410ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

اپنی خبرداری کریں اس سے پہلے کہ آپ بھول جائیں:

بیابان میں چالیس سال آوارہ پھرنے کے بعد، اسرائیلی لوگ موعود ملک میں داخل ہونے ہی والے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ داخل ہوتے یہ ضروری تھا (اس سے پہلے کہ بھول جاتے کہ خدا نے ان کیلئے کیا کیا تھا اور وہ کون تھے) کہ اُنہیں وہ تمام کام یاد دلائے جاتے جو خدا نے اُنکے لئے کئے تھے اور خدا کی پاک شریعت بھی یاد دلائی جاتی جو خدا کی مُقدّس قوم اور قوموں کیلئے شاہی کاہنوں کے فرقہ کے طور پر کام کرنے اور ملک میں قائم رہنے کیلئے اُنکی قوت تھی (استثنا 1:4-8)۔ اس مرکزی خیال اور مقصد کے حصّہ کے طور پر یہ کتاب بچوں کو خدا سے محبت رکھنے اور اُسکی تابعداری کرنے کی تعلیم دینے کی اشد ضرورت پر بھی زور دیتی ہے۔

استثنا کی کتاب کا اختتام خدا کے اسرائیل سے کئے جانے والے عہد کی تجدید (29باب)، یشوع کی نئی رہنما کے طور پر تقرری (31باب) اور موسیٰ کی موت (34باب) کے ساتھ ہوتا ہے۔

کلیدی شخصیات:

استثنا کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

15:18 میں موسیٰ کے متعلق بیان میں واضح طور پر مسیح کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہاں لکھا ہے **''خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔ تم اُسکی سننا''**۔ مزید موسیٰ، مسیح کے مثیل کے طور پر، مسیح کے علاوہ وہ واحد شخصیت ہے جس نے نبی(34:10-12)، کاہن (خروج 32:31-35) اور بادشاہ (اگرچہ موسیٰ بادشاہ نہیں تھا تو بھی اُس نے اسرائیل کے حاکم کے طور پر خدمت کی33:4-5) کے طور پر خدمت سرانجام دی۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف(1:1-5)

2۔ تاریخ کا دہرایا جانا(1:6-4:43)

1:6-18	2:26-37	4:1-43
1:19-46	3:1-17	
2:1-25	3:18-29	

3۔ شریعت کا دہرایا جانا(4:44-5:33)

4:44-49	5:1-21	5:22-33

4۔ شریعت کا اطلاق(6:1-11:32)

6:1-25	9:1-29	11:1-32
7:1-26	10:1-11	
8:1-20	10:12-22	

5۔ اضافی قوانین(12:1-26-19)

12:1-32	18:9-22	23:1-25
13:1-18	19:1-13	24:1-5
14:1-29	19:14-21	24:6-22
15:1-23	20:1-20	25:1-19
16:1-22	21:1-23	25:1-19
17:1-20	22:1-12	
18:1-8	22:13-20	

6۔ عہد کا قبول کیا جانا(27:1-30:20)

27:1-26	28:15-68	30:1-14
28:1-14	29:1-29	30:15-20

7۔ قیادت کی تبدیلی(31:1-34:12)

31:1-13	32:1-52	34:1-12
31:14-30	33:1-29	

خلاصہ

یادرکھنے کے لئے مرکزی خیالات

پیدائش	قوم کا انتخاب
خروج	قوم کی مخلصی
احبار	قوم کی تقدیس
گنتی	قوم کی ہدایت
استثنا	قوم کو تعلیم دینا

دوسرا حصّہ

تواریخی کتب

تعارف:

پرانے عہد نامہ کے مختلف حصّے ایک خاص انداز میں مسیح کی شخصیت کے خاص پہلو کو واضح کرتے ہیں۔ یشوع سے آستر تک، ہم کتب کی دوسری گروہ پر آتے ہیں جس میں اسرائیلی قوم کی تاریخ کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتب قوم کی زندگی کا ملک پر قبضہ کرنے سے دو اسیریوں اور ملک کو اپنی بے اعتقادی اور نافرمانی کے باعث کھو دینے کا احاطہ کرتی ہیں۔ اسرائیل کی تاریخ کے آٹھ سو سال کا احاطہ کرتے ہوئے یہ کتب کنعان پر فتح اور قبضہ کرنے، قضاۃ کے حکمرانی کرنے، بادشاہوں کے قیام، اسرائیل کے شمالی اور جنوبی سلطنتوں میں تقسیم ہونے، شمالی بادشاہت کے اُسوریوں کے ہاتھوں برباد ہونے، جنوبی بادشاہت کے بابل میں اسیر ہونے اور نحمیاہ اور عزرا جیسے لوگوں کی قیادت میں واپس یروشلیم آنے کو بیان کرتی ہیں۔

جیسے کہ یہ کتاب ہمیں مسیح کی آمد کیلئے تیار کرتی ہیں تو ان میں مندرجہ ذیل معاملات پر بات کی گئی ہے:

تواریخی کتب: مسیح کیلئے تیاری

یشوع قضاۃ رُوت	قوم کا ملک پر قصبہ کرنا اور قوم کی بدحالی۔	خدا کی حاکمیت: یہ کتب اس دور کا احاطہ کرتی ہیں جب خدا اسرائیل پر حکمرانی کرتا تھا (1043-1405 ق۔م)
1۔سموئیل 2۔سموئیل 1۔سلاطین 1-10	قوم کا استحکام۔ قوم کا پھیلاؤ۔ قوم کی تقسیم۔	بادشاہت: یہ کتب اسرائیل کی بادشاہت کے قیام سے 586 ق۔م میں قومی تباہی تک کی تاریخ کو بیان کرتی ہیں۔
1۔سلاطین 11-22	قوم کی سرفرازی۔	
2۔سلاطین 1-17 2۔سلاطین 18-25 1۔تواریخ 2۔تواریخ	شمالی سلطنت کی جلاوطنی۔ جنوبی سلطنت کی جلاوطنی۔ ہیکل کی تیاری ہیکل کی بربادی۔	
عزرا نحمیاہ آستر	ہیکل کی بحالی۔ یروشلیم کی بحالی۔ قوم کے لوگوں کی حفاظت۔	بحالی۔: یہ کتب 70 برس کی اسیری کے بعد یہوداہ کے بقیہ کی واپسی کو بیان کرتی ہیں۔

یشوع

(قبضہ اور فتح)

مصنف اور کتاب کا نام:

اس کتاب کا مصنف یشوع ہے۔عہدِ عتیق کی پہلی پانچ کتب سے مختلف، اس کتاب کا نام کتاب کی مرکزی شخصیت کے نام پر رکھا گیا ہے یعنی یشوع کے نام پر جو موسیٰ کا خادم تھا۔ یشوع کا اصل نام ہوسیع تھا (گنتی 8:13؛ استثنا 44:32) جسکا مطلب ہے ''نجات'' لیکن بیابان میں آوارگی کے دوران موسیٰ نے اسکا نام تبدیل کر کے ''یُوہشوا'' رکھ دیا جس کا مطلب ہے ''یہواہ نجات ہے'' (گنتی 16:13)۔ یشوع ''یوہشوا'' کی مختصر صورت ہے۔ یہ ایک نبوتی پیش بینی تھی اور یشوع، جاسوسوں اور لوگوں کیلئے ایک یاددہانی تھی کہ دشمنوں پر فتح اور ملک پر قبضہ خداوند کی قوت کے باعث حاصل کیا جائے گا نہ کہ انسانی فن، حکمت یا قوت کے ذریعہ۔ اس کتاب کو یشوع کا عنوان دیا گیا اسلئے کہ اگرچہ یشوع نے تاریخ میں دنیا کے عظیم ترین فوجی حربوں کا استعمال کیا تو بھی اسے حکمت اور فوجی کامیابیاں خداوند کی طرف سے حاصل ہوئیں جو اکیلا ہماری نجات ہے۔ یہ خود خداوند تھا جس نے اسرائیل کو فتح بخشی اور اسرائیل کے دشمنوں کو مغلوب کیا اور اُنہیں ملک پر قبضہ دلایا۔

سنِ تحریر: 1400 - 1370 ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد

ملکِ موعود پر چڑھائی اور غلبہ حاصل کرنا اور اُسے تقسیم کرنا یشوع کی کتاب کا مرکزی خیال اور مقصد ہے۔ یشوع کی کتاب یہ واضح کرنے کیلئے تحریر کی گئی ہے کہ خدا اپنے وعدوں میں وفادار ہے۔ اُس نے اسرائیل کیلئے وہی کیا جسکا اُس نے اُن سے وعدہ کیا تھا (پیدائش 18:15 مقابلہ کریں یشوع 1:2-6;21:43-45)۔ یشوع میں جن واقعات کا ذکر ہے وہ خدا کی خاص مداخلت کو بیان کرتے ہیں جو اس نے ہر طرح کی مخالفتوں کے خلاف اپنے لوگوں کیلئے کی۔ خدا کے وعدوں کی تکمیل، جیسے کہ ابرہام اور سارہ کے ہاں اضحاق کا پیدا ہونا اور محکم شہروں پر قبضہ کرنا، اس بات کا باعث ہے کہ انسان اپنی تمام کوششوں کے باوجود بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا (رومیوں 4)۔

مرکزی شخصیات:

یشوع، راحب، کالب

یشوع کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

اگرچہ کتاب میں مسیح کے متعلق کوئی براہ راست پیش گوئیاں نہیں پائی جاتیں تو بھی بہت سی ایسی تشبیہات ملتی ہیں جو نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یشوع دو انتہائی خاص طریقوں سے مسیح کا مثیل ہے۔ اوّل اپنے نام کے ذریعہ، یشوع، یوہشوا کی مختصر صورت، جسکا مطلب ہے ''یہواہ نجات ہے''۔ یونانی میں یہی لفظ "Jesus" یا اُردو میں یسوع ہے۔ اعمال 45:7 میں دراصل یشوع کو یسوع کے طور پر مخاطب کیا گیا ہے۔ دوم، یشوع کو اُسکے کام کے باعث یسوع کے مثیل کے طور پر دیکھا جاتا ہے اسلئے کہ وہ فتح مندی کے ساتھ اسرائیل کو نکال کر اُنکی موعودہ میراث کے ''آرام'' میں لے گیا یعنی ملکِ کنعان میں (مقابلہ کریں عبرانیوں 8:4)۔ یہ اس آرام کی تصویر ہے جس کے اندر ہم مسیح میں ایمان کے باعث داخل ہوتے ہیں۔ یقیناً یشوع نجات دہندہ کا عکس ہے جو ''بہت سے فرزندوں کو جلال میں داخل'' کرتا ہے (عبرانیوں 2:9-10)۔ یشوع کی ملاقات خداوند کے لشکروں کے سردار سے بھی ہوئی (یشوع 5:13-15)۔ بلاشبہ یہ مسیح کا قبل از تجسم ظہور تھا (جسے ''اظہار المسیح'' بھی کہا جاتا ہے) جو وہاں یشوع کو یہ سکھانے کیلئے موجود تھا کہ وہ اُسکی مدد کرنے کیلئے نہیں آیا بلکہ سردار کے طور پر اُسکی راہنمائی کرنے کیلئے آیا ہے۔ آخر میں راحب کی سرخ ڈوری (21:2) مسیح کے خون اور موت کے ذریعہ نجات کی تصویر کو پیش کرتی ہے (مقابلہ کریں عبرانیوں 9:19-22)۔ اس بے دین فاحشہ نے خدا کے زبردست کاموں کے بارے میں سنا، ایمان لائی، جاسوسوں کو چھپایا، اُسے یریحو کی تباہی کے وقت بچایا گیا اور اس کا ذکر مسیح کے شجرہ نسب میں ملتا ہے (متی 5:1)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

1۔ کنعان کا محاصرہ (12:5-1:1)

9-1:1	24-1:2	24-1:4
18-10:1	17-1:3	12-1:5

2۔ کنعان کی فتح (24:12-13:5)

15-13:5	24-1:8	43-29:10
27-1:6	27-1:9	23-1:11
15-1:7	15-1:10	24-1:12
26-16:7	28-16:10	

3۔ کنعان کی تقسیم (45:21-1:13)

33-1:13	18-1:17	9-1:20
15-1:14	10-1:18	45-1:21
63-1:15	28-11:18	
10-1:16	51-1:19	

4۔ نتیجہ (33:24-1:22)

34-1:22	28-1:24
16-123	33-29:24

قضاۃ

(برگشتگی، عدالت اور رہائی کے سلسلے)

مصنف اور کتاب کا نام :

ایک روایت کے مطابق سموئیل اس کتاب کا مصنف ہے لیکن حقیقت میں اس کتاب کے مصنف کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکا۔ شاید سموئیل نے قضاۃ کے دور سے کچھ بیانات کو اکٹھا کیا ہو۔ کتاب کے مرتب کرنے میں ناتن اور جاد جیسے انبیاء کا ہاتھ بھی ہو سکتا ہے (1۔تواریخ 29:29)۔

عبرانی زبان میں کتاب کا عنوان "Shophetim" ہے جسکا مطلب ہے ''قاضی، حکمران، چھڑانے والے یا بچانے والے''۔ Shophet میں نہ صرف انصاف قائم کرنے اور جھگڑے ختم کرانے کا خیال پایا جاتا ہے بلکہ اس کا مطلب ''آزاد کرانا اور چھڑانا'' بھی ہوتا ہے۔ سب سے پہلے قضاۃ لوگوں کو چھڑاتے ہیں؛ پھر وہ حکمرانی کرتے اور عدل کو قائم کرتے ہیں۔

کتاب کا عنوان راہنماؤں کی ایک بڑی تعداد سے اخذ کیا گیا جو قاضی کہلاتے تھے اور جنکو خدا نے کھڑا کیا کہ اسرائیل کو اُنکے غارتگروں سے چھڑائیں۔ کتاب کے عنوان کو 16:2 میں سب سے بہترین طور پر بیان کیا گیا ہے۔ **''پھر خداوند نے اُنکے لئے ایسے قاضی برپا کئے جنہوں نے انکو اُنکے غارتگروں کے ہاتھ سے چھڑایا''**۔ تاہم بالآخر خدا ہی قاضی اور چھڑانے والا تھا، اسلئے کہ پہلے خدا ہی اسرائیل کے بار بار برگشتہ ہونے (غلط اعتقادات کا شکار ہونے) کے باعث اُنہیں الٰہی تربیت دینے کیلئے مشکلات کو اُن پر آنے کی اجازت دیتا اور پھر جب قوم توبہ کرتی اور مدد کیلئے پکارتی تو اُنکی رہائی کیلئے قاضی برپا کرتا (دیکھیں 27:11؛ 23:8)۔

سن تحریر: 1050-1000 ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

یشوع اور قضاۃ کے درمیان ایک نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔اسرائیل فتح کے جوش سے شکست کے دکھ کی طرف، آزادی سے غلامی کی طرف، اور پیش قدمی سے پسپائی کی طرف جاتے ہیں۔پس یہ کتاب کیوں لکھی گئی؟

تاریخی وجہ، قضاۃ کی کتاب یشوع کے دور سے سموئیل نبی اور ساؤل اور داؤد کے زیرتسلط بادشاہت کے آغاز کے درمیان پائے جانے والے خلا کو پُر کرتی ہے۔یہ تنزلی، غارتگری، دعا اور رہائی کے تاریخی سلسلوں کا بیان کرتی ہے۔ایسا کرنے سے یہ اسرائیل میں بادشاہت کی وجہ اور ضرورت کی وضاحت بن جاتی ہے کیونکہ ہر شخص وہ کام کرتا تھا جو اُسکی نظر میں بھلا معلوم ہوتا تھا (25:21) اسلئے قوم کو ایک راست بادشاہ کی ضرورت تھی۔

تعلیمی وجہ، قضاۃ کی کتاب، ہماری توجہ کو بہت سی اہم سچائیوں کی طرف مبذول کرتی ہے جیسا کہ خدا نے استثنا کی کتاب میں خبردار کیا ہے۔تابعداری برکت کا سبب بنتی ہے لیکن نافرمانی کے نتیجہ میں خدا تربیت کرتا اور مخالفوں کے ہاتھ میں کر دیتا ہے۔لیکن قضاۃ ہمیں یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ جب لوگ خداوند کی طرف پھریں گے، اُس کے حضور روئیں گے اور توبہ کرینگے تو خدا تحمل کرنے والا اور پُرفضل ہے، اُن کو رہائی بخشے گا۔قضاۃ اس کتاب کے مرکزی خیال کو یوں ظاہر کرتے ہیں کہ جب لوگ خدا سے دور ہو جاتے ہیں تو خدا اُنہیں الٰہی تربیت دینے کے ذریعہ دشمنوں کے ہاتھ میں کر دیتا ہے اور جب وہ خدا کے حضور توبہ کرتے اور رہائی کی درخواست کرتے ہیں تو خدا قضاۃ کو کھڑا کرتا ہے جو قوم کو چھڑاتے ہیں۔

کلیدی شخصیات:

قاضی۔غتنی ایل، ایہود، شمجر، دبورہ اور برق، جدعون، تولع اور یائیر، افتاح، ایعان، ایلون، اور عبدون اور سمسون۔ان میں سے معروف ترین قضاۃ میں دبورہ، جدعون اور سمسون شامل ہیں۔

قضاۃ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

ہر ایک قاضی نے چھڑانے والے حکمران کے طور پر خدمت سرانجام دی، اسلئے وہ نجات دہندہ کے عکاس ہیں، جس نے نجات دہندہ اور خداوند، رہائی بخشنے والے راست بادشاہ کے طور پر اپنے کام کو پورا کیا۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تنزلی۔تعارف: قضاۃ کے دور کا سبب (1:1-3:8)

26-1:1	5-1:2	23-11:2
36-27:1	10-6:2	8-1:3

2۔ رہائی۔قضاۃ کے دور کی تاریخ اور حکومت

14-8:3	25-19:7	10-8:12
30-15:3	27-1:8	12-11:12
31:3	35-28:8	15-13:12
24-1:4	22-1:9	25-1:13
31-1:5	57-23:9	11-1:14
8-1:6	2-1:10	20-12:14
27-9:6	18-3:10	20-1:15
35-28:6	28-1:11	17-1:16
40-36:6	40-29:11	27-18:16

18-1:7	7-1:12	31-28:16

3۔ بدی۔ برگشتگی اور لاقانونیت: قضاۃ کے دور کی بربادی

13-1:17	17-1:20	25-8:21
31-1:18	48-18:20	
30-1:19	7-1:21	

روت

(قضاۃ کی کتاب میں اضافہ)

مصنف اور کتاب کا نام:

قضاۃ کی کتاب کی طرح روت کی کتاب کے مصنف کا کچھ علم نہیں، اگرچہ یہودی روایت سموئیل کو اس کتاب کا مصنف قرار دیتی ہے۔

روت کی کتاب کا عنوان اس کے مرکزی کردار سے اخذ کیا گیا ہے، روت ایک نوجوان موآبی عورت تھی، داؤد کی پڑدادی اور جو نجات دہندہ کے شجرہ نسب میں بھی شامل ہے (متی 5:1)۔ بائبل کی ایک اور کتاب بھی ایک عورت کے نام پر ہے جسکا نام آستر ہے۔

سنِ تحریر: 1050ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

روت کی کتاب اسرائیل کے ایک ایسے جوڑے کی کہانی ہے جو کال کے دنوں کے دوران موآب نقل مکانی کرگیا۔ وہاں شوہر اور اُسکے دونوں بیٹے مرگئے، اور عورت (نعومی) اور اُسکی دو بہوئیں (عرفہ اور روت) اکیلی رہ گئیں۔ نعومی نے اسرائیل واپس جانے کا فیصلہ کیا اور روت نے اُسکے ساتھ جانے کی ضد کی۔ اسرائیل لوٹنے پر وہ مدد کیلئے ایک رشتہ دار کے پاس گئیں جسکا نام بوعز تھا۔ بالآخر روت کی بوعز کے ساتھ شادی ہوگئی۔

ایک ہیرے کی مانند، روت قضاۃ کی کتاب بھی تاریک دنوں کے درمیان چمکتی ہے۔ روت ایک ایسے دور میں وفاداری، پاکیزگی اور محبت کی کہانی ہے جب ہر طرف طوائف الملوکی، خود غرضی اور بدکاری کا راج تھا۔ روت برگشتگی کے درمیان ایمان اور تابعداری کی مثبت صورت پیش کرتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ ایسا ایمان کس قدر برکت کا باعث ہوتا ہے۔ روت داؤد بادشاہ کے شجرۂ نسب میں بھی ایک اہم کڑی ہے اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وہ مسیح کے نسب نامہ میں بھی شامل ہے۔ روت کے دوسرے مقاصد کی عکاسی چھڑانے والے قرابتی کی سچائیوں، عظیم برگشتگی کے دور میں دیندار بقیہ کی موجودگی اور خدا کی ان لوگوں سے وفاداری کے ظاہر کئے جانے کے طریقہ سے ہوتی ہے جو خدا کے ساتھ بذریعہ ایمان چلیں گے۔

شاید یہ بہت حیران کن بات معلوم ہو کہ وہ عورت خدا کی محبت کی اس قدر واضح طور پر عکاسی کرتی ہے وہ موآبی ہے۔ اس کے باوجود وہ جس اسرائیلی خاندان میں شادی کے باعث شامل ہوئی اس سے مکمل وفاداری اور اپنی بدحال ساس سے کامل وفاداری نے اسے حقیقی بنتِ اسرائیل بنا دیا اور وہ اس لائق تھی کہ داؤد کے شجرہ نسب میں شامل کی جاتی۔ اس نے اس سچائی کی مثال پیش کی کہ خدا کی آنے والی بادشاہت میں شامل ہونے کا فیصلہ خون اور پیدائش کی بنیاد پر نہیں کیا جاتا بلکہ ایک شخص کے خدا کی مرضی کی تابعداری کرنے سے ہوتا ہے یعنی ایسی تابعداری کے ذریعہ جو ''ایمان کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے'' (رومیوں 5:1)۔ داؤد کے اجداد میں اُسکے مقام سے واضح ہوتا ہے کہ داؤد کے عظیم بیٹے کی بادشاہت میں تمام اقوام شامل ہوں گی۔

کلیدی شخصیات:

روت کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

پرانے عہدنامہ میں اگر کسی شخص یا جائیداد کو غلامی میں بیچ دیا جاتا تو نزدیک کے قرابتی کی طرف سے خاص تقاضے پورے کئے جانے کے باعث اُنہیں چھڑایا جا سکتا تھا۔اس چھڑانے والے کو عبرانی زبان میں "GOEL" کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے''نزدیکی رشتہ دار''۔یہ نجات دہندہ کے نجات بخش کام کی ایک کامل تصویر ہے۔

ضروری تھا کہ "GOEL" جن لوگوں کو چھڑاتا تھا اُن کے ساتھ اسکا خونی رشتہ (قرابت) ہو۔(استثنا 5:25،7-10 ؛ یوحنا 14:1؛ رومیوں 3:1؛ فلپیوں 5:2-8؛ عبرانیوں 14:2-15)،رہائی کی قیمت ادا کرنے کے قابل ہو(1:2 کا مقابلہ کریں 1۔پطرس 18:1-19)،چھڑانے اور قیمت ادا کرنے کیلئے راضی ہو(11:3 کا مقابلہ کریں متی 28:20؛ یوحنا 15:10،19؛ عبرانیوں 7:10)،اور خود کو آزاد کرے جیسے مسیح گناہ کی لعنت سے گناہ سے مبرا ہوتے ہوئے آزاد تھا (2۔کرنتھیوں 21:5؛ 1۔پطرس 22:2؛ 1۔یوحنا 5:3)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

1۔ روت کا ارادہ اور واپسی (1:1-22)

5-1:1	18-6:1	22-9:1

2۔ روت کے حقوق (1:2-23)

3-1:2	17-4:2	23-17:2

3۔ روت کی درخواست (1:3-18)

4-1:3	9-5:3	18-10:3

4۔ روت کا اجر (1:4-22)

12-1:4	17-13:4	22-18:4

1۔سموئیل

قضاۃ سے بادشاہت میں منتقلی

مصنف اور کتاب کا نام:

ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ 1۔2 سموئیل کس نے تحریر کی۔یہودیوں کی تالمود سے اخذ کردہ روایت کے مطابق سموئیل نے اُسے تحریر کیا۔اگرچہ 1۔2 سموئیل کی کتاب کا نام سموئیل نبی کے نام پر رکھا گیا ہے۔تو بھی نبی نے ممکنہ طور پر 1۔سموئیل کے ایک حصّہ سے زیادہ تحریر نہیں کیا،اسلئے کہ 25 باب میں اُسکی موت کا ذکر کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ 1۔سموئیل 25:10 میں بتایا گیا ہے کہ سموئیل نے ایک کتاب لکھی۔1-تواریخ 29:29 سے واضح ہوتا ہے کہ ناتن اور جاد نے ان واقعات کے متعلق تحریر کیا جنکا سموئیل کی کتاب میں ذکر پایا جاتا ہے۔

دراصل عبرانی بائبل میں 1 اور 2 سموئیل کو ایک کتاب کے طور پر مرتب کیا گیا ہے۔یہ دونوں کتب اسرائیل کے بادشاہوں کے ابتدائی دور کی بادشاہت کی تاریخ کو بیان کرتی ہیں۔بنیادی طور پر 1۔سموئیل ساؤل بادشاہ اور 2۔سموئیل داؤد بادشاہ کے متعلق ہے۔

اگرچہ حقیقت میں اس کتاب کو ہفتادی ترجمہ (پرانے عہدنامہ کا یونانی ترجمہ) کے مترجمین نے دو کتب یعنی 1 اور 2 سموئیل میں تقسیم کیا بعدازاں اسی ترتیب کی پیروی

کرتے ہوئے جیروم نے لاطینی والگیٹ (بائبل کا لاطینی ترجمہ) اور جدید ترجموں نے اس تقسیم کو اپنایا۔

سنِ تحریر: 1010ق۔م اور بعد کے دور

مرکزی خیال اور مقصد:

سموئیل کی پیدائش اور ہیکل میں کی تربیت سے آغاز کرتے ہوئے۔ 1۔سموئیل میں بیان کیا گیا ہے کہ اس عظیم مردِ خدا نے بطور نبی، کاہن اور آخری قاضی کس طرح اسرائیل کی راہنمائی کی۔سموئیل کی قیادت کے دوران اسرائیل کے لوگوں نے دوسری اقوام کی طرح ایک بادشاہ کا تقاضا کیا۔ پھر خدا کی راہنمائی میں سموئیل نے ساؤل کو پہلے بادشاہ کے طور پر مسح کیا لیکن خدا نے ساؤل کو اُسکی نافرمانی کے باعث رد کردیا۔ساؤل کے خلا کو پُر کرنے کیلئے ایک بار پھر خدا کی راہنمائی میں سموئیل نے داؤد کو مسح کیا جو خدا کے دل کے مطابق تھا تا کہ وہ اسرائیل کا بادشاہ بنے۔کتاب کا باقی حصہ حاسد ساؤل اور دیندار داؤد کے درمیان پائی جانے والی کشمکش کو بیان کرتا ہے۔

سب سے پہلے سموئیل اسرائیل کی تاریخ کو وہیں سے آگے بڑھاتا ہے (مقابلہ کریں قضاۃ 31:16)۔ یہ کتاب قوم کی قیادت کی منتقلی کو بیان کرتی ہے یعنی قضاۃ سے بادشاہت کی منتقلی، دینی حکومت کے بادشاہت میں تبدیل ہونے کو۔قضاۃ کے دور کے دوران اسرائیل کے لوگوں نے یہواہ کو اپنی زندگیوں میں حکومت کرنے کی اجازت نہ دی،اور ہر شخص نے وہ کام کیا جو اُسکی نظر میں بھلا معلوم ہوتا تھا (قضاۃ 25:21;6:17)۔بادشاہت سے ایک استحکام پیدا ہوا اسلئے کہ لوگ زمینی بادشاہ کی زیادہ پیروی کرنے پر آمادہ تھے۔خداوند نے سموئیل سے کہا، **''جو کچھ یہ لوگ تجھ سے کہتے ہیں تو اسکو مان کیونکہ انہوں نے تیری نہیں بلکہ میری حقارت کی ہے کہ میں انکا بادشاہ نہ رہوں''** **(7:8)**۔

خدا نے اسرائیل کو ایک بادشاہ دینے کا وعدہ کیا تھا (پیدائش 10:49؛ استثنا 17:14-20)۔لیکن لوگوں نے بادشاہ کیلئے خدا کا انتظار کرنے کی بجائے خود بادشاہ منتخب کرنے پر زور دیا۔ساؤل کو خداوند نے رد کردیا اسلئے کہ وہ اس سچائی کو سمجھنے میں ناکام ہوگیا کہ **''حکم ماننا قربانی چڑھانے سے بہتر ہے''** (22:15)۔وہ ذہنی توازن کھو بیٹھا، حسد، حماقت اور بداخلاقی سے بھر گیا۔داؤد اس اُصول کو واضح کرتا ہے کہ **''خداوند انسان کی مانند نظر نہیں کرتا''** (7:16)۔خدا نے داؤد کی تابعداری، حکمت، خدا پر بھروسہ کرنے کے باعث اس کی سلطنت کو قیام بخشا۔

تاریخی طور پر 1۔سموئیل کے کلیدی مقاصد میں سے ایک مقصد داؤد کی سلطنت کے الٰہی آغاز کو تحریر کرنا ہے۔

مرکزی شخصیات:

سموئیل نبی، نافرمان بادشاہ ساؤل، داؤد چرواہا

1۔سموئیل کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

سموئیل نبی اور کاہن ہونے کے باعث مسیح کی ایک دلچسپ تصویر پیش کرتا ہے اور اگرچہ وہ بادشاہ نہیں تھا تو بھی وہ ایک قاضی تھا جسے خدا نے ایک نئے دور کا آغاز کرنے کیلئے استعمال کیا جس میں بادشاہ سلطنت کرینگے۔

مسیح کا لفظی مطلب ہے ''مسح کیا ہوا'' اور سموئیل کی کتاب بائبل کی پہلی کتاب ہے جس میں لفظ ممسوح استعمال کیا گیا ہے (10:2)۔مسیح کے ابتدائی بیانات میں سے ایک بیان داؤد کی زندگی میں ملتا ہے۔وہ بیت لحم میں پیدا ہوا، بطور چرواہا کام کیا، اسرائیل پر سلطنت کی اور اپنے شاہی خاندان کے ذریعہ مسیح بادشاہ کا جدِ امجد بن گیا۔نئے عہد نامہ میں مسیح کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ **''جسم کے اعتبار سے تو داؤد کے نسل سے پیدا ہوا''**۔(رومیوں 3:1)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ سموئیل۔آخری قاضی(1:1-22:8)

ا۔ سموئیل کی بلاہٹ(1:1-21:3)

18-1:1	17-12:2	21-1:3
28-19:1	21-18:2	
11-1:2	36-22:2	

ب۔ سموئیل کی تقرری(1:4-17:7)

22-1:4	21-1:6
12-1:5	17-1:7

ج۔ سموئیل کی فکرمندی(1:8-22)

9-1:8	22-10:8

2۔ ساؤل پہلا بادشاہ(1:9-35:15)

ا۔ ساؤل کا انتخاب(1:9-25:12)

14-1:9	27-17:10	25-12:12
27-15:9	15-1:11	
16-1:10	11-1:12	

ب۔ ساؤل کارد کیا جانا(1:13-35:15)

23-1:13	46-24:14	9-1:15
23-1:14	52-47:14	35-10:15

3۔ داؤد،اگلا بادشاہ(1:16-13:31)

ا۔ داؤد، چرواہا، برگزیدہ اور ممسوح(1:16-23)

11-1:16

23-12:16

ب۔ داؤد، دیو کو قتل کرنے والا، ساؤل کے دربارہ میں استقبال(1:17-58)

19-1:17	30-20:17	58-31:17

ج۔ داؤد، یونتن کا دوست، لیکن ساؤل کا رد کیا ہوا۔(1:18-24:19)

9-1:18	30-20:18
19-10:18	24-1:19

4۔ داؤد، اسکا فرار اور ساؤل کا تعاقب کرنا(1:20-25:26)

ا۔ یونتن داؤد کی حفاظت کرتا ہے(1:20-42)

29-1:20	42-30:20

ب۔ داؤد اخیملک کی پناہ میں(1:21-9)

ج۔ داؤد اکیس کی پناہ میں(10:21-15)

د۔ داؤد اور اسکے آدمیوں کا جتھا(1:22-25:26)

23-1:22	22-1:24	38-18:25
14-1:23	1:25	44-39:25
29-15:23	17-2:25	25-1:26

5۔ فلستی علاقہ میں داود کا پناہ لینا(27:1-31:13)

ا۔ داؤد فلستی نوکر بن جاتا ہے(27:1-28:2)

ب۔ عین دور میں ساؤل کا جادوگرنی سے راہنمائی حاصل کرنا(28:3-25)

ج۔ فلستیوں کا داؤد کا نکال دینا(29:1-11)

د۔ داؤد عمالیقیوں کو تباہ کرتا ہے(30:1-31)

ہ۔ فلستی اور ساؤل کی وفات(31:1-13)

2۔سموئیل

(عہدِ داؤد۔قوم کا پھیلنا)

مصنف اور سنِ تحریر:

1 اور 2۔سموئیل اصل میں ایک ہی کتاب ہے جسے مصنوعی طور پر تقسیم کر دیا گیا تو بھی مصنف سے متعلق پہلے کی جانے والی بحث پر غور کرنے کیلئے 1۔سموئیل دیکھئے۔

سنِ تحریر: 1010 ق۔م اور بعد کا دور:

مرکزی خیال اور مقصد:

اسرائیل کی بادشاہت کی تاریخ میں کسی اصل وقفہ کے بغیر، 2۔سموئیل بیان کو جاری رکھتے ہوئے اسرائیل کی سلطنت کے آغاز کا ذکر کرتی ہے جو ساؤل کی موت سے شروع ہو کر داؤد کے دورِ حکومت تک جاری رہتا ہے۔ یہ تقریباً داؤد کے 24 سالہ دورِ حکومت کے بارے میں ہے(5:4-5) اور اُسکے دور کی فتوحات اور المناک واقعات کو بیان کرتی ہے، جس میں اُسکے زنا کاری، خونریزی کے گناہوں اور خاندان اور قوم پر ان گناہوں کے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ 2۔سموئیل میں داؤد کے دورِ حکومت کا دو بار ذکر کیا گیا ہے، اسلئے اسکے مرکزی خیال کو مختصراً یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ **"گناہ کس طرح فتوحات کو مشکلات میں تبدیل کر دیتا ہے"**۔ اگرچہ ساؤل کے دور میں بادشاہت مستحکم تھی تو بھی داؤد کے دور میں اُسے وسعت ملی۔ ساؤل کی سلطنت نے قضاۃ کے دور سے اسرائیل کو ایک استحکام بخشا لیکن داؤد کے دورِ حکومت میں اسے ترقی اور وسعت ملی۔ جیسے کہ یہ بائبل کا خاص طریقہ کار ہے کہ یہ اپنے راہنماؤں سمیت ہر بات کو واضح طور پر بتاتی ہے۔ لہذا 2۔سموئیل میں داؤد بادشاہ کی زندگی کے اچھے اور بُرے دونوں پہلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔

مرکزی شخصیات:

داؤد، بت سبع، ناتن، ابی سلوم، یوآب، اُمنون اور اخیتفل

2۔سموئیل کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

داؤد اپنے گناہوں کے باوجود اسرائیل کے بادشاہ کے طور پر مسیح کا مثیل رہتا ہے۔ اسی کتاب میں خدا نے داؤد کے عہد کو قائم کیا جسکی بالآخر تکمیل مسیح کی شخصیت میں ہوئی۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ داؤد کی فتوحات (1-10)

ا۔ بادشاہ کی تاجپوشی (1:1-5:5)

16-1:1	32-12:2	39-31:3
27-17:1	5-1:3	12-1:4
7-1:2	25-6:3	5-1:5
11-8:2	30-26:3	

ب۔ بادشاہت کو مضبوط کرنا (5:6-6:23)

25-6:5	11-1:6	23-12:6

ج۔ بادشاہت سے متعلق عہد (7:1-29)

7-1:7	17-8:7	29-18:7

د۔ بادشاہ کی فتح (8:1-10:19)

18-1:8	13-1:9	19-1:10

2۔ بادشاہ کی خطائیں (11:1-27)

ا۔ بادشاہ کی زنا کاری (11:1-13)

ب۔ بادشاہ کا قتل کروانا (11:14-27)

3۔ بادشاہ کی مشکلات (12:1-24:25)

ا۔ گھریلو مشکلات (12:1-13:36)

14-1:12	25-24:12	23-1:13
23-14:12	31-26:12	36-24:13

ب۔ بادشاہت میں پائی جانے والی مشکلات (13:37-24:25)

39-37:13	14-1:17	26-13:20
20-1:14	29-15:17	22-1:21
33-21:14	18-1:18	51-1:22
12-1:15	33-19:18	7-1:23
37-13:15	7-1:19	39-8:23
4-1:16	43-8:19	14-1:24
14-5:16	9-1:20	17-1524
23-15:16	12-10:20	25-18:24

ا۔سلاطین

(داؤد کی وفات ۔سلطنت کی تقسیم)

مصنف اورسنِ تحریر:

مصنف کے متعلق معلوم نہیں، اگر چہ یہودی یرمیاہ کواس کا مصنف قرار دیتے ہیں؛ جیسے کہ ڈاکٹر چارلس رائیری بیان کرتے ہیں:

''ان کتب کا مصنف یا مرتب کرنے والا کوئی بھی تھا، اس نے تاریخی ذرائع استعمال کئے (41:11; 29,19:14) ۔ممکن ہے وہ بابل میں رہنے والے اسیروں میں سے ایک تھا، شاید وہ نامعلوم ہے، یا عزرا، حزقی ایل یا یرمیاہ ہے (حالانکہ یرمیاہ کے علاوہ کسی اور نے 2۔سلاطین کے آخری ابواب تحریر کئے ہوں گے۔ اسلئے کہ بظاہر یرمیاہ مصر میں مرا نہ کہ بابل میں (43:6-7)۔''

1 اور 2۔سلاطین جو حقیقت میں ایک ہی کتب ہیں (1 اور 2 سموئیل اور 1 اور 2۔تواریخ کی طرح) اور عبرانی روایت (Melechim) میں اسے صرف ''سلاطین'' کہا گیا ہے جو اس لحاظ سے بھی ایک مناسب عنوان ہے کہ یہ سلیمان کے دور سے بابل کی اسیری تک اسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہوں کی تاریخ کو بیان کرتی ہے۔ 1۔سلاطین کا اختتام اچانک اخزیاہ کے دورِ حکومت کے آغاز سے ہوتا ہےجو 853 ق۔م ہے۔

سن تحریر: 550 ق۔م

2۔سلاطین میں یہویاکین کا قید خانہ سے آزاد ہونا کتاب کا آخری واقعہ ہے۔ یہ واقعہ اس کی اسیری کے 37 سال میں رونما ہوا (560 ق۔م)۔اس لئے 1 اور 2۔سلاطین اس واقعہ سے پہلے ضبطِ تحریر میں نہیں آئیں ہوں گی۔ یہ بات غیر مناسب معلوم ہوتی ہے کہ یہودیوں کا 516 ق۔م میں بابل کی اسیری سے واپس آنے کا واقعہ اس وقت رونما ہو چکا تھا جب 1 اور 2۔سلاطین کی کتابیں تحریر ہو چکی تھیں۔ اگر ایسا ہو چکا ہوتا تو مصنف شاید اس کا حوالہ ضرور دیتا۔ممکن ہے 1 اور 2۔سلاطین 560 - 516 ق۔م کے درمیان حتمی طور پر مکمل کی گئی ہوں۔

مرکزی خیال اور مقصد:

داؤد کی وفات (1۔2 ابواب) کے بعد، اسکا بیٹا سلیمان بادشاہ بنا۔ 1۔11 ابواب سلیمان کی زندگی اور دورِ حکومت کو بیان کرتے ہیں جس میں اسرائیل کے جاہ وجلال کی بلندیوں کو چھونے، سلطنت کے پھیلاؤ، یروشلیم میں ہیکل اور محل کی تعمیر کے واقعات شامل ہیں لیکن سلیمان کے آخری سالوں میں، وہ اپنی بے دین بیویوں کے باعث خداوند سے دور ہو گیا جنہوں نے اس پر غلط اثر ڈالا اور اُسکے دل کو خدا کی پرستش اور ہیکل سے پھیر دیا۔

بادشاہ نے منقسم دل کے ساتھ پیچھے ایک تقسیم شدہ سلطنت کو چھوڑا۔ اگلی صدی کیلئے 1۔سلاطین دو تواریخ کو بیان کرتی ہے جس میں دو قوموں کے دو باشاہوں اور نافرمان لوگوں کا ذکر پایا جاتا ہے جو خدا کے انبیاء اور احکام کے خلاف چل رہے تھے۔

اگلا بادشاہ رحبعام تھا جس نے سلطنت کا شمالی حصّہ کھو دیا۔ اس کے بعد شمالی سلطنت جس میں دس قبائل شامل تھے اسرائیل کے طور پر جانی جانے لگی اور جنوبی سلطنت جس میں یہوداہ اور بنیمین کے قبائل شامل تھے اُسے یہوداہ کہا جانے لگا۔ 1۔سلاطین کے آخری ابواب میں بدکار بادشاہ اخی اب اور راست بنی ایلیاہ پر زور دیا گیا جس نے اخی اب کی بدکرداری اور اسرائیل کی نافرمانی کی مخالفت کی۔

لہذا مرکزی خیال یہ ظاہر کرتا ہے کہ نافرمانی کس طرح بادشاہت کی تقسیم کا باعث بنی۔قوم کی بہبود کا انحصار اس بات پر ہے کہ خدا نے اسرائیل کے ساتھ جو عہو د باندھے ہیں قیادت اور لوگ اُنکے ساتھ وفادار رہیں۔ 1۔سلاطین کی کتاب نہ صرف ان بادشاہوں کی تاریخ کو بیان کرتی ہے بلکہ یہ اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ کسی بادشاہ (اور قوم بحیثیت مجموعی) کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ بادشاہ کس حد تک خدا کی شریعت اور سچائی پر بھروسہ رکھتا ہے۔

کتاب واقعی ظاہر کرتی ہے کس طرح **''صداقت قوم کو سرفرازی بخشتی ہے ہر گناہ سے اُمتوں کی رسوائی ہے''** (امثال 14:34)۔خدا کے عہد سے بے وفائی کا نتیجہ تنزلی اور

اسیری کی صورت میں نکلا۔

مرکزی شخصیات:

سلیمان، یربعام، رحبعام، ایلیاہ اور الیشع، اخی اب اور ایزبل

1۔سلاطین کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

داؤد کی طرح، سلیمان پرانے عہدنامہ میں مسیح کی ایک عظیم ترین تصویر ہے جو مستقبل میں زمین پر مسیح کی سلطنت کی تصویر کو پیش کرتی ہے۔ بالخصوص سلیمان کی شہرت، دولت اور عزت مسیح کی زمینی بادشاہت کو بیان کرتی ہے۔سلیمان اپنی عظیم حکمت میں جس کا اُس نے اظہار کیا مسیح کو پیش کرتا ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ متحدہ بادشاہت: سلیمان کا چالیس سالہ دورِ حکومت (1:1-11:43)

ا۔ سلیمان کا تخت پر بیٹھنا (1:1-2:46)

1:1-10	2:1-9	2:28-35
1:11-37	2:10-18	2:36-46
1:38-53	2:19-27	

ب۔ سلیمان کی حکمت (3:2-4:34)

3:1-5	3:10-15	4:1-19
3:6-9	3:16-28	4:20-34

ج۔ سلیمان کی ہیکل (5:1-8:66)

5:1-12	7:13-51	8:54-61
5:13-18	8:1-11	8:62-66
6:1-38	8:12-21	
7:1-12	8:22-53	

د۔ سلیمان کی شہرت (9:1-10:29)

9:1-9	10:1-13
9:10-28	10:14-29

ہ۔ سلیمان کی گراوٹ اور تنزلی (11:1-43)

11:1-13	11:14-40	11:41-43

2۔ منقسم بادشاہت: دونوں بادشاہتوں کے ابتدائی آٹھ سال (12:1-22:53)

ا۔ علیحدگی کی وجہ (12:1-24)

12:1-15	12:16-24

ب۔ اسرائیل میں یربعام کا دورِ حکومت (12:25-14:20)

12:25-33	13:11-34
13:1-10	14:1-20

ج۔ یہوداہ میں رحبعام کا دورِ حکومت (14:21-31)

د۔ یہوداہ میں ابیام کا دورِ حکومت (15:1-8)

ہ۔ یہوداہ میں آسا کا دورِحکومت (15:9-24)

و۔ اسرائیل میں ندب کا دورِحکومت (15:25-31)

ز۔ اسرائیل میں بعشا کا دورِحکومت (15:32-16:7)

ح۔ اسرائیل میں ایلہ کا دورِحکومت (16:8-14)

ط۔ اسرائیل میں زمری کا دورِحکومت (16:15-20)

ی۔ اسرائیل میں عمری کا دورِحکومت (16:21-28)

ک۔ اسرائیل میں اخی اب کا دورِحکومت (16:29-22:40)

16:29-34	19:1-8	21:11-29
17:1-16	19:9-21	22:1-12
17:17-24	20:1-12	22:13-28
18:1-19	20:13-25	22:29-40
18:20-35	20:26-43	
18:36-46	21:1-10	

ل۔ یہوداہ میں یہوسفط کا دورِحکومت (22:41-50)

م۔ اسرائیل میں اخزیاہ کا دورِحکومت (22:51-53)

2۔سلاطین

(پراگندگی۔جان بوجھ کر کئے جانے والے گناہ کا غمناک انجام ہوتا ہے)

مصنف اور کتاب کا نام:

1 اور 2۔سلاطین بنیادی طور پر ایک ہی کتاب ہے جسکی مصنوعی تقسیم کی گئی ہے۔1۔سلاطین کے جائزہ میں مصنف کے متعلق پہلے کی جانے والی بحث ملاحظہ کریں۔

سنِ تحریر:

تقریباً 550 ق۔م 1۔سلاطین میں دی گئی معلومات ملاحظہ کریں۔

مرکزی خیال اور مقصد:

2۔سلاطین میں ایلیاہ اور اُسکے جانشین الیشع کی کہانی کو آگے بڑھایا گیا ہے لیکن اس میں ''دو بادشاہوں کی کہانی'' کو مزید بیان کی گیا ہے۔یہاں تک کہ اس میں اسرائیل کی شمالی اور یہوداہ کی جنوبی بادشاہتوں کی تاریخ کو اس وقت تک بیان کیا گیا ہے جب بالآخر وہ مغلوب ہوکر اسیری کا شکار نہ ہوگئیں۔اُسور نے 722 ق۔م میں اسرائیل کو گرا دیا اور بابل نے 586 ق۔م یہوداہ کی سلطنت کو تباہ کر دیا۔دونوں بادشاہتوں میں نبی مسلسل لوگوں کو خبردار کرتے رہے کہ اگر اُنہوں نے توبہ نہ کی تو خدا اُنہیں سزا دے گا۔

2۔سلاطین کی کتاب سکھاتی ہے کہ قوم کے جان بوجھ کر گناہ کرنے کا انجام غمناک ہوتا ہے۔1۔2 سموئیل میں قوم کی پیدائش ہوئی، 1۔سلاطین میں اس کی تقسیم ہوئی اور 2۔سلاطین میں یہ تباہ ہوگئی۔کئی سال نبیوں کے ذریعہ لوگوں کو آگاہ کرنے کے بعد خدا کا صبر انتہا میں بدل گیا جیسا اُس نے وعدہ کیا تھا۔کیونکہ اصل میں دونوں ایک ہی کتاب ہیں اس لئے 1۔2 سلاطین کا مرکزی خیال اور مقصد ایک ہی ہے۔یہ کتاب ہمیں سکھاتی ہے کہ بیوفائی (خدا کی شریعت کی عدولی اور بغاوت) خدا کے انتقام کو اس

حدتک پہنچا دیتی ہے کہ وہ بادشاہت کو ختم کر دیتا ہے۔ دونوں بادشاہتیں اسلئے تباہ ہوگئیں کیونکہ اُن کے بادشاہ راستی سے حکومت کرنے میں ناکام ہوگئے اور اُنہوں نے خدا کی سچائی کو دھیان میں نہ رکھا۔

مرکزی شخصیات:

ایلیاہ، الیشع، یوسیاہ، نعمان، حزقی ایل

2۔ سلاطین کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

ایلیاہ قدرتی طور پر مسیح کے آگے خبر دینے والے، یوحنا بپتسمہ دینے والے کو پیش کرتا ہے (متی 11:14؛10:17-12؛ لوقا 17:1)۔ الیشع بہت سے طریقوں سے ہمیں یسوع مسیح کی خدمت کو یاد دلاتا ہے۔ اروینگ ایل۔ جینسن اُنکی خدمت کا اسطرح موازنہ اور جائزہ پیش کرتا ہے:

''ایلیاہ عظیم عوامی کارناموں کے طور پر جانا جاتا ہے جبکہ الیشع ان بہت سے معجزات کے باعث جانا جاتا ہے جو اس کے ہاتھ سے رونما ہوئے جن میں سے بیشتر معجزات شخصی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے تھے۔ ایلیاہ کی خدمت میں خدا کی شریعت، عدالت اور سخت گیری پائی جاتی ہے۔ الیشع نے اُسے خدا کے فضل، محبت اور ترقی کے ساتھ ملا کر پیش کیا۔ ایلیاہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی طرح تھا جو گناہ سے توبہ کے پیغام کو بڑی گرجدار آواز میں بیان کرتا تھا۔ الیشع نے مسیح کی طرح حلیمی سے کام کیا اور معجزات کے ذریعہ ثابت کیا کہ انبیاء کا کلام خدا کی طرف سے تھا''۔

ان معلومات بخش موازنوں کا بغور جائزہ لیں جو رائیری نے ہمارے لئے 1-2۔ سلاطین کے حوالہ سے ہمارے لئے بیان کئے ہیں۔

1-2 سلاطین کا موازنہ

1 سلاطین	2 سلاطین
داؤد بادشاہ سے آغاز ہوتا ہے	بابل کے بادشاہ سے آغاز ہوتا ہے
سلیمان کے جاہ وجلال سے آغاز ہوتا ہے	یکونیاہ کی شرمندگی کے ساتھ اختتام ہوتا ہے
تابعداری کی برکات سے آغاز ہوتا ہے	نافرمانی کی لعنتوں سے اختتام ہوتا ہے
ہیکل کی عمارت کی تعمیر کے ساتھ آغاز ہوتا ہے	ہیکل کے آگ کے ساتھ جلنے پر اختتام ہوتا ہے
بڑھتی ہوئی برگشتگی کو بیان کرتی ہے	برگشتگی کے نتائج کو بیان کرتی ہے
بیان کرتی ہے کہ بادشاہ کس طرح خدا کے لوگوں پر حکمرانی کرنے میں ناکام رہے	اس ناکامی کے نتائج کو بیان کرتی ہے
ایلیاہ نبی کو متعارف کرواتی ہے	الیشع نبی کو متعارف کرواتی ہے
خداوند کے تحمل پر زور دیتی ہے	تصدیق کرتی ہے کہ خدا یقیناً گناہ کی سزا دیگا

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ منقسم بادشاہت(1:1-41:17)

ا۔ اسرائیل میں اخزیاہ کا دورِ حکومت(1:1-18)

ب۔ اسرائیل میں یورام کا دورِ حکومت(1:2-15:8)

1۔ ایلیاہ کا آسمان پر اُٹھایا جانا(1:2-14)

2۔ الیشع کی خدمت کا آغاز(15:2-25)

3۔ موآب کے خلاف یہورام کی معرکہ آرائی(1:3-27)

4۔ الیشع کی خدمت(1:4-15:8)

7-1:4	27-15:5	14-3:7
17-8:4	7-1:6	20-15:7
37-18:4	23-8:6	6-1:8
44-38:4	33-24:6	15-7:8
14-1:5	2-1:7	

ج۔ یہوداہ میں یہورام کا دورِ حکومت(16:8-24)

د۔ یہوداہ میں اخذیاہ کا دورِ حکومت(25:8-29)

ہ۔ اسرائیل میں یاہو کا دورِ حکومت(1:9-36:10)

13-1:9	37-33:9	36-34:10
26-14:9	17-1:10	
32-27:9	33-18:10	

و۔ یہوداہ میں ملکہ عتلیاہ کا دورِ حکومت(1:11-16)

ز۔ یہوداہ میں یوآس کا دورِ حکومت(17:11-12-21)

20-17:11	18-4:12
3:12-21:11	21-19:12

ح۔ اسرائیل میں یہوآخز کا دورِ حکومت(1:13-9)

ط۔ اسرائیل میں یوآس کا دورِ حکومت(10:13-25)

ی۔ یہوداہ میں امصیاہ کا دورِ حکومت(1:14-22)

ک۔ اسرائیل میں یربعام دوم کا دورِ حکومت(23:14-29)

ل۔ یہوداہ میں عُزیاہ کا دورِ حکومت(1:15-7)

م۔ اسرائیل میں ذکریاہ کا دورِ حکومت(8:15-12)

ن۔ اسرائیل میں سلوم کا دورِ حکومت(13:15-15)

س۔ اسرائیل میں مناہم کا دورِ حکومت(16:15-22)

ع۔ اسرائیل میں فقحیاہ کا دورِ حکومت(23:15-26)

ف۔ اسرائیل میں فقح کا دورِ حکومت(27:15-31)

ص۔ یہوداہ میں یوتام کا دورِحکومت(31-27:15)

ق۔ یہوداہ میں آخز کا دورِحکومت(20-1:16)

ر۔ اسرائیل میں ہوسیع کا دورِحکومت(41-1:17)

1۔ اسرائیل کی شکست(6-1:17)

2۔ اسرائیل کے گناہ(23-7:17)

3۔ اسرائیل کی پراگندگی(41-24:17)

2۔ یہوداہ کی بادشاہت کا بچ جانا(30:25-1:18)

ا۔ حزقیاہ کا دورِحکومت(21:20-1:18)

6-1:18	7-1:19	37-20:19
12-7:18	13-8:19	11-1:20
37-13:18	19-14:19	21-12:20

ب۔ منسی کا دورِحکومت(18-1:21)

ج۔ امون کا دورِحکومت(26-19:21)

د۔ یوسیاہ کا دورِحکومت(30:23-1:22)

ہ۔ یہویقیم کا دورِحکومت(7:24-34:23)

و۔ یہوکین کا دورِحکومت(16-8:24)

ز۔ صدقیاہ کا دورِحکومت(21:25-17:24)

1۔ بابل کے خلاف بغاوت اور ہیکل کی تباہی(10:25-17:24)

2۔ بابل کی جانب تیسری ملک بدری(21-11:25)

ح۔ جدلیا کی حاکمیت، کٹ پتلی گورنر(26-22:25)

ط۔ بابل میں یہوکین کی رہائی(30-27:25)

1۔تواریخ

(ہیکل کی تیاری)

مصنف اور کتاب کا نام:

تواریخ (اصل میں 1-2 تواریخ ایک ہی کتاب تھی) مصنف کے متعلق کچھ نہیں بتاتی لیکن یہودی روایت کے مطابق عزرا کو اس کتاب کا مصنف تسلیم کیا گیا ہے۔کتاب کے شروع سے آخر تک اسلوب میں یکسانیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ کتاب کو مرتب کرنے میں کئی ذرائع استعمال کئے گئے تو بھی ایک مُدیر نے اس کتاب کو حتمی صورت دی۔ مختلف ذرائع جن سے نبوتی ریکارڈ حاصل کر کے اس کتاب میں شامل کئے گئے۔ان میں سموئیل (1۔تواریخ 29:29)، یسعیاہ (2۔تواریخ 32:32) اور دوسرے ذرائع (2۔تواریخ 29:9؛15:12؛ 34:20؛ 19:33) شامل ہیں لیکن بالخصوص جس ذریعہ کو استعمال کیا گیا وہ ''یہوداہ اور اسرائیل کے سلاطین کی کتاب ہے۔(2۔تواریخ 26:25;11:16)۔متن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف کوئی کاہن ہے اسلئے کہ ہیکل، کہانت، داؤد کی نسل اور یہوداہ کی جنوبی سلطنت پر خاص زور دیا گیا ہے۔عزرا کے اس کتاب کو مرتب کرنے کے خیال کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ عزرا اور تواریخ کی کتابوں میں ایک جیسے مرکزی خیالات پائے جاتے ہیں کہ ہیکل کی تعمیر اور مخصوصیت۔

گو کہ 1-2 تواریخ یہودی تاریخ کے ایک ہی دور کا احاطہ کرتی ہیں تو بھی ان کا نقطۂ نظر بہت مختلف ہے۔لہذا یکساں مضمون ہونے کے باوجود یہ محض ایک دہرائی نہیں بلکہ بنی اسرائیل کی تاریخ کی روحانی تفسیر کا پہلو زیادہ نمایاں ہے۔سلاطین کی کتب انسانی نقطہ نظر سے متعلق ہیں جبکہ تواریخ کی کتب خدا کے نقطہ نظر کو پیش کرتی ہیں۔

حقیقت میں ایک کتاب 2 تواریخ کو بیان کرتی ہے(180 ق۔م تک)،کتاب کے عبرانی عنوان کا مطلب ہے''دور کی باتیں (معلامات)'' مثلاً (مطلب ''یعنی'')، بنی اسرائیل کی تاریخ آدم سے بابل کی اسیری تک اور خورس کے اسیر یہودیوں کو واپس جانے کی اجازت دینے کے حکم تک ایک لحاظ سے یہ ''پرانے عہدنامہ کی چھوٹی تصویر'' ہے جو مختصر انداز میں پرانے عہدنامہ کی تاریخ کی ترتیب کو واضح کرتی ہے۔

جب ہفتادی ترجمہ تیار کیا گیا تو مترجمین نے تواریخ کی کتاب کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا۔اس وقت اُسے یہ عنوان دیا گیا'' چھوڑی ہوئی چیزوں کے متعلق'' جو ایسی چیزوں کی طرف اشارہ ہے جن کو سموئیل اور سلاطین سے نکال دیا گیا۔تواریخ ''جیروم کی لاطینی والگیٹ بائبل سے اخذ کیا جانے والا عنوان تھا (385 -405 عیسوی)۔جیروم کے اس عنوان میں ایک لحاظ سے ''مقدس پس منظر کی پوری تاریخ'' کا خیال پایا جاتا تھا۔

سنِ تحریر: 450 - 425ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

1۔تواریخ کا آغاز آدم سے ساؤل بادشاہ کی وفات کی تاریخ کے خاکہ کے ساتھ ہوتا ہے۔باقی کی کتاب داؤد بادشاہ کے دورِ حکومت کے متعلق بیان کرتی ہے۔تواریخ کی کتب سموئیل اور سلاطین کی کتاب کی دہرائی معلوم ہوتی ہیں لیکن یہ اسیری سے واپس آنے والے لوگوں کیلئے تحریر کی گئیں تاکہ اُنہیں دیا دلایا جاسکے کہ وہ داؤد کی شاہی نسل سے آئے تھے اور خدا کے چُنے ہوئے لوگ تھے۔نسب نامے ظاہر کرتے تھے کہ داؤد کے وعدوں کا سرچشمہ ان لوگوں میں تھا جو ابرہام سے تعلق رکھتے تھے کہ خدا اُسے ایک عظیم قوم کا باپ بنائے گا، ایک ایسا شخص جس کے وسیلے وہ اقوام کو برکت بخشے گا۔مرکزی خیال یہ ہے کہ خدا اپنے عہد کو پورا کرنے میں وفادار رہے۔

تواریخ کی کتاب شریعت، کہانت اور ہیکل کے کردار پر زور دیتی ہے۔اگرچہ سلیمان کی ہیکل تباہ ہوگئی تو بھی دوسری ہیکل کو پہلی ہیکل کے ساتھ بقیہ واپس آنے والے لوگوں کے ساتھ ایک تعلق تصور کیا جاسکتا تھا۔یہ کتاب اس بات کی بھی تعلیم دیتی ہے کہ ماضی دورِ حاضرہ کیلئے اسباق سے بھرا پڑا ہے۔برگشتگی، بت پرستی، غیر اقوام کے ساتھ

شادیاں اور عدم یگانگت ان کے جلد برباد ہونے کی بڑی وجوہات تھیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اسیری کے بعد، اسرائیل نے پھر کبھی اجنبی دیوتاؤں کی پرستش نہ کی۔

مرکزی شخصیات:

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے، یہ کتاب داؤد کے متعلق ہے، تو بھی 1۔سموئیل میں جو شخصیات نمایاں تھیں وہی یہاں اہم ہیں جیسے کہ ناتن، بت سبع اور اوریاہ۔

1۔تواریخ کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

1۔2 سموئیل میں داؤد کے مسیح کے مشابہ ہونے کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا وہی یہاں بھی قابلِ اطلاق ہوگا۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ آدم سے داؤد تک نسب نامے (1:1-44:9)

ا۔ آدم سے ابرہام تک (1:1-27)

ب۔ ابرہام سے یعقوب تک (1:28-54)

ج۔ یعقوب سے داؤد تک (2:1-55)

د۔ داؤد سے اسیری تک (3:1-24)

ہ۔ بارہ قبائل کے نسب نامے (4:1-8:40)

4:1-23	7:1-5	7:20-29
4:24-43	7:6-12	7:30-40
5:1-26	7:13	8:1-32
6:1-81	7:14-19	8:33-40

و۔ یروشلیم کے رہنے والے (9:1-34)

ز۔ ساؤل کا خاندان (9:35-44)

2۔ داؤد کا عروج اور مسح (10:1-12:40)

ا۔ ساؤل کی وفات (10:1-14)

ب۔ داؤد کا عروج (11:1-3)

ج۔ یروشلیم پر قبضہ (11:4-9)

د۔ داؤد کے سورما (11:10-12:40)

3۔ داؤد کا دورِ حکومت (13:1-29:21)

ا۔ داؤد اور عہد کا صندوق (13:1-17:27)

1۔ داؤد عہد کے صندوق کو کیدون میں لیکر آتا ہے: عُزا کی موت (13:1-14)

2۔ داؤد کی شہرت اور فلستیوں پر فتح (14:1-17)

3۔ داؤد عہد کے صندوق کو یروشلیم میں لاتا ہے (15:1-29)

4۔ عہد کے صندوق کیلئے داؤد کی تیاریاں اور خوشیاں (1:16-43)

5۔ داؤد کی ہیکل تعمیر کرنے کی خواہش: داؤد کا عہد (1:17-27)

ب۔ داؤد کی جنگیں (1:18-8:20)

1:18-17 | 19:10-19
1:19-9 | 20:1-8

ج۔ داؤد کی ناجائز مردم شماری (1:21-30)

د۔ داؤد کی ہیکل کیلئے تیاریاں (1:22-1:23)

ہ۔ داؤد کا لاویوں کو منظم کرنا (2:23-32:26)

1۔ لاویوں کے فرائض کا شمار (2:23-32)

2۔ لاویوں کا 24 گروہوں میں تقسیم کیا جانا (1:24-31)

3۔ ساز بجانے والوں کی تقرری (1:25-31)

4۔ پہرے داروں کی تقرری (1:26-19)

5۔ خزانچیوں کی تقرری (20:26-28)

6۔ ناظمین کو اختیار دینا (29:26-32)

و۔ داؤد کے غیر سرکاری راہنما (1:27-34)

ز۔ سلیمان اور لوگوں کو داؤد کی آخری ہدایات (1:28-21)

ح۔ داؤد کے ہدیہ جات اور پرستش (1:29-21)

4۔ سلیمان کا تخت پر بیٹھنا اور داؤد کا وفات پانا۔ (22:29-30)

2۔تواریخ

(ہیکل کی تباہی)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، 1۔2 تواریخ دراصل دونوں ایک ہی کتاب تھی جیسے 1۔تواریخ کے مصنف کے متعلق کچھ علم نہیں لیکن یہودی روایت کے مطابق، جو عزرا کو اس کا مصنف قرار دیتی ہے اور یکسانیت اور طرز کے نقطۂ نظر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شاید ایک شخص کا کام تھا جسے مصنفین بعض اوقات مورخ کہتے ہیں۔عزرا کے مصنف ہونے کی حمایت میں وسیع فہرستوں، لاویوں اور ہیکل جیسی خاص یکساں باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔مصنف جو کوئی بھی تھا، اس کی بہت سے سرکاری ذرائع تک رسائی تھی جیسے کہ:

1۔ اسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہوں کی کتاب تک(7:27; 27:35; 8:36)

2۔ یہوداہ اور اسرائیل کے بادشاہوں کی کتاب تک(11:16;26:25;26:28;32:32)

3۔ اسرائیل کے بادشاہوں کی کتاب تک(34:20; 18:33)

4۔ بادشاہوں کی کتاب تک(27:24)

5۔ناتن کی کتاب، اخیاہ کی پیشین گوئی

اور عیدوغیب بین کی رویتوں کی کتاب تک (29:9)

6۔ سمعیاہ کی تاریخ تک (15:12)

7۔ عیدو کی تحریروں تک (22:13)

8۔ یسعیاہ نبی کی تحریروں تک (22:26)

9۔ خوزی کی باتوں تک (19:33)

10۔ مرثیوں تک(25:35)

11 ۔ داؤد اور اُسکے بیٹے سلیمان کی تحریروں تک (4:35)

سن تحریر: 450 - 425 ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

1۔تواریخ کی کتاب 1۔2 سموئیل کے متوازی ہے، 2۔تواریخ داؤد کی نسل کی تاریخ کو بیان کرنا جاری رکھتی ہے اور یہ 1-2 سلاطین کے متوازی ہے۔یہ جاننا ضروری ہے کہ 1۔تواریخ کی کتاب شمالی بادشاہت کو نظرانداز کرتی ہے اسلئے کہ لوگ بے اعتقاد تھے اور اس بادشاہت میں ایک بھی ایسا دیندار بادشاہ نہیں تھا جو داؤد کے نمونہ پر چلا ہو۔اس کے برعکس، 2۔تواریخ میں ان بادشاہوں کو واضح کیا گیا ہے جنہوں نے داؤد کے نمونہ کی پیروی کی۔1۔9 ابواب سلیمان کے دورِ حکومت میں ہیکل کی تعمیر کو بیان کرتے ہیں۔10-36 ابواب میں یہوداہ کی جنوبی بادشاہت کی تاریخ یروشلیم کی آخری تباہی اور لوگوں کے بابل اسیر ہوکر جانے کو بیان کیا گیا ہے۔لہٰذا اس کتاب کے بڑے

حصّوں کوان بادشاہوں کی زندگیوں کے متعلق بیان کرنے کیلئے وقف کیا گیا ہے جوقوم میں بیداری لانے اوراُسکی اصلاح کرنے کا باعث بنے جیسے کہ آسا، یہوسفط ، یوسیاہ، حزقیاہ اور یوسیا۔

بیشک تواریخ کی کتاب کچھ ویسی ہی تاریخ کا احاطہ کرتی ہے جیسی سموئیل اورسلاطین کی کتابوں میں پائی جاتی ہے،لیکن ایک مختلف نقطۂِ نظر سے تا کہ کچھ خاص باتوں پرزوردیا جاسکے۔1۔تواریخ میں، داؤدمرکزی شخصیت ہے جبکہ 2۔تواریخ میں داؤدکا گھرانہ کومرکزی حیثیت کا حامل ہے۔سلاطین کی کتب میں تخت سےقوم کی تاریخ بیان کی گئی ہے جبکہ تواریخ میں یہ مذبح (ہیکل) سے دی گئی ہے۔سلاطین کی کتب میں سیاسی تاریخ کو بیان کرنے پردھیان دیا گیا ہے جبکہ تواریخ کی کتب میں اسرائیل کی تاریخ کے روحانی یامذہبی عنصرکوبیان کرنے پرتوجہ دی گئی ہے۔

تواریخ کی کتب محض ایک تاریخی ریکارڈ سے کہیں بڑھکر ہے۔ یہ داؤد کے شاہی خاندان کی روحانی خوبیوں کے متعلق خدا کا اظہارِ خیال ہے۔اس وجہ سے یہوداہ کی بادشاہت پردھیان دیا گیا ہے یعنی جنوبی بادشاہت پر جہاں داؤدکی نسل سے نیک بادشاہ اور بیداری تھی اورشمالی بادشاہت کواس کیلئے نظرانداز کیا گیا ہے کہ وہاں کوئی نیک بادشاہ نہیں تھے۔

مرکزی شخصیات:

یوسیاہ،رحبعام،سلیمان

2۔تواریخ کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

داؤدکا تخت تباہ ہو چکا تھا لیکن داؤدکی نسل باقی تھی۔خونریزی، دھوکہ دہی،جنگوں اوراسیری سمیت سب باتوں نے آنے والے مسیح کے خاندان کیلئے خطرات پیدا کئے لیکن یہ آدم سے زربابل تک واضع اوراُٹوٹ رہا۔متی 1اورلوقا 3باب کےنسب ناموں میں مسیح میں تکمیل کودیکھا جاسکتا ہے۔

ہیکل جو2۔تواریخ میں انتہائی واضع ہے مسیح کی خوبصورت تصویرکوپیش کرتی ہے۔(متی 12:6؛ یوحنا19:2؛ مکاشفہ 22:21)۔

شخصی مطالعہ کیلئے:خاکہ

1۔ سلیمان کا دورِحکومت(1:1-31:9)

ا۔ سلیمان کاافتتاحی خطبہ(1:1-17)

13-1:1	17-14:1

ب۔ سلیمان کی ہیکل(1:2-22:7)

10-1:2	10-1:5	7-4:7
18-11:2	14-11:5	10-8:7
2-1:3	11-1:6	22-11:7
17-3:3	42-12:6	
22-1:4	3-1:7	

ج۔ سلیمان کی شہرت(1:8-28:9)

18-1:8	12-1:9	28-13:9

د۔ سلیمان کی وفات(29:9-31)

2۔ یہوداہ کے بادشاہ

ا۔ رحبعام(16:12-1:10)

19-1:10	17-14:11	8-1:12
13-1:11	23-18:11	16-9:12

ب۔ ابیاہ(22-1:13)

3-1:13	19-4:13	22-20:13

ج۔ آسا(14:16-1:14)

15-1:14	19-8:15	14-7:16
7-1:15	6-1:16	

د۔ یہوسفط(37-20-1:17)

2-1:17	34-28:18	
19-3:17	4-1:19	19-14:20
7-1:18	11-5:19	25-20:20
11-18:18	4-1:20	34-26:20
27-12:18	13-5:20	37-35:20

ہ۔ یہورام (20-1:21)

و۔ اخزیاہ(9-1:22)

ز۔ عتلیاہ(15:23-10:22)

4-1:2	12-8:22	15-12:23
7-5:22	11-1:23	

ح۔ یوآس(27:24-16:23)

21-16:23	7-2:24	22-20:24
2-1:24	19-8:24	27-23:24

ط۔ امصیاہ(28-1:25)

13-1:25	16-14:25	18-17:25

ی۔ عُزیاہ(23-1:26)

5-1:26	15-6:26	23-16:26

ک۔ یوتام(9-1:27)

ل۔ آخز(27-1:28)

4-1:28	15-5:28	27-16:28

م۔ حزقیاہ(33:32-1:29)

4-1:29	27-13:30	19-9:32
19-5:29	2-131	33-20:32
36-20:29	21-3:31	
12-1:30	8-1:32	

ن۔ منسّی(20-1:33)

9-1:33	20-10:33	

س۔ اُمون(25-21:33)

ع۔ یوسیاہ (27:35-1:34)

7-1:34	30-22:34	27-20:35
13-8:34	33-31:34	
21-14:34	19-1:35	

ف۔ یہوآخز (4-1:36)

ص۔ یہویقیم (85:36)

ق۔ یہویاکین (10-9:36)

ر۔ صدقیاہ (21-11:36)

3۔ خورس کا فرمان (23-22:36)

عزرا

(ہیکل کی تعمیر نو اور لوگوں کی بحالی)

مصنف اور کتاب کا نام:

اگرچہ عزرا کی کتاب مصنف کے نام کا کوئی ذکر نہیں کرتی تو بھی یہودی روایت کے مطابق جیسا کہ تالمود میں درج ہے عزرا کو اس کتاب کا مصنف بتایا گیا ہے۔عزرا نے مختلف دستاویزات (16-7:4)،نسب نامے (70-1:2) اور شخصی یاداشتوں (15:9-27:7) کو بطور ذرائع استعمال کرتے ہوئے ان کتب کو تحریر کیا۔عزرا کے اس کتاب کے مرکزی کردار ہونے کی حیثیت سے اس کے مصنف ہونے کے خیال کو مزید تقویت ملتی ہے۔وہ 1-10 ابواب میں بیان کردہ واقعات میں حصّہ لیتا ہے اور نحمیاہ 8-10 ابواب میں بھی ذکر پایا جاتا ہے۔دونوں جگہوں پر حوالہ جات میں صیغہ متکلم استعمال کیا گیا ہے۔

روایت کے مطابق عزرا ''عظیم عبادتخانہ'' کا بانی تھا جہاں پرانے عہدنامہ کے نوشتوں کو اکٹھا کیا گیا۔ایک اور روایت کے مطابق اُس نے بائبل کی کتب کو ایک حصّہ میں جمع کیا اور اُس نے عبادتخانہ میں پرستش کرنے کے طریقہ کو متعارف کروایا۔

قدیم عبرانی بائبل مقدس میں،عزرا اور نحمیاہ کو ایک کتاب کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اُنہیں ''عزرا کی کتاب'' کہا گیا ہے۔جدید عبرانی میں بائبلوں میں انگریزی تراجم کی طرح عزرا اور نحمیاہ کو الگ ترتیب میں پیش کیا گیا ہے۔مزید یہوسفس (ایک قدیم یہودی مورخ) اور جیروم (لاطینی والگیٹ بائبل کے مصنف) بھی عزرا اور نحمیاہ کو ایک ہی کتاب تصور کرتے ہیں۔

سنِ تحریر: 457 - 444ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

تاریخی نقطہ نظر سے عزرا کی کتاب وہیں سے بات جاری رکھتی ہے جہاں 2۔تواریخ کی کتاب کا اختتام ہوتا ہے اور یہودیوں کے بابل کی اسیری سے واپس آنے اور ہیکل کی تعمیر نو کی تاریخ کو بھی واضع کرتی ہے۔روحانی اور تعلیمی نقطہِ نظر سے عزرا بیان کرتا ہے کہ خدا ستر سال کی اسیری کے بعد اپنے لوگوں کو موعودہ ملک میں واپس لانے کے وعدہ کو پورا کرتا ہے جیسا اُس نے نبیوں کی معرفت اعلان کیا تھا۔تواریخ کی کتاب کی طرح عزرا بطور کاہن واضع کرتا ہے کہ ہیکل اور اس کی پرستش کی قوم کیلئے خدا کے لوگ ہونے کی حیثیت سے کیا اہمیت ہے۔اس کا آغاز خورس کے فرمان سے ہوتا ہے جو فارس کا بادشاہ تھا اور اُس نے لوگوں کے بقیہ کو واپس جانے کی اجازت دی تھی۔لوگوں نے

بڑے جوش کے ساتھ ہیکل کی تعمیرِ نو کا کام شروع کیا لیکن شمالی دشمنوں کے باعث کام 18 برس تک رکا رہا۔ بالآخر دارا کے حکم سے اُنہوں نے اس کام کو مکمل کیا (عزرا 1۔6)، 7-10 ابواب عزرا کاہن کی واپسی کے متعلق بتاتے ہیں جس نے قوم کی روحانی زندگی کو بیدار کرنے کیلئے لوگوں کو شریعت کی تعلیم دی۔

مرکزی خیال کو مختصراً یوں بیان کیا جاسکتا ہے: یہودیوں کے بقیہ کی روحانی، اخلاقی اور سماجی بحالی جو زربابل اور عزرا کی زیرِ قیادت واپس آئے۔

مرکزی شخصیات:

خورس (فارس کا بادشاہ جس نے واپس جانے کا حکم دیا)، عزرا (کاہن اور فقیہ)، یشوع (سردار کاہن) اور زربابل۔

عزرا کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

داؤد کے ساتھ کئے جانے والے عہد کو قائم رکھتے ہوئے خدا نے وعدہ کیا کہ وہ مسیح، ابن داؤد کیلئے نسل کو زندہ رکھے گا۔ لہذا عزرا اور نحمیاہ کی کتب ظاہر کرتی ہیں کہ خدا نے لوگوں کو اُن کے ملک میں بحال کرنے کے ذریعہ کس طرح وعدوں کو پورا کرنا جاری رکھا۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ بحالی: زربابل کی زیرِ قیادت یروشلیم کی جانب پہلی روانگی (1:1-22:6)

ا۔ خورس کا فرمان (1:1-11)

4-1:1	11-5:1	

ب۔ لوگوں کی مردم شماری (1:2-70)

35-1:2	60-40:2	
39-36:2	70:61:2	

ج۔ ہیکل کی تعمیر کا آغاز (1:3-13)

7-1:3	13-8:3	

د۔ مخالفت (1:4-24)

7-1:4	16-8:4	24-17:4

ہ۔ تعمیر کے کام دوبارہ آغاز (1:5-12:6)

5-1:5	17-6:5	12-1:6

و۔ ہیکل کی تکمیل (13:6-22)

18-13:6	22-19:6	

2۔ لوگوں کی اصلاح: عزرا کی زیرِ قیادت واپسی (1:7-44:10)

ا۔ یروشلیم کی جانب واپسی (1:7-36:8)

10-1:7	14-1:8	36-33:8
26-11:7	20-15:8	
28-27:7	32-21:8	

ب۔ یروشلیم کی بیداری (1:9-44:10)

4-1:9	17-1:10	
15-5:9	44-18:10	

نحمیاہ

(شہر کی تعمیرِ نو)

مصنف اور کتاب کا نام :

اگر چہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نحمیاہ اس کتاب کا مصنف ہے اسلئے کہ 1:1 میں یہ الفاظ پائے جاتے ہیں ''نحمیاہ بن حکلیاہ کا کلام'' تو بھی بہت سے لوگ اس ثبوت پر یقین رکھتے ہیں کہ عزرا نحمیاہ کی کتاب کا مصنف ہے اور اُس نے نحمیاہ کی یادداشتوں اور بیانات کو استعمال کیا جیسے کہ گویا نحمیاہ نے کیا ہو۔ بہت سے علماء یہ بھی مانتے ہیں کہ نحمیاہ نے اس کتاب کو تحریر کیا اسلئے اس پر اُسکا نام ہے اور کتاب کے زیادہ حصّے میں اُسکے یروشلیم واپس آنے سے متعلق واقعات کا ذکر ہے۔(1:1-7:73;12:31-13:31)۔

اگر چہ اصل میں یہ ایک کتاب ہے کتاب کے آخری حصّہ کا نام نحمیاہ سے اخذ کیا گیا ہے جو عزرا کا ہم عصر اور فارس کے بادشاہ کا ساقی تھا۔نحمیاہ کے نام کا مطلب ''یہوؔاہ تسلی یا اطمینان بخشتا ہے''۔

سنِ تحریر:

تاریخی ترتیب صرف یہ ہے کہ یہ قدیم عبرانی کتاب عزرا نحمیاہ کا آخری حصّہ ہے جسکا مطلب ہے یہ تقریباً 445ق۔م سے 425ق۔م میں لکھی گئی۔

مرکزی خیال اور مقصد:

نحمیاہ کی کتاب اُن یہودیوں کی تاریخ کو مزید اجاگر کرتی ہے جو اسیری سے واپس آئے۔نحمیاہ نے بطور ساقی اپنے مرتبہ کو جو اُسے ارتخششتا، فارسی بادشاہ کے حضور حاصل تھا چھوڑ دیا تاکہ یروشلیم کا ناظم بن کر یروشلیم شہر کی دیواروں کی مرمت میں لوگوں کی راہنمائی کر سکے۔عزرا اور نحمیاہ ایک ہی دور میں زندگی بسر کر رہے تھے(نحمیاہ 8:2 ,9)۔ وہ دونوں مردِ خدا تھے لیکن مختلف انداز میں خدا کی خدمت کر رہے تھے۔عزرا کاہن تھا اور وہ واپس آنے والے بقیہ کی روحانی بحالی کے کام میں مشغول تھا جبکہ نحمیاہ ایک عام شخص تھا جس نے یروشلیم کی دیواروں کی تعمیرِ نو میں سیاسی لحاظ سے بطور ناظم کام کیا۔

نحمیاہ کی کتاب لوگوں کے اسیری سے اپنے وطن واپس آنے میں خدا کے یقینی ہاتھ کو ظاہر کرنے کیلئے تحریر کی گئی۔نحمیاہ کی زیرِ قیادت اُنہوں نے 52 دنوں میں وہ کام کر لیا جو زربابل کی قیادت میں واپسی سے اب تک اُنہوں نے 94 برسوں میں نہیں کیا تھا۔تابعداری سے ایمان لانے کے باعث وہ اس ناقابلِ مقابلہ مخالفت پر غالب آنے کے لائق ٹھہرے۔

مرکزی شخصیات:

نحمیاہ، ارتخششتا، سنبلط، عزرا

نحمیاہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

نحمیاہ مسیح کی تصویر کو پیش کرتا ہے کہ وہ اپنے بحالی کے کام کو پورا کرنے کیلئے اپنے اعلیٰ مقام کو چھوڑنے کیلئے تیار ہو گیا۔مزید ارتخششتا کا فرمان دانی ایل کے ستر ہفتوں کی نبوت کے آغاز کی طرف اشارہ کرتا ہے جس میں اگر چہ غیر معینہ مدت کیلئے رکاوٹ آئی تو بھی یہ مسیح کی آمد کیلئے ایک گنتی کا آغاز ہے(دانی ایل 9:25-27)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ دیواروں کی تعمیرِ نو(1:1-7:73)

ا۔ تعمیرِ نو کی تیاری(1:1-2:20)

11-1:1	10-1:2	20-11:2

ب۔ تعمیرِ نو (73:7-1:3)

32-1:3	13-1:5	18-15:6
8-1:4	19-14:5	65-1:7
23-9:4	14-1:6	73-6:7

2۔ لوگوں کی بحالی (31:13-1:8)

ا۔ عہد کی تجدید (39:10-1:8)

8-1:8	18-13:8	27-1:10
12-9:8	38-1:9	39-28:10

ب۔ لوگوں کی عہد سے وفاداری (31:13-1:11)

19-1:11	30-27:12	14-10:13
36-20:11	47-31:12	22-15:13
21-1:12	3-1:13	31-23:13
26-22:12	9-4:13	

آستر

(خدا کے لوگوں کا تحفظ)

مصنف اور کتاب کا نام:

کتاب کے مصنف کے متعلق کوئی اشارہ نہیں دیتی لیکن وہ جو کوئی بھی تھا فارسی تہذیب سے بخوبی واقف تھا۔ اسلوبِ بیان سے اس شخص کے متعلق تمام اشارات ملتے جس نے چشم دید گواہ کے طور پر واقعات کو بیان کیا۔ لہذا بہت حد تک ممکن ہے وہ ایک یہودی تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ عزرا اور نحمیاہ نے یہ کتاب تحریر کی تاہم خیال کو ثابت کرنے کیلئے کوئی خاص ثبوت نہیں ہے۔

کتاب کا نام مرکزی شخصیت سے اخذ کیا گیا ہے، جسکا عبرانی نام ہدسا (مہندی کا پودا) تھا جسے تبدیل کر کے فارسی نام آستر دیا گیا جسکا ممکنہ حد تک مطلب ہے ''ستارہ''۔

سنِ تحریر:

آستر کی کتاب کے واقعات عزرا کی کتاب کے چھٹے اور ساتویں ابواب کے درمیان رونما ہوئے، زربابل کی زیرِ قیادت پہلی اور عزرا کی زیرِ قیادت دوسری واپسی کے درمیان، آستر کی کتاب 470-465 ق۔م کے درمیان کسی وقت تحریر کی گئی جو اخسویرس کے دورِ حکومت کے آخری سال (10:2-3) تھے یا ارتخششتا کے دورِ حکومت میں (464-424 ق۔م) کے دوران جو اخسویرس کا بیٹا تھا۔

مرکزی خیال اور مقصد:

آستر کی کتاب ایک خوبصورت یہودی لڑکی کی کہانی بیان کرتی ہے جسے فارس کے اخسویرس بادشاہ نے ملکہ ہونے کیلئے چنا۔ جب ہامان نے تمام یہودیوں کے قتل کا منصوبہ بنایا تو ملکہ کے چچازاد بھائی مردکی نے آستر کو اُبھارا کہ اپنے لوگوں کو بچانے کی کوشش کرے۔ اپنی جان خطرے میں ڈالتے ہوئے اُس نے بادشاہ سے درخواست کی اور یہودیوں کو بچالیا۔ اگرچہ یہ بائبل مقدس کی واحد کتاب ہے جس میں خدا کے نام کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا تو بھی اس کا مقصد اور مرکزی خیال یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا اپنے فضل سے مہیا کرنے کے ذریعہ اپنے لوگوں کی آزمائشوں اور مشکلات میں حفاظت کرتا ہے۔

مرکزی شخصیات:

آستر، ہامان، مردکی، اخسویرس

آستر کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

آستر کی کتاب کی اس طور پر ایک موزوں تصویر پیش کرتی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کی رہائی کیلئے خود اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار ہوگئی اوراس واقعہ میں وہ ایک وکیل کے طور پر بھی کام کرتی ہے۔ مزید برآں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خدا کس طرح یہودی قوم کی مسلسل اپنے فضل کے ذریعہ حفاظت کرتا رہا جس میں سے وہ مسیح کو لانے کو تھا۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ یہودیوں کیلئے خطرہ (1:1-15:3)

ا۔ وشتی ملکہ کی جگہ آستر کا بطور ملکہ انتخاب (1:1-23:2)

1:1-9 | 2:1-7 | 2:17-20

1:10-22 | 2:8-16 | 2:21-23

ب۔ یہودیوں کے خلاف ہامان کی سازش (3:1-15)

2۔ یہودیوں کی رہائی (4:1-3:10)

ا۔ یہودیوں کیلئے آستر کا فیصلہ (4:1-14:5)

4:1-8 | 4:15-17 | 5:9-14

4:9-14 | 5:1-8

ب۔ ہامان کی شکست (6:1-10:7)

6:1-9 | 7:1-6

6:10-14 | 7:7-10

ج۔ اخسویرس بادشاہ کا فرمان اور مردکی (8:1-17)

8:1-8 | 8:9-17

د۔ یہودیوں کے دشمنوں کی شکست (9:1-19)

9:1-10 | 9:11-19

ہ۔ عید پوریم کے ایام (9:20-32)

و۔ مردکی کی شہرت اور دربار میں سربلندی کا اعلان (10:1-3)

تیسرا حصّہ

منظومی کتب

تعارف:

پہلی 17 کتب (شریعت اور تاریخ)، پیدائش کی کتاب سے آستر کی کتاب تک پرانے عہد نامہ کی پوری تاریخ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ باقی تمام کتب، منظومی اور نبوتی، اُنہی 17 کتب کی تاریخ میں آجاتی ہیں۔ اگلا حصّہ جسکا ہم احاطہ کریں گے، منظومی حصّہ، کافی چھوٹا حصّہ ہے جس میں پانچ کتب پائی جاتی ہیں۔ ایوب، زبور، امثال، واعظ اور غزل الغزلات۔ اُن کا جائزہ لینے سے پہلے ہمیں خاص خصوصیات پر غور کرنا چاہیے جو اُن کتب میں پائی جاتی ہیں۔

ایک طالب علم کو واضح طور پر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ''منظومی'' کی اصطلاح صرف اُن کے انداز کے باعث استعمال کی گئی ہے۔ یہ صرف انسانی تصور کی پیداوار نہیں ہیں، یہ کتب حقیقی انسانی تجربہ کی عکاسی کرتی ہیں۔

تعلقات:

17 کتب جن پر ہم پہلے غور کر چکے ہیں وہ تواریخی کتب ہیں، یہ پانچ منظومی کتب تجرباتی ہیں۔ یہ اُن واقعات کو بیان کرتی ہیں جنکا شخصی طور پر ایک شخص کو تجربہ ہوا۔ تواریخی کتب کا تعلق ایک قوم سے ہے جبکہ منظومی کتب کا زیادہ تعلق لوگوں کے رویوں اور احساسات کے ساتھ ہے۔ تواریخی کتب عبرانی نسل کے متعلق بیان کرتی ہیں، منظومی کتب انسانی دل کو بیان کرتی ہیں۔

منظومی کتب صرف پرانے عہد نامہ کے نوشتوں میں پائی جانے والی شاعری نہیں۔ انبیاء کی تحریروں میں شاعری کے بہت حصّے پائے جاتے ہیں جن پر ہم بعد ازاں غور کرینگے۔

پرانے عہد نامہ کو چار بڑے حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو بنی اسرائیل قوم کو اُسکی خوبیوں اور مقصد کے نقطہ نظر سے خدا کے چُنے ہوئے لوگوں کے طور پر پیش کرتا ہے:

1۔ شریعت۔ اس کا تعلق اسرائیل کی اخلاقی زندگی سے ہے۔
2۔ تواریخی۔ اس کا تعلق اسرائیل کی قومی ترقی اور زندگی سے ہے۔
3۔ منظومی۔ اس کا تعلق اسرائیل کی روحانی زندگی سے ہے۔
4۔ نبوتی۔ اس کا تعلق اسرائیل کی آئندہ زندگی سے ہے جسکی مسیح میں تکمیل ہوگی۔

پانچوں منظوم کتابوں کو اُنکے آپسی تعلق کی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے۔

1۔ ایوب کی کتاب ۔ برکت بذریعہ مصیبت
2۔ زبور کی کتاب ۔ تمجید بذریعہ دُعا
3۔ امثال کی کتاب ۔ حکمت بذریعہ حکم
4۔ واعظ کی کتاب ۔ سچائی بذریعہ حقیقت
5۔ غزل الغزلات ۔ خوشی بذریعہ رفاقت

عبرانی شاعری کے دور:

ویسے تو عبرانی شاعری پورے عہدِ عتیق کی تاریخ میں نظر آتی ہے تو بھی بنیادی طور پر منظومی تحریروں کے تین ادوار تھے:

1۔ بزرگوں کا دور ۔ ایوب (تقریباً 1750 ق۔م کے آس پاس)

2۔ داؤد کا دور ۔ زبور (تقریباً 1050 ق۔م کے آس پاس)

3۔ سلیمان کا دور ۔ (تقریباً 950 ق۔م کے آس پاس)

الف۔ غزل الغزلات ۔ ایک نوجوان شخص کی محبت

ب۔ امثال ۔ درمیانی عمر کے شخص کی حکمت

ج۔ واعظ ۔ عمر رسیدہ شخص کا غم (تقریباً 950ق۔م کے آس پاس)

منظومی کتب میں مسیح کی جھلک:

جیسے کہ پہلے غور کیا جا چکا ہے، مسیح پوری بائبل مقدس کی مرکزی شخصیت ہے ۔ اماوس کی راہ پر دو شاگرد جو گذشتہ دنوں کے واقعات یعنی مصلوبیت، موت اور جی اُٹھنے کی اطلاعات سے بہت پریشان اور مایوس تھے۔ جی اُٹھا نجات دہندہ اُن کے ساتھ ہولیا اور اُنہیں کلام مقدس کی وہ باتیں وضاحت کے ساتھ بتائیں جو اُس سے متعلق تھیں (لوقا 27:24)۔ پھر بعد ازاں جب وہ گیارہ شاگردوں پر ظاہر ہوا تو اُس نے کہا **''پھر اُس نے اُن سے کہا کہ یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں''** (لوقا 44:24)۔

اس بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے، ان منظومی کتب میں سے ایک کا جائزہ لینے کا آغاز کرنے سے پہلے، اچھا ہو گا ان کا مسیح کے متعلق نظریہ سے واقفیت حاصل کی جائے۔ اس عنصر کے متعلق نارمن جیسلر لکھتا ہے:

''جہاں شریعت نے مسیح کیلئے بنیاد رکھی اور تواریخی کتب میں مسیح کیلئے تیاری کی گئی، وہاں منظومی کتب لوگوں کے دلوں میں مسیح کے لیے ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ ایسی زندگی کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں جو مسیح میں بھر پور زندگی کو واضح طور پر، دانستہ اور غیر دانستہ طور پر پیش کرتی ہے''۔

ایوب کی کتاب اس ضرورت کو واضح کرتی ہے کہ مسیح کو درمیانی بننے کی ضرورت ہے۔ زبور کی کتاب مسیح کے ساتھ رفاقت کی ضرورت کو پیش کرتی ہے۔ امثال کی کتاب حکمت کو واضح کرتی ہے۔ واعظ کی کتاب کامل تسلی کی ضرورت کو واضح کرتی ہے۔ غزل الغزلات کی کتاب مسیح کے ساتھ محبت بھری یگانگت کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔

عبرانی شاعری

عبرانی شاعری کی نوعیت:

عبرانی شاعری انگریزی شاعری سے مختلف ہے جس میں وزن اور بحر پر زور دیا جاتا ہے۔ عبرانی شاعری اپنا اثر چھوڑنے کیلئے دوسری خصوصیات پر انحصار کرتی ہے۔ بائبل کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت متوازیت ہے (جو مختلف سطور کے مضمون کا موازنہ ہے)۔ عبرانی شاعری میں بیان کرنے کے بہت سے زبردست طریقے بھی پائے جاتے ہیں۔

عبرانی شاعری کی تین اقسام:

عبرانی شاعری کی تین اقسام ہیں: (i) غنائی شاعری، یہ بنیادی طور پر موسیقی یعنی بربط کے ساتھ استعمال ہوتی ہے (مزامیر)؛ (ii) ناصحانہ (تعلیمی) شاعری: جو سچائی کے حکمات کا استعمال کرتے ہوئے، زندگی کے بنیادی اُصولات کو دوسروں تک پہنچانے کیلئے تیاری کی گئی (امثال، واعظ)؛ (iii) ڈرامائی شاعری، جس میں اُسکے پیغام کو آگے پہنچانے کیلئے گفتگو کا طریقہ اپنایا جاتا ہے (ایوب اور غزل الغزلات)۔

عبرانی شاعری کے دو بنیادی عناصر:

پہلا بنیادی عنصر متوازیت ہے۔ عبرانی شاعری ان متوازی خیالات کو دہراتی اور دوبارہ ترتیب دیتی ہے جو ان خیالات کے موازنہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

خیالات کی متوازی ترتیب کی بہت سے اقسام ہیں۔

الف۔ مترادف۔ پہلی سطر کے خیال کو بنیادی طور پر دوسری سطر میں مختلف الفاظ کے ساتھ دہرایا جاتا ہے (زبور 4:2 ;1:3 ;17:7)۔

ب۔ متضاد۔ پہلی سطر کے خیال پر دوسری سطر میں پائے جانے والے بالکل الٹ خیال کے باعث زور دیا جاتا ہے (زبور 6:1 ;10:34)۔ ان کو اکثر ''پر'' سے پہنچانا جاتا ہے۔

ج۔ ترکیبی۔ دوسری سطر پہلی سطر کے خیال کی مزید وضاحت کرتی یا مزید نکھار پیدا کرتی ہے (زبور 3:1 ;3:95)۔

د۔ منتہائی۔ دوسری سطر میں پہلی سطر کے آخری الفاظ کو دہرایا جاتا ہے (زبور 1:29)۔

ہ۔ بطور علامت۔ ایک سطر مرکزی نقطہ کو بیان کرتی ہے جبکہ دوسری سطر اُسے بذریعہ تصویر واضح کرتی ہے (زبور 1:42 ;1:23)۔

علامتی بیان دوسرا بنیادی عنصر ہے۔ علامتی بیان اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب ایک چیز کو استعمال کرتے ہوئے دوسری چیز کو ظاہر کیا جائے۔ عبرانی شاعری میں خیالات اور احساسات کا اظہار کرنے کیلئے علامات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، **''بلکہ خداوند کی شریعت میں اُسکی خوشنودی ہے''** وہ **''اس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی ندیوں کے پاس لگایا گیا ہو''** (زبور 1:2-3)۔ ''خوش ہونے والا شخص'' حقیقت میں درخت نہیں ہے بلکہ اس کو درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ آپ اس قسم کے جملوں میں ''مانند'' یا ''جیسے'' الفاظ دیکھیں (زبور 5:12;8:17;2:131)۔

ایک اور علامتی بیان میں ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ موازنہ پیش کیا جاتا ہے۔ زبور 1:23 میں داؤد کہتا ہے **''خداوند میرا چوپان ہے''**۔ داؤد لمبے موٹے بالوں، چار ٹانگوں والا جانور نہیں ہے بلکہ خداوند کی طرف سے اُسکی ویسی ہی نگہداشت کی جاتی ہے جیسے ایک چرواہا بھیڑ کی کرتا ہے۔ (زبور 84:11;4:91)۔

کچھ موقعوں پر ایک نقطہ کو واضح کرنے کیلئے ضرورت سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ زبور 6:6 میں داؤد کہتا ہے کہ **''میں اپنا پلنگ آنسوؤں سے بھگوتا ہو، ہر رات میرا بستر تیرتا ہے''**۔ یہ بیان اُسکی افسردگی پر زور دیتا ہے۔ داؤد اتنا نہیں رو سکتا کہ اسکا بستر تیرنے لگے (زبور 27:78 ;26:107)۔

بعض اوقات تحقیق کرنے کی بجائے ایک حقیقت کو تسلیم کرنے میں اس کا انکار کرنے کیلئے سوال کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب داؤد زبور 10:35 میں پوچھتا ہے، **''تجھ سا کون ہے''**، تو وہ خدا کی عظمت پر زور دینا چاہتا ہے نہ کہ صرف یہ جواب حاصل کرنا چاہتا ہے کہ **''کوئی نہیں''** (زبور 8:56 ;2:106)۔

علامتی بیان کی آخری مثال ایک جانور کے کسی حصّہ کو استعمال کرتے ہوئے خدا کی شخصیت کو بیان کرتا ہے۔ اسے خدا کے متعلق خاص سچائیوں کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر زبور 8:17 میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد خداوند سے درخواست کرتا ہے۔ **''مجھے اپنے پروں کے سایہ میں چھپالے''**۔ خدا کوئی پرندہ نہیں ہے لیکن داؤد خدا سے ایسے تحفظ کی درخواست کر رہا ہے جیسے ایک مادہ پرندہ اپنے بچے کو دیتی ہے (زبور 4:91)۔

ایوب

(برکت بذریعہ مصیبت)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسے کہ ہم جانتے ہیں کتاب کا نام یقینی طور پر اُسکے مرکزی کردار سے اخذ کیا گیا ہے اور وہ ایک تاریخی شخصیت تھا (حزقی ایل 20,14:14، یعقوب 11:5)۔ مصنف کے متعلق کوئی علم نہیں اور نہ ہی حوالہ جات سے مصنف کی شناخت کا کوئی اشارہ ملتا ہے۔ مُفسرین کی رائے میں خود ایوب، الہیو، موسیٰ، سلیمان اور دوسرے لوگ اس کتاب کے مصنف ہو سکتے ہیں۔

ابراہام، اضحاق، یعقوب اور یوسف کے دور ہی میں ایوب کی کتاب لکھی گئی جس کا نام اُسکے مرکزی کردار ایوب کے نام پر رکھا گیا، جس نے بیحد مصیبتیں برداشت کیں (اُس کی دولت، صحت، خاندان جاتا رہا) اور اُس نے ان سب باتوں میں ''کیوں'' کو تلاش کرنے کی کوشش کی؟

سنِ تحریر:

کیونکہ ہم مصنف سے ناواقف ہیں، اسلئے اس دور کا تعین کرنا ممکن نہیں جس میں درحقیقت یہ کتاب لکھی گئی۔ تو بھی ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس دور میں یہ کتاب ضبطِ تحریر میں آئی، اُس وقت موسوی شریعت نہیں دی گئی تھی (1405.1445 ق۔م)۔ شریعت اور کہانت کے قوانین دیئے جانے سے پہلے، خاندان کا سربراہ کاہن ہوتا تھا۔ ایوب خاندان کے کاہن کے طور پر قربانیاں گذرانتا ہوا نظر آتا ہے (ایوب 5:1)۔ اس سے شریعت دیئے جانے سے پہلے کے دور کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ بہت ممکن ہے یہ ابرہام کے دور کا واقعہ ہو۔

مرکزی خیال اور مقصد:

یہ کتاب مصیبت اور بدی کے مقابلہ میں خدا کی بھلائی، انصاف اور حاکمانہ کردار کا ثبوت ہے۔ حقیقت میں اس کتاب کے اندر یہ سوال الجھاؤ کا باعث نظر آتا ہے: اگرچہ خدا محبت اور رحم کا خدا ہے تو راست لوگ کیوں مصیبت اُٹھاتے ہیں؟ یہ کتاب واضح طور پر خدا کی حاکمیت کی تعلیم دیتی ہے اور ضرورت ہے کہ انسان اس کو اسی طور پر تسلیم کرے۔ ایوب کے تین دوستوں نے بنیادی طور پر یہی جواب دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ تمام مصیبت گناہ کے باعث آتی ہے۔ تاہم الیہو نے بتایا کہ عموماً مصیبت ایک راست شخص کو پاک کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ لہٰذا خدا کا مقصد ایوب کو شخصی راستبازی سے نکال کر ایسی جگہ لانا تھا جہاں وہ مکمل طور پر اس پر بھروسہ کر سکے۔ گلیسن آرچر اس خیال کا خوبصورت خلاصہ پیش کرتا ہے:

''یہ کتاب نیک شخص کی زندگی کی تکلیف اور مصیبت کی خیالی مشکل کو پیش کرتی ہے۔ یہ اس سوال کا جواب دینے کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ نیک شخص کیوں مصیبت اُٹھاتا ہے؟ یہ سوال تین صورتوں میں سامنے آتا ہے: (1) ان برکات سے ہٹ کر جو خدا بخشتا ہے، وہ اس لائق ہے کہ اس سے محبت کی جائے؛ (2) خدا دینداری میں ہماری روح کی پاکیزگی اور مضبوطی کے ذریعہ کے طور پر مصیبت کو آنے کی اجازت دے سکتا ہے؛ (3) خدا کے خیالات اور راہیں انسانی عقل اور ادراک سے باہر ہیں۔ اگرچہ انسان قادرِ مطلق کی وسیع خیالی اور رویا کے ساتھ زندگی کے معاملات پر نظر کرنے کے قابل نہیں تو بھی خدا حقیقت میں جانتا ہے کہ اُسکے اپنے جلال اور ہماری کامل بھلائی کیلئے کیا بہتر ہے۔ یہ جواب ایوب کے تین تسلی دینے والے دوستوں، الیفز، بلدد اور ضوفر کے نظریات کے خلاف دیا گیا۔''

یقیناً اس کتاب کا مزید مقصد زمانوں سے خدا اور ابلیس کے درمیان پائی جانے والی کشمکش کو ظاہر کرنا ہے اور یہ واضح کرنا بھی ہے کہ اس کشمکش کا مصیبت کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ آخر میں یہ رومیوں 28:8 میں پائی جانے والی سچائی کو بیان کرتی ہے۔

مرکزی شخصیات:

ایوب، بے الزام اور راست شخص، ابلیس، ایوب پر الزام لگانے والا، الیفز، بلدد، ضوفر، اور الیہو، ایوّب کے دوستوں میں سب سے نوجوان اور دانشمند جو ایوب کو مشورت دینے کیلئے آیا۔

ایوب کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

ایوب کی کتاب میں مسیح کو مختلف طریقوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ایوب چھڑانے والے کو تسلیم کرتا ہے (19 :25-27) اور ایک درمیانی کیلئے دُعا کرتا ہے (23:33;33:9)۔ اُسے معلوم ہے اُسے کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اُس سے ''مصیبت'' اُٹھانے کے بھید کو بیان کر سکے اور اس کا جواب صرف مسیح میں دیا گیا ہے جو ہماری مصیبت میں شریک ہوا اور بالآخر ابلیس کے الزمات کا جواب دیا جو کلی طور پر خدا کے خلاف ہیں اور اُس نے ابلیس کو شکست دی (عبرانیوں 15:4; 14:2-18 رومیوں 32:8-34)۔

شخص مطالعہ کیلئے: خاکہ

1 تمہید: ایوب کی مصیبت (1:1-13:2)

ا۔ اسکے حالات اور کردار (1:1-5)

ب۔ اسکی مصیبتیں اور انکالانے والا ۔ ابلیس (1:6-10:2)

1:6-12	1:13-22	2:1-10

ج۔ اسکے تسلی دینے والے (2:11-13)

2۔ تینوں دستوں کی جھوٹی تسلی یا افتتاحی الفاظ

ا۔ بحث کا پہلا دور (3:1-14:22)

1۔ ایوب کا نوحہ (3:1-26)

2۔ الیفز کا جواب (4:1-5:27)

4:1-11	5:1-7	5:17-27
4:12-21	5:8-16	

3۔ اور ایوب کا جواب (6:1-7:21)

6:1-7	6:24-30	7:11-21
6:8-13	7:1-6	
6:14-23	7:7-10	

4۔ بلدد کا جواب (8:1-22)

8:1-7	8:8-10	8:11-22

5۔ اور ایوب کا جواب (9:1-10:22)

9:1-12	9:25-35	10:8-17
9:13-24	10:1-7	10:18-22

6۔ ضوفر کا جواب (11:1-20)

6-1:11	12-7:11	20-13:11

7۔ اورایوب کا جواب(22:14-1:12)

6-1:12	19-13:13	17-13:14
12-7:12	28-20:13	22-18:14
25-13:12	6-1:14	
12-1:13	12-7:14	

بحث کا دوسرا دور(34:21-1:15)

1۔ الیفز کا جواب(35-1:15)

16-1:15	35-17:15

2۔ اورایوب کا جواب(16:17-1:16)

5-1:16	22-18:16	16-6:17
17-6:16	5-1:17	

3۔ بلدد کا جواب(21-1:18)

4-1:18	21-5:18

4۔ اورایوب کا جواب(29-1:19)

6-1:19	22-7:19	29-23:19

5۔ ضوفر کا جواب(29-1:20)

11-1:20	19-12:20	29-20:20

6۔ اورایوب کا جواب(34-1:21)

16-1:21	26-17:21	34-27:21

ج۔ بحث کا تیسرا دور(40:31-1:22)

1۔ الیفز کا جواب(30-1:22)

11-1:22	20-12:22	30-21:22

2۔ اورایوب کا جواب(25:24-1:23)

11-1:23	7-1:24	17-13:24
17-8:23	12-1:24	25-18:24

3۔ بلدد کا جواب(6-1:25)

4۔ اورایوب کا جواب(40:31-1:26)

4-1:26	20-1:29	12-9:31
14-5:26	25-21:29	15-13:31
6-1:27	8-1:30	23-16:31
12-7:27	15-9:30	28-24:31
23-13:27	23-16:30	37-29:31
11-1:28	31-24:30	40-38:31
22-12:28	4-1:31	
28-23:28	8-5:31	

3۔ ایہو کی باتیں(24:37-1:32)

ا۔ پہلی تقریر: تکلیف میں ڈالنے کے زریعے خدا کا انسان کو ہدایت بخشنا۔(32:1-33:33)

10-1:32	7-1:33	22-19:33
14-11:32	12-8:33	28-23:33
22-15:32	18-13:33	33-29:33

ب۔ دوسری تقریر: خدا کا انصاف اور ہوشمندی کا ثابت کیا جانا(34:1-37)

9-1:34	20-16:34	37-31:34
15-10:34	30-21:34	

ج۔ تیسری تقریر: خالص اور مسلسل پاکیزگی میں رہنے کے فائدے(35:1-16)

8-1:35	16-9:35

د۔ چوتھی تقریر: خدا کی عظمت اور ایوب کا خدا پر بے انصاف ہونے کا الزام

16-1:36	33-24:36	20-14:37
23-17:36	13-1:37	24-21:37

4۔ گردباد میں سے خدا کا مکاشفہ(38:1-42:6)

ا۔ پہلا مکاشفہ(38:1-40:5)

1۔ تخلیق کائنات میں خدا کی کامل قدرت کا اعلان کیا گیا۔

7-1:38	30-25:38	12-5:39
11-8:38	33-31:38	18-13:39
15-12:38	38-34:38	25-19:39
18-16:38	41-39:38	30-26:39
24-19:38	4-1:39	

2۔ ایوب خود کو مجرم تسلیم کرتا ہے(40:1-5)

ب۔ دوسرا مکاشفہ: خدا کی قدرت اور انسان کی کمزوری، ایوب کا عاجزانہ جواب (40:6-42:6)

9-6:40	24-19:40	6-1:42
14-10:40	11-1:41	
18-15:40	34-12:41	

5۔ آخری تاثرات(42:7-17)

ا۔ خدا جھوٹی تسلی دینے والوں کو ملامت کرتا ہے(42:7-9)

ب۔ ایوب کی بحالی اور اجر(42:10-17) زبور

مزامیر

(دعابذریعہ ستائش)

مصنف اور کتاب کا نام:

زبور کی کتاب بائبل مقدس کی سب سے طویل کتاب ہے اور کلام مقدس میں سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی کتاب ہے۔ اس لیے کہ یہ ہماری زندگی کے تمام تجربات میں انسانی دل کے ساتھ کلام کرتی ہے۔ بار بار ٹھنڈی آہیں، گیت گانے کے ذریعہ دُعا اور ستائش میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ اگرچہ مزامیر کے بیشتر حوالہ جات میں اُنکے مصنفین کا کوئی ذکر نہیں ملتا تو بھی اکثر اُن کے عنوانات سے مصنف کا اشارہ ملتا ہے۔ مندرجہ ذیل چارٹ ایسے مزامیر کے مصنفین کا بیان کرتا ہے جن کے ناموں کا عنوانات میں ذکر پایا جاتا ہے۔

مزامیر کے مصنفین

داؤد	78	کتاب 1، کتاب 2، 18، کتاب 3، 1، کتاب 4، 2؛ کتاب 5، 15
آسف	12	زبور 50، 73-83
بنی قورح	12	زبور 42-49؛ 84؛ 86؛ 87؛ 88
سلیمان	2	زبور 72، 127
موسیٰ	1	زبور 90
ایتان	1	زبور 89
گُمنام	44	زبور 71؛ 91-102؛ 104-107؛ 111-121؛ 123؛ 125-126؛ 128-130؛ 132؛ 134-137؛ 146-150

عبرانی زبان میں زبور کی کتاب کا عنوان ''ستائش'' یا ستائشوں کی کتاب'' ہے۔ صرف 145 زبور کا عنوان ''ستائش'' ہے، لیکن ستائش مزامیر کا دل ہے۔ مزامیر ایسے گیت یا نظمیں ہیں جو موسیقی کے سازوں کے ساتھ گائے جاتے ہیں۔ لفظ ''مزامیر'' ایک عبرانی لفظ سے اخذ کیا گیا ہے جسکا مطلب ہے گانے کیلئے ''ساز کی تار چھیڑنا''۔

سن تحریر:

بہت وسیع تواریخی دائرہ کار، بے شمار مختلف مرکزی خیالات اور بہت سی مختلف صورتحالوں میں مختلف سامعین کی طرز زندگی کے ساتھ، مزامیر بہت سے مزاجوں اور تجربات کی عکاسی کرتے ہیں جو اُنہی قارئین کے لئے اس بات سے قطع نظر انتہائی اہم بناتے ہیں کہ وہ کس دور میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ بہت سے مختلف مزامیر کی تاریخ کے حوالہ سے گلیسن آرچر یوں لکھتا ہے:

’’اُن میں سے یقیناً زبور 90 سب سے پہلے موسیٰ نے تحریر کیا جو شاید 1405 ق۔م کے قریب ترتیب دیا گیا۔ داؤد کے مزامیر تقریباً 1020 سے 975 ق۔م کے درمیان لکھے گئے، آسف کے مزامیر بھی تقریباً اسی دور میں لکھے گئے؛ 127 زبور سلیمان کے دورِ حکومت میں ممکنہ طور پر 950 ق۔م میں لکھا گیا۔ بنی قورح اور دواز راخی جن کا ذکر کیا گیا ہے، ان کی تاریخ کے متعلق بتانا مشکل ہے؛ شاید یہ اسیری سے پہلے کے ہیں۔ جو مزامیر عنوان کے بغیر ہیں ان میں سے کچھ بلاشبہ داؤد کے ہیں (مثلاً 2 اور 33 زبور) اور کچھ بعد کے دور کے ہیں جو اسیری سے واپسی تک کا بیان کرتے ہیں (جیسے کہ 126 اور 137 زبور اتنا ہی بعد کا ہے جتنی اسیری)۔ تاہم کوئی ایسا ٹھوس ثبوت نہیں ملتا کہ کوئی زبور تقریباً 500 ق۔م کے بعد لکھا گیا ہو‘‘۔

مرکزی خیال اور مقصد:

مزامیر ہمیں پرستش کے عام مرکزی خیال کے ذریعہ اُمید اور تسلی کا پیغام بخشتے ہیں۔ یہ حقیقت میں خدا کی شخصیت اور کام کے حوالہ سے خوف کرنے اور شخصی طور پر شکایات کرنے کے خلاف تریاق کا کام کرتے ہیں۔ یہ پرستش، ایمان اور اسرائیل کی روحانی زندگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ مزامیر میں ہم خدا کے لوگوں کے سادہ، عالمگیر انسانی تجربات کو خدا کی ذات، منصوبہ، حضوری اور وعدوں کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

150 مزامیر کے مجموعہ میں بہت سے مختلف احساسات، حالات اور خیالات پائے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقصد یا مرکزی خیال کا تعین کرنا بہت مشکل ہے لیکن یہ کہنا بہت حد تک مناسب ہوگا کہ تمام مزامیر میں ایک ایماندار کی طرف سے خدا کی بھلائی اور فضل کا شخصی اظہار کیا گیا ہے۔ عموماً ان میں زبور نویس کے اپنے حوصلہ شکنی، اضطراب، یا شکرگذاری کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ جب وہ خدا کے دشمنوں کی مخالفت کا سامنا کرتا ہے یا خدا کی مختلف نیکیوں پر غور کرتا ہے لیکن گو زبور نویس غمناک یا انتہائی شادمان ہو، وہ ہمیشہ اپنا اظہار اس طور پر کرتا ہے جیسے زندہ خدا کی حضوری میں ہو۔ بیشک کچھ ایسے مزامیر ہیں جن میں زیادہ تر خیالات اور مکاشفات خدا ہی کے متعلق ہیں۔ جیسے کہ 2 زبور لیکن ایسا بہت کم ہے۔

بہت سے مزامیر خدا کے کلام، اُسکی صفات کا جائزہ پیش کرتے ہیں اور ان میں آنے والے مسیح کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

مزامیر کی تقسیم:

مزامیر دراصل ایک میں پانچ کتب ہیں۔ ذیل میں دی گئی کتابوں کی تقسیم کا آخر خدا کی تمجید پر ہوتا ہے جبکہ زبور 150 میں خدا کی تمجید کو ایک خاص مقام حاصل ہے اور پورا مجموعہ ایک مناسب نتیجہ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

اپفنس نے کہا، ’’عبرانیوں نے مزامیر کو پانچ کتب میں تقسیم کیا تا کہ یہ ایک اور توریت بن سکے‘‘۔ یہودی طرزِ تفسیر میں زبور 1:1 بیان کرتا ہے، ’’موسیٰ نے اسرائیلیوں کو شریعت کی پانچ کتابیں دیں اور اُسکی مماثلت سے داؤد نے اُنہیں مزامیر کی کتاب پانچ حصّوں میں بخشی۔

مندرجہ ذیل خاکہ میں توریت سے اُسکی مماثلت کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

1۔ انسان اور تخلیقِ کائنات کے متعلق مزامیر (1-41)۔ پیدائش کی کتاب سے مماثلت۔
2۔ اسرائیل اور مخلصی کے متعلق مزامیر (42-72)۔ خروج کی کتاب سے مماثلت۔
3۔ پرستش اور ہیکل کے متعلق مزامیر (73-89)۔ احبار کی کتاب سے مماثلت۔
4۔ زمین پر ہمارا عارضی قیام (90-106)۔ گنتی کی کتاب سے مماثلت۔
5۔ تمجید اور خدا کے کلام کے متعلق مزامیر (107-150)۔ استثنا کی کتاب سے مماثلت۔

کتاب کی تقسیم پر غور کرنے کا ایک اور طریقہ:

کتاب	مزامیر	مصنف	عام عنوان
1	1-41	داؤد	پرستش کے نغمات
2	42-72	داؤد اور قورح	شفاعتی گیت
3	73-89	زیادہ تر آسف	شفاعتی گیت
4	90-106	زیادہ تر گمنام مصنفین	ستائش کے ترانے
5	107-150	داؤد اور گمنام مصنفین	ستائش کے ترانے

مزامیر کی درجہ بندیاں اور اقسام:

اقسام کے لحاظ سے، مندرجہ ذیل درجہ بندیوں پر عام طور پر اتفاق رائے کا اظہار کیا جاتا ہے:

1۔ **نوحہ اور شفاعت**، شخصی (3 زبور) یا اجتماعی (44 زبور)؛

2۔ **شکرگذاری** اور **ستائش**، شخصی (30 زبور) یا اجتماعی (65 زبور)؛

3۔ خدا پر **بھروسہ** (4 زبور)؛

4۔ **یہواہ کی تخت نشینی کے گیت**: یروشلیم کے متعلق مزامیر (48 زبور)، شاہانہ مزامیر (جن میں سے کچھ مسیح کے متعلق ہیں؛ زبور 2, 110)؛

5۔ **نصیحت آمیز** اور **حکمت کے مزامیر** (زبور 1, 37, 119)۔

6۔ **موضوعاتی مزامیر**: مزامیر کی اُنکے خاص خیالات کی بنا پر درجہ بندی کی جاسکتی ہے جیسے کہ: تخلیق کائنات سے متعلق مزامیر (زبور 8,19)، فطرت سے متعلق مزامیر (زبور 19;104)، ابجدی یا زبانی یاد کرنے والے مزامیر (زبور 111,112,119)، خروج (زبور 78)، توبہ (زبور 6)، نقل مکانی کے مزامیر (120 زبور) مسیح کے متعلق مزامیر اور وہ جن میں مسیح کے متعلق، پیشن گوئیاں پائی جاتی ہیں جیسے کہ زبور 2,8,16,22,40,45,72,110,118۔

مرکزی شخصیات:

بعض اوقات مزامیر کے عنوانات زبور کے مضمون یا مصنف کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جیسے کہ داؤد یا بنی قورح، جبکہ مزامیر کے متن میں ایسا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اسکی بجائے ایسا نظر آتا ہے کہ خدا کے لوگوں اور اُنکی پرستش اور خدا کے ساتھ اُنکے چلنے کا زیادہ سے زیادہ ذکر ملتا ہے۔

مزامیر میں مسیح کی جھلک:

بہت سے مزامیر مسیح کے متعلق لکھے گئے ہیں اور مسیح کی شخصیت اور کام بیان کرتے ہیں وہ مندرجہ ذیل درجہ بندیوں میں آتے ہیں:

1 **خاص طور پر مسیح کے متعلق**: یہ مزامیر کم و بیش مسیح کے متعلق ہوتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح زبور نویس مسیح کا مثیل ہوتا ہے (مقابلہ کریں 9,4:69;20:34) لیکن حوالہ کے دوسرے پہلوؤں کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ تاہم اس صورت میں یسوع اور رسولوں نے زبور کے معروف بیانات کا اطلاق اپنے تجربات پر کیا (جیسے کہ 8:109 کا اعمال 20:1 میں)۔

2 **تمثیلی۔ نبوتی**: اگرچہ زبور نویس اپنا شخصی تجربہ بیان کرتا ہے تو بھی اظہارِ بیان اس قسم کا ہوتا ہے جو اُس کی زندگی سے آگے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور تاریخی طور پر مسیح کی شخصیت ہی میں مسیح ثابت ہوتا ہے (22 زبور)۔

3 **بلاواسطہ مسیح کے متعلق**: جب ایک زبور لکھا گیا تو اس کا اشارہ داؤد کے گھر یا بالخصوص بادشاہ کی طرف تھا لیکن اُس کی آخری اور حتمی تکمیل صرف مسیح کی شخصیت میں نظر آتی ہے (72,45,2)۔

4 **خالصتاً نبوتی**: کسی اور شخص یا داؤد کے بیٹے کے متعلق کوئی حوالہ دیئے بغیر براہِ راست مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے (110 زبور)۔

5 **تخت نشینی**: یہ وہ مزامیر ہیں جو خداوند کی آمد اور اُسکی بادشاہت قائم کرنے کا بیان کرتے ہیں جن کی مسیح یسوع میں تکمیل ہوئی (96-99)۔

خاص پیشن گوئیاں کی تکمیل جن کا مسیح پر اطلاق ہوتا ہے:

	پیشن گوئیاں	زبور	نئے عہد نامہ کا حوالہ
1	پیدائش	4:104	عبرانیوں 7:1
2	خاکساری	4:8	عبرانیوں 6:2
3	الوہیت	6:45	عبرانیوں 8:1
4	خدمت	9:69	یوحنا 17:2
5	رد کیا جانا	22:118	متی 42:21
6	اُس کے ساتھ دغا	9:41	یوحنا 18:13
7	مصلوبیت کے واقعات	22	متی 39:27, 43, 46;لوقا 35:23
8	مردوں میں سے جی اُٹھنا	2 ، 16	اعمال2 27:2
9	آسمان پر اُٹھایا جانا	18:68	افسیوں 8:4
10	حکومت	26:102	عبرانیوں1 11:1

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

1۔پہلی کتاب: پرستش کے نغمات۔(زبور 1-41)

زبور 1: مبارک آدمی: دوطرزِ زندگیوں کا مقابلہ: کلام اور دنیا

زبور 2: مسیح بادشاہ: خدا اور مسیح کے خلاف جمع ہونا۔

زبور 3: مشکلات کے درمیان اطمینان: خطرہ میں تحفظ

زبور 4: خدا پر بھروسہ کیلئے شام کی دُعا۔

زبور 5: خدا کی حضوری میں خدا پر اعتماد کرنے کیلئے صبح کی دُعا

زبور 6: گہرے رنج میں ایک جان کی دُعا

زبور 7: پناہ کیلئے دُعا

زبور 8: خالق کا جلال اور انسان کی عظمت

زبور 9: خدا کے انصاف کیلئے شکرگذاری کی دُعا

زبور 10: بدکار کے گرائے جانے کی دُعا

زبور 11: خدا بطور پناہ گاہ اور حفاظت

زبور 12: جھوٹی زبانوں کے خلاف مدد کیلئے دُعا

زبور 13: مصیبت میں مدد کیلئے دُعا

زبور 14: حماقت کا بیان اور انسان کی بدکرداری

زبور 15: دیندار شخص کا بیان

زبور 16: خداوند بطور اپنے مقدسوں کی پناہ گاہ

زبور 17: خدا کے انصاف کے ذریعہ رہائی کی دُعا

زبور 18: رہائی کیلئے ستائش کی دُعا

زبور 19: تخلیق کے کاموں اور تحریری کلام میں خدا کا مکاشفہ

زبور 20: دشمنوں پر فتح کیلئے دُعا

زبور 21: خداوند بطور بادشاہ کی قوت

زبور 22: صلیب کی ایک تصویر: سخت اذیت اور ستائش کا زبور

زبور 23: الٰہی چرواہے کی ایک تصویر: خدا کی بھلائی کا زبور

زبور 24: جلال کے بادشاہ کا زبور

زبور 25: ایک ابجدی زبور: رہائی، راہنمائی اور معافی کیلئے دُعا

زبور 26: صداقت اور مخلصی کیلئے التجا

زبور 27: خداوند پر بے خوف اعتماد کرنے کی دُعا

زبور 28: مدد کیلئے دعا اور اسکے جواب کیلئے ستائش: خداوند میری چٹان

زبور 29: خدا کی زوردار آواز

زبور 30: ضرورت کے وقت میں خدا کی وفاداری کیلئے شکرگذاری کی دُعا

زبور 31: شکایت، شفاعت اور تمجید کی دُعا

زبور 32: معافی اور خدا پر اعتماد کی برکت

زبور 33: خالق اور رہائی بخشنے والے کے طور پر خداوند کی تمجید

زبور 34: مہیا کرنے اور چھڑانے والے کے طور پر خداوند کی تمجید

زبور 35: انصاف اور دشمنوں سے بچاؤ کیلئے دُعا۔

زبور 36: آدمیوں کی بدکرداری کا خدا کی مہربانی سے مقابلہ

زبور 37: خداوند میں آرام پانے کی التجا

زبور 38: گناہ کے بھاری بوجھ کو تسلیم کرتے ہوئے دوبارہ ملاپ کیلئے دعا:

زبور 39: دعا جو انسان اپنی کمزوری کو تسلیم کرتے ہوئے کرتا ہے۔

زبور 40: خوشی کے تجربے اور نجات کی اُمید کیلئے ستائش

زبور 41: سخت مخالفت میں خدا کی برکات کیلئے ستائش

2۔دوسری کتاب: شفاعتی گیت (زبور 42-72)۔

زبور 42-43: خدا کی آرزو رکھنا اور خداوند کی نجات کی اُمید کرنا۔

زبور 44: قومی نوحہ اور مخلصی کیلئے دُعا

زبور 45: داؤد کے بیٹے کی شادی کا گیت۔

زبور 46: خدا ہماری پناہ گاہ اور قوت ہے۔

زبور 47: خداوند فاتح بادشاہ ہے۔

زبور 48: کوہِ صیون، خوبصورت شہر کیلئے ستائش۔

زبور 49: حکمت سے خالی دولت مندوں کا کھوکھلا پن۔

زبور 50: شکرگزاری کی قربانی۔

زبور51: گناہ کا اقرار اور معافی۔

زبور52: متکبرانہ نہ بدکرداری کا بے اثر ہونا۔

زبور53: بیدین شخص کی تصویر۔

زبور54: خداوند ہماری مدد۔

زبور55: خداوند راستباز کو قیام بخشتا ہے۔

زبور56: اپنے خوف میں بھروسہ کرنا۔

زبور57: تنہائی میں خداوند کو سربلند کرنا۔

زبور58: یقیناً راستباز کو اجر ملے گا۔

زبور59: دشمنوں سے رہائی کی دُعا۔

زبور60: قوم کی رہائی کی دُعا۔

زبور61: گرے جانے والے دل کیلئے دُعا۔

زبور62: خداوند کا انتظار کرنا۔

زبور63: خدا کی محبت کی پیاس رکھنا۔

زبور64: حفاظت کیلئے دُعا۔

زبور65: زمین اور انسان کیلئے خدا کی فیاضی۔

زبور66: یاد رکھیں خدا نے کیا کیا ہے۔

زبور67: تمام لوگوں کو خدا کی تمجید کرنے کی دعوت۔

زبور68: خدا غمزدہ لوگوں کا باپ ہے۔

زبور69: خدا کے ترس کے مطابق رہائی کیلئے دُعا۔

زبور70: غریب اور ضرورت مند لوگوں کیلئے دُعا۔

زبور71: درازیِ عمر کیلئے دُعا۔

زبور72: مسیح کا جلالی دورِ حکومت۔

3۔تیسری کتاب: شفاعتی گیت (زبور 73-89)۔

زبور73: ابدی ماحول کیلئے دُعا۔

زبور74: قومی مخالفت کے دور میں مدد کیلئے درخواست۔

زبور75: انصاف خداوند کا ہے۔

زبور76: یعقوب کے خدا کی فتح مند قوت

زبور77: مصیبت کے دن، خدا کی عظمت کو یاد کرنا۔

زبور78: اسرائیل کی تاریخ سے سیکھے اسباق

زبور79: خداوند کے حضور التجا کہ وہ اپنی چراگاہ کی بھیڑوں کو یاد رکھے۔

زبور80: خدا کے رحم کیلئے اسرائیل کی درخواست

زبور81: اسرائیل کیلئے خدا سے التجا کہ وہ خداوند کی بات سنے۔

زبور82: بے انصاف قاضیوں کو تنبیہ کی گئی۔

زبور83: اسرائیل کے دشمنوں کی عدالت کیئے دُعا

زبور84: خدا کی حضوری کی گہری خواہش

زبور85: بیداری کیلئے دُعا

زبور86: قوم پر رحم کی دُعا

زبور87: صیون میں رہنے کی خوشی

زبور88: مایوسی کے اندھیرے میں دُعا

زبور89: محبت میں خدا کی ذات اور وعدوں کو مانگنا

4۔چوتھی کتاب: ستائش کے ترانے (زبور106۔ 90)

زبور90: ہمیں اپنے دن گننا سکھا۔

زبور91: حق تعالیٰ کی پناہ میں

زبور92: خداوند کی تمجید میں

زبور93: یہواہ جلال سے سلطنت کرتا ہے

زبور94: یہواہ زمین کا مصنف ہے: بدلہ وہی دیتا ہے۔

زبور95: آؤ اپنے خالق کے حضور گھٹنے ٹیکیں: پرستش کرنے کیلئے بلاہٹ۔

زبور96: خداوند کی پرستش کرو جو راستی سے زمین کی عدالت کرے گا۔

زبور97: خوشی مناؤ! خداوند سلطنت کرتا ہے

زبور98: خداوند کیلئے ایک نیا گیت گاؤ۔

زبور99: خداوند کو سربلند کرو جو سلطنت کرتا ہے۔

زبور100: خوشی سے خداوند کی خدمت کرو: وہ خداوند ہے اور بھلا ہے۔

زبور101: پاک زندگی بسر کرنے کا عہد

زبور102: ایک مقدس کی دُعا جو بوجھ کے نیچے دبا ہے

زبور103: خداوند کو مبارک کہو: اُسکی رحمتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں

زبور104: خدا تمام مخلوقات کی فکر کرتا ہے۔

زبور105: نجات کی تاریخ میں خداوند کے وفادارانہ اقدام

زبور106: یہواہ کی محبت اور اسرائیل کی نافرمانی کی ایک یادگار۔

5۔ پانچویں کتاب: ستائش کے ترانے (زبور 107 - 150)

زبور107: بے شمار مشکلات سے رہائی کیلئے خدا سے دُعا۔

زبور108: فتح مندی کیلئے ستائش اور دُعا

زبور109: دشمنوں کے خلاف بدلہ اور سزا کیلئے دُعا۔

زبور110: مسیح کی بادشاہ کاہن جنگجو کے طور پر تصویر

زبور111: خدا کی وفاداری کی خوشی منانا

زبور112: ایمان کی جیت

زبور113: سربلند خداوند کی تمجید کرنا جو پست ہو گیا۔

زبور114: خروج کیلئے تمجید

زبور115: بتوں کی کمزوری اور خداوند کی عظمت

زبور116: رہائی کیلئے خداوند کی تمجید

زبور117: تمام لوگوں کا مل کر ستائش کرنا

زبور118: خدا کی نجات بخش بھلائی کیلئے تمجید کرنا

زبور119: کلام مقدس کی تعریف میں۔

زبور120: تہمت لگانے والوں سے رہائی کی دُعا

زبور121: خداوند میرا محافظ ہے۔

زبور122: یروشلیم کی سلامتی کی دُعا

زبور123: رحم کیلئے درخواست

زبور124: ہمارا مددگار آسمان اور زمین کا خالق ہے

زبور125: اسرائیل کی سلامتی ہو۔

زبور126: بحالی کیلئے ستائش

زبور127: بچوں کیلئے ستائش جو خداوند کی طرف سے ایک تحفہ ہیں

زبور128: خداوند کی طرف سے مبارک گھرانا

زبور129: مصیبت زدہ کی دُعا۔

زبور130: خدا کی مخلصی کا انتظار کرنا۔

زبور131: خداوند پر بچے کی مانند بھروسہ کرنا۔

زبور132: صیون پر خداوند کی برکت

زبور133: بھائیوں کی یگانگت کی برکت۔

زبور134: رات کو خداوند کی ستائش۔

زبور135: خدا کے عجیب کاموں کیلئے ستائش

زبور136: خدا کے رحم کیلئے ستائش جو ابد تک قائم رہتا ہے۔

زبور137: اسیری پر آنسو۔

زبور138: خداوند دُعا کا جواب دیتا اور خاکسار کو رہائی بخشتا ہے۔

زبور139: خداوند مجھے جانتا ہے۔

زبور140: رہائی کیلئے دعا: تو میرا خدا ہے۔

زبور141: میری دعا بخور کی مانند ہو۔

زبور142: خداوند کے سوا کوئی نگہداشت نہیں کرتا؛ وہی اکیلا میرا حصّہ ہے۔

زبور143: راہنمائی کیلئے دُعا؛ ہموار راہ پر میری راہنمائی کر۔

زبور144: خداوند میری چٹان اور میری طرف سے جنگ کرنے والا ہے۔

زبور145: خداوند کی عظمت اور عجیب کاموں کیلئے اُسکی ستائش کرو۔

زبور146: خداوند کی تمجید کرو جو عظیم مددگار ہے۔

زبور147: خداوند کی تمجید کرو جو شکستہ دلوں کو شفا بخشتا ہے۔

زبور148: خداوند کی تمجید کرو جو ذی فہم خالق ہے۔

زبور149: خداوند کی تمجید کرو جسکی خوشنودی اُسکے لوگوں میں ہے۔

زبور150: خداوند کی تمجید کرو

امثال

(حکمت بذریعہ حکم)

مصنف اور کتاب کا نام:

1۔سلاطین 32:4 کے مطابق، سلیمان نے 3,000امثال اور 1005 گیت لکھے۔اور اگر چہ اُس نے اس کتاب میں بیشتر امثال تحریر کیں تو بھی بعد کے ابواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اکیلا ہی اس کتاب کا مصنف نہیں تھا۔تین حصّے سلیمان کا ذکر کرتے ہیں؛ 1:1-18:9؛ 1:10-16:22اور1:25-27:29۔تا ہم آخری حصّہ (1:25-27:29) میں پائی جانے والی امثال کا انتخاب حزقیاہ بادشاہ کی کمیٹی نے سلیمان کے مجموعہ سے کیا(1:25)۔امثال 17:22 میں ''داناؤں کی باتوں کا ذکر ہے اور 23:24 میں مزید اضافی طور پر یہ بتایا گیا ہے،''یہ بھی داناؤں کے اقوال ہیں''۔امثال 17:22-21 میں ایک تعارف پیش کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے یہ حصے دانا آدمیوں کی گروہ نے ملکر تحریر کئے نہ کہ صرف سلیمان نے۔30 باب بالخصوص یاقہ کے بیٹے اُجور کا بیان کرتا ہے اور 1:31-9 میں لموایل بادشاہ کا ذکر ہے۔

یقیناً امثال نام اُسکے مختصر اُصولات یا کہاوتوں سے اخذ کیا گیا ہے جو ایک خاص انداز میں سچائی کو بیان کرتی ہیں۔امثال کیلئے عبرانی لفظ کا مطلب ہے''متوازی''،''یکساں'' یا''موازنہ''۔یہ ایسے موازنہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اخلاقی اُصول کو واضح کرتا ہے۔امثال میں نہ صرف یکساں خیالات کا موازنہ پایا جاتا ہے بلکہ اس میں مختلف باتوں کا موازنہ بھی پایا جاتا ہے جسے متضادیت کہا جاتا ہے۔

عنوان اس حقیقت سے اخذ کیا گیا کہ یہ کتاب اخلاقی اور روحانی راہنمائی کا خاکہ ہے جو ایک شخص کے حکمت سے زندگی بسر کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

سنِ تحریر: 950-700 ق۔م

حکمت کی کتاب کے طور پر امثال کی کتاب صرف ایک تاریخی کتاب ہی نہیں بلکہ اسرائیل میں مکتب حکمت کی کتاب کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔سلیمان کی امثال اس کی موت سے پیشتر لکھی گئیں اور باقی حزقیاہ کے فقہیوں نے 700 ق۔م کے تقریباً جمع کیں۔

مرکزی خیال اور مقصد:

جیسا کہ کتاب کے نام اور 'امثال' کی اصطلاح سے ظاہر ہے۔کتاب کا مرکزی خیال اور مقصد زندگی گزارنے کیلئے حکمت ہے۔لہٰذا یہ زندگی کے ہر ایک پہلو کے متعلق خاص ہدایات فراہم کرتی ہے؛ گناہ، بھلائی، دولت، غربت، زبان، تکبرّ، حلیمی، انصاف، خاندان(والدین، بچے، تربیت)، کینہ پروری، فساد، پیٹو پن، محبت، سستی، دوست، زندگی اور موت۔روزمرہ زندگی کیلئے حکمت کے لحاظ سے امثال کی کتاب سے زیادہ عملی اور کوئی کتاب نہیں۔

بنیادی مرکزی خیال یہ ہے''**خداوند کا خوف علم کا شروع ہے**''۔(7:1)۔خدا کے خوف کی عدم موجودگی احمقانہ زندگی کا باعث بنتی ہے۔خداوند کا خوف ماننا اُسکے پاک کردار اور قوت میں احترام سے اُسکے حضور کھڑے ہونا ہے۔وریں اثنا امثال کی کتاب ظاہر کرتی ہے کہ سچی حکمت خداوند کے خوف تک راہنمائی کرتی ہے (1:2-5)۔

مرکزی شخصیات:

امثال کی کتاب ہر ایک کیلئے لکھی گئی اسلئے کسی ایک شخص کا ذکر نہیں کیا گیا۔

امثال کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

8 باب میں، حکمت کو ایک شخص کے طور پر پیش کیا اور اُسے اُسکی کاملیت میں دیکھا گیا ہے۔یہ الٰہی ہے (8:22-31)، یہ جسمانی اور روحانی زندگی کا سرچشمہ ہے(18:3;8:35-36)، یہ راست اور اخلاقیات سے متعلق ہے(8:8-9)اور یہ ان سب لوگوں کیلئے دستیاب ہے جو اُسے حاصل کرینگے(8:1-6,32-35)۔یہ

حکمت جسم میں مسیح کی شخصیت کے ذریعہ آئی ''جس میں حکمت اور معرفت کے تمام خزانے پوشیدہ ہیں'' (کلسیوں 3:2)۔ ''لیکن تم اُسکی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی'' (1۔کرنتھیوں 1:30 مقابلہ کریں 1۔کرنتھیوں 1:22-24)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

1۔تعارف: امثال کی کتاب کا مقصد (1:1-7)

2۔حکمت کے اُصولات: نوجوان کیلئے امثال (1:8 - 18:9)

الف۔ والدین کی تابعداری کریں (1:8-9)

ب۔ بُری صحبت سے بچیں (1:10-19)

ج۔ حکمت کی بلاہٹ اور نصیحت کی طرف توجہ کریں (1:20-33)

د۔ زانیہ عورت سے بچیں (2:1-22)

ہ۔ خدا پر بھروسہ کریں اور اُسکی تعظیم کریں (3:1-12)

و۔ حکمت کی برکات (3:13-20)

ز۔ دوسروں سے مہربانی اور فیاضی سے پیش آئیں (3:21-35)

ح۔ حکمت حاصل کریں (4:1-9)

ط۔ بُری صحبت سے بچیں (4:10-19)

ی۔ سب باتوں سے زیادہ اپنے دل کی حفاظت کریں (4:20-27)

ک۔ زنا کاری نہ کریں (5:1-14)

ل۔ اپنے/اپنی شریک حیات کے ساتھ وفادار رہیں (5:15-23)

م۔ کسی کے ضامن نہ بنیں (6:1-5)

ن۔ سُستی سے بچیں (6:6-19)

س۔ زنا کاری سے بچیں (6:20-35)

ع۔ زانیہ عورت سے بچیں (7:1-27)

ف۔ حکمت اور حماقت کا مقابلہ (8:1-9:18)

3۔سلیمان کی امثال (10:1 - 24:34)

الف۔ دیندار اور بدکردار کے فرق کو بیان کرنے والی امثال (10:1-15:33)

ب۔ دینداری کی زندگی کیلئے حوصلہ افزا امثال (16:1-22:6)

ج۔ مختلف عادات کے متعلق امثال (22:17-23:35)

د۔ مختلف لوگوں کے متعلق امثال (24:1-34)

4۔سلیمان کی امثال جنکی حزقیاہ کے آدمیوں میں نقل تیار کی (25:1 - 29:27)

الف۔ دوسروں کے ساتھ تعلق امثال (25:1-26:28)

ب۔ اعمال سے متعلق امثال (27:1-29:27)

5۔اُجور کی باتیں (30:1 - 33)

الف۔ شخصی باتیں (30:1-14)

ب۔ عددی امثال (30:15-33)

6۔لموایل کی باتیں (31:1 - 9)

7۔لائق بیوی (31:10 - 31)

واعظ

(سچائی بذریعہ حقیقت)

مصنف اور کتاب کا نام:

دوایسی سطریں ہیں (خارجی اور داخلی) جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سلیمان واعظ کی کتاب کا مصنف ہے۔ خارجی ثبوت کے طور پر یہودی روایت سلیمان کو اس کتاب کا مصنف بیان کرتی ہے۔ داخلی طور پر، ایسی بہت سی سطریں ہیں جو ثبوت کے طور پر سلیمان کے مصنف ہونے کا یقینی اظہار کرتی ہیں۔ سب سے پہلے مصنف خود اپنی پہچان کراتا ہے،"**شاہِ یروشلیم داؤد کے بیٹے واعظ کی باتیں**"(1:1) پھر کتاب میں مصنف کی افضل حکمت (16:1)، دولت کی فراوانی (7:2)، خوشی کے مواقع (3:2) اور وسیع تعمیری سرگرمیوں (6-4:2) سب سلیمان کے مصنف ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ سادہ سی بات ہے کہ داؤد کی اولاد میں سے کوئی ان بلندیوں تک نہ پہنچا۔ واعظ کا عنوان ہفتادی ترجمہ سے اخذ کیا گیا۔ یونانی لفظ کا مطلب ہے "جماعت"۔ عبرانی عنوان کا مطلب "وہ جو مدعو کرتا اور جماعت میں بولتا ہے" یا "ایک مبلغ"۔

سنِ تحریر: 931ق۔م

یہودی روایت کے مطابق سلیمان نے اپنے ابتدائی سالوں میں غزل الغزلات کی کتاب لکھی جو ایک نوجوان کی محبت کا اظہار تھا۔ اُس نے امثال کی کتاب پختگی کے سالوں میں لکھی جو ایک درمیانی عمر کے انسان کی حکمت کو ظاہر کرتی ہے۔ یقیناً واعظ کی کتاب اُس نے اپنی عمر رسیدگی کے دور میں لکھی جو ایک بوڑھے شخص کے غم کا اظہار کرتی ہے (مقابلہ کریں 1:12)۔ بیشک واعظ کی کتاب سلیمان کی سخت اخلاقی غلطیوں پر پچھتانے اور توبہ کرنے کو بیان کرتی ہے جنکا 1۔سلاطین 11 باب میں ذکر ہے۔ لہذا واعظ کی کتاب سلیمان کی موت اور بعدازاں بادشاہت کے 931ق۔م میں تقسیم سے ذرا پہلے لکھی گئی۔

مرکزی خیال اور مقصد :

بنیادی خیال خدا کے بغیر زندگی کا خالی پن ہے۔ اس مرکزی خیال میں سے چار کلیدی مقاصد سامنے آتے ہیں:

پہلا مقصد:

یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ خدا کے بغیر زندگی کا کوئی مطلب نہیں، سلیمان ایسی کامیابیوں اور انسانی حکمت پر اعتماد کرنے سے اجتناب کرتا ہوا نظر آتا ہے؛ وہ واضع کرتا ہے کہ انسان کے تمام مقاصد یا جو کچھ ایک انسان کو "بھلا معلوم ہوتا ہے"۔ ان سب کا نتیجہ یقیناً عدم آسودگی اور خالی پن میں نکلتا ہے۔ سلیمان اپنے تجربات کے خالی پن کو بیان کرتا ہے تا کہ اُس کے قارئین خدا کیلئے شدید تڑپ رکھیں۔ وہ یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اُنکی خوشی کی تلاش کو کوئی انسان خود سے زندگی کو سمجھنے کے ذریعہ پورا نہیں کر سکتا۔

دوسرا مقصد:

سلیمان اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ زندگی میں بہت سی باتوں کو پورے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا، جسکا یہ مطلب ہے کہ ہمیں ایمان سے زندگی بسر کرنی چاہئے نہ کہ اس پر جو نظر آتا ہے۔ زندگی ایسے واقعات سے بھرپور ہے جنکا بیان نہیں ہو سکتا۔ زندگی میں ایسی بہت سے باتیں ہیں جنکو انسان نہ تو سمجھ سکتا ہے اور نہ ان پر قابو پا سکتا ہے لیکن ایمان کے ذریعہ ہم خدا کی اعلیٰ حکمت اور کام پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ بہت حد تک ایوب کی کتاب کی طرح، واعظ کی کتاب نہ صرف انسان کے فانی (محدود) ہونے پر زور دیتی ہے بلکہ اس بات پر بھی کہ اسے ایک مکاشفہ کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہئے۔ زمین پر "سورج کے نیچے" زندگی بسر کرنے سے زندگی کا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس کی روشنی میں انسان کو زمینی ظاہری پن سے بڑھکر سوچنا چاہیے؛ اسے خدا سے ڈرتے اور اُس پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اُٹھانا چاہئے۔

تیسرا مقصد:

واعظ کی کتاب زندگی کا حقیقی جائزہ پیش کرتی ہے جو امثال کی کتاب سے ہٹ کر ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ زندگی امثال کے خیالات سے اختلاف رکھتی ہے۔ امثال 16:10 میں واضح کیا گیا ہے کہ عدالت راست اور بدکار دونوں پر آتی ہے لیکن واعظ 14:8 میں بتایا گیا ہے کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا، کم از کم اس زندگی میں نہیں۔ کیا یہ دونوں متضاد باتیں ہیں؟ نہیں، کیونکہ امثال کی کتاب میں ناکامیوں پر غور کئے بغیر خدا کے عام اُصولات پر غور کیا گیا ہے جو اس لئے سامنے آتی ہیں کہ ہم گری ہوئی گناہ آلودہ دنیا میں رہتے ہیں۔ واعظ کی کتاب ظاہر کرتی ہے جب راست نسل زندہ رہتی ہے، جیسا کہ امثال کی کتاب میں بھی بتایا گیا ہے تو یہ بات ہمیشہ انسان کیلئے ٹھوس ثابت نہیں ہوتی جب وہ زندگی کو ''سورج'' کے محدود فانی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے۔

چوتھا مقصد:

ظاہر کرتا ہے کہ جو انسان اپنی حکمت عملیوں پر بھروسہ کرتا ہے وہ ہمیشہ اپنی زندگی کو خالی، مایوس کن اور پر اسرار دیکھتا ہے۔ تاہم کتاب کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ زندگی کے پاس کوئی جواب نہیں کہ زندگی بالکل بیکار اور بے معنی ہے۔ پس مایوسیوں کو خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے کے ذریعہ قناعت پسندی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

مرکزی شخصیات:

مرکزی شخصیت سلیمان بادشاہ ہے۔

واعظ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

صرف مسیح ہی انسان کا خدا تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے جہاں اُسے کامل آسودگی اور زندگی بلکہ کثرت کی زندگی حاصل ہوتی ہے (یوحنا 10:10 ;37:7-38)، زندگی میں پائے جانے والے خالی پن کو خداوند یسوع کے ساتھ شخصی رفاقت رکھنے کے ذریعہ پورا کیا جاسکتا ہے۔ انسان کو نمایاں ہونے کیلئے عروج اور آسودگی صرف نجات دہندہ میں حاصل ہوتی ہے۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

1۔ تعارف: مشکل کا بیان (1:1-3)

2۔ مشکل کا اظہار (1:4 - 2:26)

الف۔ زندگی کے سلسلوں کا ناکارہ پن (1:4-11)

ب۔ انسانی حکمت کا خالی پن (1:12-18)

ج۔ خوشی اور دولت کا ناکارہ پن (2:12-18)

د۔ دنیاوی چیزوں کا ناکارہ پن (2:1-11)

ہ۔ نتیجہ: خدا کے مہیا کرنے والے فضل پر خوشی اور قناعت پسندی کا اظہار کریں (2:24-26)

3۔ زندگی کیلئے خدا کا لاتبدیل منصوبہ (3:1 - 22)

الف۔ وہ پہلے سے زندگی کے واقعات کا تعین کرتا ہے (3:1-11)

ب۔ وہ پہلے سے زندگی کے حالات کا تعین کرتا ہے (3:12-13)

ج۔ وہ سب کی عدالت کرتا ہے (3:14-21)

د۔ نتیجہ (3:22)

4۔ زندگی کے حالات کا لاتبدیل ہونا (4:1 - 5:20)

الف۔ بدی کا زور (3-1:4)

ب۔ سخت محنت کا کھوکھلا پن (12-4:4)

ج۔ سیاسی کامیابی کا کھوکھلا پن (16-13:4)

د۔ انسانی مذہب کا کھوکھلا پن (7-1:5)

ہ۔ انسانی دولت کا کھوکھلا پن (17-8:5)

و۔ نتیجہ (20-18:5)

5۔ مجموعی طور پر زندگی کا ناکارہ پن (1-1:6)

الف۔ دولت آسودہ نہیں کرسکتی (2-1:6)

ب۔ بچے آسودہ نہیں کرسکتے (6-3:6)

ج۔ محنت آسودہ نہیں کرسکتی (12-7:6)

6۔ بیجا فخر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کیلئے مشورت (8:12-1:7)

الف۔ انسان کی بدکرداری کے پیشِ نظر مشورت (29-1:7)

ب۔ خدا کے مہیا کرنے والے فضل کے پیشِ نظر مشورت (18:9-1:8)

ج۔ زندگی کی غیر یقینی حالتوں کے پیشِ نظر مشورت (20-1:10)

د۔ زندگی کے سلسلہ حیات کے پیشِ نظر مشورت (8:12-1:11)

7۔ نتیجہ (14-9:12)

غزل الغزلات

(یگانگت کے ذریعہ خوشی)

مصنف اور کتاب کا نام:

سلیمان اس کتاب کا مصنف ہے۔ اس کا سات بار ذکر کیا گیا ہے (12-11:8;11,9,7:3;5,1:1) اور اُسے دلہا کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پہلی آیت پُر زور انداز میں بیان کرتی ہے کہ سلیمان نے یہ گیت لکھا جو اُس کے ان بہت سے گیتوں میں سے ایک ہے (بیشک سب سے زیادہ خوبصورت) جو اس نے لکھے (1۔ سلاطین 32:4 اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اُس نے ایسے 1005 گیت لکھے)۔ غور کریں حوالہ میں صرف یہ نہیں لکھا ''سلیمان کا گیت'' بلکہ ''غزل الغزلات'' کہا گیا ہے جو سلیمان کے گیت ہیں۔

اس کتاب کے عنوان کے متعلق ڈاکٹر چارلس رائری لکھتے ہیں:

''اس کتاب کو مختلف طریقوں سے نام دیا گیا ہے: پہلی آیت سے عبرانی عنوان، غزل الغزلات، اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے ''سب سے اعلیٰ ترین یا گیت میں سب سے بہترین''۔ انگریزی عنوان سلیمان کا گیت بھی پہلی آیت سے اخذ کیا گیا ہے جو مصنف کے متعلق بیان کرتی ہے، لاطینی میں اس کا سادہ مطلب صرف گیت ہے۔

سنِ تحریر: تقریباً 965ق۔م

مرکزی خیال اور مقصد:

سلیمان کا گیت ایک روحانی گیت ہے جو استعاروں سے بھرا ہوا ہے اور محبت اور ازدواجی تعلق کو خدا کے نقطۂ نظر سے بیان کرتا ہے؛ مرد اور عورت کے درمیان جسمانی محبت کی خوبصورتی کو۔ کتاب ایک ڈرامہ کو پیش کرتی ہے جسکے بہت سے مختلف مناظر ہیں جو ذیل میں دیئے گئے خاکہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

شاید یہ گیت سلیمان کی پیشہ ورانہ زندگی کے آغاز 965ق۔م میں لکھا گیا۔ اس نقطہ پر سلیمان کی ساٹھ رانیاں اور اسّی حرمیں تھیں (8:6) لیکن اُس کی بعد کی زندگی میں اُس

کے پاس 700 رانیاں اور تین سو حرمیں تھیں (1۔سلاطین 3:11)۔

مرکزی شخصیات:

دلہن (شولمیت)، بادشاہ (سلیمان) اور یروشلیم کی بیٹیاں۔

غزل الغزلات کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

یہ کتاب مسیح کی ایمانداروں کے ساتھ محبت کو بیان کرتی ہے۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

1۔ عنوان (1:1)

2۔ محبت میں گرفتار ہونا (5:3-2:1)

الف۔ محبت کیلئے دلہن کی خواہش (8-1:1)
ب۔ باہمی محبت کا اظہار (7:2-9:1)
ج۔ دلہن کے گھر بادشاہ کا آنا (17-8:2)
د۔ دلہن کا علیحدگی کا پہلا خواب (5-1:3)

3۔ محبت میں یگانگت (1:5-6:3)

الف۔ شادی کا جشن (11-6:3)
ب۔ دلہن کی خوبصورتی کی تعریف (15-1:4)
ج۔ شادی کی تکمیل (1:5-16:4)

4۔ محبت میں جانفشانی (۲:۵۔۱۰:۷)

الف۔ دُلہن کا علیحدگی کا دُوسرا خواب (۲:۵۔۷)
ب۔ دُلہا کی خوبصورتی کی تعریف (۸:۵۔۳:۶)
ج۔ دُلہن کی خوبصورتی کی تعریف (۴:۶۔۱۰:۷)

5۔ محبت میں پختگی (۱۱:۷۔۱۴:۸)

الف۔ دُلہن کی دُلہا کے گھر جانے کی خواہش (۱۱:۷۔۴:۸)
ب۔ سفر اور گھر آنا (۵:۸۔۱۴)

انبیائے اکبر

مجموعی طور پر اسرائیل کے انبیاء کا جائزہ:

تعارف:

عہدِ عتیق کے جائزہ میں ہم ''شریعت کی کتب''، ''تواریخی کتب'' اور منظومی کتب پر غور کر چکے ہیں۔ اب ہم آخری تقسیم کا آغاز کریں گے جو ''انبیاء'' کہلاتی ہے۔

عام طور پر انبیاء کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ''انبیاا کبر'' اور ''انبیاء اصغر''۔ انبیائے اکبر کی پانچ کتب میں شامل ہیں: یسعیاہ، یرمیاہ، نوحہ، حزقی ایل، دانی ایل۔ انبیاء اصغر کی بارہ کتب میں شامل ہیں: ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یوناہ میکاہ، ناحوم، حبقوق، صفنیاہ، حجی، زکریاہ اور ملاکی۔

یہ انبیاء لکھاری انبیاء کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں اسلیئے کہ اُنہوں نے اپنے کلام کو لکھا اور دوسرے انبیاء بھی ہیں جنہوں نے زبانی کلام کیا جن میں ناتن، اخیاہ، عیدو، ایلیاہ، الیشع، ادوید، شمعیاہ، عزریاہ، حنانی اور حلدہ شامل ہیں جنہوں نے اپنی نبوتوں کا کوئی ریکارڈ نہیں لکھا۔

مصنفین:

نبوتی کتب کے مصنفین کو اُنکی خدمت اور بُلاہٹ کی نوعیت کے باعث بہت سے القاب سے پکارا جاتا ہے۔ اُنہیں نبی، غیب بین، نگہبان، مردِ خدا، پیامبر اور خداوند کے خادم کہا گیا ہے۔

لفظ ''نبی'' میں پایا جانے والا بنیادی خیال یہ ہے کہ وہ ایک مستند پیامبر ہوتا ہے۔ لہٰذا حقیقی نبی ایسا شخص ہے جو خدا کے ایماء پر انسان سے کلام کرتا ہے۔ یہ بات پُرانے عہد نامہ کے تین حوالہ جات میں انبیاء کی تحریروں سے واضح ہوتی ہے: (۱) خروج ۶:۲۸۔۷:۲۔ جب موسیٰ کو فرعون کیلیئے خدا کا نمائندہ مقرر کیا گیا تو ہارون کو موسیٰ کا نبی مقرر کیا گیا یعنی اس کا مستند نمائندہ۔ اس صورتحال میں ایک شخص کو دوسرے شخص کے ایماء پر بولنے کیلیئے استعمال کیا گیا ہے۔ (۲) گنتی ۱۲:۱۔۸۔ ہارونؔ اور مریمؔ نے اگرچہ حسد کے باعث موسیٰ کی جگہ لینے کی کوشش کی تاکہ خدا کا مکاشفہ حاصل کر سکیں لیکن وہ صرف موسیٰ سے براہِ راست کلام کرے گا اور جو نبیوں کے طور پر بُلائے جائیں گے ان سے خوابوں اور رویتوں میں کلام کرے گا۔ نبی کا مطلب واضح ہے۔ (۳) استثنا ۱۸:۹۔۲۲۔ موسیٰ کی وفات سے ذرا پہلے نبی کی خدمت کے مسلسل قائم رہنے کا باقاعدہ اعلان کیا۔ یہ آیات اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ نبی وہ شخص ہے جو اس پیغام کا اعلان کرتا ہے جو خدا اُس پر ظاہر کرتا ہے۔

اُنکی ہدایت یا پیغام:

خدا کے پیامبر کے طور پر نبی کا بنیادی فرض یہ تھا کہ خدا کے لوگوں کے درمیان ہونے والی باتوں کو تاریخی نقطہ نظر سے بیان کرتے ہوئے اُن تک خدا کے پیغام کو پہنچائے۔ نبوت کے وسیع مفہوم میں موجودہ باتوں کے متعلق منادی بھی شامل ہے جسے قبل از وقت بتانا یا پیشن گوئی کرنا کہتے ہیں۔ محدود نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس کا مطلب واقعات کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اُن کے متعلق بتانا ہے۔ پہلے بتانے میں خدا کی مرضی کی بصیرت شامل ہوتی ہے۔ یہ اہم پہلو تھا اور انسان کیلیئے تحریک کا باعث تھا کہ وہ تابعداری کریں۔ موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قبل از وقت بتانے میں خدا کے منصوبہ کی دور بینی شامل ہوتی ہے۔ یہ پیشن گوئی کرنا ہے۔ اس میں یا تو خدا کے وعدوں کی روشنی میں راست باز کیلیئے حوصلہ افزائی کی باتیں پائی جاتی ہیں یا آنے والی عدالت کے متعلق آگاہی۔ خدا کے پیغام کا اعلان کرنے کے سلسلہ میں نبی بعض اوقات مستقبل کے متعلق ظاہر کرتا ہے لیکن یہ صرف نبی کے پیغام کا چھوٹا حصّہ ہوتا ہے۔ پس نبی ایسا منتخب کردہ پیامبر ہوتا ہے جو خدا کا پیغام حاصل کرنے کے بعد اُسے زبانی، تصویری یا تحریری صورت میں لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ اس بات کیلیئے نبی یہ کہنے کے ذریعہ عام طریقہ کا استعمال کرتے تھے ''خداوند یوں فرماتا ہے''۔

خدا کے پیامبر کے طور پر اُن کے پیغام کو پُرانے عہد نامہ میں خدا کے لوگوں کے درمیان تین پہلوؤں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

پہلا پہلو: اُنہوں نے ایسے منادوں کے طور پر کام کیا جنہوں نے قوم کو موسیٰ کی شریعت کی تعلیم وتفسیر سے فیض یاب کیا۔ یہ اُنکی ذمہ داری تھی کہ خبردار کریں، تنبیہ کریں، گناہ پر ملامت کریں، عدالت کی دھمکیوں سے دھمکائیں، توبہ کی بُلاہٹ دیں اور تسلّی اور مُعافی لے کر آئیں۔ اُنکا سب سے زیادہ وقت گناہ پر تنبیہ کرنے اور توبہ کی بُلاہٹ دینے میں صرف ہوتا۔ تنبیہ میں سزاؤں کے متعلق پیشنگوئیاں بھی ہوتی تھیں جو خدا اُن پر لانا چاہتا تھا جو نبی کی تنبیہ کی طرف توجہ دینے میں ناکام رہتے تھے (یوناہ ۳:۴)۔

دُوسرا پہلو: وہ پیش بینوں کے طور پر کام کرتے تھے جو آنے والی عدالت، رہائی اور مسیح اور اُس کی بادشاہت سے متعلق واقعات کا اعلان کرتے تھے۔ مستقبل کی پیشن گوئی کبھی انسانی تجسس کی آسودگی کیلئے نہیں کی جاتی تھی بلکہ یہ ظاہر کرنے کیلئے بیان کی جاتی تھی کہ خدا مستقبل کو جانتا اور اُسکو کنٹرول کرتا ہے اور اس میں بامقصد مکاشفہ کا بھی ذکر کیا جاتا تھا۔ حقیقی نبی کے ذریعہ کی جانے والی پیشن گوئی صریح طور پر پوری ہوگی۔ پیشن گوئی کے پورے نہ ہونے سے یہ ظاہر ہوگا کہ نبی نے یہواہ کا کلام نہیں بولا (استثنا ۱۸: ۲۰۔۲۲) ا۔سموئیل ۳:۱۹ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خدا اُسکے ساتھ تھا اور اُس نے اُسکی باتوں میں سے کسی کو ''مٹی میں ملنے نہ دیا''۔

تیسرا پہلو: وہ اسرائیل کے لوگوں پر نگہبان کا کام کرتے تھے (حزقی ایل ۳:۱۷)۔ حزقی ایل صیون کی دیوار پر نگہبان کے طور پر کھڑا ہوا اور وہ مذہبی برگشتگی کے خلاف تنبیہ کرنے کو تیار تھا۔ اُس نے لوگوں کے بے دین قوتوں کے ساتھ سیاسی اور عسکری اتحاد قائم کرنے کے خلاف خبردار کیا، جن سے بت پرستی اور کنعان کی شیطانی پرستش میں گرنے کی آزمائش، مذہب پرستی اور ظاہرداری پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کرنے کا خطرہ پایا جاتا تھا۔

آخری پہلو: جب انبیاء نے خدا کے پیغام کا اعلان کرتے ہوئے اس طور پر کام کیا تو اُنہوں نے اسرائیل کے مذہبی نظام میں ایک بہت بڑا کردار ادا کیا۔ اسرائیل میں انبیاء شاہی سفارتکار یا سرکاری وکیل کے طور پر کام کرتا، قوم کو موسیٰ کے عہد کی عدولی کے متعلق آگاہ کرتا۔

چار انبیاءِ اکبر کا موازنہ

	یسعیاہ	یرمیاہ	حزقی ایل	دانی ایل
پیشن گوئی کی گئی	یہودیہ میں یہودیوں سے	یہودیہ میں اور اسیری میں یہودیوں سے	بابل میں اسیر یہودیوں سے	بابل کی اسیری میں یہودیوں اور غیر قوم کے بادشاہوں سے
بابت	یہوداہ اور یروشلیم (یسعیاہ ۱:۱؛۲:۱)	یہوداہ اور قومیں (یرمیاہ ۱:۵، ۹-۱۰؛ ۲:۱-۲)	اسرائیل کا سارا گھرانہ حزقی ایل ۲:۳-۶؛ ۳:۴-۱۰، ۱۷)	اسرائیل اور غیر اقوام (دانی ایل ۲:۳۶-۴۳؛ ۹)
دورِ حکومت	عزیاہ، یوتام، آخز حزقیاہ (یہوداہ کے بادشاہ)	یوسیاہ، یہوآخز یہویقیم، یہویاکین صدقیاہ (یہوداہ کے بادشاہ)	صدقیاہ (شاہِ یہوداہ) نبوکدنظر (شاہِ بابل)	یہویقیم، یہویاکین صدقیاہ (یہوداہ کے بادشاہ) نبوکدنظر (شاہِ بابل)
تواریخ	۷۴۰۔۶۸۰ ق۔م	۶۲۷۔۵۸۵ ق۔م	۵۹۲۔۵۷۰ ق۔م	۶۰۵۔۵۳۶ ق۔م
تواریخی ترتیب	۲۔سلاطین ۱۵۔۲۱ ۲۔تواریخ ۲۶۔۳۰	۲۔سلاطین ۲۲۔۲۵	دانی ایل ۱۔ ۶	دانی ایل ۱۔۶

اب تک ہم نے اپنے مطالعہ میں دیکھا ہے کہ شریعت نے خدا کے کلام کے محافظ (رومیوں ۳:۱) اور مسیح کو لانے والی نسل (پیدائش ۱۲:۱-۳؛ رومیوں ۹:۴-۵) کے طور پر اسرائیل قوم کے انتخاب (پیدائش) مخلصی (خروج)، تقدیس (احبار)، ہدایت (گنتی) اور راہنمائی (استثنا) کے ذریعہ مسیح کیلئے بنیاد رکھی۔

مسیح کیلئے مزید تیاری کو تواریخی کتب میں بیان کیا گیا ہے یعنی اسرائیلی قوم کو مُلکِ کنعان دینے کے ذریعہ جس پر اُنہیں قبضہ کرنا تھا (یشوع)۔ پھر قوم غیر قوموں کے ظلم کا شکار ہو کر بیوفا ہوگئی، پھر بھی خدا نے قاضی برپا کر کے قوم سے وفاداری کی (روت)۔ ساؤل بادشاہ کے زیرِ تسلط، قوم کو ایک استحکام ملا (۱-سموئیل)، پھر داؤد بادشاہ کے دَور میں اُسے وسعت ملی (۲-سموئیل) اور سلیمان کے دورِ حکومت میں قوم کو عظمت ملی (۱-سلاطین ۱-۱۰)۔ اس کے بعد قوم تقسیم ہوگئی (۱-سلاطین ۱۱-۲۲) یعنی شمالی بادشاہت جس میں دس قبائل تھے اور جنوبی بادشاہت جس میں یہوداہ اور بنیمین تھے۔ پھر یہ دونوں زوال پذیر ہوئیں (۲-تواریخ) جس کا بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اُسوری اور بابلی سلطنتوں کے ہاتھوں اسیر ہو گئے (۲-سلاطین)۔ نتیجتاً ہیکل نظرانداز ہوئی (۱-تواریخ) اور تباہی کا شکار ہوگئی (۲-تواریخ)۔ تاہم خدا اپنے وعدوں میں وفادار رہا اور ہیکل کی تعمیرِ نو کا کام سرانجام دیا گیا (عزرا) اور مُلک میں قوم کے بقیہ کو بحال کیا گیا (نحمیاہ) جس کے بعد خدا نے اپنے لوگوں کی حفاظت کی (آستر)۔

منظومی کتب نے عظیم توقع کے ساتھ مسیح پر نظر کی۔ مندرجہ ذیل طریقوں سے ایسا کیا گیا:

''ابتدائی انبیاء (ہوسیع، یوایل، عاموس) نے توقع رکھی کہ مسیح قومی بحالی لے کر آئے گا۔ یسعیاہ اور میکاہ نے مسیح کی آمد کے باعث بین الاقوامی بحالی کی پیشن گوئی کی لیکن عبدیاہ، یوناہ، ناحوم، حبقوق اور صفنیاہ نے اقوام کو خدا کے غضب کے متعلق آگاہ کیا۔ نوحہ میں خدا کے اپنے لوگوں پر غضب نازل کرنے پر ماتم کیا گیا ہے لیکن یرمیاہ مسیح میں عہد کے باعث بحالی پر نظر کرتا ہے۔ حزقی ایل قوم کی مذہبی بحالی کی توقع رکھتا ہے جبکہ دانی ایل اسکی سیاسی بحالی کی پیشن گوئی کرتا ہے۔ بابل کی اسیری کے بعد، حجّی اور زکریاہ نے مذہبی نظام کو بحال کرتے ہوئے لوگوں کو نصیحت کی اور ملاکی نے سماجی اور اخلاقی طور پر اُنہیں بحال کیا: **''وہ آفتابِ صداقت کے طلوع ہونے کے منتظر تھے جس کی کرنوں میں شفا ہوگی''** (ملاکی ۴:۲)۔

یسعیاہ

یہواہ کی نجات

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسے کہ کتاب میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ آموص کا بیٹا یسعیاہ اس کتاب کا مصنف ہے جسکا تعلق ایک انتہائی بااثر اور امتیازی خاندان سے تھا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یسعیاہ کے آخز کے دورِ حکومت میں شاہی محل کے ساتھ بھی گہرے مراسم تھے۔ بلاشبہ وہ عالمی معاملات کا ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ طالبعلم تھا جس نے اپنا بیشتر وقت یروشلیم میں گزارا، جہاں وہ بادشاہ کے ساتھ منسوب رہا اور اُس نے خارجی معاملات کے متعلق مشورت دی۔ اگرچہ خدا نے یسعیاہ کی راہنمائی کی تو بھی اکثر وہ اس باعث تمسخر کا باعث بنا کہ اُس نے بیرونی قوتوں کے ساتھ کسی بھی طرح کے اتحاد کی مخالفت کی (گوان میں اُسور یا مصر ہو)۔ جیسے کہ ۶ باب میں خدا نے خبردار کیا، اس کا انجام ناکامی کی صورت میں نکلے گا۔ اسلئے کہ حکومت اور لوگوں نے خدا کے وعدوں اور پختہ شخصیت پر بھروسہ کرنے کی بجائے انسان کے سیاسی اتحادوں پر بھروسہ کرنے کا انتخاب کیا۔

ایک قدیم روایت کے مطابق اُسے منسّی کے دورِ حکومت میں شہید کر دیا گیا، شاید کھوکھلے تنے میں ڈال کر دو حصّوں میں آرے کے ساتھ چیر ڈالا (عبرانیوں ۱۱:۳۷)۔ یسعیاہ ۳۷:۳۷-۳۸ میں وہ سنخیرب کی موت کا ذکر کرتا ہے، یہ کہنا بجا ہوگا کہ یسعیاہ سنخیرب کی وفات ۶۸۱ ق۔م کے بعد تک زندہ تھا۔

یسعیاہ کی کتاب کا عنوان اس کے مصنف کے نام سے اخذ کیا گیا جس نے رُوح القدس کی تحریک سے قلمبند کیا۔ اس نبی کے عبرانی نام کا مطلب ہے یہواہ نجات ہے جو

کتاب کے مرکزی خیال اور مضامین کا خوبصورت خلاصہ ہے۔

سنِ تحریر: (۷۴۰۔۶۸۰ق۔م)

یسعیاہ نے ایک لمبے عرصہ تک خدمت کی جو تقریباً ۷۴۰ سے ۶۸۰ ق۔م کے عرصہ میں سرانجام دی گئی۔اس کی خدمت کا آغاز عزیاہ بادشاہ کے دورِ حکومت (۷۹۰۔۷۳۹ ق۔م) کے تقریباً آخر پر شروع ہوا اور یوتام (۷۳۹۔۷۳۱ ق۔م)، آخز (۷۳۱۔۷۱۵ ق۔م) اور حزقیاہ (۷۱۵۔۶۸۶ ق۔م) تک جاری رہا۔اس دَور کے غیر قوم حکمرانوں کے حوالہ سے یسعیاہ نے اُسور کے تگلت پلاسر (۷۴۵۔۷۲۷ ق۔م) سے سنخیرب (۷۰۵۔۶۸۱ ق۔م) کے دورِ حکومت تک خدمت کی۔

مرکزی خیال اور مقصد :

یسعیاہ کا نام کتاب کے مرکزی خیال کو بیان کرتا ہے''یہواہ نجات ہے''۔اس بات کا ثبوت اس حقیقت سے ملتا ہے کہ لفظ''نجات'' کوئی تقریباً ۲۶ مرتبہ کتاب میں آیا ہے جبکہ دوسرے انبیاء کی تحریروں میں یہ لفظ صرف سات مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔اس باعث یسعیاہ کو''بشارتی نبی'' کہا گیا ہے۔اسلئے کہ اُس نے نجات اور مسیح کے مخلصی بخش کاموں کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے ا۔۳۹ ابواب میں انسان کی عظیم ضرورت یعنی نجات کے متعلق بیان کیا گیا ہے جبکہ ۴۰ ۔۶۶ ابواب میں خدا کے مسیح اور اُسکی بادشاہت میں نجات فراہم کرنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

مرکزی شخصیات :

انسانوں میں یسعیاہ نبی مرکزی شخصیت ہے لیکن یہواہ کو اسرائیل کے قادر، اسرائیل کے قدوس اور لشکروں کے خداوند خدا کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے اور بنیادی طور پر یہی یسعیاہ کی کتاب کا سب سے بڑا خیال ہے۔

یسعیاہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

پُرانے عہد نامہ کی کوئی کتاب مسیح کی تصویر کو اتنے واضح اور مکمل طور پر پیش نہیں کرتی جیسی یسعیاہ کی کتاب میں پیش کی گئی ہے۔یسعیاہ مسیح کی سربلندی (۶:۱)، پیدائش اور بشریت (۷:۱۴؛۹:۶؛۱۱:۱)، رُوح کے باعث اُس کی خدمت (۱۱:۲)، اُسکی الٰہی فطرت (۷:۱۴؛۹:۶)؛ اُسکے داؤد کی نسل ہونے (۱۱:۱)؛ اُسکے بطور عوضی نجات کے کام کو کرنے (۵۳)، بطور نجات دینے والے خادم کے اُسکی خدمت (۴۹۔۵۲) اور بہت سی باتوں کو بیان کرتا ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ مجرم ٹھرانے اور عدالت کرنے کی پیشنگوئیاں۔

ا۔ یہوداہ کے خلاف پیشنگوئیاں (1:1-6:12)

1۔ یہوداہ کا مجرم ٹھرایا جانا (1:1-30:5)

9-1:1	22-12:2	7-1:5
17-10:1	12-1:3	30-8:5
31-18:1	26-13:3	
11-1:2	6-1:4	

2۔ نبی کو ذمہ داری کا سونپا جانا (1:6-13)

7:6	13-8:6

3۔ مسائیاہ یعنی مسیحِ موعود کی آمد (1:7-6:12)

9-1:7	22-9:8	34-20:10

16-10:7 7-1:9 10-1:11
25-17:7 21-8:9 16-11:11
8-1:8 19-1:10 6-1:12

ب۔ غیر یہودی اقوام کے خلاف پیشنگوئیاں (18:23-1:13)

1۔ بابل کے خلاف (23:14-1:13)
5-1:13 22-17:13
16-6:13 23-1:14

2۔ اسور کے خلاف (27-24:14)

3۔ فلستیہ کے خلاف (32-28:14)

4۔ موآب کے خلاف (14:16-1:15)

5۔ دمشق اور اسکے اتحادی، اسرائیل کے خلاف (14-1:17)

6۔ کوش کے خلاف (7-1:18)

7۔ مصر کے خلاف (6:20-1:19)
10-1:19 25-11:19 6-1:20

8۔ بابل کے خلاف (10-1:21)

9۔ ادوم کے خلاف (12-11:21)

10۔ عرب کے خلاف (17-13:21)

11۔ یروشلیم کے خلاف (25-1:22)

12۔ صور کے خلاف (18-1:23)

ج۔ خداوند کے دن کی پیشنگوئیاں (13:27-1:24)
12-1:25 21-11:26
10-1:26 13-1:27

د۔ اسرائیل اور یہوداہ کے خلاف پیشنگوئیاں (افسوس اور برکات) (10:35-1:28)

1۔ سامریہ پر افسوس (29-1:28)
13-1:28 29-14:28

2۔ یہوداہ پر افسوس (9:31-1:29)
8-1:29 24-17:29 33-18:30
16-9:29 17-1:30 9-1:31

3۔ مسیحا اور اس کی سلطنت پر نظر کریں (20-1:32)
8-1:32 20-9:32

4۔ اسور پر افسوس، یروشلیم کو برباد کرنے والا (24-1:33)
12-1:33 24-13:33

5۔ اقوام پر افسوس (17-1:34)

6۔ آنے والی بادشاہت پر نظریں لگائیں (10-1:35)

ہ۔ سنحیرب کے خلاف پیشنگوئیاں (10-1:36)

1۔ اسور کی طرف سے طنز (22-1:36)

2۔ خدا کی طرف سے سچائی (7-1:37)

3۔ اسور کی طرف سے دھمکی (35-8:37)

13-8:37	20-14:37	35-21:37

4۔ اسور پر فتح (38-36:37)

5۔ حزقیاہ (22-1:38)

6۔ حزقیاہ (8-1:39)

2۔ اطمینان یا تسلی کی پیشنگوئیاں (24:66-1:40)

ا۔ اسرائیل کی رہائی اور خدا کی عظمت (22:48-1:40)

20-1:40	13-8:43	25-8:45
31-21:40	21-14:43	13-1:46
20-1:41	28-22:43	15-1:47
29-21:41	8-1:44	16-1:48
13-1:42	20-9:44	22-17:48
25-14:42	28-21:44	
7-1:43	7-1:45	

ب۔ اسرائیل کی رہائی مصیبت اُٹھانے والے خادم کی نجات کے متعلق پیشنگوئی (21:57-1:49)

13-1:49	15-1:52	12-1:56
26-14:49	12-1:53	21-1:57
11-1:50	17-1:54	
23-1:51	13-1:55	

ج۔ اسرائیل کے جلالی مستقبل کی پیشنگوئیاں؛ خدا کا امن پروگرام (24:66-1:58)

12-1:58	11-1:61	16-1:65
14-13:58	12-1:62	25-17:65
8-1:59	6-1:63	2-1:66
21-9:59	14-7:63	9-3:66
14-1:60	19-15:63	24-10:66
22-15:60	12-1:64	

یرمیاہ

(گناہ کے خلاف خبرداریاں اور عدالت)

مصنف اور کتاب کا نام:

یسعیاہ کی کتاب کی طرح یہ کتاب واضح طور پر مصنف کا بیان کرتی ہے جو خلقیاہ کا بیٹا تھا جسکا تعلق بنیمین کی سرزمین کے ایک شہر عنتوت سے تھا جہاں کاہن رہتے تھے (۱:۱)۔ یرمیاہ نے اپنی نبوتیں باروک کو لکھوائیں جو اُسکا سیکرٹری تھا۔ عموماً یرمیاہ کو ''رونے والا نبی'' کہا جاتا ہے (۱:۹؛ ۱۳:۱۷)، یا ''تنہائی کا شکار نبی''، اسلئے کہ اُسے شادی نہ کرنے کا حکم دیا گیا (۱۶:۲) وہ ''بے دل'' نبی کے طور پر بھی جانا جاتا ہے (۶:۱) لیکن اُس نے پوری وفاداری سے یہوداہ کی جنوبی سلطنت کے خلاف خدا کی عدالت کا اعلان کیا گو اُسے مخالفت، تشدد اور قید کی تکلیف برداشت کرنی پڑی (۱۱:۱۸۔۲۳؛ ۱۲:۶؛ ۱۸:۱۸؛ ۲۰:۱۔۳، ۲۶:۱۔۲۴؛ ۳۷:۱۱۔۳۸:۲۸)۔

کتاب کا نام مصنف کے نام سے اخذ کیا گیا ہے۔ یرمیاہ کے نام کا مطلب ہے ''یہواہ قائم کرتا ہے''۔

سنِ تحریر: (۶۲۷۔۵۸۵ ق۔م)

یرمیاہ اسی دور میں رہتا تھا جس میں صفنیاہ، حبقوق، دانی ایل اور حزقی ایل رہتے تھے۔ اُس کی نبوتی خدمت کا آغاز ۶۲۶ ق۔م میں ہوا اور اختتام کوئی تقریباً ۵۸۶ ق۔م میں ہوا۔ اُس کی خدمت کا آغاز صفنیاہ کے فوراً بعد ہوا جب ۵۹۳ ق۔م میں حزقی ایل نے بابل میں اپنی خدمت کا آغاز کیا تو وہ بھی حزقی ایل کے آخری دَور میں اس عظیم نبی کا یروشلیم میں ہم عصر بنا۔ یرمیاہ کب اور کیسے مرا۔ اس کا کچھ علم نہیں تاہم یہودی روایت بیان کرتی ہے کہ یرمیاہ کو مصر میں قیام کے دوران ہلاک کیا گیا (عبرانیوں ۱۱:۳۷)۔

مرکزی خیال اور مقصد :

دو مرکزی خیالات: (۱) گناہ کے خلاف خدا کی عدالت کے متعلق خبرداریاں اور

(۲) اگر قوم حقیقی طور پر توبہ کرے تو اُسے بحالی اور اُمید کا پیغام دیا جائے گا۔

مرکزی شخصیات:

کتاب کے شروع سے آخر تک مرکزی شخصیت یرمیاہ، اُسکی منادی، مخالفت اور ایذارسانی ہے۔

یرمیاہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

یرمیاہ کی کتاب میں مسیح کی بہت سی تصاویر دیکھی جاسکتی ہیں: اسے زندہ پانی کے چشمہ (۲:۱۳؛ موازنہ کریں یوحنا ۴:۱۴)، جلعاد کے روغن (۸:۲۲)، اچھا چرواہا (۲۳:۴)، راست شاخ (۲۳:۵) اور خداوند ہماری راستبازی (۲۳:۶) کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اُسے ایسے شخص کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے جو نیا عہد لے کر آئے گا (۳۱:۳۱۔۳۴)۔

یرمیاہ کی ایک اور پیشن گوئی نمایاں طور پر بہت سی باتوں میں مسیح کی عکاسی کرتی ہے۔ یہویاکین (یکونیاہ کونیاہ) پر لعنت سے مراد یہ تھی کہ اُس کی نسل میں سے کوئی شخص اُس کے تخت پر نہیں بیٹھے گا (۲۲:۲۸۔۳۰)۔ متی ۱:۱۔۱۷ میں مسیح کا نسب نامہ سلیمان اور رحبعام سے اُسکے قانونی باپ (جسمانی نہیں) یوسف تک آتا ہے۔ یوسف کا کوئی بیٹا داؤد کے تخت پر نہیں بیٹھ سکتا تھا، اسلئے کہ وہ یکونیاہ کی لعنت کے زیرِ اثر تھا۔ لوقا ۳:۲۳۔۳۸ میں مسیح کے شجرہ نسب (نسب نامہ) کو مریم کے ساتھ ملایا گیا ہے (اُسکی جسمانی ماں) جو داؤد کے دوسرے بیٹے ناتن کی اولاد تھی (لوقا ۳:۳۱)، لہٰذا اس سے اُس لعنت کو دُور رکھا گیا۔ صادق شاخ یقیناً داؤد کے تخت پر راج کرے گی۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ یرمیاہ کی بلاہٹ اور ذمہ داری (1:1-19)

ا۔ بلاہٹ (1:1-10)

ب۔ بلاہٹ کی تصدیق (1:11-19)

2۔ یہوداہ کے متعلق پیشنگوئیاں (2:1-45:5)

ا۔ یہوداہ کا رد کیا جانا (2:1-25:38)

1۔ یہوداہ کا جان بوجھ کر گناہ کرنا (2:1-3:5)

2۔ یہوداہ کو ملامت کیا جانا (3:6-6:30)

3:6-10	4:19-31	6:1-21
3:11-25	5:1-13	6:22-30
4:1-18	5:14-31	

3۔ یہوداہ کا غلط مذہب (7:1-10:25)

7:1-34	9:1-26
8:1-22	10:1-25

4۔ یہوداہ کا خدا کے عہد کو توڑنا (11:1-13:27)

11:1-17	12:1-6	13:1-11
11:18-23	12:7-17	13:12-27

5۔ یہوداہ میں آنے والی خشک سالی (14:1-15:9)

14:1-12	14:13-22	15:1-9

6۔ یہوداہ کے نبی کو دوبارہ ذمہ داری کا سونپا جانا (15:10-16:13)

15:10-21	16:1-13

7۔ یہوداہ کا گناہ (16:14-17:27)

16:14-21	17:1-18	17:19-27

8۔ یہوداہ اور با اختیار کمہار (18:1-23)

9۔ یہوداہ بطور ٹوٹا برتن (19:1-20:18)

19:1-15	20:1-6	20:7-18

10۔ یہوداہ کے بادشاہ (21:1-23:8)

21:1-14	22:13-30
22:1-12	23:1-8

11۔ یہوداہ کے جھوٹے نبی (23:9-40)

12۔ یہوداہ کی اسیری (24:1-25:38)

24:1-10	25:12-31
25:1-11	25:32-38

ب۔ یرمیاہ کی مصیبتیں(1:26-32:29)

1۔ یرمیاہ کی خدمت کے جواب میں یہوداہ کا ردِعمل(1:26-24)

6-1:26 | 15-7:26 | 24-16:26

2۔ یہوداہ کو یرمیاہ کا مشورہ: نبوکدنضر کی تابعداری قبول کر لینا۔

22-1:27 | 17-1:28 | 32-1:29

ج۔ یہوداہ کی بحالی کی امید(1:30-26:33)

17-1:30 | 40-27:31 | 13-1:33
24-18:30 | 15-1:32 | 26-14:33
26-1:31 | 44-16:32

د۔ یروشلیم کی بربادی سے پہلے کے واقعات(1:34-28:38)

22-1:34 | 26-20:36 | 16-1:38
11-1:35 | 32-27:36 | 28-17:38
19-12:35 | 10-1:37
19-1:36 | 21-11:37

ہ۔ یروشلیم کی بربادی(1:39-18)

10-1:39 | 18-11:39

و۔ یروشلیم کی بربادی کے بعد کے واقعات(1:40-5:45)

16-1:40 | 22-1:42 | 30-20:44
10-1:41 | 13-1:43 | 5-1:45
18-11:41 | 19-1:44

3۔ غیراقوام کیلئے پیشنگوئیاں(1:46-64:51)

ا۔ مصر کے خلاف پیشنگوئیاں(1:46-28)
ب۔ فلستین کے خلاف پیشنگوئیاں(1:47-7)
ج۔ موآب کے خلاف پیشنگوئیاں(1:48-47)
د۔ عمون کے خلاف پیشنگوئیاں(1:49-6)
ہ۔ ادوم کے خلاف پیشنگوئیاں(7:49-22)
و۔ دمشق کے خلاف پیشنگوئیاں(23:49-27)
ز۔ عرب کے خلاف پیشنگوئیاں(28:49-33)
ح۔ عیلام کے خلاف پیشنگوئیاں(34:49-39)
ط۔ بابل کے خلاف پیشنگوئیاں(1:50-64:51)

20-1:50 | 46-41:50 | 44-27:51
32-21:50 | 10-1:51 | 58-45:51
40-33:50 | 26-11:51 | 64-59:51

4۔ تاریخی ضمیمہ(1:52-34)

ا۔ یروشلیم کا انجام(1:52-23)
ب۔ خاص لوگوں کا انجام(24:52-34)

نوحہ

(آنسوؤں کا دریا)

مصنف اور کتاب کا نام:

کتاب میں نوحہ کی کتاب کے مصنف کا ذکر نہیں کیا گیا لیکن دوسطریں یرمیاہ کے مصنف ہونے کا کافی حد تک ثبوت فراہم کرتی ہیں۔

کتاب کا عنوان ہے ''کیسے'' جو کہ ۱:۱، ۲:۱ اور ۴:۱ میں پایا جانے والا پہلا لفظ ہے۔اس میں پائے جانے والے مواد کی وجہ سے، یہودی روایت میں اُسے ''نوحہ'' کہا گیا ہے۔

سنِ تحریر:(۵۸۶ یا ۵۸۵ ق۔م)

یہ کتاب یروشلیم کی تباہی (۵۸۶ ق۔م) کے فوراً بعد لکھی گئی، اسلئے پہلی ممکنہ تاریخ ۵۸۶ ق۔م ہے۔نوحہ کی واضح ترتیب سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ کتاب ۵۸۶ یا ۵۸۵ ق۔م میں لکھی گئی۔

مرکزی خیال اور مقصد:

کتاب کا بنیادی خیال اس درد پر نوحہ یا ماتم ہے جو یہوداہ کی جنوبی بادشاہت کو کرنا پڑا۔ یہ کتاب یروشلیم اور ہیکل کی تباہی کا بیان کرتی ہے۔خدا نے یہوداہ کے گناہ سے متعلق جس عدالت کا وعدہ کیا تھا وہ اس پر نازل ہوئی۔دُوسرا مرکزی خیال جو اس میں شروع سے آخر تک پایا جاتا ہے، وہ گناہ کی عدالت ہے۔پس نبی قوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ یہ تسلیم کریں کہ خدا ان کو بدلہ دینے میں راست اور منصف ہے اور اُنہیں اُسکے رحم کے طالب ہونا چاہیئے۔

یرمیاہ اور نوحہ کی کتابوں میں یرمیاہ نبی کے خاص مضمون کو دونوں کتابوں کے موازنہ کرنے کے باعث دیکھا جاسکتا ہے۔

یرمیاہ	شکست	نوحہ
(آگاہی)	اور	(ماتم کرنا)
آگے دیکھنا	یروشلیم کی تباہی	پیچھے دیکھنا

مرکزی شخصیات:

یرمیاہ

نوحہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

نوحہ کی کتاب میں ایسے دو عناصر پائے جاتے ہیں جو نجات دہندہ کی عکاسی کرتے ہیں: (۱) یہ کتاب اُسے مردِ غم ناک کے طور پر پیش کرتی ہے جو دُکھ سے واقف ہوا، اُس کے دُشمنوں نے اُسکی توہین اور حقارت کی (۱:۱۲؛ ۲:۱۵۔۱۶؛ ۳:۱۴، ۱۹، ۳۰)۔ (۲) یرمیاہ کا یروشلیم کی تباہی پر رونا بیشک مسیح کی تصویر ہے جو یروشلیم پر رویا (متی ۲۳: ۳۷۔۳۸)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ یروشلیم کی تباہی (۱:۱۔۲۲)

الف۔ نبی کا نوحہ (۱:۱۔۱۱) ب۔ یروشلیم شہر پر نوحہ (۱:۱۲۔۲۲)

۲۔ خدا کا اپنے لوگوں کے خلاف غصہ (۲:۱۔۲۲)

الف۔ خدا کا غصہ (۲:۱۔۱۰) ب۔ یروشلیم شہر پر نوحہ (۲:۱۱۔۲۲)

۳۔ غمزدہ نبی (۳:۱۔۶۶)

الف۔ اُسکا نوحہ (۳:۱۔۱۸) ب۔ اُسکی اُمید (۳:۱۹۔۴۲)

ج۔ اُسکی مصیبتیں (۳:۴۳۔۵۴) د۔ اُسکی دُعا (۳:۵۵۔۶۶)

۴۔ یروشلیم کے شکست خوردہ لوگ (۴:۱۔۲۲)

الف۔ شہر کا محاصرہ (۴:۱۔۱۲) ب۔ محاصرے کی وجوہات (۴:۱۳۔۲۰)

ج۔ مستقبل کیلئے اُمید (۴:۲۱۔۲۲)

۴۔ بحالی کیلئے دُعا (۵:۱۔۲۲)

الف۔ اقرار (۵:۱۔۱۸) ب۔ التجا (۵:۱۹۔۲۲)

حزقی ایل

(وہ جانیں گے کہ میں یہواہ ہوں)

مصنف اور کتاب کا نام:

مصنف بُوزی کا بیٹا حزقی ایل کاہن ہے جس کو بابل کی اسیری کے دوران نبی ہونے کیلئے بُلایا گیا (۱:۱۔۳)۔ نبی کے طور پر اُسکی خدمت میں کہانت کے پہلو کا اظہار اُسکی ہیکل، کہانت کے نظام، قربانیوں اور خدا کے جلال سے وابستگی سے ہوتا ہے۔ اُس کے متعلق صرف اتنا ہی معلوم ہے جتنا کتاب میں لکھا ہے۔ وہ شادی شدہ تھا (۲۴: ۱۵۔۱۸)، اپنے ذاتی گھر میں رہتا تھا (۳:۲۴؛ ۸:۱) اور اپنے ساتھی اسیروں کے ساتھ نسبتاً آزادنہ زندگی بسر کرتا تھا۔

یسعیاہ اور یرمیاہ کی کتب کی طرح حزقی ایل کی کتاب کا نام حزقی ایل کے نام سے اخذ کیا گیا جسکا مطلب ہے ''خدا زور بخشتا ہے''۔

سنِ تحریر: (۵۹۳۔۵۷۱ق۔م)

حزقی ایل کی کتاب میں بہت سی تاریخوں کا ذکر ہے اس لئے اس کی نبوتوں کی تواریخ کا بڑے مناسب انداز میں خلاصہ بیان کیا جانا چاہیئے۔ ۱۳ میں سے ۱۲ تاریخیں خاص طور پر اُن وقتوں کا ذکر کرتی ہیں جب حزقی ایل نے خداوند سے پیغام حاصل کیا۔ ایک اور تاریخ ایک قاصد کی آمد کی ہے جس نے یروشلیم کی بربادی کی خبر دی (۳۳:۲۱)۔ جولائی ۵۹۳ ق۔م میں نبی کے طور پر بُلاہٹ کو قبول کرتے ہوئے، حزقی ایل ۲۲ برس تک سرگرم رہا۔ اس نے تقریباً ۵۷۱ ق۔م میں آخری ہدایت حاصل کی۔

مرکزی خیال اور مقصد :

حزقی ایل کا دھیان اسرائیل کے گناہ کو رد کرنے (۱۔۳۲) اس کی حوصلہ افزائی کرنے (۳۳۔۴۸) پر ہے جس میں اس بات پر نظر کی گئی ہے کہ خدا مستقبل میں کیا کرے گا۔

مرکزی شخصیات :

بُوزی کا بیٹا حزقی ایل، ایک کاہن تھا، جسے بابل کی اسیری سے پہلے اور بعد میں نبی ہونے کیلئے بُلایا گیا۔

حزقی ایل کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

مسیح کو ایک نرم کونپل کے طور پر پیش کیا گیا ہے جسے اُونچے پہاڑ پر لگایا جائے گا (۱۷:۲۳۔۲۴)، بالکل ایسی ہی تصویر یسعیاہ (۱:۱۱)، یرمیاہ (۲۳:۵؛ ۳۳:۱۵) اور زکریاہ (۳:۸؛ ۶:۱۲) میں پائی جاتی ہے۔ حزقی ایل مسیح کو بادشاہ کے طور پر بھی بیان کرتا ہے جس کو حکمرانی کرنے کا حق حاصل ہے (۲۱:۲۶۔۲۷) اور جو حقیقی چرواہے کے طور پر خدمت کرے گا (۳۴:۱۱۔۳۱)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ حزقی ایل کی بلاہٹ اور ذمہ داری

ا۔ حزقی ایل خدا کے جلال کو دیکھتا ہے (28-1:1)

21-1:1   28-22:1

ب۔ حزقی ایل کو خدا کے کلام کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے (27:3-1:2)

10-1:2   15-1:3   27-16:3

2۔ یروشلیم اور یہوداہ پر سزاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے (27:24-1:4)

ا۔ آنے والی عدالت کے چار نشانات (17:5-1:4)

8-1:4   17-9:4   17-1:5

ب۔ آنے والی عدالت کے دو پیغامات (27:7-1:6)

14-1:6   19-1:7   27-20:7

ج۔ رویتوں کے زریعے چار پشنگوئیاں (25:11-1:8)

8-1:8   22-1:10   25-14:11

11-1:9   13-1:11

د۔ وجوہات کے ساتھ عدالت کی یقین دہانی

28-1:12   10-1:17   32-18:21

23-1:13   24-11:17   31-1:22

11-1:14   32-1:18   21-1:23

23-12:14   14-1:19   49-22:23

8-1:15   32-1:20   14-1:24

59-1:16   49-33:20   27-15:24

63-60:16   17-1:21

3۔ غیر اقوام کے خلاف پشنگوئیاں

ا۔ عمون کے خلاف (25:1-7)

ب۔ موآب کے خلاف (25:8-11)

ج۔ ادوم کے خلاف (25:12-14)

د۔ فلستین کے خلاف (25:15-17)

ہ۔ صور کے خلاف (26:1-28:19)

و۔ صیدا کے خلاف (28:20-26)

ز۔ مصر کے خلاف (29:1-32:32)

29:1-21	31:1-9	32:17-32
30:1-19	31:10-18	
30:20-26	32:1-16	

4۔ اسرائیل کی بحالی کی پیشنگوئیاں (33:1-48:35)

ا۔ اسرائیل کی ملک میں واپسی (33:1-39:29)

33:1-20	36:1-21	37:24-28
33:21-33	36:2-38	38:1-23
34:1-10	37:1-10	39:1-24
34:11-31	37:11-14	39:25-29
35:1-15	37:15-23	

ب۔ بادشاہت میں اسرائیل کی بحالی (40:1-48:35)

40:1-4	44:1-14	47:13-23
40:5-49	44:15-31	48:1-9
41:1-26	45:1-6	48:10-20
42:1-20	45:7-25	48:21-22
43:1-12	46:1-18	48:23-29
43:13-17	1946-24	48:30-35
43:18-27	47:1-12	

دانی ایل

(اسرائیل کی آخری منزل)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسا کہ دانی ایل کے خود دعویٰ کرنے سے ثبوت ملتا ہے (۱۲:۴) اور اُسکے لفظ ''میں'' استعمال کرنے سے (۲:۷) پتہ چلتا ہے کہ دانی ایل اس نبوتی کتاب کا مصنف ہے۔ نبوکدنضر اُسے جوانی میں ہی ۶۰۵ ق ۔م میں اسیر کر کے بابل لے گیا۔ وہاں وہ نبوکدنضر اور دارا کے دربار میں ممبر بن گیا۔اگرچہ اُس کے پاس نبی کی ذمہ داری نہیں تھی تو بھی مسیح اُسے نبی کے طور پر بیان کرتا ہے (متی ۱۵:۲۴؛ مرقس ۱۴:۱۳)۔

اس کتاب کا نام اُسکے مصنف کے نام پر رکھا گیا ہے۔دانی ایل کا مطلب یا تو ''خدا منصف ہے'' یا پھر ''خدا میرا منصف'' ہے۔

سنِ تحریر: (۵۳۷ ق ۔م)

دانی ایل کی کتاب بابل کی اسیری کے دوران لکھی گئی جب نبوکدنضر بادشاہ یروشلیم کو لوٹنے کے بعد دانی ایل اور اُسکے ساتھ دوسرے نوجوانوں کو ۶۰۵ ق ۔م میں اسیر کر کے بابل لے گیا۔

مرکزی خیال اور مقصد:

دانی ایل کی کتاب کا مرکزی خیال یہ ہے کہ حقیقی خدا تمام قوت کا مالک ہے، جو دُنیا کی باغی قوتوں کی عدالت کرتا اور اُنہیں تباہ کرتا ہے اور وفاداری سے اپنے لوگوں کو اُنکے ایمان کے مطابق چھڑائے گا۔دانی ایل کی کتاب اس لئے لکھی گئی تا کہ اسیر یہودیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان پر خدا کے قادر منصوبہ کو ظاہر کیا جائے جو خدا دُنیاوی قوتوں کے قبضہ کے دوران اور بعد کے دَور میں اسرائیل کیلئے رکھتا تھا۔

مرکزی شخصیات :

مرکزی شخصیات میں دانی ایل جسے جوانی میں بابل لے جایا گیا، جس نے حکومت میں خدمت سرانجام دی اور غیر اقوام اور یہودیوں کیلئے خدا کا ایک خاص پیامبر بن گیا؛ سدرک، میسک اور عبدنجو، تین اور نوجوان جن کو دانی ایل کے ساتھ خاص تربیت کیلئے چُنا گیا (ان کے پہلے عبرانی نام یہ تھے حننیاہ، میسا ایل اور عزریاہ)۔

دوسری اہم شخصیات میں نبوکدنضر، بابل کا بادشاہ ۶۰۵ ق ۔م؛ دارا جو بیلشضر کی جگہ بادشاہ بنا؛ خورس، فارسی بادشاہ شامل ہیں اُن کے علاوہ وہ مقرب فرشتہ میکائیل بھی ہے جس نے ۱۰ باب میں دانی ایل کی مدد کی۔

دانی ایل کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

دانی ایل کی کتاب میں مسیح کی ایک کلیدی تصویر یہ ہے کہ وہ آنے والا مسیح ہے جسے کاٹ ڈالا جائے گا (صلیب کا حوالہ؛ ۹:۲۵۔۲۶)۔تاہم مسیح کو ایک عظیم پتھر کے طور پر جو اس دُنیا کی بادشاہتوں کو کُچل ڈالے گا (۲:۳۴، ۴۵)، آدم زاد (۷:۱۳) اور قدیم الایام (۷:۲۲) کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔دانی ایل ۱۰:۵۔۹ میں یہ رویا درج ہے، اور بہت حد تک یہ مسیح کی صورت معلوم ہوتی ہے (مکاشفہ ۱:۱۲۔۱۶)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ دانی ایل کا شخصی پس منظر (1:1-21)

ا۔ اسکا بابل میں اسیر کر کے لیجایا جانا (1:1-7)

ب۔ بابل میں اس کی وفاداری (1:8-16)

ج۔ بابل میں اس کا چال چلن (1:17-21)

2۔ غیر اقوام کیلئے نبوتی منصوبہ (2:1-7:28)

ا۔ بہت بڑی مورت کے متعلق دانی ایل کا خواب (2:1-49)

2:1-18	2:36-38	2:44-45
2:19-30	2:39	2:46-49
2:31-35	2:40-43	

ب۔ آگ کی بھٹی: ایمان میں سیکھا جانے والا سبق (3:1-30)

3:1-7	3:8-18	3:19-30

ج۔ نبوکدنضر کا بہت بڑے درخت کی رویا دیکھنا (4:1-37)

4:1-3	4:19-27
4:4-18	4:28-37

د۔ بیلطشضر کی ضیافت اور دیوار پر ہاتھ کا لکھنا (5:1-31)

5:1-12	5:13-29

ہ۔ دارا کا احمقانہ فرمان، یا دانی ایل کا شیروں کی مانند میں پڑنا (6:1-28)

6:1-15	6:16-28

و۔ دانی ایل کا چار حیوانوں کی رویا دیکھنا (7:1-28)

7:1-8	7:13-14
7:9-12	7:15-28

3۔ اسرائیل کیلئے نبوتی منصوبہ (8:1-12:13)

ا۔ دانی ایل کا مینڈھے، بکرے اور چھوٹے سینگ کی رویا دیکھنا (8:1-27)

8:1-8	8:15-19
8:9-14	8:20-27

ب۔ دانی ایل کی ستر ہفتوں کے متعلق پیشنگوئی (9:1-27)

9:1-19	9:20-23	9:24-27

ج۔ دانی ایل کا اسرائیل کے مستقبل کے متعلق مکاشفاتی رویا دیکھنا (10:1-12:13)

10:1-9	11:14-19	11:40-45
10:10-21	11:20-28	12:1-4
11:1-4	11:29-35	12:5-13
11:5-13	11:36-39	

انبیاءاصغر

تعارف:

انبیاءاصغرکی اصطلاح:

یہ بائبل مُقدس کی اُن بارہ کتابوں کیلئے عام طور پر استعمال ہونے والا عنوان ''انبیاءاصغر'' ہے۔ یہ عنوان چوتھی صدی عیسوی کے آخری حصّہ میں اخذ کیا گیا۔ یہ انبیاء صرف اس لئے چھوٹے انبیاء کہلاتے ہیں کیونکہ یہ یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل (جو انبیاء اکبر کہلاتے ہیں) کی نبوتوں کے مقابلہ میں بہت مختصر ہیں۔ پرانے اور نئے عہد نامہ کے وقتوں میں پرانے عہد نامہ کو ''شریعت اور انبیاء کے صحائف'' کہا جاتا تھا۔

نبوتی خدمت کا آغاز:

نبوتی خدمت کا آغاز بحیثیت قوم اسرائیل کیلئے خدا کے مقصد کو واضع کرنا ہے جس کے ذریعے تمام اقوام برکت حاصل کرینگی۔ جب خدا نے اسرائیل کو شریعت دی تو اُس نے اُن کے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر وہ تابعدار رہیں گے، تو وہ **''میری ملکیت''** (ایک خاص ملکیت) بن جائیں گے جس کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ تمام اقوام میں سے کاہنوں کا شاہی فرقہ اور مقدس قوم بن جائیں گے (خروج ۱۹: ۵۔۶ موازنہ کریں استثنا ۴: ۶۔۸)۔ تاہم اگر وہ دوسری اقوام کے عقائد اور راہوں کو اختیار کرتے تو وہ مقصد کبھی پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ موسیٰ کی وفات سے ذرا پہلے ملکِ کنعان میں داخل ہونے کی تیاری کے وقت وہاں کی اقوام مستقبل اور الٰہی مرضی کو جاننے کیلئے غیب دانی کرتی تھیں، جسے خداوند نے موسیٰ کے ذریعے سختی سے منع کیا تھا (استثنا ۱۸: ۹۔۱۴)۔ پس پھر خدا کی مرضی کو کسطرح معلوم کیا جائے گا؟ حقیقی اور جائز ذرائع جن کے ذریعہ خدا کی مرضی کو اُسکے لوگوں تک پہنچایا جائے گا، وہ استثنا ۱۸: ۱۵۔۲۲ میں بیان کئے گئے ہیں جن میں یوں لکھا ہے:

''خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔ تم اُسکی سننا۔ یہ تیری اُس درخواست کے مطابق ہوگا جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی کہ مجھ کو تو خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنی پڑے اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو تاکہ میں مر نہ جاؤں اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں میں اُنکے لئے اُنہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا وہی وہ اُن سے کہیگا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جنکو وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے تو میں اُنکا حساب اُس سے لونگا لیکن جو نبی گستاخ بنکر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا میں نے اُسکو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ جو بات خداوند کے نام سے کچھ کہے اور اُسکے کہے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں بلکہ اُس نبی نے وہ بات خود گستاخ بن کر کہی ہے کہ اُس سے خوف نہ کرنا''۔

اس مکاشفہ کے ذریعہ نبوتی خدمت کیلئے بائبل کی تخلیقی قوت اور معقول سبب کو پیش کیا جاتا ہے۔ مزید برآں اُنہوں نے اُنہیں خاص وعدے اور خبرداریاں بخشیں تاکہ قوم ابرہام کے عہد میں بیان کئے جانے والے خدا کے مقاصد کی تکمیل کر سکے (پیدائش ۱۲: ۱۔۳)۔ استثنا ۲۸۔۳۰ میں ان ابواب میں بیان کی جانے والی برکات اور لعنتوں کو بیان کیا گیا ہے (بعض اوقات فلستین کے عہد کے طور پر بھی اُنہیں بیان کیا جاتا ہے)۔ تابعداری کیلئے اُنہیں برکت ملے گی اور اگر وہ نافرمانی کریں گے تو اُن پر لعنت نازل

ہوگی۔انبیاء کسطرح اس تصویر میں پورے آتے تھے؟۔وہ آ کر یہ کہتے''**کیونکہ تم نے عہد کو توڑا،عہد کی لعنتیں تم پر نازل ہوئی ہیں، یا نازل ہونے کو ہیں**''۔دوسرے الفاظ میں، ایسا ٹھیک اُسی کے مطابق ہوا ہے(یا ہونے کو ہے) جیسے خدا نے استثنا ۲۸۔۳۰ ابواب میں تمکو خبردار کیا۔ضروری ہے کہ نبی کے گناہ اور عدالت کے متعلق پیغامات کو اس پس منظر اور پرانے عہد نامہ کے فہم کی روشنی میں دیکھا جائے۔

انبیا نے صرف خبرداریوں ہی کا اعلان نہیں کیا بلکہ نجات اور خدا کے آنے والے جلال کی منادی بھی کی۔آخری بات کہ خدا اپنے لوگوں کی زندگیوں اپنے قادر کام کی تکمیل کے باعث اپنے مقاصد کو پورا کرے گا۔بعض اوقات نجات کے یہ پیغامات ایک خاص واقع کو بیان کرتے ہیں جو اُنہوں نے رویا میں دیکھا (دانی ایل ۹:۲۴۔۲۷ اور ستر ہفتے)۔ دوسرے موقعوں پر اُنہوں نے خدا کے وعدوں کا اقرار اور اعلان کیا جو ابراہام اور داوٗد جیسے لوگوں سے کئے گئے۔

انبیاء اصغر کی ادبی خصوصیات:

جب ہم تمام انبیاء کی کتب کو پڑھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اُن سب میں ایک جیسی بنیادی باتیں پائی جاتی ہیں:

(۱) قوم کے گناہ کرنے کے باعث عدالت کی آگاہی

(۲) گناہ کا بیان (۳) آنے والی عدالت کا اعلان (۴) توبہ کی بلاہٹ اور (۴) مستقبل کی رہائی کا وعدہ۔

انبیاء اصغر کی ظاہری خصوصیات:

جب ہم ان سارے انبیاء کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کی منادی میں بنیادی عناصر مشترک ہیں: (۱) قوم کے گناہ کے خلاف خدا کی عدالت کی آگاہی؛ (۲) گناہ کی تفصیل؛(۳) آنے والی عدالے کے متعلق؛(۴) توبہ کے لیے بلاہٹ اور (۵) مستقبل میں رہائی کا وعدہ۔

نبوتی کتابوں کے خاکہ کو بیان کرنے کی کنجی یہ ہے کہ یہ جان لیا جائے کہ خیال ایک حصّہ کہاں سے شروع ہوتا اور دوسرا کہاں ختم ہوتا ہے۔انبیاء نے تعارفی بیان کو اس طرح استعمال کیا''خداوند یوں فرماتا ہے۔۔۔''اور پھر اُنہی الفاظ کے ساتھ اختتام کرتے ہیں۔

تاریخی جائزہ:

انگریزی بائبل مقدس میں انبیاء اصغر کی ترتیب:

۱۔ہوسیع	۴۔عبدیاہ	۷۔ناحوم	۱۰۔حجی
۲۔یوایل	۵۔یوناہ	۸۔حبقوق	۱۱۔زکریاہ
۳۔عاموس	۶۔میکاہ	۹۔صفنیاہ	۱۲۔ملاکی

اسرائیل و یہوداہ کی اسیری اور بادشاہتوں کے مطابق درجہ بندی

درجہ بندی	کتاب	قریب از قیاس تواریخ ق۔م
اسیری سے پہلے: اسرائیل کے انبیاء	یوناہ عاموس ہوسیع	753-793 760 715-755
یہوداہ کے انبیاء	عبدیاہ یوایل میکاہ ناحوم صفنیاہ حبقوق	840 796-835 700 612-633 625-630 600
اسیری کے بعد: واپس آنے والے بقیہ دور کے انبیاء	حجی زکریاہ ملاکی	520 518-520 400-450

ہوسیع

(قائم رہنے والی محبت)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسا کہ پہلی آیت میں بیان کیا گیا ہے، بیری کا بیٹا اور جمر کا شوہر (3:1)۔ ہوسیع کتاب کا مصنف ہے۔ بظاہر وہ شمالی سلطنت کا نبی تھا اسلئے اُس کا رجحان اسرائیل کی شمالی سلطنت کی طرف تھا اور وہ سامریہ کے بادشاہ کو "ہمارا بادشاہ" (5:7) کہہ کر پکارتا ہے۔ ہوسیع کے متعلق ہم جو کچھ جانتے ہیں اُس کا ذریعہ صرف یہ کتاب ہی ہے۔

اس کتاب کا نام اس کے مصنف کے نام پر رکھا گیا ہے یعنی ہوسیع کے نام پر جو شمالی سلطنت کے آخری بادشاہ ہوسیع سے ہو بہو ملتا ہے۔ امتیاز کے مقاصد کیلئے بائبل مقدس ہمیشہ اس نبی کو ہوسیع کا نام دیتی ہے۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ ہوسیع، یشوع اور یسوع ایک ہی عبرانی لفظ HOSHEA سے اخذ کئے گئے جس کا مطلب ہے "نجات"۔ تاہم یشوع اور یسوع کے نام میں ایک اضافی سچائی پائی جاتی ہے "یہواہ نجات ہے"۔ خدا کے پیامبر کے طور پر ہوسیع قوم کو نجات کی پیشکش کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی بت پرستی سے پھر کر خداوند کی طرف رجوع لائیں۔

سنِ تحریر: 715-755 ق۔م

ہوسیع 1:1 مطابق اُس نے عزیاہ (767-739 ق۔م)، یوتام (739-731 ق۔م)، آخز (731-715 ق۔م) اور حزقیاہ (715-686 ق۔م) کے ادوار حکومت

میں جو یہوداہ کے بادشاہ تھے۔خدمت گزاری کام سرانجام دیا۔اس نے اسرائیل کے بادشاہ یربعام دوم(782-752ق۔م) کے ایام کے دوران بھی خدمت کی۔

ہوسیع کی خدمت کئی دہائیوں پر محیط ہے، جسکا آغاز تقریباً یہوداہ کے بادشاہ عزیاہ (790-739ق۔م) کے دورِ حکومت کے اختتام اور اسرائیل کے بادشاہ یربعام دوم(793-753ق۔م) کے دورحکومت میں ہوااور حزقیاہ کے دور حکومت کے ابتدائی سالوں میں اختتام ہوا۔حزقیاہ نے تقریباً715ق۔م حکومت کرنے کا آغاز کیا، اپنے باپ آخز کے ساتھ نائب بادشاہ کے طور پر حکومت میں شامل رہا۔جبکہ ہوسیع نے ابتدائی طور پر اسرائیلی بادشاہ کو کلام سنانے سے آغاز کیا تاہم یہ بات انتہائی حیران کن نظر آتی ہے کہ ۱:۱ میں یہوداہ کے چار جبکہ اسرائیل کے ایک بادشاہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔چھ اسرائیلی بادشاہوں کے چھوڑے جانے کی وجہ جنھوں نے یربعام دوم کی پیروی کی غیر یقینی ہے۔تاہم اسے داؤد کے شاہی خاندان نے درست قرار دیا ہے(5:3)اور اس کے مقابلہ میں شمالی بادشاہت کو غیر مستحکم اور منتشر قرار دیا(7:3-7)۔

تاہم اسرائیل کے دوسرے چھ بادشاہوں کو جنھوں نے یربعام دوم کی پیروی کی اُنہیں غیر ضروری ہونے کے باعث رد کر دیا گیا تو بھی اُن میں سے ہر ایک نے نبوت کے بیٹے یربعام اول کے گناہ کی پیروی جاری رکھی۔حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل کی شمالی سلطنت میں کوئی اچھا بادشاہ نہیں تھا جنھوں نے یہوداہ کی جنوبی سلطنت کی طرح اصلاحی تحریکیں چلائی ہوں۔

مرکزی خیال اور مقصد:

ہوسیع کی کتاب یہ ظاہر کرنے کیلئے لکھی گئی کہ خدا اسرائیل کی مسلسل بے وفائی کے باوجود اسرائیل کیلئے مضبوط اور دائمی محبت رکھتا تھا۔ہوسیع کے ازدواجی تجربہ کے ذریعہ کتاب ہم پر ظاہر کرتی ہے کہ خدا ہمارے لئے کس قدر محبت اور ترس سے بھرا ہوا دل رکھتا ہے اور اپنے علم اور جو کچھ اُس کے متعلق معلوم ہوسکتا ہے اس کو ہم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے جسے انسان حقیر سمجھتا ہے۔اس مقصد کے پیشِ نظر، ہوسیع کی کتاب کا مرکزی خیال شمالی سلطنت کے خلاف ایک زبردست گواہی ہے اسلئے کہ اُس نے خداوند کے ساتھ عہد کے متعلق بیوفائی کی تھی جیسا کہ اُس کی ازدواجی اور نجی زندگی میں بہت زیادہ اخلاقی بدعنوانی پائی جاتی تھی۔پس نبی چاہتا ہے کہ اُسکے ہم وطن لوگ توبہ کریں اور اپنے صابر اور محبت کرنے والے خدا کے پاس واپس آئیں۔اس بات کو خدا کی اس محبت کے نقطہ نظر سے بیان کیا گیا ہے جو اسرائیل سے اپنے عزیز بچوں اور اپنی منکوحہ بیوی کے طور پر رکھتا ہے۔

مرکزی شخصیات:

ہوسیع،جُمر اور اسرائیل کا بادشاہ یاہو۔

ہوسیع کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

ہوسیع کی کتاب میں مسیح کو خدا کے بیٹے (۱۱:۱ موازنہ کریں متی ۲:۱۵)،لوگوں کے واحد نجات دہندہ (۱۳:۴ موازنہ کریں یوحنا ۶:۱۴)،ہمیں مردوں میں سے جلانے والا (۱۳:۱۴ موازنہ کریں ۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۵)،ایسا شخص بڑے ترس کے ساتھ ہم سے محبت رکھتا ہے(۱۱:۴)اور ایسے شخص کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو اُن کو بحال کرتا ہے جو اُس کے پاس آتے ہیں(۶:۱)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف(1:1)

2۔ ہوسیع کی شادی: خدا کے اسرائیل کے ساتھ پیش آنے کی تصویر(1:2-5:3)

ا۔ ہوسیع کے خاندان کی نبوتی نوعیت(1:2-11)

1۔ ہوسیع کی شادی: اسرائیل کی بے وفائی(1:2-5)

2۔ ہوسیع کی اولاد: اسرائیل کی عدالت (1:6-9)

3۔ اسرائیل کا مستقبل: بحالی (1:10-11)

ب۔ سزا دینے کے زریعہ بحال کرنا (2:1-13)

1۔ خداوند کا اسرائیل کو سزا دینا (2:1-23)

2۔ خداوند کا اسرائیل کو بحال کرنا (2:14-23)

ج۔ ہوسیع کی شادی کی بحالی (3:1-5)

1۔ الٰہی حکم (3:1)

2۔ ہوسیع کا تابعداری سے جواب دینا (3:2-3)

3۔ مثال یا نمونے کی وضاحت کی گئی (3:4-5)

3۔ ہوسیع کا پیغام: اسرائیل کی عدالت اور بحالی (4:1-9:14)

ا۔ اسرائیل کے خلاف خدا کا دعویٰ (4:1-6:3)

1۔ اسرائیل کے جرم کا ظاہر ہونا (4:1-19)

4:1-3	4:7-10	4:15-19
4:4-6	4:11-14	

2۔ اسرائیل کی عدالت کا اعلان کیا گیا (5:1-14)

5:1-7	5:8-15

3۔ اسرائیل کی بحالی کی پیشنگوئی کی گئی (6:1-3)

ب۔ اسرائیل کے خلاف خدا کے دعویٰ کو مذید پھیلایا گیا (6:4-11:11)

1۔ اسرائیل کا جرم اور سزا (6:4-8:14)

6:4-11	7:8-16	8:8-14
7:1-7	8:1-7	

2۔ اسرائیل کے جرم اور بحالی کا دوبارہ بیان کیا جانا (9:1-11:7)

9:1-6	9:15-17	10:11-15
9:7-9	10:1-2	11:1-4
9:10-14	10:3-10	11:5-7

3۔ خدا کے ترس کی تجدید (11:8-11)

ج۔ اسرائیل کے خلاف خدا کے دعویٰ کا نتیجہ بیان کیا جانا (11:12-14:9)

1۔ آخری الزام (11:12-13:16)

11:12-12:11	13:1-3	13:9-11
12:12-14	13:4-8	13:12-16

2۔ آخری نصیحت (14:1-9)

14:1-3	14:4-7	14:8-9

یوایل

(یہواہ کے دن کا آنا)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسا کہ 1:1 میں ظاہر کیا گیا ہے، یوایل اس کتاب کا مصنف ہے جس کے نام کا مطلب ہے ''یہواہ خدا ہے''۔ہم اُسکے متعلق اور کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے باپ کے نام کے،فتوایل جسکا کتاب میں ذکر پایا جاتا ہے(1:1)۔

یوایل کا نام کتاب کے پیغام کے اعتبار سے مناسب ہے جو خدا کو قادرِ مطلق کے طور پر جو تمام تخلیق کا مالک ہے اور تاریخ کے خدا کے طور پر ظاہر کرتا ہے جو قوموں پر قدرت اور اختیار رکھتا ہے۔

سنِ تحریر:835-796ق۔م

جبکہ کتاب میں وقت سے متعلق حوالہ جات میں کسی خاص تاریخ کا ذکر نہیں تو ہمیں ان داخلی اثبات کی روشنی میں ممکنہ تاریخ کا تعین کرنا ہوگا جو کتاب میں ملتے ہیں اور ان کا واقعات سے تعلق قائم کرنا ہوگا۔لوگوں کے خیال کے مطابق 835-400ق۔م لیکن تاریخ کا تعین کرنا بہت مشکل ہے۔ہم یہاں اس کی تاریخ 835-796ق۔م بیان کرتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ صور،صیدا،فلستیہ،مصر اور ادوم کو بطور دشمن پیش کیا گیا ہے(19,4:3)۔یہ جنوبی سلطنت کے ابتدائی دشمن تھے یعنی اُن کے بابل کی اسیری میں جانے سے پہلے کے دشمن اسیری کے بعد اُن کے دشمنوں میں اُسور، بابل اور فارس شامل ہونگے۔

مرکزی خیال اور مقصد:

یوایل حال ہی میں پڑنے والی خشک سالی اور ٹڈیوں کی آفت کو استعمال کرتا ہے جو یہوداہ پر کسی آگاہی کے بغیر ایک خاص سبق سکھانے کیلئے نازل ہوئی تا کہ آنے والے ایام میں اسرائیل کو یہواہ کے دن ہونے والی تباہی کے شکار ہونے کے متعلق خبردار کرے۔انتہائی مختصر وقت میں گھنٹوں میں تمام سبزا چٹ ہوگیا۔اگر قوم توبہ کرے اور خداوند کی طرف رجوع لائے گی تو خدا اُس کے ساتھ اپنے تعلق کو بحال کرے گا اور اُنہیں برکت دے گا۔یہ بات اس تاریخی پسِ منظر میں صادق نہیں آتی جس میں یوایل لکھ رہا تھا بلکہ یہ کسی وقت مستقبل میں رونما ہونے والی بات تھی۔

یوایل نے جن تمام برکات اور بحالی کے وعدوں کے وقوع پذیر ہونے کا وعدہ کیا، یہودی لوگوں کو بڑی مصیبت کی سزاؤں اور خدا کے روح کے نزول کے تجربہ سے گزرنا پڑے گا۔یہ وہ امتزاج ہے جو اُنہیں خدا کے پاس واپس لانے کا باعث بنے گا۔

مرکزی شخصیات:

یوایل

یوایل کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

یوایل کی کتاب میں مسیح کو ایسی شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو روح القدس بخشے گا (۲۸:۲ موازنہ کریں ۱۶:۷۔۱۵؛ اعمال ۸:۱)، جو قوموں کی عدالت کرتا ہے (۲:۳،۱۲)اور جو اسرائیل کی پناہ گاہ اور قلعہ ہے(۱۶:۳)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ خداوند کا تاریخ ساز دن (1:1-20)

ا۔ ٹڈیوں کا تاریخ ساز واقعہ (1:1-12)

3-1:1	7-4:1	12-8:1

2۔ خداوند کا نبوتی دن (2:1-3:21)

ا۔ خداوند کے دن کا قریب آنا (2:1-27)

1۔ یہوداہ کی بربادی کی پیشنگوئی (2:1-11)

2۔ یہوداہ کی نجات کیلئے ضرورت شرط (2:12-27)

ب۔ خدا کا حتمی دن (2:28-3:21)

1۔ خداوند کے دن کے آنے سے پہلے رونما ہونے والے حتمی واقعات

2۔ خداوند کے دن رونما ہونے والے واقعات (3:1-21)

8-1:3	17-9:3	21-18:3

عاموس

(موقع کا ناجائز فائدہ اُٹھانے کی سزا)

مصنف اور کتاب کا نام:

یسعیاہ (جو مرِ محل) اور یرمیاہ (جو کاہن تھا) سے ہٹ کر اس کتاب کو عاموس نامی ایک چرواہے اور گولر کا پھل بٹورنے والے شخص نے تحریر کیا (۱:۱؛ ۷:۱۴)۔ اُسکا تعلق تقوع سے تھا جو بیت لحم کے قریب یروشلیم کے جنوب کی طرف تقریباً 10 میل کے فاصلے پر تھے۔ اگرچہ وہ ایک کسان اور مویشی پالنے والا تھا تو بھی خدا کے کلام سے بہت واقفیت رکھتا تھا۔

عاموس عبرانی نام ہے جس کا مطلب ہے "بوجھ" یا "بوجھ اُٹھانے والا"۔ یہ نام اس کیلئے مناسب ہے اس لیے کہ اُسے ایک بوجھ بخشا گیا۔ اگرچہ عاموس اسرائیل کی شمالی سلطنت کی بجائے یہوداہ کی جنوبی سلطنت سے آیا تو بھی اُسے اس پیغام کا بوجھ اُٹھانے کی ذمہ داری دی گئی کہ شمالی سلطنت کے لالچ، ناانصافی، دُنیاداری اور شخصی راستبازی کے خلاف اُنہیں خبردار کرے۔ عاموس کو یسعیاہ کے باپ آموص سے نہیں ملانا چاہئے (یسعیاہ ۱:۱)۔

سنِ تحریر: تقریباً ۷۶۰ ق۔م

پہلی آیت کے مطابق عاموس کی کتاب بتاتی ہے کہ وہ عُزیاہ اور یربعام دوم کا ہم عصر تھا اور اُس نے **"شاہِ یہوداہ عزیاہ (۷۹۰-۷۳۹ ق م) اور شاہِ اسرائیل یربعام بن یوآس (۷۹۳-۷۵۳ ق۔م) کے ایام میں اسرائیل کی بابت بھونچال سے دو سال پہلے نبوت کی"** (۱:۱) شاید عاموس نے ۷۶۷-۷۵۳ ق۔م کے عرصہ میں نبوت کی۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اُس نے "**بھونچال سے دو سال پہلے**" نبوت کی لیکن اس واقعہ کی صحیح تاریخ کا کچھ علم نہیں۔

مرکزی خیال اور مقصد :

بنیادی طور پر عاموس کو دیا جانے والا الٰہی پیغام عدالت کے متعلق تھا، اگرچہ اُسکا اختتام اُمید کے ساتھ ہوتا ہے۔ عاموس نے خبردار کیا کہ خداوند خدا، کائنات کا قادر حکمران، ایک جنگجو کے طور پر اُن اقوام کی عدالت کرنے کو آئے گا جنہوں نے اُس کے اختیار کے خلاف بغاوت کی۔ بالخصوص اسرائیل کو خدا کے عہد کے خلاف بغاوت کرنے کی سزا دی جائے گی۔ عاموس یربعام کے زیرِ اختیار خوشحال اور مادہ پرست شمالی قبائل کو توبہ تک لانا چاہتا ہے جو کہ جلد نازل ہونے والی عدالت سے بچنے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس سارے سلسلہ میں کتاب خدا کے بدی سے نفرت رکھنے کو واضع کرتی ہے اس لیے کہ وہ پاک ہے اور اُسکی عدالت ضرور اسرائیل کے گناہ کے خلاف ردِعمل کرے گی اس لئے کہ وہ گناہ کی عدالت کرتا ہے۔ تاہم اگرچہ قوم تباہ کر دی جائے گی تو بھی خدا توبہ کرنے والی اسرائیلیوں کی چھوٹی جماعت کو محفوظ رکھے گا (جسے اکثر ''بقیہ'' کہا جاتا ہے)۔ ایک روز اس چھوٹی جماعت کو اُن کی عہد کی برکت کیلئے بحال کر دیا جائے گا اور اُنہیں سیاسی پہچان بھی بخش دی جائے گی اور پھر خدا تمام اقوام کو اپنے پاس کھینچ لے گا۔

مرکزی شخصیات :

عاموس، یہوداہ کا بادشاہ عزیاہ، اسرائیل کا بادشاہ یربعام۔

عاموس کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

عاموس مسیح کو ایک ایسے شخص کے طور پر پیش کرتا ہے جو داؤد کے گھرانے کی تعمیرِ نو کرے گا (۹:۱۱) اور جو اپنے لوگوں کو بحال کرے گا (۹:۱۱-۱۵)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف: مصنف اور مرکزی خیال (2-1:1)

2۔ عاموس کی آٹھ عدالتیں (16:2-3:1)

ا۔ دمشق کے متعلق (5-3:1)

ب۔ فلستین کے متعلق (8-6:1)

ج۔ صور کے متعلق (10-9:1)

د۔ ادوم کے متعلق (12-11:1)

ہ۔ عمون کے متعلق (15-13:1)

و۔ موآب کے متعلق (3-1:2)

ز۔ یہوداہ کے متعلق (5-4:2)

ح۔ اسرائیل کے متعلق (16-6:2)

3۔ عاموس کے پیغامات (14:6-1:3)

ا۔ اسرائیل کا انجام (15-1:3)

8-1:3 10-9:3 15-11:3

ب۔ اسرائیل کی محرومی (13-1:4)

3-1:4 5-4:4 13-6:4

ج۔ اسرائیل پرنوحہ (14:6-1:5)

1۔ آنے والی عدالت میں اسرائیل کی تباہی (17-1:5)

3-1:5	9-8:5	15-14:5
7-4:5	13-10:5	17-16:5

2۔ مذہبی لوگوں کو تنبیہ کرنا (27-18:5)

20-18:5	24-21:5	27-25:5

3۔ پوری قوم کو سرکاری طور پر سرزنش کرنا (14-1:6)

3-1:6	11-8:6
7-4:6	14-12:6

4۔ عاموس کی پانچ رویتیں (10:9-1:7)

ا۔ تباہی پھیلانے والی ٹڈیوں کی رویا (3-1:7)

ب۔ آگ کی رویا (6-4:7)

ج۔ ساہول کی رویا (9-7:7)

د۔ تاریخی وقفہ: بیت ایل کے کاہن کی طرف سے مخالفت (17-10:7)

ہ۔ گرمی کے پھلوں کی ٹوکری کی رویا (14-1:8)

و۔ خداوند کے عدالت کرنے کی رویا (10-1:9)

5۔ اسرائیل کیلیے بحالی کے پانچ وعدے (15-11:9)

عبدیاہ

(منظومی انصاف)

مصنف اور کتاب کا نام:

یہوداہ کا نامعلوم عبدیاہ نامی نبی اس کتاب کا مصنف ہے (۱:۱)۔ اُسکے نام کا مطلب ہے ''یہوداہ کا خادم یا پرستار''۔

پرانے عہد نامہ میں بہت سے لوگوں کا نام عبدیاہ ہے۔ ان میں داوٗد کی فوج کا ایک آفسر (۱۔تواریخ ۹:۱۲)، اخی اب کا خادم جس نے انبیاء کو چھپایا (۱۔سلاطین ۳:۱۸)، یوسیاہ کے دنوں کا ایک لاوی (۲۔تواریخ ۱۲:۳۴) اور ایک راہنما شامل ہے جو عزرا کے ساتھ اسیری سے واپس آیا (عزرا ۹:۸)۔ عبدیاہ کے آبائی شہر اور خاندان کے متعلق کچھ علم نہیں اور اُس کے باپ کا نام ظاہر نہ کرنے کی حقیقت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ تو شاہی خاندان سے تھا اور نہ کاہنوں کی نسل سے۔

سنِ تحریر: ۸۴۰ق۔م

بائبل مقدس کی اس سب سے چھوٹی کتاب کی صرف ۲۱ آیات ہیں اور تمام انبیاء اصغر میں اس کی تاریخ کا تعین کرنا سب سے مُشکل ہے۔ ہم عبدیاہ کا سنِ تحریر تقریباً ۸۴۰ق۔م بیان کرتے ہیں۔ اس کی وجہ ادوم کے خلاف فلستیوں اور عربوں کی پیشن گوئی جو یہورام کے دورِ حکومت کی بابت معلوم ہوتی ہے یعنی ۸۴۸۔۸۴۱ق۔م (۲۔تواریخ ۱۶:۲۱۔۱۷)۔

مرکزی خیال اور مقصد :

عبدیاہ کا مرکزی خیال بار بار اس سچائی کی دہرائی ہے کہ تنزلی سے پہلے تکبر آتا ہے۔عبدیاہ اعلان کرتا ہے یروشلیم پر نازل ہونے والی سزا پر ادوم کی متکبرانہ خوشی کے باعث اُسکی عدالت کی جائے گی۔

مرکزی شخصیات:

عبدیاہ

عبدیاہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

عبدیاہ کی کتاب میں مسیح کو اقوام کے منصف (۱۵۔۱۶)، اسرائیل کے نجات دہندہ (۱۷۔۲۰) اور بادشاہت کے مالک (۲۱) کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ ادوم پر سزا نازل ہونے کی پیشنگوئیاں (1:1-9)

ا۔ سزا کی یقین دہانی (1:1-4)

ب۔ سزا کی بھرپوری (1:5-9)

2۔ ادوم پر عدالت کی بنیاد (1:10-14)

ا۔ برادرانہ محبت کی غیر موجودگی کیلئے (1:10)

ب۔ تنگ نظری کیلئے (1:11-12)

ج۔ شدت پسندی کیلئے (1:13-14)

3۔ عدالت کا وقت (1:15)

4۔ عدالت کے نتائج (1:16-18)

5۔ اسرائیل کی رہائی (1:19-21)

یوناہ

(خدا کی مرضی سے بھاگنا)

مصنف اور کتاب کا نام :

کتاب کا مصنف یوناہ ہے جو اُمتی کا بیٹا ہے اور اسرائیل کی شمالی سلطنت کے شہر گلیل کا نبی ہے۔ کتاب (۱:۱) میں خود اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہے، کتاب کا حقیقی کردار جو حقیقی جگہوں اور شخصیات کے نام بتاتا ہے اور دوسرے ذرائع سے اس کے سچے ہونے کا ثبوت ملتا ہے (۲۔سلاطین۱۴: ۲۵) جس میں نئے عہد میں یسوع کی گواہی بھی شامل ہے (متی۱۲: ۴۰)۔ اُسکے نام کا مطلب ہے "فاختہ"۔

سنِ تحریر: ۷۹۳۔۷۵۳ق۔م

۲۔سلاطین۱۴: ۲۷ میں بتایا گیا ہے کہ یوناہ کا تعلق اسرائیل کے یربعام دوم کے دورِ حکومت سے تھا (۷۹۳۔۷۵۳ق۔م)۔ یوناہ نے الیشع کے دور کے بعد عاموس اور ہوسیع سے ذرا پہلے خدمت سرانجام دی۔

مرکزی خیال اور مقصد :

یوناہ واضع طور پر بیان کرتا ہے کہ عبرانیوں کا خدا (۱) ساری دُنیا کی فکر کرتا ہے اس لیے اُن سب لوگوں کو نجات کی پیشکش کی گئی ہے جو توبہ کرتے اور اُس کی طرف رجوع لاتے ہیں (۲) فطرت اور تمام انسانی معاملات پر قادر ہے اور (۳) مختلف نسلوں کے متعلق نفرت کے رویئے ہمیں خدا کی مرضی کی پیروی کرنے سے روک سکتے ہیں۔

مرکزی شخصیت :

یوناہ

یوناہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

یوناہ کے ذریعہ مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تصویر کو دیکھا جا سکتا ہے (متی۱۲: ۴۰)، اقوام کیلئے بطور نبی (اگرچہ وہ یوناہ کی طرح غیر آمادہ نہیں تھا) اور اقوام کے نجات دہندہ کے طور پر۔ یوناہ کی زندگی میں مسیح کو نجات دہندہ اور خداوند کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے (۹:۲)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ یوناہ کا فرار ہونا (1:1-17)

ا۔ اسکے بھاگنے کی وجہ (1:1-2) ب۔ اسکے بھاگنے کا راستہ (1:3) ج۔ اسکے بھاگنے کے نتائج (1:4-17)

2۔ یوناہ کا دعا کرنا (2:1-10)

ا۔ اس کی دعا کی خوبیاں (2:1-9) ب۔ اسکی دعا کا جواب (2:10)

3۔ یوناہ کی منادی (3:1-10)

ا۔ خدا کا منادی کرنے کا حکم (3:1-3) ب۔ یوناہ کی منادی کا مضمون (3:4) ج۔ یوناہ کی منادی کے نتائج (3:5-10)

4۔ یوناہ کا سبق سیکھنا (4:1-11)

ا۔ یوناہ کا خدا کو شکایت کرنا (4:1-3) ب۔ یوناہ کیلئے خدا کا نصاب (4:4-11)

میکاہ

(کون خدا کی مانند ہے)

مصنف اور کتاب کا نام:

کتاب کا نام اُس کے مصنف سے اخذ کیا گیا ہے جو میکاہ نبی ہے۔صرف خود کتاب اور یرمیاہ ۱۸:۲۶ کے علاوہ اس کتاب کے مصنف کے متعلق اور کچھ معلوم نہیں۔میکاہ میکایاہ کی مختصر صورت ہے جسکا مطلب ہے"یہواہ کی مانند کون ہے؟"۔میکاہ ۱۸:۷ میں جب وہ یہ کہتا ہے"**تجھ سا خدا کون ہے؟**" تو وہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے۔یرمیاہ کے دنوں میں بزرگوں نے میکاہ کا حوالہ دیا اور میکاہ ۱۲:۳ کا اقتباس پیش کرتے ہوئے یرمیاہ کے قوم پر عدالت نازل ہونے کے پیغام کے دفاع میں اس حوالہ کو استعمال کیا (یرمیاہ ۱۸:۲۶)۔

میکاہ مورشت سے تھا (میکاہ ۱:۱ موازنہ کریں ۱۴:۱)، یہ یہوداہ کا ایک قصبہ تھا جو یروشلیم سے تقریباً ۲۵ میل جنوب مغربی جانب فلستیہ کے شہر جات کے قریب تھا۔مورشت لکیس کے قریب یہوداہ کی زرخیز وادیوں میں واقع تھا جو ایک بین الاقوامی تجارتی قصبہ تھا۔

سنِ تحریر: ۷۰۰ ق۔م

میکاہ پہلی آیت میں بتاتا ہے کہ اُس نے یوتام (۷۵۰۔۷۳۲ ق۔م)، آخز (۷۳۶۔۷۱۶ ق۔م) اور حزقیاہ (۷۱۶۔۶۸۷ ق۔م) کے دنوں میں نبوت کی۔بنیادی طور پر میکاہ یہوداہ سے کلام کرتا ہے لیکن وہ اسرائیل کی شمالی سلطنت سے بھی کلام کرتا ہے اور سامریہ کے زوال کی پیشن گوئی کرتا ہے (۶:۱)، اُس کی خدمت کا خوبصورت حصّہ ۷۲۲ ق۔م میں اُسور کی اسیری سے پہلے وقوع پذیر ہوا جو تقریباً ۷۰۰ ق۔م کی بات ہے۔

مرکزی خیال اور مقصد :

میکاہ واضح کرتا ہے کہ لوگ کس طرح عہد کی شرائط کے مطابق زندگی بسر کرنے میں ناکام ہوگئے جو خدا نے اسرائیل کے ساتھ باندھا تھا، جس کی تابعداری میں برکت (استثنا ۲۸: ۱۔۱۴)، اور نافرمانی کیلئے لعنت اور بالآخر مُلک سے نکال دیئے جانے کا اعلان کیا گیا تھا (استثنا ۲۸: ۱۵۔۶۸)۔اس عمل میں میکاہ نے یہوداہ کی بے انصافی کو ظاہر کیا اور اعلان کیا کہ یہواہ اُنہیں تادیب کرنے میں راست اور صادق ہے۔وہ اسرائیل اور یہوداہ پر تشدد کرنے، قاضیوں کے رشوت لینے، نبیوں اور کاہنوں کے لالچ پن، دھوکہ بازی، تکبر اور ظلم کرنے جیسے گناہوں کے خلاف الزام لگاتا ہے۔بیشک قوم پر اس تادیب سے خدا کی اُس محبت کا اظہار ہوتا ہے جو وہ اُن سے رکھتا ہے اور وہ اُنہیں بحال کرے گا۔

میکاہ کے تینوں پیغامات میں عدالت کا مرکزی خیال نمایاں ہے لیکن اُس نے بحالی کی سچائی پر بھی زور دیا۔مزید برآں میکاہ اپنے ہر ایک پیغام میں بقیہ کی بحالی کا حوالہ دیتا ہے (میکاہ ۱۲:۲؛ ۷:۴؛ ۷:۵۔۸؛ ۱۸:۷)۔اُس نے اعلان کیا کہ آئندہ دنوں میں یہواہ اسرائیل کے لوگوں کو آنے والے مسیح کے زیرِ اختیار دُنیا میں امتیازی حیثیت دینے کے باعث بحال کرے گا۔

میکاہ کی کتاب کا آخری حصّہ کمرہ عدالت کے منظر کو بیان کرتا ہے۔خدا اپنے لوگوں کے خلاف حجت کرتا ہے اور اپنے معاملہ کو پیش کرتے ہوئے وہ پہاڑوں اور پہاڑیوں کو فیصلہ دینے والوں کے طور پر ساتھ ملاتا ہے۔لوگوں نے دلی پرستش کو کھوکھلی رسم میں بدل دیا ہے اور یہ سوچا ہے کہ خدا اس کا تقاضا کرتا ہے۔اُنہوں نے خدا کے انصاف کے معیاروں کو اپنے روزمرہ کے معاملات سے نکال دیا تاکہ اپنی بددیانتی کے اعمال کو چھپاسکیں۔وہ یہ جاننے میں ناکام ہوگئے ہیں کہ خداوند انسان سے کیا چاہتا ہے۔صرف ایک ہی فیصلہ ہوسکتا ہے:"کون مُجرم ہے"۔

کتاب ایک اُمید کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے۔ جو خدا عدالت کا حکم دیتا ہے وہ ہی رحم کرنا بھی پسند کرتا ہے **"تجھ سا خدا کون ہے جو بدکرداری معاف کرے اور اپنی میراث کے بقیہ کی خطاؤں سے درگذر کرے؟ وہ اپنا قہر ہمیشہ تک نہیں رکھ چھوڑتا کیونکہ وہ شفقت کرنا پسند کرتا ہے"** (۷:۱۸)۔ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ نبی خوشی سے پُکار اُٹھتا ہے **"لیکن میں خداوند کی راہ دیکھونگا اور اپنے نجات دینے والے خدا کا انتظار کرونگا میرا خدا میری سُنیگا"** (۷:۷)۔

مرکزی شخصیات:

میکاہ، یوتام، آخز، حزقیاہ

میکاہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

میکاہ مسیح کو یعقوب کے خدا (۴:۲)، قوموں کے منصف (۴:۳) اور ایک حکمران کے طور پر پیش کرتا ہے جو بیت لحم کے شہر میں پیدا ہوگا (۵:۲ موازنہ کریں متی ۲:۱۔۶)۔ ہیرودیس نے فقیہوں اور کاہنوں سے مسیح کی پیدائش کے متعلق سوال کیا تو اُنہوں نے میکاہ ۵:۲ کا اقتباس پیش کیا۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف (1:1)

2۔ پہلا پیغام: سامریہ اور یہوداہ کی عدالت (1:1-2:13)

ا۔ آنے والی عدالت کی پیشنگوئی (1:2-7)

ب۔ لوگوں پر نوحہ (1:8-16)

1۔ میکاہ کا نوحہ (1:8-9)

2۔ میکاہ کا دوسرے لوگوں کو ماتم کیلئے بلانا (1:10-16)

ج۔ یہوداہ کے گناہ (2:1-11)

1۔ لوگوں کے گناہ (2:1-5)

2۔ جھوٹے نبیوں کے گناہ (2:6-11)

د۔ مستقبل میں دوبارہ جمع ہونے کی پیشنگوئی (2:12-13)

3۔ دوسرا پیغام: رہائی کے بعد کا انجام (3:1-5:15)

ا۔ قوم کے راہنماؤں پر عدالت (3:1-12)

1۔ حکمرانوں پر عدالت (3:1-12)

2۔ جھوٹے نبیوں پر عدالت (3:5-8)

3۔ تمام لاپرواہ راہنماؤں پر عدالت (3:9-12)

ب۔ قوم کیلئے بادشاہت کی برکات (4:1-5:15)

1۔ بادشاہت کی خصوصیات (4:1-8)

2۔ بادشاہت کی جانب بڑھتے ہوئے واقعات

3۔ بادشاہت کا حکمران (5:2-15)

4۔ تیسرا پیغام: گناہ کیلئے مجرم ٹھہرانا اور برکت کا وعدہ کرنا (20:7-1:6)

ا۔ خداوند کا جرم عائد کرنا (5-1:6)

ب۔ قوم کیلئے میکاہ کا جواب (8-6:6)

ج۔ گناہ کی وجہ سے خدا کی عدالت (16-9:6)

1۔ گناہ (12-9:6)

2۔ سزا (16-13:6)

د۔ میکاہ کا خدا کے حضور التجاء کرنا (20-1:7)

1۔ قوم کے گناہوں کے متعلق میکاہ کا غم (6-1:7)

2۔ میکاہ کا خداوند پر اعتماد (13-7:7)

3۔ میکاہ کی دعا کہ خدا دوبارہ اپنے گلہ کی گلہ بانی کرے گا۔ (14:7)

4۔ خداوند کا وعدہ کہ وہ اپنے لوگوں پر معجزانہ باتوں کو ظاہر کرے گا (17-15:7)

ہ۔ میکاہ کی تعدیق کہ خدا یکتا ہے (20-18:7)

ناحوم

(نینوہ کا انجام)

مصنف اور کتاب کا نام:

ناحوم ۱:۱ میں جو کچھ بتایا گیا ہے، کتاب ناحوم کی رویا کے بارے میں ہے، اس سے ہٹ کر ناحوم کا مطلب ہے ''حوصلہ افزائی'' لیکن اس کا پیغام یقیناً بدکار اُسوریوں کی تسلّی کا باعث نہیں تھا جو نینوہ پر قابض تھے۔ تاہم یہ یہوداہ کی تسلّی کا باعث ہوگا۔ ۱:۱۵ کی روشنی میں شاید وہ یہوداہ کا نبی رہا ہو اور اگر چہ القوش کے محل وقوع کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا تو بھی بہت سے علماء کا یقین ہے کہ یہ شہر جنوبی یہوداہ میں کسی جگہ واقع تھا۔

تمام انبیاء اصغر کی طرح اس کتاب کا نام نبی کے نام سے اخذ کیا گیا ہے جس نے نبوت کی۔

سنِ تحریر: ۶۶۳۔۶۱۲ ق۔م

ناحوم تھیبس (جو مصر میں واقع تھا) کے زوال کے متعلق بیان کرتا ہے جیسا کہ ۳:۸۔۱۰ میں پہلے ہو چکا ہے۔ تھیبس ۶۶۳ ق۔م میں گرا۔ تینوں ابواب میں ناحوم نے نینوہ کی بربادی کی پیشن گوئی کی جو ۶۱۲ ق۔م میں واقع ہوئی۔ ناحوم نے شاید اس وقت کے قریب اپنی نبوت کا بیان کیا۔ اسلئے کہ وہ واضح طور پر نینوہ کی بربادی کا ذکر کرتا ہے (۲:۱؛ ۳: ۱۴، ۱۹)۔ اس سے اُس کی خدمت کا دور یوسیاہ کے دورِ حکومت میں بنتا ہے اور یوں وہ صفنیاہ اور یرمیاہ کا ہم عصر بنتا ہے۔

مرکزی خیال اور مقصد:

ناحوم کا مرکزی خیال ہے نینوہ کی بربادی جو نینوہ کے اُسوریوں کے خلاف خدا کے غضب کا نتیجہ تھا۔ یوناہ کیا دیکھنا چاہتا تھا، اُسوریوں پر خدا کی عدالت کو نازل ہوتے ہوئے، جسکی ناحوم نے تقریباً ۱۵۰ سال پہلے نبوت کی تھی۔

نینوہ کے لوگوں کی تبدیلی یوناہ کی منادی کا نتیجہ تھی جو کہ یقیناً مختصر عرصہ کیلئے تھی۔اس لیے کہ وہ بہت جلد باغی ہوگئے اور اپنی پرانی راہوں کی طرف پھر گئے۔سرجون دوم اُسور کے بادشاہ نے سامریہ کو تباہ کردیا اور اسرائیل کی شمالی سلطنت کو اسیر کرلیا،۷۲۲ق۔م میں دس قبائل کو پراگندہ کردیا۔بعدازاں اُسوریوں کے بادشاہ سنحیرب نے حزقیاہ کے دور میں ۷۰۱ق۔م میں تقریباً یروشلیم پر قبضہ کرلیا تھا۔قوت اور مشہوری سے ہٹ کر پاک خدا نے نینوہ کی بربادی کی واضع طور پر عدالت کی اور ناحوم کے ذریعہ ایسا کیا گیا۔ اُسور کی موجودہ قوت اور تکبر خدا کی قوت کے باعث اپنے اختتام کو پہنچیں گے۔اگرچہ کتاب میں اُسور کی بربادی اور عدالت پر زور دیا گیا ہے تو بھی یہ یہوداہ کی تسلی کیلئے لکھی گئی ہے۔

مرکزی شخصیات :

ناحوم

ناحوم کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

اگرچہ کتاب میں مسیح کے متعلق براہِ راست کوئی نبوتیں نہیں پائی جاتیں تو بھی تمام نبوت کی بنیادی رُوح کو دھیان میں رکھتے ہوئے مسیح کو غیرت مند خدا اور دُشمنوں سے بدلہ لینے والے کے طور پر پیش کیا گیا (۱:۲۔۱۳)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔تعارف(1:1)

2۔نبوت اور نینوہ پر خدا کی یقینی عدالت(1:2-15)

ا۔ نینوہ کے خلاف خدا کا پاک قہر(1:2-8)

ب۔ یہواہ کے خلاف نینوہ کی چال بازی کا خاتمہ ہوجائے گا۔(1:9-11)

ج۔ نینوہ کی عدالت کے باعث یہوداہ کی مصیبت ختم ہوجائے گی(1:12-15)

3۔نینوہ پر خدا کی عدالت کا بیان(2:1-13)

ا۔ حملہ کا بیان کیا گیا(2:1-6)

ب۔ شکست کا اعلان(2:7-13)

4۔نینوہ پر خدا کی عدالت کا سبب(3:1-19)

ا۔ اس کے ظلم اور دھوکہ دہی کے باعث جو باعث شرمندگی ہے(3:1-7)

ب۔ تھبیس (نوآمون) کے ساتھ اس کے سلوک کے نتیجہ میں اسے خود شکست کا سامنا کرنا پڑا (3:8-11)

ج۔ اسے کا دفاع بیکار تھا(3:12-19)

حبقوق

(پریشانی کا حل)

مصنف اور کتاب کا نام:

حبقوق ۱:۱اور ۳:۱میں حبقوق کومصنف کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔اُس نے واضع طور پرخود کوایک نبی کے طور پر ظاہر کیا اوراس حقیقت کا ثبوت یہ ہے کہ اُس کی دُعااور تمجیداس بیان کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے ''میر مُغنی کیلئے میرے تاردار سازوں کے ساتھ'' سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کاہنوں میں سے تھا۔کتاب کا عنوان مصنف کے نام سے اخذ کیا گیا ہے۔حبقوق عبرانی لفظ سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے ''قبول کرنا''۔نبی اس طور پر یہواہ کے ساتھ جڑا ہے کہ خدا ہی اُس کی نجات اور قوت ہے۔

سنِ تحریر: ۶۰۰ ق۔م

کیونکہ کتاب آنے والی بابل کی غارتگری کو بیان کرتی اور بابلیوں کی شہرت سے خبردار رہنے کو ظاہر کرتی ہے۔اس لیے ممکن ہے کہ حبقوق نے یہوادہ کے بادشاہ یہویقیم کے دورِ حکومت میں خدمت سرانجام دی ہو۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بابل نے یہوداہ کو برباد نہیں کیا تھا اگرچہ کہ جلد ایسا ہونے والا تھا (۶:۱؛ ۱:۲) جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حبقوق نے ۶۰۵ ق۔م میں ہونے والی بابل کی تباہی سے ذرا پہلے نبوت کی۔

مرکزی خیال اور مضمون :

اس نبوت کا مرکزی خیال حبقوق کی پریشانی سے اخذ ہوتا ہے جو بدکار بابلی لوگوں کی طرف سے آنے والی غارتگری کے باعث تھی۔اُس کا تعلق اُس کے ایمان کی مشکلات سے ہے جو دو واضع مشکلوں کا سامنا کرتے ہوئے بیان کی گئی ہیں:

۱۔خدا نے یہوداہ میں بڑھتی ہوئے بُرائی کو سزا دیئے بغیر کیوں چھوڑا (۱:۲۔۴)؟ اور پاک خدا (۱۳:۱) کسطرح بابل جیسی بدکار اقوام کو اپنی عدالت کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرسکتا تھا (۱:۱۲۔۱:۲)؟ حبقوق کو ان مشکلات کو سمجھنے میں دشواری پیش آئی جسکو خدا کے مسلسل مکاشفہ کی روشنی میں حل کیا گیا،اور نبی خوشی سے بھروسہ کرتے ہوئے اس زبور کو ختم کرتا ہے۔کتاب بدی کی مشکل کے خلاف خدا کی بھلائی اور قوت کا دفاع کرتی ہے۔

مرکزی شخصیت:

حبقوق

حبقوق کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

ایک بار پھر نبوت کی نوعیت کی روشنی میں مسیح کو نجات دہندہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔لفظ نجات جو ۳:۱۳اور ۱۸ میں تین مرتبہ بیان کیا گیا ہے، وہ بنیادی لفظ ہے جس سے ''یسوع''، نام اخذ کیا گیا ہے (متی ۲۱:۱) اُسے پاک شخص (۱۲:۱موازنہ کریں یوحنا ۹:۱۱) جو ایمان سے راستباز ٹھہراتا ہے (۴:۲) کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے اور اُس شخص کے طور پر جو ایک روز زمین کو معمور کرے گا ''**کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے جلال کے عرفان سے معمور ہوگی**'' (۱۴:۲)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔حبقوق کی پرشیانی: ایمان کی آزمائش اور تعلیم (1:1-2:20)

ا۔ پہلی مشکل: خدا کیوں بُری رسومات کو یہوداہ میں جاری رہنے کی اجازت دیتا ہے؟ (1:2-4)

ب۔ خدا کا پہلا جواب(1:5-11)

ج۔ دوسری مشکل: خدا یہوداہ کو سزا دینے کیلئے کیوشریر لوگوں کو استعمال کرے گا؟(1:12-2:1)

د۔ خدا کا دوسرا جواب(2:2-20)

2۔حبقوق کا تمجید کرنا: ایمان کی فتح مندی(3:1-19)

ا۔ خدا کی ذات کیلئے تمجید(3:1-3) ب۔ خدا کی قوت کیلئے تمجید(3:4-7)

ج۔ خدا کے مقصد کیلئے تمجید(3:8-16) د۔ خدا پر ایمان رکھنے کیلئے تمجید(3:17-19)

صفنیاہ

(برکت بذریعہ عدالت)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسا کہ ۱:۱ سے ظاہر ہے، کتاب کا مصنف صفنیاہ ہے جو کوشی بن جدلیاہ بن امریاہ بن حزقیاہ کا بیٹا ہے۔ نبی کی چار پشتوں کا ذکر کرنا ایک منفرد عنوان ہے۔ عموماً صرف نبی کے باپ ہی کا ذکر ملتا ہے(یسعیاہ ۱:۱؛ یرمیاہ ۱:۱، حزقی ایل ۱:۳؛ ہوسیع ۱:۱؛ یوایل ۱:۱) جب مصنف کے بارے میں عام معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ ایسے طویل شجرہ نسب سے نبی کی عظیم پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے، اُسکے آباؤ اجداد میں اچھا بادشاہ حزقی ایل بھی شامل تھا۔

کتاب کا نام صفنیاہ نبی کے نام پر رکھا گیا ہے جسکے نام کا مطلب ہے ''خدا کی پناہ'' (۲:۳)۔

سنِ تحریر: ۶۳۰۔۶۲۵ ق۔م

تعارف کے مطابق (۱:۱۰)، صفنیاہ نے یوسیاہ (۶۴۰۔۶۰۹ ق۔م) کے دور میں نبوت کی (۶۴۰۔۶۰۹ ق۔م)۔ اُس کی نبوتی خدمت نینوہ کی بربادی (۶۱۲ ق۔م) اور ۶۲۱۔۶۲۲ ق۔م میں یوسیاہ کی اصلاحی تحریکوں سے پہلے تھی۔ یہ ایک ثبوت نظر آتا ہے کہ صفنیاہ کی کتاب میں یہوداہ کی بیدین بت پرستی کا وجود نظر آتا ہے (۱:۴۔۶) جو یوسیاہ کی اصلاحی تحریکوں کے باعث بہت حد تک ختم کر دی گئی۔ یہ ساری باتیں ۶۳۰۔۶۲۵ ق۔م کے دَور کا تعین کرتی ہیں۔

مرکزی خیال اور مقصد :

نبی یہوداہ کے لوگوں سے کلام کرتا ہے جنکی اخلاقی اور رُوحانی زندگی منّسی اور اُمون کے ادوارِ حکومت کے بُرے اثر کے باعث متاثر ہوئی تھیں (۳:۱۔۷)۔ نتیجتاً استثنا ۲۸ باب میں نافرمانی کے باعث کی جانے والی لعنت کی خبرداری کو عمل میں لاتے ہوئے مرکزی خیال عدالت اور خداوند کا آنے والا دان ہے۔ یہواہ اپنی پاکیزگی کے پیشِ نظر وہ یقیناً گناہ سے مبرا رہتا ہے اور دوسری اقوام کو اپنے حضور حاضر کرنے کے ذریعہ گناہ کے خلاف اپنی پاکیزگی کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن خدا رحم کرنے اور برکت دینے والا خدا بھی ہے اسلئے توبہ کی بُلاہٹ کے ساتھ برکت کے وعدہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ پس صفنیاہ کی کتاب کو واضع طور پر تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

گناہ کی عدالت، توبہ کی بُلاہٹ اور آئندہ کی مخلصی اور برکت کا وعدہ۔

مرکزی شخصیات:

صفنیاہ، یوسیاہ

صفنیاہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

اگرچہ مسیح کا خاص طور پر کوئی ذکر نہیں کیا گیا تو بھی مسیح کو اسرائیلی قوم میں راست شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے (۵:۳) جو اُنکا بادشاہ بھی ہے (۱۵:۳)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف (1:1)

2۔ یہواہ کے دن کی عدالت (2:1-8:3)

ا۔ تمام زمین پر عدالت کا نازل ہونا (2:1-3)

ب۔ یہوداہ کی عدالت (4:1-3:2)

1۔ عدالت کی وجوہات (4:1-13)

2۔ عدالت کا بیان (14:1-18)

3۔ قوم کو عدالت کا پروانہ جاری کرنا: توبہ کرو اور خدا کے طالب ہو (1:2-3)

ج۔ آس پاس کی اقوام پر عدالت کا نازل ہونا (4:2-15)

1۔ فلستین پر (4:2-7)

2۔ موآب اور عمون پر (8:2-11)

3۔ کوش پر (12:2)

4۔ اسور پر (13:2-15)

د۔ یروشلیم کی عدالت (1:3-7)

1۔ نبی کی الزام عائد کرنا (1:3-5)

2۔ خداوند کی عدالت (6:3-7)

ہ۔ تمام روی زمین کی عدالت (8:3)

3۔ یہواہ کے دن کی بحالی (9:3-20)

ا۔ اقوام کی بحالی (9:3-10)

ب۔ اسرائیل کی بحالی (11:3-20)

حجی

(حوصلہ افزائی)

تعارف :

حجّی کے ساتھ ہم اُن تین انبیاء پر آتے ہیں جنھوں نے بابل کی اسیری کے بعد لکھا۔حجّی، زکریاہ اور ملاکی، اُن سب نے اسرائیل میں واپس آنے والے یہودیوں سے کلام کیا۔اُن کا مقصد باقی بچ جانے والی چھوٹی گروہ کی رُوحانی اوراخلاقی زندگی کی حوصلہ افزائی کرنا تھا جو اب واپس اپنے وطن آئی تھی اور جو اب ہیکل اور قوم کی تعمیرِ نو چاہتی تھی۔
حجّی اور زکریاہ نے زیادہ تر رُوحانی ضروریات کی بات کی اسلئے کہ اُن کا تعلق ہیکل کی تعمیرِ نو سے تھا اور ملاکی بنیادی طور پر اخلاقی اور سماجی ضروریات کی بات کرتا ہے جس میں قوم کی تعمیرِ نو بھی شامل تھی۔

مصنف اور کتاب کا نام:

حجّی کے نام کا مطلب ہے ''خُوش وخُرم'' جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کسی بڑے تہوار کے دنوں میں سے ایک دن پیدا ہوا، اگرچہ متن میں ایسا کچھ نہیں ہے۔صرف اسی کتاب سے حجّی کے متعلق جانا جاسکتا ہے (۹ بار اس کا ذکر کیا گیا ہے) اور عزرا ۵:۱۔۲ اور ۶:۱۴ میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔اُسکے متعلق بہت کم معلومات حاصل ہیں وہ خود کو ''حجّی نبی'' کے طور پر بیان کرتا ہے (۱:۱) لیکن اس کے والدین اور شجرۂ نسب کے متعلق کچھ علم نہیں۔وہ زکریاہ نبی اور زرِبابل ناظم کا ہم عصر تھا۔
جیسا کہ نبیوں کی تحریروں میں یہ بات عام دیکھی جاتی ہے کہ کتاب کا نام مصنف کے نام پر ہے۔

سنِ تحریر: ۵۲۰ ق۔م

فارس کے بادشاہ خورس عظیم کی حکمتِ عملیوں کے تحت تقریباً ۵۰،۰۰۰ یہودیوں کو واپس یروشلیم جانے کی اجازت دی گئی۔اُن میں زرِبابل (عزرا ۱:۲۔۲ موازنہ کریں یسعیاہ ۴۴:۲۸)، یشوع سردار کاہن اور حجّی نبی اور زکریاہ شامل تھے۔یہودیوں کو باضابطہ طور پر اپنے وطن جانے اور ہیکل کی تعمیرِ نو کرنے کی اجازت دینے کا واقعہ ۵۳۸ ق۔م میں رونما ہوا۔
بہت جلد دوبارہ تعمیر شدہ مذبح پر سوختنی قربانیوں کے چڑھانے کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا گیا (عزرا ۳:۱۔۶) اور واپسی کے دوسرے سال ہیکل کی بنیاد رکھی گئی (عزرا ۳: ۸۔۱۳؛ ۵:۱۶)۔تاہم سامریوں کی طرف سے پیدا کی جانے والی پریشانی اور حتمی فارصی دباؤ کے باعث ہیکل کی تعمیر کا کام رُک گیا۔پھر رُوحانی بے حسی چھاگئی اور سولہ سے زیادہ برس تک فارصی بادشاہ دارا ہستاسپس (۵۲۱۔۴۸۶ ق۔م) کے دورِ حکومت تک ایسی ہی صورتحال رہی۔ہیکل کی تعمیر کا کام رُک گیا۔دارا کے دوسرے برس (۵۲۰ ق۔م) خدا نے حجّی نبی کو یہودیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے کھڑا کیا تاکہ وہ ہیکل کی تعمیرِ نو کریں (عزرا ۵:۱۔۲ حجی ۱:۱)۔
جیسا کہ حجی ۱:۱ میں بیان کیا گیا ہے اُسکا پہلا پیغام دارا کے دوسرے برس ایلول (اگست۔ستمبر) کے مہینے کی پہلی تاریخ کو دیا گیا۔یہ ۵۲۰ ق۔م کا واقعہ ہے۔

مرکزی خیال اور مقصد :

حجی کی کتاب عہدِ عتیق کی دوسری مختصر ترین کتاب ہے۔عبدیاہ کی کتاب سب سے مختصر کتاب ہے۔حجی کے لکھنے کا انداز سادہ اور براہِ راست ہے۔کتاب کی فہرستِ مضامین نسبتاً غیر معروف نبی کے چار پیغام کے متعلق بیان کرتی ہے جسکی خدمت کا دورانیہ ظاہراً بہت مختصر تھا۔
اگرچہ حجی کی کتاب عہدِ عتیق کی دوسری مختصر ترین کتاب ہے تاہم اس میں حجی کے چار پیغامات کی قوت کو حقیر نہیں جانا چاہئے جنھوں نے ہیکل کی تعمیرِ نو میں حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اہم کردار ادا کیا۔کچھ چند ایک انبیاء اس قدر مختصر تحریر میں اتنی رُوحانی بصیرت کا اظہار کر پائے ہیں۔حجی کے پیغام کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ پوری طرح آگاہ تھا کہ

اُسکے پیغامات کی جڑیں خدا میں ہیں۔تقریباً ۲۵ مرتبہ اُس نے اپنے پیغامات کے الٰہی اختیار کی تصدیق کی۔وہ مسلسل اپنے پیغامات کو اس طرح متعارف کرواتا ہے ''رب الافواج فرماتا ہے'' اور اسی بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے پیغام کو ختم کرتا ہے ('' رب الافواج یوں فرماتا ہے'')۔

حّجی اسرائیلیوں کے واپس آنے والے بقیہ کی حوصلہ افزائی اور نصیحت کے لیے لکھتا ہے تا کہ وہ یروشلیم کی ہیکل کی تعمیرِ نو کریں۔اس سلسلہ میں اُس نے یہ سیکھایا کہ (۱) جب لوگ اُسے اولیت دیتے ہیں تو وہ اُنہیں برکت دیتا ہے (۲) ہمیں خداوند کی خدمت میں ماندہ نہیں ہونا چاہئے اور یہ کہ (۳) کل کے لیے خدا کے وعدے آج کے لیے ہمارے اعتقاد کی بنیاد بن جاتے ہیں۔

مرکزی شخصیات:

حجی ،دارا، زربابل، یشوع سردار کاہن

حجی کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

یہاں مسیح کو ہیکل کے جلال کو بحال کرنے والے کے طور پر پیش کیا گیا ہے (۲:۷۔۹) اور جو دُنیا کی بادشاہتوں کو برباد کرے گا (۲۲:۲)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ پہلا پیغام: ہیکل کی تعمیرِ نو کیلئے بلانا (1:1-15)
 - ا۔ تعارف (1:1)
 - ب۔ پہلی تنبیہ (1:2-6)
 - ج۔ چھٹکارا (1:9-11)
 - د۔ دوسری تنبیہ (1:9-11)

2۔ دوسرا پیغام: خدا کے وعدوں میں حوصلہ افزائی تلاش کرنے کی بلاہٹ (2:1-9)
 - ا۔ تعارف (2:1-2)
 - ب۔ اختیار بخشنے اور آئندہ جلال کے وعدے (2:3-9)

3۔ تیسرا پیغام: زندگی کی پاکیزگی کیلئے بلاہٹ (2:10-19)
 - ا۔ تعارف (2:10)
 - ب۔ مشکل: بقیہ کی نافرمانی (2:11-14)
 - ج۔ حل: بقیہ کی تابعداری (2:15-19)

4۔ چوتھا پیغام: مستقبل میں اعتماد رکھنے کی بلاہٹ (2:20-23)
 - ا۔ تعارف (2:20-921)
 - ب۔ مستقبل میں غیر اقوام سلطنتوں کی بحالی کا وعدہ (2:23)
 - ج۔ داؤد کی سلطنت (2:23)

زکریاہ

(یہواہ کی غیرت)

مصنف اور کتاب کا نام:

زکریاہ نبی برکیاہ بن عدو کا بیٹا تھا۔ایک کاہن جس نے لاویوں کی راہنمائی کی (نحمیاہ ۱۲:۴)۔وہ گذشتہ نبی کا ہم عصر تھا (عزرا ۶:۱۴)۔

زکریاہ کے نام کا مطلب ہے''یہواہ یاد رکھتا ہے یا''یہواہ نے یاد رکھا ہے''۔یہ مرکزی خیال ساری کتاب میں ملتا ہے۔

سنِ تحریر: ۵۲۰۔۵۱۸ ق۔م

پہلی آیت بیان کرتی ہے کہ زکریاہ برکیاہ کا بیٹا اور عدو کا پوتا تھا، یہ وہی کاہن تھا جس کا نحمیاہ ۱۲:۴ میں ذکر پایا جاتا ہے اور جو زربابل کا ہم عصر تھا۔زکریاہ ۲:۴ میں نبی کو نوجوان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔شاید اس وقت وہ نوجوان تھا جب اُس نے حجی کے ساتھ ۵۲۰ ق۔م میں تعمیرِ نو کی تحریک میں مل کر کام کیا۔اُس کی آخری نبوت (۷:۱۔۱۴) کی تاریخ دو سال کے بعد ۵۱۸ ق۔م میں بتائی گئی ہے۔۹۔۱۴ ابواب بعد کی کچھ دہائیوں کا ذکر کرتے ہیں جو یونان کے حوالہ (۹:۱۳) کی روشنی میں ممکنہ طور پر ۴۸۰ ق۔م کا دور ہوسکتا ہے۔متی ۲۳:۳۵ کے حوالہ کے علاوہ زکریاہ کی شخصی زندگی کے متعلق مزید کوئی معلومات کا علم نہیں، جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہیکل کے صحنوں میں اجتماعی بلوے کے دوران اُسے شہید کردیا گیا تاہم جس زکریاہ کا مسیح نے ذکر کیا اُس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ برکیاہ کی بجائے یہویدع کا بیٹا تھا، جبکہ ۲۔تواریخ ۲۴:۲۰۔۲۱ کے مطابق یوآس بادشاہ کے دنوں میں ویسا ہی انجام ہوا۔

مرکزی خیال اور مقصد:

زکریاہ کی کتاب یہودیوں کے واپس آنے والے بقیہ کی حوصلہ افزائی کیلئے لکھی گئی تاکہ وہ ہیکل کی تعمیر کے کام کو مکمل کریں۔نبی نے یہ بھی ظاہر کیا کہ خدا دنیا میں اسرائیل کو اُسکی روحانی میراث واپس دینے اور مسیح کے آنے کی تیاری کے لیے کام کررہا تھا۔تعلیمی طور پر زکریاہ اسرائیل کی روحانی بحالی میں ہیکل کی اہمیت کو واضع کرتا ہے؛ جس سے واضع ہوتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو اُنکے ملک میں واپس لانے کیلئے کام کرتا ہے اور قوم کی آئندہ روحانی بحالی میں مسیح کی فوقیت کو بیان کرتا ہے۔

مرکزی شخصیات:

زکریاہ، سردار کاہن یشوع

زکریاہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

پُرانے عہدنامہ کی کوئی اور کتاب زکریاہ کی کتاب سے زیادہ مسیح کے متعلق نہیں۔یہ کتاب مسیح کی دونوں آمدوں کو بیان کرتی ہے، اُسے خادم اور بادشاہ، خدا اور انسان، خداوند کے فرشتہ کے طور پر بیان کرتی ہے (۳:۱)، راست شاخ (۳:۸)، پتھر جسکی سات آنکھیں ہیں (۳:۹)، مصلوب نجات دہندہ اور چھیدا ہوا (۱۲:۱۰)، آنے والا حلیم بادشاہ (۹:۹۔۱۰)، مارا جانے والا چرواہا (۱۳:۷)، اور آنے والا منصف اور راست بادشاہ (۱۴) کے طور پر بیان کرتی ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ توبہ کی بلاہٹ (1:1-6)

2۔ زکریاہ کی آٹھ رویتیں (1:7-6:8)

ا۔ گھوڑے اور گھڑ سوار (17-7:1)

ب۔ چار سینگ اور چار کاریگر (21-18:1)

ج۔ تانپے والا (13-1:2)

د۔ سونے کا شمعدان (14-1:4)

ہ۔ اڑنے والا طومار (4-1:5)

و۔ ایفہ میں بیٹھی عورت (11-5:5)

ز۔ چار رتھ (8-1:6)

3۔ یشوع کی تاج پوشی (15-9:6)

4۔ روزوں کے متعلق سوالات (23:8-1:7)

7-1:7	13-9:8	23-20:8
14-8:7	17-14:8	
8-1:8	19-18:8	

5۔ مستقبل کے متعلق دو واقعات کی نشاندہی (21-14-1:9)

ا۔ مسیحا کا رد کیا جانا (17:11-1:9)

10-1:9	12-1:10
17-11:9	17-1:11

ب۔ مسیحا کا دورِ حکومت (21:14-1:12)

5-1:12	6-1:13	8-1:14
14-6:12	9-7:13	21-9:14

ملاکی

(توبہ کرو اور رجوع لاؤ)

مصنف اور کتاب کا نام:

ملاکی کا ذکر صرف ملاکی ۱:۱ میں ہے جس سے اس کے مصنف ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اُس کے نام کا مطلب ہے ''پیامبر''۔ یہ لقب موزوں ہے اس لیے کہ یہ ''عہد کے پیامبر'' کے آنے کو بیان کرتا ہے (موازنہ کریں ۱:۳) اس میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کے متعلق پیشن گوئی بھی پائی جاتی ہے (متی ۱۱:۱۰)۔

سنِ تحریر: ۴۵۰۔۴۰۰ ق۔م

ملاکی کی تاریخ کے متعلق گلیسن آرچر لکھتا ہے:

''داخلی ثبوت سے پرکھنے پر یہ واضح ہوتا ہے کہ اُس کی پیشن گوئیاں پانچویں صدی کے دوسرے حصّہ میں تقریباً ۴۳۵ ق۔م میں دی گئیں۔ ہم مندرجہ ذیل اشارات سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں: (۱) ہیکل پہلے سے ہی تعمیر ہو چکی تھی اور موسوی قربانیوں کو دوبارہ مقرر کر دیا گیا تھا (۱:۷،۱۰؛ ۳:۱)۔ (۲) اس وقت فارصی ناظم برسرِ اقتدار تھا؛ تاہم یہ ۴۴۵ اور ۴۳۳ ق۔م میں اس وقت کا واقعہ نہیں ہو سکتا جب نحمیاہ ناظم تھا (۳) ملاکی نے جن گناہوں پر انگلی اُٹھائی یہ وہی گناہ ہیں جنکے خلاف نحمیاہ نے دوسری باریروشلیم آنے پر ملامت کی، جن میں شامل تھے (الف) کاہنوں میں خرابی (۶:۱؛ نحمیاہ ۱۳:۴۔۹)، (ب) دہ یکی دینے میں لاپرواہی، لاویوں کی مُفلسی (۳:۷۔۱۲ موازنہ کریں نحمیاہ ۱۳:

۱۰۔۱۳)۔(ج)اجنبی اقوام کی عورتوں کے ساتھ شادیاں (۲:۱۰۔۱۶موازنہ کریں نحمیاہ ۱۳:۲۳۔۲۸)۔ یہ قیاس کرنا مناسب ہے کہ ملاکی پہلے ہی نحمیاہ کے واپس آنے سے پہلے ان برائیوں کے خلاف احتجاج کر چکا تھا؛ لہٰذا قابلِ قبول اندازے کے مطابق اس کتاب کا سنِ تحریر تقریباً ۴۳۵ ق۔م ہوگا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

نحمیاہ کی زیرِ قیادت بیداری کا ایک وقت تھا (نحمیاہ ۱۰:۲۸۔۳۹) لیکن کاہن اور لوگ خدا کے ساتھ چلنے میں سست پڑ گئے تھے اور شریعت کو ماننے میں ریاکاری اور مجبوری کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اگرچہ ملاکی نے جن گناہوں پر ملامت کی وہ اُن میں مجرم ثابت ہوتے تھے (کاہنوں کی سُستی، دہ یکیوں کی نظر اندازی اور اجنبی عورتوں سے شادیاں) ،لوگوں نے اس بات پر پریشانی کا اظہار کیا کہ خدا کیوں اُن سے مطمئن نہیں تھا۔ ملاکی نے لوگوں اور کاہنوں کے سوالات کا جواب دینے کے لیے لکھا تاکہ یہ ظاہر کرے اور اُن کے گناہوں پر اُنہیں ملامت کرے، اُنکی برگشتگی اور گھٹیا رویے کا اعلان کرے۔ وہ خداوند کے پیامبر کے آنے کے متعلق حوصلہ افزائی کے الفاظ بیان کرتے ہوئے کتاب کو ختم کرتا ہے جو آنے والے مسیح کی راہ تیار کرے گا۔ پس ملاکی نے لوگوں کو خداوند کی حقیقی پرستش میں کوتاہی برتنے پر ملامت کی اور اُنہیں توبہ کی دعوت دی (۱:۶؛ ۳:۷)۔ گلیسن آرچر خلاصہ کو اس طرح بیان کرتا ہے:

’’ملاکی کا مرکزی خیال یہ ہے کہ خداوند کی نظر میں اُس کے ساتھ وفاداری اور پاک انداز زندگی انتہائی ضروری ہیں، اگر ایسا کیا جائے گا تو فصلوں اور قوم کی معاشی خوشحالی پر خدا کی برکت نازل ہوگی۔ اسرائیل کو اپنے عظیم بلاوے کے مطابق ایک پاک قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کرنی چاہئے اور مسیح کے آنے کے منتظر رہنا چاہئے جو شفا کی خدمت اور عدالت کے باعث قوم کی راہنمائی کرے گا اور اُس کی تمام پسندیدہ خواہشات کو نگاہ میں رکھے گا‘‘۔

مرکزی شخصیت:

ملاکی

ملاکی کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

ولکسن اور بُو نے ملاکی کی مسیح کے متعلق محبت کا شاندار خلاصہ پیش کیا ہے:

’’ملاکی کی کتاب چار سو سالہ خاموشی بالآخر اگلے نبی، یوحنا بپتسمہ دینے والا، کے ان الفاظ سے توڑا: **’’دیکھو! یہ خدا کا برہ ہے جو جہاں کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے!‘‘** (یوحنا ۱:۲۹)۔ ملاکی آنے والے پیامبر کی طرف اشارہ کرتا ہے جو مسیح کے آگے راستہ تیار کرے گا (۳:۱ موازنہ کریں یسعیاہ ۴۰:۳۰)۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے بعد میں اس نبوت کو پورا کیا لیکن اگلی چند آیات میں وہ دوسری آمد میں مسیح کے آگے اُس کے لیے راستہ تیار کرتا ہے (۳:۲۔۵)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ اسرائیل کیلئے فائدے کی جگہ (1:1-5)

ا۔ خدا کی محبت کا اعلان کیا گیا (1:1-2ا)

ب۔ خدا کی محبت پر شک کیا گیا (1:2ب)

ج۔ خدا کی محبت کا اظہار کیا گیا (1:3-5)

2۔ اسرائیل کی ناپاکی (1:6-3:15)

ا۔ دھوکہ دہی (1:6-14)

ب۔ بے وفائی (2:1-9)

ج۔ روحانی مخلوط شادیاں (2:10-12)

د۔ طلاق (2:13-16)

ہ۔ سنگین گناہ (17:2)

و۔ آنے والا پیغمبر (6-1:3)

ز۔ ڈاکہ زنی (12-7:3)

ح۔ تنگ نظری (15-13:3)

3۔ لوگوں سے کئے گئے وعدے (6:4-16:3)

ا۔ یادگاری کی کتاب کا وعدہ (18-16:3)

ب۔ آنے والے مسیح کا وعدہ (3-1:4)

ج۔ ایلیاہ کے آنے کا وعدہ (6-4:4)

باب 3
عہدِ جدید کا مختصر جائزہ

تعارف

عہدِ جدید تاریخی واقعات کا ریکارڈر ہے، ''خوشخبری'' کے واقعات جس میں خداوند یسوع مسیح کی بچانے والی زندگی کا ذکر ہے۔ اُسکی زندگی، موت، مردوں میں سے جی اُٹھنے، آسمان پر اُٹھائے جانے اور دنیا میں اُسکے کام کے بارے بتایا گیا ہے۔ جسے اُن رسولوں نے وضاحت سے بیان کیا اور عملی طور پر پیش کیا جنہیں اُس نے چنا اور دنیا میں بھیجا۔ یہ اُن واقعات کی تکمیل بھی ہے جنکے متعلق بہت پہلے عہدِ عتیق میں بتایا گیا۔ مزید برآں یہ دنیاوی تاریخی سے ہٹ کر مقدس تاریخ بھی ہے جو رُوح القدس کی الٰہی رہنمائی میں لکھی گئی۔ اس سے مراد ہے کہ عہدِ عتیق کی طرح، یہ انسانی غلطیوں سے محفوظ ہے اور آج اس میں کلیسیا کیلئے الٰہی اختیار پایا جاتا ہے اور ساری انسانی تاریخ میں خداوند کے واپس آنے تک یہ اختیار قائم رہے گا۔

''عہدِ جدید'' یا ''نئے عہدنامہ'' کی اصطلاح کا آغاز اور مفہوم:

ہماری بائبل مقدس کو دو بڑے حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے جنہیں ہم عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کہتے ہیں لیکن درحقیقت اس سے کیا مراد ہے؟ ''عہدنامہ'' کیلئے یونانی لفظ ''وصیت یا عہد'' ہے۔ اصل میں عہدِ عتیق کوہِ سینا پر دی جانے والی موسوی شریعت کی بنیاد پر اسرائیلوں کے ساتھ خدا کے برتاؤ کا ریکارڈ ہے۔ دوسری جانب عہدِ جدید یا نیا عہدنامہ (جسکا یرمیاہ ۳۱:۳۱ میں ذکر کیا گیا اور ۱۔کرنتھیوں ۱۱:۲۵ کے مطابق خداوند یسوع نے اسے قائم کیا)، خدا کے ہر ایک قبیلہ، اہلِ زبان، قوم اور اُمتوں کے ساتھ خدا کے نئے انتظام کو بیان کرتا ہے جو مسیح پر ایمان لانے کی بنیاد پر نجات کو قبول کرتے ہیں۔

عہدِ عتیق نے خدا کی پاکیزگی کو شریعت کے راست معیار کے مطابق ظاہر کیا اور وعدہ کیا کہ ایک نجات دہندہ آئے گا۔ عہدِ جدید خدا کی پاکیزگی کو اُسکے راست بیٹے، انسان کیلئے آنے والے نجات دہندہ میں ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا عہدِ جدید میں وہ تحریریں شامل ہیں جو اس نئے عہد کے مضمون کو ظاہر کرتی ہیں۔

عہدِ جدید کے پیغام کا مرکز

(۱) وہ شخصیت ہے جس نے خود کو گناہوں کی معافی کیلئے دے دیا (متی ۲۶:۲۸) اور (۲) وہ لوگ (کلیسیا) ہیں جنہوں نے اس نجات کو قبول کیا۔ لہٰذا عہدِ جدید کا مرکزی خیال نجات ہے۔

پس نئے اور پرانے عہدناموں کا اطلاق ان دو تعلقات پر ہوتا ہے جس میں خدا انسان کے ساتھ شامل ہوا اور ان کتب میں جن میں ان دونوں تعلقات کا ریکارڈ پایا جاتا ہے۔

''عہدِ جدید الٰہی معاہدہ ہے جس کے مطابق خدا نے ہمارے ساتھ صلح کر لی ہے''۔

عہدِ جدید کیلئے الٰہی تیاری

نئے عہدنامہ کے دور میں قدیم دنیا کے بیشتر حصّوں پر روم کا تسلط تھا تو بھی فلسطین کے چھوٹے سے قصبہ میں، یہودیہ کے بیت لحم میں وہ پیدا ہوا جو دنیا کو تبدیل کر دے گا۔ اُس شخص کے متعلق پولس رسول لکھتا ہے ''**لیکن جب وقت پورا ہوا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا، شریعت کے ماتحت پیدا ہوا**'' (یعنی عہدِ عتیق)۔ بہت سے خاص اور عجیب طریقوں سے خدا نے دنیا کو مسیح کی آمد کیلئے تیار کیا۔ اُسکی آمد میں بہت سے پہلو شامل تھے۔

یہودی قوم کے ذریعہ تیاری:

مسیح کی آمد کی تیاری عہدِ عتیق کی کہانی ہے۔ خدا نے یہودیوں کو تمام اقوام میں سے چنا تاکہ اُنہیں اپنے لیے شاہی کاہنوں کا فرقہ اور ایک مقدس قوم کے طور پر اپنی ملکیت

بنائے (خروج ۱:۵۔۶)۔اس لحاظ سے خدا نے بزرگان یعنی ابرہام، اضحاق اور یعقوب سے وعدے کرنے کے باعث آغاز کیا (پیدائش ۱۲:۱۔۳، رومیوں ۹:۴)، اور وہ خدا کے کلام کے محافظ ہوئے (پرانا عہد نامہ [رومیوں ۳:۲]) اور نجات دہندہ اُن کی نسل سے تھا (پیدائش ۱۲:۳، گلتیوں ۳:۸، رومیوں ۹:۵)۔لہٰذا عہد عتیق مسیح کے متعلق معلومات سے بھرا پڑا تھا اور دکھ اُٹھانے اور جلالی نجات دہندہ کے طور پر اُسکی آمد کا بھی بیان کیا گیا۔مزید برآں نہ صرف بہت سی پیشن گوئیاں کی گئیں بلکہ مسیح کے شجرہِ نسب، جائے پیدائش، اُسکی پیدائش کے وقت اردگرد کے حالات، اُسکی زندگی، موت اور یہاں تک کہ اُسکے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے متعلق کئی مختصر وضاحتیں بھی موجود تھیں۔

اگرچہ اسرائیل نافرمان تھا اور اُس کے دل کی سختی کے باعث اس پر خدا کی عدالت نازل ہوئی اور وہ اسیری میں چلا گیا، تاہم خدا اس کے بقیہ کو ستر سال کے بعد اُنکے وطن میں واپس لیکر آیا، جیسا کہ اُس نے مسیح کی آمد کی تیاری میں وعدہ کیا تھا۔عہدِ عتیق کی آخری کتاب لکھے ہوئے چار سو سال گزر چکے تھے۔مذہبی صورتحال میں فریسیوں کی رسم پرستی اور ریاکاری شامل تھی لیکن ماحول میں مسیح کی توقع کی رُوح شامل تھی اور بقیہ مسیح کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

یونانی زبان کے ذریعہ تیاری:

یہ بات نہایت اہم ہے کہ جب مسیح نے اپنے شاگردوں کو زمین کی انتہا تک خوشخبری کی منادی کرنے کیلئے بھیجا (متی ۲۸:۱۹۔۲۰) تو اس وقت ''ایک'' عالمگیر زبان'' تھی۔یہ سکندرِ اعظم کی، جو مکدونیہ کے بادشاہ فلپ کا بیٹا تھا، فتوحات اور عروج حاصل کرنے کی خواہش کا نتیجہ تھا، جس نے مسیح کی پیدائش سے ۳۰۰ سے زاید برسوں میں یکے بعد دیگرے قوموں کو فتح کر کے قدیم دُنیا کو سر کر لیا۔سکندر کی خواہش ایک دُنیا اور ایک زبان تھی۔ایک کے بعد دوسری فتح حاصل کرنے کے بعد اُس نے یونانی زبان کو عام زبان کے طور پر رائج کیا اور یونانی تہذیب کو اندازِ فکر اور اندازِ زندگی کے طور پر رواج دیا۔سکندر کی سلطنت دیرپا نہ تھی لیکن یونانی زبان کے پھیلنے کا نتیجہ برداشت کرنا پڑا۔

نقطہ یہ ہے کہ خدا دُنیا کو ایک عام زبان کے ساتھ تیار کر رہا تھا جو ایک شخص کیلئے انتہائی سادہ اور واضح زبان تھی۔یہ زبان نجات دہندہ کے پیغام کا اعلان کرنے کیلئے استعمال کی گئی۔نتیجتاً عہدِ جدید کی کتب اس دور کی عام زبان، یونانی میں لکھی گئیں۔یہ عبرانی یا ارامی میں نہیں لکھی گئیں، اگرچہ کہ عہدِ جدید کے تمام مصنفین، لوقا کے سوا جو غیر یہودی تھا، یہودی تھے۔یونانی اس وقت کی دریافت شدہ دنیا میں دوسری بڑی زبان بن چکی تھی جسے تقریباً سارے لوگ بولتے تھے۔

رومیوں کے ذریعہ تیاری :

خدا نے نجات دہندہ کے دنیا میں آنے کی تیاری کو ختم نہیں کیا۔جب مسیح فلستین میں پیدا ہوا تو دنیا پر روم کی حکومت تھی۔فلستین روم کے زیرِ تسلط تھا۔تمام باتوں سے بڑھ کر روم قانون اور نظم وضبط پر زور دینے میں اپنی مثال آپ ہے۔روم کی تاریخ کی سب سے طویل خونی خانہ جنگی کا بالآخر اختتام قیصر اوگوستس کے دورِ حکومت کے اختتام کے ساتھ ہوا۔نتیجتاً ۱۰۰ سال کی خانہ جنگی ختم ہوئی اور روم نے اپنی حدود کو بہت وسعت دی۔رومیوں نے سڑکوں کا نظام تعمیر کیا، جن کی حفاظت کیلئے فوج فراہم کی گئی جو اکثر سڑکوں پر گشت کرتی تھی، جس سے مسافروں کو بہت سہولت اور تحفظ ملا اور وہ ساری رومی سلطنت میں ادھر اُدھر سفر کر سکتے تھے۔قیصر اوگوستس پہلا رومی تھا جس نے شاہی ارغوانی چوغہ اور تاج پہن کر سلطنت کے واحد حاکم ہونے کا اعلان کیا۔وہ دانشمند تھا اور اپنے لوگوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، اس کا دور بہت امن اور خوشحالی کا دور تھا جس نے روم کو رہنے اور سفر کرنے کیلئے محفوظ بنایا۔اُس نے ایک دور کو متعارف کروایا گیا جسے ''روم کا امن'' یا ''Pax Romana'' (۲۷ ق۔م۔۱۸۰ عیسوی) کہا جاتا ہے۔اب اوگوستس نے جو کچھ قائم کیا اُس کے متعلق بہت سے لوگوں نے کہا کہ جب وہ پیدا ہوا تو ایک دیوتا پیدا ہوا۔ان حالات میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جو واقعی شخصی اور عالمگیر امن کا پیکر تھا۔یہ عارضی اور جھوٹا امن نہیں تھا جو انسان اپنی دانش، بھلائی اور نمایاں پن کے باوجود نہیں دے سکتے تھے۔یسوع حقیقی خدا بھی تھا، الٰہی انسان، نہ کہ انسان جو خدا کہلاتا ہو۔رومی سلطنت اور قانون کی موجودگی نے دنیا کو یسوع کی زندگی اور خدمت کیلئے تیار کیا تا کہ انجیل کی منادی کی جا سکتی۔

عہدِ جدید کے وقت مذہبی دنیا:

عہدِ جدید کا جائزہ لینے سے پہلے، اُس وقت کی مذہبی دُنیا کے متعلق عام معلومات کو جاننا مدد کا باعث ہو گا جب نجات دہندہ آیا اور بعد ازاں اُس نے کلیسیا کو دنیا میں بھیجا۔

جب آپ ذیل میں میریل سی۔ ٹینی کے بیان کا مطالعہ کریں گے تو ہماری آج کی دُنیا کے ساتھ اُسکی عظیم یکسانیت پر غور کریں۔

"مسیحی کلیسیا ایک ایسے دور میں پیدا ہوئی جس میں مذاہب کا آپسی مقابلہ عروج پر تھا اور جن کے درمیان بہت فرق پایا جاتا تھا لیکن ان سب میں ایک خوبی یکساں طور پر پائی جاتی تھی۔ دیوتا یا دیوتاؤں تک پہنچنے کی کوشش جن تک رسائی کسی بھی طرح ممکن نہیں تھی۔ یہودیت سے ہٹ کر جس نے یہ سیکھایا کہ خدا نے اپنی مرضی سے خود کو بزرگان، موسیٰ اور انبیاء پر ظاہر کیا، کوئی اور ایمان (مذہب) نہیں تھا جس نے الٰہی مکاشفہ کو اس قدر یقین کے ساتھ بیان کیا اور نہ گناہ اور نجات کے متعلق کسی حقیقی خیال کو پیش کیا۔ موجودہ اخلاقی معیار اس لائق نہیں کہ ایک گناہ کا بھی کفارہ دے سکیں اور نہ یہ قوت رکھتے ہیں کہ نجات کو پیدا کر سکیں۔

یہاں تک کہ یہودیت میں ظاہر کردہ سچی روایات یا نظرانداز ی کے باعث پوشیدہ رہی۔ لادینیت اور وہ تمام مذاہب جو خدا کے کلام کے علم اور ایمان سے ہٹ کر ہیں وہ ہمیشہ ایک انسان کو خدا کے حقیقی مکاشفہ سے برگشتہ کرتے ہیں۔ یہ سچائی کے بہت سے بنیادی عناصر کو قائم رکھتے ہیں لیکن ان میں تبدیلی پیدا کر کے عملی طور پر اُسے جھوٹ بنا دیتے ہیں۔ الٰہی حاکمیت فانیت بن جاتی ہے، فضل نفس پروری بن جاتا ہے، راستبازی من مانی کے قوانین کے مشابہ ہو جاتی ہے؛ پرستش ایک خالی رسم بن کر رہ جاتی ہے؛ دعا خود غرضی سے مانگنے تک محدود رہ جاتی ہے؛ مافوق الفطرت توہم پرستی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ خدا کا نُور فرضی کہانی اور جھوٹ کے بادل میں چھپ جاتا ہے۔ عقائد اور اقدار کے باعث پریشانی کا شکار شخص غیر یقینیوں کے بھول بھلیاں میں بھٹک جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کیلئے من مانی کرنا زندگی کا غالب فلسفہ بن جاتا ہے؛ کیونکہ اگر کامل یقین دہانی نہ ہو تو ایسے کوئی مستقل اُصولات نہیں ہونگے جن کے مطابق رویہ پر نظر رکھی جائے اور اگر کوئی مستقل اُصولات نہ ہوں تو وہ اُس وقت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بہتر سے بہتر زندگی بسر کرے گا۔ اس لیے کہ پرانے دیوتا اپنی قوت کھو چکے تھے اور کوئی نیا دیوتا ظاہر نہیں ہوا تھا۔

نئے عہدنامہ کی تشکیل اور ترتیب:

عہدِ جدید ۲۷ کتب کا مجموعہ ہے جسے ۹ مختلف مصنفین نے تحریر کیا۔ اپنی تحریری صفات کی بنیاد پر اُنہیں عموماً تین بڑی درجہ بندیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱۔ پانچ تواریخی کتب: اناجیل اور اعمال کی کتاب **۲۔ اکیس خطوط:** رومیوں کے خط سے لیکر یہوداہ کے خط تک **۳۔ ایک نبوتی کتاب:** مکاشفہ

مندرجہ ذیل چارٹ عہدِ جدید کی تین درجہ بندیوں کی تقسیم اور اُن میں پائے جانے والے خیال کو پیش کرتا ہے۔

عہدِ جدید کی کتب

تاریخ	خطوط					نبوت
	پولس کے				عام	
		بعدازاں یروشلیم میں گرفتار ہونے کے بعد				
	پہلے بشارتی سفر	پہلی قید	رہائی	دوسری قید		
متی	گلتیوں	کلسیوں	۱۔تیمتھیس	۲۔تیمتھس	یعقوب	مکاشفہ
مرقس	۱۔تھسلنیکیوں	افسیوں	ططس		عبرانیوں	
لوقا	۲۔تھسلنیکیوں	فلیمون			یہوداہ	
یوحنا	۱۔کرنتھیوں	فلپیوں			۱۔۲پطرس	
اعمال	۲۔کرنتھیوں				۱،۲،۳ یوحنا	
	رومیوں					

عہدِ جدید کی کتب میں پائے جانے والے خیالات کا جائزہ

تواریخی کُتب	اناجیل: متی، مرقس، لوقا، یوحنا	ظاہر کردہ خیال: نجات دہندہ کی آمد، اُس کی شخصیت اور کام
	اعمال: رسولوں کے ذریعہ روح القدس کے اعمال	پیغام: نجات دہندہ کے پیغام کا اعلان جو آ چکا ہے
خطوط	خطوط: کلیسیاؤں کے نام اور انفرادی طور پر شخصیات کو لکھے جانے والے خطوط رومیوں کے خط سے یہوداہ کے خط تک	وضاحت: مسیح کی شخصیت اور کام کی پوری اہمیت کی وضاحت اور اس سے کس طرح دنیا میں ایک مسیحی کے روزمرہ زندگی گزارنے کو متاثر ہونا چاہئے
نبوت	نبوت: خداوند یسوع مسیح کا مکاشفہ	تکمیل: آخری دور کے واقعات اور خداوند کی آمدِ ثانی، اُس کی آخری دور کی بادشاہت اور ابدی حالت کو بیان کرتی ہے

عہدِ جدید کی کتب کی ترتیب :

عہدِ جدید کی کتب کی ترتیب تواریخی سے زیادہ منطقی ہے۔ جیسے کہ رائیری نے وضاحت کی ہے۔

’’پہلے اناجیل آتی ہیں جو مسیح کی زندگی کا بیان کرتی ہیں؛ پھر اعمال کی کتاب ہے جو مسیحیت کے پھیلاؤ کی تاریخ بیان کرتی ہے؛ پھر خطوط آتے ہیں جو کلیسیا کی مشکلات کے ساتھ اُس کی تعلیمات کی ترقی کو بیان کرتے ہیں اور آخر میں مکاشفہ کی کتاب مسیح کی دوسری آمد کی رویا کو پیش کرتی ہے۔‘‘

اگر چہ بائبل کے علماء عہدِ جدید کی کتب کے لکھے جانے کی درست تواریخ کے متعلق اختلاف رائے رکھتے ہیں تو بھی مندرجہ ذیل ترتیب کو وسیع طور پر قبول کیا جاتا ہے:

کتاب	تاریخ عیسوی	کتاب	تاریخ عیسوی
یعقوب	۴۵۔۴۶	اعمال	۶۱
گلتیوں	۴۹	۱۔پطرس	۶۳۔۶۴
مرقس	۵۰یا۶۰	۱۔تیمتھیس	۶۳
متی	۵۰یا۶۰	ططس	۶۵
۱۔۲تھسلنیکیوں	۵۱۔۵۲	عبرانیوں	۶۴۔۶۸
۱۔کرنتھیوں	۵۵	۲۔پطرس	۶۷۔۶۸
۲۔کرنتھیوں	۵۶	۲۔تیمتھیس	۶۶

رومیوں	۵۷۔۵۸	یہوداہ	۷۰۔۸۰
لوقا	۶۰	یوحنا	۸۵۔۹۰
کلسیوں،افسیوں	۶۰۔۶۱	۱،۲،۳ یوحنا	۸۵۔۹۰
فلپیوں،فلیمون	۶۰۔۶۱	مکاشفہ	۹۶

عہدِ جدید کی کتاب کا مجموعہ:

درحقیقت عہدِ جدید کی کتب کو علیحدہ علیحدہ بھیجا گیا اور آہستہ آہستہ جمع کیا گیا تا کہ کلام مقدس کی فہرست مسلمہ میں اُس حصّے کو شامل کیا جائے جسے ہم عہدِ جدید کے طور پر جانتے ہیں۔خدا کی محافظت کے باعث ہماری عہدِ جدید کی ۲۷ کتب کو ابتدائی کلیسیا کے دور کی بہت سی دوسری تحریروں سے علیحدہ کیا گیا۔اُنہیں عہد جدید کی فہرستِ مسلمہ کے حصّہ کے طور پر محفوظ کرلیا گیا،اس لیے کہ اُن میں الہام اور رسولی اختیار پایا جاتا تھا۔رائیری نے اس سلسلہ کا خوبصورت خلاصہ بیان کیا ہے:

''ان کتب کے لکھے جانے کے بعد، یہ انفرادی کتب ایک دم سے فہرست مسلمہ میں شامل نہیں ہوگئیں یا ۲۷ کتب کا مجموعہ نہیں بن گئیں جو عہدِ جدید کو تشکیل دیتی ہیں۔سب سے پہلے اناجیل اور پولس کے خطوط کو اُن لوگوں نے محفوظ کیا جن کو یہ بھیجے گئے اور رفتہ رفتہ تمام کی تمام ۲۷ کتب کو اکٹھا کیا گیا اور کلیسیا نے اسے مکمل مجموعہ کے طور پر تسلیم کیا۔اس عمل میں تقریباً ۳۵۰ سال لگے۔دوسری صدی میں کتابوں کی اشاعت سے جھوٹی تعلیم بڑھنے کے باعث اس ضرورت پر زور دیا گیا کہ مستند کلام کو دوسرے مسیحی مواد سے علیحدہ کیا جائے۔کچھ خاص پرکھ کے اُصولات وضع کئے گئے تا کہ یہ یقین کیا جا سکے کہ کن کتب کو شامل کیا جائے۔

۱۔ کیا کتاب کو رسول نے تحریر کیا یا اُس کی رسول نے تصدیق کی؟

۲۔ کیا اُس کے مضامین روحانی نوعیت کے تھے؟

۳۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہے کہ خدا نے اسکا الہام بخشا؟

۴۔ کیا کلیسیاؤں نے اسے وسیع بنیادوں پر قبول کیا؟

ابتدائی صدیوں کی تمام کلیسیاؤں نے ان تمام ۲۷ کتب کو تسلیم نہ کیا،اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ یہ جھوٹی ہیں۔خطوط جو افراد کو لکھے گئے یعنی شخصی خطوط (فلیمون،۲ اور ۳ یوحنا) کی اس قدر اشاعت نہ ہوئی جس قدر کلیسیاؤں کو بھیجے جانے والے خطوط کی اشاعت ہوئی۔سب سے زیادہ متنازعہ خطوط میں یعقوب، یہوداہ،۲۔پطرس،۲،۳ یوحنا اور فلیمون کے خطوط شامل ہیں لیکن بالآخران کو شامل کیا گیا اور ۳۹۷ عیسوی میں کارتھیج کی کونسل میں اس فہرست کی تصدیق کر دی گئی۔

اگرچہ عہدِ جدید کی تحریروں کی کوئی اصل کاپی موجود نہیں،۵۰۰،۴ سے زیادہ یونانی جلدیں پوری یا جزوی طور پر موجود ہیں،اس کے ساتھ کوئی ۸،۰۰۰ لاطینی نسخہ جات اور تقریباً ۰۰۰،۱دوسرے تراجم موجود ہیں جو اصل کتب سے ترجمہ کئے گئے۔ان بہت سی نقول کے محتاط مطالعے اور موازنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ عہدِ جدید درست اور قابلِ بھروسہ الہامی کتاب ہے''۔

تواریخی کتب

تعارف:

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، عہدِ جدید کو اُس کی ادبی نوعیت کے اعتبار سے تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: تواریخی، خطوط اور نبوتی۔ چار اناجیل تقریباً عہدِ جدید کا ۴۶ فیصد ہیں۔ اعمال کی کتاب اس کو ۶۰ فیصد تک لے جاتی ہے۔ جسکا مطلب ہے کہ عہدِ جدید کا ۶۰ فیصد مسیحیت کی تواریخی ترقی کو بیان کرتا ہے۔ مسیحیت تواریخی حقائق پر مبنی ہے جو خوشخبری کی نوعیت کا بنیادی حصّہ ہے۔ انجیل خوشخبری ہے جو دوسروں کی گواہی سے اخذ کی گئی ہے۔ یہ ایک تاریخ ہے یعنی تواریخی حقائق کی ایک گواہی ہے۔

چاروں اناجیل مسیح کی پیدائش، زندگی، موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تاریخ کو بیان کرتی ہیں، اعمال کی کتاب ابتدائی کلیسیا کی زندگی میں رسولوں کی خدمت کے تواریخی خاکہ کو بیان کرتی ہے۔ لہٰذا خطوط میں جو کچھ پایا جاتا ہے اسے سمجھنے کیلئے اعمال کی کتاب کو سمجھنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ خطوط حقیقی خطوط تھے جو معروف مقامات پر زندہ لوگوں کو لکھے گئے۔ اس لیے عہدِ جدید زندہ خدا کی خوشخبری کی تاریخی کتاب ہے جو انسانی تاریخ میں کام کرتی ہے، نہ صرف ماضی میں بلکہ خدا کے وعدوں کی روشنی میں حال اور مستقبل کی کتاب بھی ہے۔

اناجیلِ متوافقہ:

ہر ایک انجیل کا جائزہ لینے سے پہلے، آیئے ''اناجیل متوافقہ'' کی اصطلاح کا جائزہ لیں۔ اگرچہ ہر ایک انجیل کا ایک خاص مقصد اور خاص اندازِ بیان ہے تو بھی متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل کو اناجیلِ متوافقہ کہا جاتا ہے۔ اسلئے کہ وہ ''باہمی طور پر'' مسیح کی زندگی کے متعلق ایک جیسا نقطۂ نظر رکھتے ہیں اور مواد اور ترتیب کے لحاظ سے بھی ہم آہنگ ہیں۔ مزید برآں وہ مسیح کی زندگی کو اس طور پر بیان کرتی ہیں جو یوحنا کی انجیل میں مسیح کی پائی جانے والی تصویر سے مطابقت رکھتی ہیں۔ ذیل میں ایسے بہت سے پہلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے جو پہلی تین اناجیل میں یکساں طور پر بیان کئے گئے ہیں:

- ☆ یوحنا بپتسمہ دینے والے کا اعلانِ مسیح کرنا (متی ۳، مرقس ۱، لوقا ۳)
- ☆ یسوع کا بپتسمہ (متی ۳، مرقس ۱ اور لوقا ۳)
- ☆ یسوع کی آزمائش (متی ۴، مرقس ۱، اور لوقا ۴)
- ☆ یسوع کی تعلیم اور معجزات (ہر ایک انجیل کا مرکزی حصّہ)
- ☆ یسوع کی صورت تبدیل ہونا (متی ۱۷، مرقس ۹ اور لوقا ۹)
- ☆ یسوع کا دُکھ اُٹھانا، مرنا اور دفن کیا جانا (متی ۲۶-۲۷، مرقس ۱۴-۱۵، لوقا ۲۲-۲۳)
- ☆ یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا (متی ۲۸، مرقس ۱۶، لوقا ۲۴)

اناجیل کا مقصد اور خاص مرکزِ نگاہ:

چاروں اناجیل کا مقصد یسوع مسیح کی شخصیت کو ظاہر کرنا ہے۔ متی ۱۶: ۱۳-۱۶ میں لکھا ہے:

''جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں بعض ایلیاہ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اُس نے اُن سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے''۔

یہ حوالہ متی ۱۶: ۱۴ یسوع کے دنوں میں اُس کے متعلق لوگوں کے چار نکاتی نظریہ کو بیان کرتا ہے۔ صرف شروع میں چند لوگوں نے یسوع کو حقیقی طور پر پہچانا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ پس رُوح القدس کے الہام سے، اناجیل کے مصنفین اس لائق ہوئے کہ مسیح کی شخصیت اور خدمت کو حقیقی طور پر بیان کر سکے۔ چار طریقوں سے ہر ایک نے اپنے مخصوص پہلو کو سامنے رکھتے ہوے ہر ایک انجیل کو لکھا لیکن ایک جیسے بیانات کے ساتھ، چاروں اناجیل ان سوالات کے جوابات دیتی ہیں جو خداوند نے شاگردوں سے

کیے۔ اُنہوں نے ٹھیک طور پر یسوع کی شخصیت کو بیان کیا۔ اُنہوں نے واضح کیا کہ وہ ہی عہدِ عتیق کا مسیح تھا جس کا یہودی انتظار کر رہے تھے، وہ خدا کا خادم، ابنِ آدم، ابنِ خدا اور دنیا کا نجات دہندہ تھا۔ اناجیل خدا کی شخصیت کی تصویر اور مسیح کے کام کو چار مختلف صورتوں میں پیش کرتی ہیں۔

متی بنیادی طور پر یہودیوں سے کلام کرتے ہوئے اپنی انجیل کو تحریر کرتا ہے تاکہ اُنہیں قائل کر سکے کہ یسوع ناصری ہی اُنکا مسیح اور یہودیوں کا بادشاہ تھا۔ یسوع کے نسب نامہ کے ساتھ، متی دس تکمیل کے بیانات بھی استعمال کرتا ہے جن کے ذریعہ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ اگرچہ مسیح کو رد کر کے مصلوب کر دیا گیا تو بھی وہ عہدِ عتیق کا مسیح تھا جس کا طویل عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا (متی ۱:۲۳؛ ۲:۱۵؛ ۲:۱۸؛ ۲:۲۳؛ ۴:۱۵؛ ۸:۱۵؛ ۱۲:۱۸۔۱۲؛ ۱۳:۳۵؛ ۲۱:۵؛ ۲۷:۹۔۱۰)۔

اگرچہ مجموعی طور پر قوم نے یسوع مسیح کو رد کر کے مصلوب کر دیا تو بھی بادشاہ زندہ ہو کر قبر سے باہر نکلا۔

مرقس: مرقس رومیوں سے کلام کرتا ہے، جو کم باتوں اور زیادہ کام کے قائل تھے اور یسوع کو خداوند کے ایسے خادم کے طور پر پیش کرتا ہے جو **"اپنی جان بہتوں کے کفارہ کیلئے دینے آیا"**۔ اس خیال کے ساتھ، مرقس کی انجیل جو سب سے چھوٹی انجیل ہے، انتہائی واضح، عملی اور زوردار ہے اور بہت واضح چشم دید گواہی دیتی ہے، زمین پر یسوع کی زندگی کے آخری ہفتہ کے متعلق۔ "اس انجیل کے ایک تہائی حصّہ کو آخری اور انتہائی اہم ہفتہ کے واقعات کیلئے مخصوص کیا گیا ہے"۔

لوقا: لوقا طبیب اور مورخ، مسیح یسوع کو کامل انسان کے طور پر پیش کرتا ہے جو **"کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا"** (لوقا ۱۹:۱۰)۔ لوقا مسیح کی حقیقی حلیمی پر زور دیتا ہے جبکہ ساتھ ہی ساتھ اُسکی الوہیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کچھ لوگوں کا ایمان ہے کہ لوقا کے ذہن میں بالخصوص یونانی لوگ تھے اس لیے کہ وہ انسانی فلسفہ میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔

یوحنا: اپنے قاری کی توجہ مسیح کی الوہیت کی طرف دلانے کے ذریعہ مسیح کو خدا کے ازلی بیٹے کے طور پر ظاہر کرتا ہے اور وہ سب لوگ جو اس پر ایمان لا کر اُسے قبول کرتے ہیں وہ کثرت کی زندگی پائیں گے (یوحنا ۱:۱۔۲،۱۲؛ ۳:۱۶،۱۸،۳۶؛ ۱۰:۱۰)۔ اگرچہ یوحنا کی انجیل تمام نسلِ انسانی کو لکھی گئی تو بھی بالخصوص یہ کلیسیا کو لکھی گئی۔ پانچ ابواب یسوع کے شاگردوں کو دیے جانے والے الوداعی پیغام کو بیان کرتے ہیں جو اُس نے اپنی موت سے چند گھنٹے پہلے شاگردوں کی تسلی کیلئے دیا۔ مزید برآں مسیح کے نجات دہندہ ظاہر کئے جانے کیلئے یسوع کے سات معجزاتی نشانات پیش کئے گئے ہیں تاکہ ہر جگہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اُس پر ایمان لائیں اور زندگی حاصل کریں (یوحنا ۲۰:۳۰۔۳۱)۔

متی

(یہودیوں کا بادشاہ)

مصنف اور کتاب کا نام:

ہر ایک انجیل کا نام اُس کے مصنف کے نام پر رکھا گیا ہے۔ جیسے کہ یہ پہلی انجیل باقی تمام اناجیل کی طرح اپنے مصنف کا نام بیان نہیں کرتی لیکن ابتدائی کلیسیا کی عالمگیر گواہی یہ ہے کہ متی رسول نے یہ انجیل لکھی اور ہمارے ابتدائی حوالہ جات کی گواہیوں کے مطابق اس کا عنوان اس طرح سے پیش کیا گیا ہے "متی کے مطابق"۔ متی جو یسوع کے بارہ رسولوں میں سے تھا، ایک یہودی تھا اور یہودیوں کو ایک ایسے شخص کے متعلق لکھ رہا تھا جو اُنکا مسیح تھا۔ اس کا اصل نام لاوی بن الفائیوس تھا، متی رومیوں کیلئے فلستین میں خراج لینے والے کے طور پر کام کرتا تھا جب اُسے خداوند نے اپنی پیروی کرنے کیلئے بلایا (متی ۹:۹،۱۰؛ مرقس ۲:۱۴۔۱۵)۔ اُسکے فوری جواب سے ایسا نظر آتا ہے کہ اُسکا دل مسیح کی خدمت کے باعث پہلے ہی پُر جوش تھا۔

سنِ تحریر: 50 سے 60 عیسوی کی دہائی

متی کی انجیل کے سنِ تحریر کا احاطہ ۴۰ سے ۱۴۰ عیسوی تک کیا جاتا ہے لیکن ۷۰ عیسوی میں یروشلیم کی تباہی کے خیال کو ابھی مستقبل کے واقعہ کے طور پر پیش کیا گیا (۲۴:۲) جس

سے حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہ اس سے پہلے تحریر کی گئی۔ کچھ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ یہ اناجیل میں سب سے پہلے تحریر کی گئی (تقریباً ۵۰عیسوی) جبکہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ پہلی لکھی جانے والی انجیل نہیں بلکہ یہ ۶۰ کی دہائی میں لکھی گئی''۔

مرکزی خیال اور مقصد:

جیسا کہ ۱۶:۱۳۔۱۵ میں شاگردوں سے یسوع نے جو سوالات پوچھے ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجیل یہودیوں کو لکھی گئی تا کہ یسوع ناصری کے متعلق اُن کے سوالات کے جواب دیئے جائیں۔ یسوع نے سادگی سے کہا کہ وہ مسیح ہے۔ کیا وہ واقعی عہدِ عتیق کا مسیح تھا جس کے متعلق نبیوں نے پیشین گوئیاں کیں؟ اگر ایسا تھا تو مذہبی راہنما کیوں اُسے قبول کرنے میں ناکام ہوگئے اور اُس نے موجودہ بادشاہت کو کیوں قائم نہ کیا؟ کیا یہ بادشاہت کبھی قائم کی جائے گی اور اگر ایسا ہے تو کب؟ پس بنیادی طور پر متی اپنے یہودی قارئین پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ یسوع وہ مسیح ہے جسکا عرصہ دراز سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ یسوع کا نسب نامہ (۱:۱۔۱۷)؛ مجوسیوں کا آنا (۲:۱۔۱۲)؛ اُسکے یروشلیم میں داخل ہونے (۲۱:۵)؛ اقوام کی عدالت (۲۵:۳۱۔۴۶) سے ایسا نظر آتا ہے'' آسمان کی بادشاہت'' کے اکثر ذکر سے بھی ایسا نظر آتا ہے جو دوسری اناجیل میں بھی پایا جاتا ہے اور عہدِ عتیق کی پیشین گوئی کی تکمیل ہے۔

متی کی انجیل میں مسیح کی جھلک:

جیسے کہ پہلے زور دیا جا چکا ہے، متی کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ یسوع عہدِ عتیق کا متوقع مسیح ہے۔ وہ ابنِ ابرہام اور ابنِ داؤد ہے۔ پس وہ ایسا بادشاہ ہے جو بادشاہت کی پیشکش کرتا ہے۔ یہ جملہ'' آسمان کی بادشاہی'' اس انجیل میں تقریباً ۳۲ مرتبہ آیا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ یسوع نے عہدِ عتیق کی توقعات کو پورا کیا، متی دس بار خاص طور پر زور دیتا ہے کہ یسوع کی زندگی میں جو کچھ ہوا وہ عہدِ عتیق کی تکمیل تھی۔ متی عہدِ جدید کی کسی اور کتاب سے زیادہ عہدِ عتیق کے حوالہ جات اور بیانات استعمال کرتا ہے جن کی تعداد تقریباً ۱۳۰ کے قریب ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ بادشاہ کی شخصیت اور اس کے متعلق بتایا جانا (25:4-1:1)

ا۔ اسکی پیدائش (25-1:1)

17-1:1   25-18:1

ب۔ اس کا تسلیم کیا جانا (12-1:2)

ج۔ اسکا فرار (23-13:2)

15-13:2   23-16:2

د۔ اسکا پیش رو (17-1:3)

12-1:3   17-13:3

ہ۔ اسکی آزمائشیں (11-1:4)

و۔ اسکے پہلے شاگرد (25-12:4)

17-12:4   22-18:4   25-23:4

2۔ بادشاہ کے آنے کا اعلان یا منادی (29:7-1:5)

ا۔ شخصی آمد کے متعلق (12-1:5)

ب۔ ایماندر کی زمہ داری کے متعلق(5:13-20)

ج۔ تعلقات کے متعلق(5:21-48)

د۔ دینے کے متعلق۔ دعا اور روزہ(6:1-18)

6:1-6 | 6:7-15 | 6:16-18

ہ۔ حقیقی خزانے کے متعلق(6:19-34)

6:19-24 | 6:25-34

و۔ شریعت کو پورا کرنے کے متعلق(7:1-29)

7:1-6 | 7:13-14 | 7:24-29
7:7-12 | 7:15-23

3۔ بادشاہ کی قوت(8:1-11:1)

ا۔ شفا(8:1-17)

8:1-13 | 8:14-17

ب۔ دوسروں کو بلانا(8:18-22)

ج۔ طوفان کو تھمانا(8:23-27)

د۔ بدروحوں کو نکالنا(8:28-34)

ہ۔ مزید شفا کے معجزات(9:1-38)

9:1-8 | 9:14-17
9:9-13 | 9:18-38

و۔ شاگردوں کو ہدایت دینا(10:1-11:1)

10:1-15 | 10:24-39
10:16-23 | 10:40-11:1

4۔ بادشاہ کو رد کرنے کا منصوبہ اور سلسلہ وار واقعات(11:2-16:12)

ا۔ یسوع کا یوحنا کی تعریف کرنا(11:2-19)

ب۔ توبہ کیلئے بلاہٹ(11:20-30)

11:20-24 | 11:25-30

ج۔ فریسیوں کا حملہ(12:1-50)

12:1-7 | 12:30-32 | 12:46-50
12:8-21 | 12:33-37
12:22-29 | 12:38-45

د۔ تماثیل (13:1-58)

13:1-9 | 13:31-32 | 13:45-46
13:10-17 | 13:33-35 | 13:47-52
13:18-23 | 13:36-43 | 13:53-58
13:24-30 | 13:44

ہ۔ یوحنا کا سر قلم کیا جانا(14:1-12)

و۔ اور زیادہ معجزات (14:13-36)

21-13:14 36-22:14

ز۔ روایات اور ریاکاری (15:1-20)

14-1:15 20-15:15

ح۔ اور زیادہ شفائیہ معجزات (15:21-39)

28-21:15 31-29:15 39-32:15

ط۔ مزید حملے (16:1-12)

5۔ بادشاہ کے شاگردوں کی تیاری (16:13-20:28)

ا۔ پطرس کا اقرار (16:13-28)

20-13:16 23-21:16 28-24:16

ب۔ صورت کا بدلنا (17:1-13)

ج۔ ابلیسی (17:14-23)

د۔ ایمان اور جزیہ (17:24-27)

ہ۔ ایمان اور محبت (18:1-19:12)

6-1:18 14-12:18 35-21:18

11-7:18 20-15:18 12-1:19

و۔ ایمان اور بچے (19:13-15)

ز۔ ایمان اور شاگردیت (19:16-30)

26-16:19 30-27:19

ح۔ قیود کا احترام کرنا (20:1-16)

ط۔ اختیار یا خدمت؟ (20:17-28)

19-17:20 28-20:20

6- بادشاہ کا خود کو ظاہر کرنا (20:29-23:39)

ا۔ اندھوں کو شفا دینا (20:29-34)

ب۔ یروشلیم میں داخل ہونا (21:1-27)

11-1:21 22-18:21

17-12:21 27-23:21

ج۔ تماثیل کی تعلیم دینا (21:28-22:14)

32-28:21 46-33:21 14-1:22

د۔ دوبارہ حملہ کیا گیا (22:15-46)

22-15:22 46-23:22

ہ۔ فریسیوں کا بے نقاب کیا جانا

12-1:23 36-13:23 39-37:23

7۔ بادشاہ کی پیشنگوئیاں یا نبوتیں(46:25-1:24)

ا۔ اس کی آمد کیلئے تیار رہنا(51-1:24)

14-1:24	31-29:24	51-42:24
28-15:24	41-32:24	

ب۔ تیاری کی تماثیل(30-1:25)

13-1:25	30-14:25

ج۔ عدالت(46-31:25)

8۔ بادشاہ کا دکھ اُٹھانا یا رد کیا جانا (66:27-1:26)

ا۔ غداری اور گرفتاری(56-1:26)

5-1:26	25-20:26	56-47:26
13-6:26	35-26:26	
19-14:26	46-36:26	

ب۔ دکھ اور انکار(75-57:26)

68-57:26	75-69:26

ج۔ ندامت(10-1:27)

د۔ مصلوبیت(56-11:27)

26-11:27	32-27:27	56-33:27

ہ۔ تدفین کا ثبوت(20-1:28)

9۔ بادشاہ کا ثبوت(20-1:28)

ا۔ وہ جی اُٹھا ہے(10-1:28)

ب۔ پہرے داروں کا جھوٹ بولنا(15-11:28)

ج۔ ارشادِ اعظیم(20-16:28)

مرقس

(خدا کا خادم)

مصنف اور کتاب کا نام:

مرقس کی انجیل دراصل بے نام ہے اسلئے کہ یہ مصنف کے نام کا ذکر نہیں کرتی۔ ۱۲۵ عیسوی کے بعد کسی وقت کسی فقیہ نے ''مرقس کے مطابق'' شامل کیا لیکن ایک پختہ اور واضح ثبوت (داخلی اور خارجی) موجود ہے کہ مرقس ہی اس کتاب کا مصنف ہے۔ ''ابتدائی کلیسیا کے بزرگوں کی متفقہ رائے کے مطابق پطرس رسول کا معاون ساتھی مرقس ہی اس انجیل کا مصنف ہے''۔ والٹر ایم ڈینٹ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے، ''اعمال ۱۰: ۳۶۔۴۳ میں پائے جانے والے پطرس کے پیغام کا مرقس کی انجیل کے موازنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پطرس نے یسوع کی زندگی کا جو خاکہ پیش کیا مرقس نے اُسی کو زیادہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا''۔

اگرچہ مرقس مسیح کے ۱۲ رسولوں میں سے نہیں تھا تو بھی وہ مریم نامی عورت کا بیٹا تھا جو یروشلیم میں دولتمند اور عالی مرتبہ رکھتی تھی (اعمال ۱۲:۱۲)، وہ پطرس کا ساتھی (۱۔ پطرس

۱۳:۵)، اور برنباس کا رشتہ دار تھا (کلسیوں۴: ۱۰)۔ یہ تعلقات بالخصوص پطرس کے ساتھ تعلقات بلاشبہ مرقس کیلئے معلومات کا ذریعہ تھا، اُس نے مرقس کی انجیل کو رسولی اختیار بخشا۔ پطرس اُسے "میرا بیٹا مرقس" کہہ کر پکارتا ہے (۱۔ پطرس ۵: ۱۳)، پطرس کے ذریعہ مرقس نے مسیح کو قبول کیا۔

مزید برآں مرقس پولس کا بھی قریبی ساتھی تھا۔ چارلس رائیری لکھتا ہے:

"اُس کے پاس پولس اور برنباس کے ساتھ پہلے بشارتی دورے پر جانے کا نایاب موقع تھا لیکن وہ پورے دورہ میں اُنکے ساتھ ٹھہرنے میں ناکام ہوگیا۔ اس وجہ سے پولس نے اُسے دوسرے بشارتی دورے پر لیجانے سے انکار کر دیا، پس وہ برنباس کے ساتھ کپرس چلا گیا (اعمال ۱۵: ۳۸-۴۰)۔ تقریباً بارہ سال بعد وہ دوبارہ پولس کے ساتھ نظر آتا ہے (کلسیوں ۴: ۱۰؛ فلیمون ۱: ۲۴) اور پولس کی سزائے موت سے پہلے رسول نے اُسے بھیجا (۲۔ تیمتھیس ۴: ۱۱)۔ اُس کی داستانِ حیات سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کی ایک ناکامی سے یہ مراد نہیں کہ انسان ساری زندگی کیلئے بے کار ہو جاتا ہے"۔

سنِ تحریر: 50 سے 60 عیسوی کی دہائی

کسی حد تک مرقس کی انجیل کے سنِ تحریر کا تعین کرنا مشکل ہے، اگرچہ بہت سے علماء کے خیال میں یہ چاروں اناجیل میں سب سے پہلے لکھی گئی، جبکہ حقیقت میں مرقس میں پائی جانے والی تمام آیات باقی تین اناجیل میں بھی پائی جاتی ہیں، مرقس کی انجیل ۷۰ عیسوی میں یروشلیم کی ہیکل کی تباہی سے پہلے لکھی گئی (۱۳: ۲)۔

مرکزی خیال اور مقصد:

مرقس کی انجیل کا مرکزی خیال ہے "مسیح بطور خادم"۔ خدمت اور قربانی پر واضح طور پر ۱۰: ۴۵ میں زور دیا گیا ہے **"کیونکہ ابنِ آدم بھی اس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لیے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلہ فدیہ میں دے"**۔ مرقس کی انجیل کے بغور مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مرقس نے ان دو مرکزی خیالات یعنی خدمت اور قربانی کو کسطرح واضح کیا ہے۔

بنیادی طور پر مرقس رومی اور غیر یہودی قاری کو خطاب کرتا ہے: نتیجتاً مسیح کے نسب نامہ اور پہاڑی وعظ کو انجیل میں شامل نہیں کیا گیا۔ مذہبی راہنماؤں کی طرف سے مسیح کے رد کئے جانے پر خاص توجہ نہیں دی گئی، اس لیے کہ اُنکا زیادہ تر تعلق تہذیبی اعتبار سے یہودی قارئین کے ساتھ تھا۔ مرقس یسوع کو ایک کام کرنے والے خداوند کے خادم کے طور پر پیش کرتا ہے، لہذا کتاب کا زور مسیح کے وفادارانہ خادم ہونے پر ہے جو موثر انداز میں اپنا کام کرتا ہے۔

مرقس کی انجیل میں مسیح کی جھلک:

بیشک مرقس بالخصوص نجات دہندہ کو قربانی دینے والے خادم کے طور پر پیش کرنے پر زور دیتا ہے جو اپنی زندگی تابعداری سے بہتوں کے فدیہ کیلئے دیتا ہے۔ مرقس کا زور واضح طور پر مسیح کی خدمت پر ہے جس نے دوسروں کی جسمانی اور روحانی ضروریات کو اپنی شخصی ضروریات پر ترجیح دی۔ نجات دہندہ کی خدمت کے پہلو پر زور کو ذیل میں دیکھا جا سکتا ہے "مسیح کی ستر تماثیل میں سے صرف ۱۸ تماثیل مرقس کی انجیل میں پائی جاتی ہیں۔ کچھ تماثیل صرف ایک جملہ میں بیان کی گئی ہیں لیکن وہ مسیح کے ۳۵ معجزات میں سے آدھے سے زیادہ معجزات بیان کرتا ہے جو کہ معجزات کے حوالہ سے اناجیل میں بڑا حصّہ ہے"۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ خدمت کیلئے خادم کی تیاری (1:1-13)

ا۔ اسکا پیش رو (1:1-8)

ب۔ اسکا بپتسمہ (1:9-11)

ج۔ اسکی آزمائشیں(1:12-13)

2۔ گلیل میں خادم کی منادی(1:14-9:32)

ا۔ اسکی خدمت(1:14-2:12)

1:14-28	1:29-45	2:1-12

ب۔ ابتدائی مخالفت(2:13-3:35)

2:13-22	3:1-12
2:23-28	3:13-35

ج۔ تماثیل(4:1-34)

4:1-12	4:26-29
4:13-25	4:30-34

د۔ معجزات(4:35-5:43)

4:35-41	5:1-20	5:21-43

ہ۔ بڑھتی ہوئی مخالفت(6:1-8:26)

6:1-6	6:33-52	7:14-23
6:7-13	6:53-56	7:24-37
6:14-32	7:1-13	8:1-26

و۔ پطرس کا یسوع کا اقرار کرتا ہے(8:27-33)

ز۔ شاگردیت کی قیمت(8:34-9:1)

ح۔ صورت کا تبدیل ہونا(9:2-13)

ط۔ بدروح گرفتہ بیٹے کی رہائی(9:14-29)

ی۔ یسوع قبل از وقت اپنی موت کے متعلق بتاتے ہیں(9:30-32)

3۔ پریہ میں خادم کی منادی(9:33-10:52)

ا۔ یسوع شاگردوں کو تیار کرنے کی تعلیم دیتے ہیں(9:33-10:45)

9:33-37	10:1-12	10:17-31
9:38-50	10:13-16	10:32-45

ب۔ اندھا برتمائی شفا پاتا ہے(10:46-52)

4۔ یروشلیم میں خادم کا دکھ اُٹھانا(11:1-15:47)

ا۔ اسکا رسمی پیغام(11:1-19)

11:1-14	11:15-19

ب۔ دعا کے متعلق ہدایت(11:20-26)

ج۔ راہنماؤں کی طرف سے اسکی مخالفت(11:27-12:44)

11:27-33	12:13-27	12:41-44
12:1-12	12:28-40	

د۔ مستقبل کے متعلق اسکی راہنمائی(13:1-37)

2-1:13	23-14:13	37-33:13
8-3:13	27-24:13	
13-9:13	32-28:13	

ہ۔ اسکی اذیت (47:15-1:14)

11-1:14	52-43:14	21-16:15
21-12:14	65-53:14	41-22:15
31-22:14	72-66:14	47-42:15
42-32:14	15-1:15	

5۔ مردوں میں سے جی اُٹھنے میں خادم کی خوشحالی (20-1:16)

ا۔ اسکا مردوں میں سے جی اُٹھنا (8-1:16)

ب۔ اسکا ظاہر ہونا (18-9:16)

ج۔ اسکا آسمان پر اُٹھایا جانا (20-19:16)

لوقا

(ابنِ آدم)

مصنف اور سنِ تحریر:

لوقا کی انجیل اور اعمال کی کتاب، ان دونوں جلدوں میں تھیفلس کو مخاطب کیا گیا، لوقا کی تحریریں ہیں جبکہ بطور مصنف لوقا کا کہیں ذکر نہیں تو بھی بہت سے اثبات موجود ہیں جو اشارہ کرتے ہیں کہ ''پیارا طبیب'' لوقا (کلسیوں ۴:۱۴) ہی ان دونوں کتابوں کا مصنف ہے۔

یہ دونوں کتابیں واضح طور پر یونانی عہدِ جدید کا چوتھا حصّہ بنتی ہیں۔ عہدِ جدید کے صرف ان حوالہ جات میں اُسکے نام کا ذکر ملتا ہے: کلسیوں ۴:۱۴؛ ۲۔ تیمتھیس ۴:۱۱ اور فلیمون ۱:۲۴۔ یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ لوقا اعمال کی کتاب کے ان حوالہ جات (۱۶:۱۰۔۱۷؛ ۲۰:۵۔۲۱:۱۸؛ ۲۷:۱۔۲۸:۱۶) میں خود کا ''ہم'' کے طور پر ذکر کرتا ہے۔ اعمال میں ''ہم'' والے حوالہ جات ظاہر کرتے ہیں کہ مصنف پولس کا قریبی ساتھی اور شریکِ سفر تھا۔ پولس کے تیسرے بشارتی دورے میں اس کے کئی ساتھیوں میں سے دو کا ذکر ملتا ہے، اس فہرست کو کم کر کے ططس اور لوقا کو اس سب شامل کیا جا سکتا ہے۔ خارج کرنے کے عمل کے ذریعہ پولس کا ''پیارا دوست لوقا طبیب'' (کلسیوں ۴:۱۴) اور ''ہم خدمت'' (فلیمون ۱:۲۴) سب سے نمایاں اُمیدوار بن جاتا ہے۔

کلسیوں ۴:۱۰۔۱۴ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ لوقا غیر یہودی تھا کیونکہ پولس اُسکے اور یہودیوں کے درمیان امتیاز کرتا ہے۔ یہاں رسول بیان کرتا ہے اُسکے ساتھیوں میں ارسترخس، مرقس اور یوحنا ہی یہودی تھے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اپفراس لوقا اور دیماس جن کا ان آیات میں ذکر ہے وہ غیر یہودی تھے۔ ''لوقا کی یونانی زبان میں مہارت اور اعمال ۱:۱۹ میں اُس کے بیان'' اُنکی زبان میں'' سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہودی نہیں تھا۔

ہم اُس کی ابتدائی زندگی اور تبدیلی کے متعلق اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتے کہ وہ یسوع مسیح کی زندگی کا چشم دید گواہ نہیں تھا (لوقا ۱:۲)۔ اگرچہ پیشے کے اعتبار سے وہ طبیب تھا تو بھی بنیادی طور پر وہ ایک مبشر، لوقا کی انجیل اور رسولوں کے اعمال کا مصنف اور پولس کے بشارتی سفروں میں اُسکا ساتھی تھا۔ پولس کی شہادت کے وقت وہ رسول کے ساتھ تھا (۲۔ تیمتھیس ۴:۱۱) لیکن اُس کی بعد کی زندگی کے متعلق کوئی خاص معلومات نہیں ہیں۔

سنِ تحریر: 60عیسوی

لوقا کی انجیل کے متعلق دو تواریخی تحریروں کا عام طور پر ذکر کیا جاتا ہے: (۱) ۵۹ ۔۶۳ عیسوی اور (۲) ۷۰ ۔۸۰ عیسوی لیکن اعمال کی کتاب کے اختتام سے معلوم ہوتا ہے کہ پولس روم میں تھا اور لوقا کی انجیل اس سے پہلے لکھی گئی یعنی اعمال کی کتاب سے پہلے (اعمال ۱:۱) لوقا کی انجیل ابتدائی دور میں ۶۰ عیسوی کے آس پاس لکھی گئی ہوگی۔

مرکزی خیال اور مقصد:

لوقا کی انجیل کے مقصد کو بڑے واضح انداز میں پہلی چار آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

''چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں اُنکو ترتیب وار بیان کریں۔ جیسا کہ اُنہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے اُنکو ہم تک پہنچایا۔ اسلئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے اُنکو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔ تا کہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے اُنکی پختگی تجھے معلوم ہو جائے'' (لوقا ۱:۱۔۴)۔

اس کے انجیل کو پیش کرنے کے متعلق بہت سی باتوں کو دھیان میں رکھنے کی ضرورت ہے:

لوقا بیان کرتا ہے کہ اُس نے اپنے کام کیلئے دوسروں سے تحریک حاصل کی (۱:۱)، اُس نے چشم دید گواہوں سے مدد حاصل کی (۱:۲) اور یہ کہ اُس نے ٹھیک ٹھیک دریافت کیا اور معلومات کو روح القدس کی راہنمائی میں ترتیب سے لکھا (۱:۳) تا کہ ایمان کی تاریخی بنیاد پر تھفلیس کی راہنمائی کرے (۱:۴) یہ انجیل درحقیقت بہت عمیق تحقیق اور ترتیب کے بعد لکھی گئی۔

غیر یہودی ہونے کے باعث، یقیناً لوقا نے مسیح کی زندگی کو دو حصّوں میں تحریر کرنے کی ذمہ داری کو محسوس کیا ہوگا تا کہ یہ غیر یہودی قارئین کیلئے بھی دستیاب ہو سکے۔ یہ بات اس حقیقت کے باعث یقینی معلوم ہوتی ہے کہ لوقا ارامی اصطلاحات کو یونانی الفاظ میں ترجمہ کرتا ہے اور یہودی رسومات اور جغرافیہ کی وضاحت کرتا ہے تا کہ اپنی انجیل کو اپنے اصل یونانی قارئین کیلئے زیادہ واضح بنا سکے۔

لوقا کی انجیل، جس کا مصنف ''پیارا طبیب'' ہے دوسری اناجیل میں سب سے زیادہ جامع اور طویل ہے۔ یہ نجات دہندہ کو ابنِ آدم کے طور پر پیش کرتی ہے یعنی ایک کامل انسان کو جو کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے کیلئے آیا ہے (۱۹:۱۰)۔ متی کی انجیل میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع کو ابنِ داؤد، اسرائیل کے بادشاہ کے طور پر پیش کیا گیا؛ مرقس کی انجیل میں ہم اُسے خداوند کے خادم کے طور پر دیکھتے ہیں جو دوسروں کی خدمت کرتا ہے؛ لوقا کی انجیل میں ابنِ آدم کے طور پر دیکھتے ہیں جسے انسانوں کے درمیان پرکھا گیا اور قدرت کے ساتھ اس لائق ٹھہرا کہ نجات دہندہ اور سردار کاہن بن سکے۔ متی کی انجیل میں ہم نمایاں واقعات کو اجتماعی صورت میں دیکھتے ہیں، مرقس کی انجیل میں ہم نمایاں واقعات کو مختصراً دیکھتے ہیں لیکن لوقا کی انجیل میں ہم دیکھتے ہیں کہ طبیب/ مورخ ان واقعات کو زیادہ وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

ابنِ خدا ہونے کے باوجود اُسکی کامل انسانی فطرت کو اس حقیقت کے طور پر واضح کیا گیا ہے کہ نسب نامہ کے لحاظ سے اُسکی پیدائش کو آدم کے ساتھ ملایا گیا ہے (۳:۳۸، غور کریں متی نسب نامہ کو ابرہام تک بیان کرتا ہے)۔ اُسکی ذہنی پختگی کو ۲:۴۰۔۵۲ میں بیان کیا گیا ہے اور اُس کی اخلاقی اور روحانی کاملیت کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ اُس کے بپتسمہ کے موقع پر باپ نے اُسے آسمان سے پکارا اور روح القدس کا بپتسمہ دیا (۳:۲۱۔۲۲)۔ پس یسوع میں ہمارے پاس ایک ایسا شخص ہے جو جسمانی، ذہنی اور روحانی طور پر کامل بشر ہے۔

لوقا کی انجیل میں مسیح کی جھلک:

لوقا کی انجیل میں یسوع کی بشریت اور ترس کھانے پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ لوقا مسیح کے آباؤ اجداد، پیدائش اور پرورش کا سب سے زیادہ واضع انداز میں ذکر کرتا ہے۔ وہ مثالی ابنِ آدم ہے جو گناہ آلودہ انسان کے غم میں شریک ہو گیا تا کہ ہمارے غموں کو اُٹھائے اور ہمیں نجات کی بیش قیمت نعمت بخش دے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف: کتاب کا طریقہ اور مقصد (4-1:1)

2۔ ابنِ آدم کا آدمیوں کے ساتھ مشابہت پیدا کرنا (13:4-5:1)

الف۔ مسیح کی پیدائش کی جانب بڑھتے ہوئے حالات (56-5:1)

25-5:1
38-26:1
45-39:1
56-46:1

ب۔ مسیح کی پیدائش سے متعلق واقعات

66-57:1
80-67:1
20-1:2
38-21:2

ج۔ مسیح کے بچپن کے واقعات (52-39:2)

40-39:2
52-41:2

د۔ مسیح کے خود کو ظاہر کرنے سے پہلے کے واقعات (13:4-1:3)

20-1:3
22-21:3
38-23:3
13-1:4

3۔ ابنِ آدم کی عوامی خدمت (50:9-14:4)

الف۔ مسیح کا خود کو ظاہر کرنا (30-14:4)

ب۔ مسیح کی قوتوں کا اظہار (28:5-31:4)

37-31:4
44-38:4
11-1:5
26-12:5
28-27:5

ج۔ مسیح کے پروگرام کی وضاحت (49:6-29:5)

39-29:5
11-1:6
19-12:6
26-12:5
28-27:5

د۔ مسیح کے پروگرام کا پھیلاؤ (50:9-1:7)

17-1:7
39-18:7
50-40:7
3-1:8
15-4:8
21-16:8
25-22:8
39-26:8
56-40:8
11-1:9
27-12:9
45-28:9
50-46:9

4۔ آدمیوں کا ابنِ آدم کو رد کرنا (27:19-51:9)

ا۔ مسیح کی بڑھتی ہوئی مخالفت (54:11-51:9)

56-51:9
62-57:9
16-1:10
29-17:10
37-30:10
42-38:10
13-1:11
28-14:11
36-29:11
54-37:11

ب۔ مسیح کے رد کیے جانے کے تناظر میں پائی جانے والی راہنمائی

12-1:12
34-13:12
15-7:14
24-16:14
10-1:17
21-1:17

37-22:17	35-25:14	48-35:12
8-1:18	7-1:15	59-49:12
17-9:18	10-8:15	9-1:13
34-18:18	32-11:15	17-10:13
43-35:18	13-1:16	21-18:13
10-1:19	18-14:16	35-22:13
27-11:19	31-19:16	6-1:14

5۔ ابنِ آدم کا آدمیوں کیلئے دکھ اُٹھنا (56:23-28:19)

65-54:22	28-25:21	44-28:19
71-66:22	33-29:21	48-45:19
7-1:23	36-34:21	8-1:20
12-8:23	38-37:21	18-9:20
25-13:23	13-1:22	26-19:20
32-2623	23-14:22	47-27:20
49-33:23	38-24:22	9-1:21
56-50:23	46-39:22	19-10:21
	53-47:22	24-20:21

6۔ ابنِ آدم کی آدمیوں کے سامنے تصدیق (53-1:24)

49-36:24	12-1:24
53-50:24	35-13:24

یوحنا

(خدا کا ازلی بیٹا)

مصنف اور کتاب کا نام:

دوسری صدی کے شروع سے کلیسیائی روایت نے زبدی کے بیٹے اور یعقوب کے بھائی یوحنا رسول کو چوتھی انجیل کا مصنف قرار دیتی ہے۔ یسوع نے یوحنا اور یعقوب کو ''گرج کے بیٹوں'' کا لقب دیا (مرقس ۳:۱۷)۔ اُسکی ماں سلومی نے گلیل میں یسوع کی خدمت کی اور وہ اُسکی مصلوبیت کے وقت وہاں موجود تھی (مرقس ۱۵:۴۰۔۴۱)۔ وہ بارہ شاگردوں میں نہ صرف یسوع کے بہت قریب تھا بلکہ اُسے عموماً ''پیارا رسُول'' کہا جاتا تھا (۱۳:۲۳؛ ۱۸:۱۵،۱۶؛ ۱۹:۲۶۔۲۷)۔ یوحنا اندرونی حلقہ میں سے ایک تھا اور اُن تین شاگردوں میں سے ایک تھا جنکو مسیح اس پہاڑ پر اپنے ساتھ لے کر گیا جہاں اُسکی صورت تبدیل ہوئی تھی (متی ۱۷:۱)۔ وہ پطرس کا بہت قریبی ساتھی تھا۔ مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد، یوحنا ایک ایسا شخص بن گیا جسے پولس کلیسیا کا ''ستون'' کہہ کر پکارتا ہے (گلتیوں ۲:۹)۔

چوتھی انجیل کا مصنف گمنام ہے۔ متن میں اُسکے مصنف کا نام نہیں دیا گیا۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں اسلئے کہ ادبی لحاظ سے انجیل خطوط سے مختلف ہے۔ پولس کے ہر ایک خط کے آغاز پر اُسکا نام لکھا ہوتا ہے، جو کہ قدیم زمانہ میں خطوط لکھنے کی ایک عام روایت تھی، چاروں اناجیل کے انسانی مصنفین نے اپنے ناموں کا ذکر نہیں کیا لیکن مصنفین نے ضمنی طور پر خود کو اپنی تحریر میں ظاہر کیا اور وہ اپنی روایت سے بخوبی واقف تھے۔

سنِ تحریر: 85-90 عیسوی

کلیسیا میں یہ ''چوتھی انجیل'' کے طور پر جانی جاتی تھی اور ابتدائی کلیسیا کے ایمان کے مطابق بزرگ یوحنا نے اسے تحریر کیا۔ لہٰذا ۸۵ اور ۹۵ عیسوی کے دوران میں یہ انجیل تحریر کی

گئی۔ یوحنا۲۱: ۱۸، ۲۳میں واضح کیا گیا ہے کہ کچھ وقت گزارنے کے بعد پطرس بوڑھا ہو جائے گا اور یوحنا اُسکے مرنے کے بعد بھی زندہ رہے گا۔

مرکزی خیال اور مقصد:

شاید بائبل کی کسی اور کتاب سے زیادہ یوحنا اپنی انجیل کے مرکزی خیال اور مقصد کو واضح کرتی ہو۔ بالخصوص یہ مقصد کو بیان کرنے والا جملہ جو توما کے مُردوں میں سے جی اُٹھے نجات دہندہ کے اظہارِ شک میں پایا جاتا ہے۔ توما نے جی اُٹھنے کی حقیقت پر شک کیا تھا (یوحنا۲۰: ۲۴۔۲۵)۔ اور اُس کے شک کرنے کے فوراً بعد خداوند شاگردوں پر ظاہر ہوا اور ان الفاظ کے ساتھ توما کو مخاطب کیا:

''پھر اُس نے توما سے کہا اپنی انگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔ توما نے جواب میں اُس سے کہا اے میرے خداوند! اے میرے خدا! یسوع نے اُس سے کہا تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے۔ مُبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے'' (یوحنا۲۰: ۲۶۔۲۹)۔

اس تبادلہ خیال کے بعد اور یسوع پر ایمان لانے کی ضرورت پر زور دینے کے بعد یوحنا اپنی اس کتاب کے مرکزی خیال اور مقصد کو بیان کرتا ہے:

''اور یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔ لیکن یہ اسلئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اُسکے نام سے زندگی پاؤ'' (۲۰: ۳۰۔۳۱)۔

اس جملہِ مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یوحنا نے سات معجزاتی نشانات کا انتخاب کیا تا کہ مسیح کی شخصیت اور خدمت کو ظاہر کرے تا کہ لوگ یسوع کو نجات دہندہ کے طور پر قبول کریں۔

ان نشانات نے یسوع کے جلال کو ظاہر کیا (یوحنا۱: ۱۴؛ یسعیاہ۳۵: ۱۔۲؛ یوایل۳: ۱۸؛ عاموس۹: ۱۳)۔

یہ سات نشانات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ پانی کو مے بنانا (۲: ۱۔۱۱)
۲۔ بادشاہ کے نوکر کے بیٹے کو شفا دینا (۴: ۴۶۔۵۴)
۳۔ مفلوج شخص کی شفایابی (۵: ۱۔۱۸)
۴۔ بھیڑ کو کھانا کھلانا (۶: ۶۔۱۳)
۵۔ پانی پر چلنا (۶: ۱۶۔۲۱)
۶۔ اندھے کو بینائی دینا (۹: ۱۔۷)
۷۔ لعزر کو زندہ کرنا (۱۱: ۱۔۴۵)

جب متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل کے ساتھ اس امتیازی نوعیت کی انجیل کا موازنہ کیا جائے تو یوحنا کے خاص مرکزی خیال اور مقصد کو باآسانی پہچانا جا سکتا ہے۔ جب ایک شخص یوحنا کی انجیل کا دوسری اناجیل کے ساتھ موازنہ کرتا ہے تو وہ یوحنا کے پیش کرنے کے منفرد انداز پر رُک جاتا ہے۔ یوحنا نے یسوع کے نسب نامہ، پیدائش، بپتسمہ، آزمائش، بدروحیں نکالنے، تماثیل، صورت تبدیل ہونے، آخری فسح کے اہتمام، اُسکے گتسمنی میں دُکھ اُٹھانے، اُسکے آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر نہیں کیا۔ یوحنا یروشلیم میں اُسکی خدمت، یہودیوں کی عیدوں، یسوع کے تعلقات اور شخصی گفتگو (۳: ۱۔۴: ۳۸؛ ۱۸: ۲۸۔۱۹: ۱۶)، شاگردوں کی خدمت (۱۳: ۱۔۱۷: ۲۶) کو بیان کرتا ہے۔ انجیل کے بڑے حصّہ میں ''نشانات کا حصّہ'' شامل ہے (۲: ۱۔۱۲: ۵۰) جس میں سات معجزات یا ''نشانات'' پائے جاتے ہیں جو یسوع کو مسیح، خدا کا بیٹا ظاہر کرتے ہیں۔ اس ''نشانات کی کتاب'' میں یسوع کے متعلق عظیم باتوں کا ذکر ہے جو نشانات کی اہمیت کی وضاحت اور اعلان کرتی ہے۔ مثال کے طور پر پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلانے کے بعد (۶: ۱۔۱۵) یسوع نے خود کو زندگی کی روٹی کے طور پر ظاہر کیا جو باپ دُنیا کی زندگی کے لئے آسمان سے نازل کرتا ہے (۶: ۲۵۔۳۵)۔ اس چوتھی انجیل کی قابلِ غور اور منفرد خصوصیت میں **''میں ہوں''** کے بیانات کا سلسلہ ہے جو یسوع نے خود بولے (۶: ۳۵؛ ۸: ۱۲؛ ۱۰: ۷، ۹، ۱۱، ۱۴؛ ۱۱: ۲۵؛ ۱۴: ۶؛ ۱۵: ۱، ۵)۔

اس انجیل کی انفرادیت کو ضرور دھیان میں رکھا جانا چاہئے۔ اناجیل کو سوانح حیات کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ ہر ایک انجیل کے مصنف نے معلومات کے سمندر سے

مواد حاصل کیا جوؔ اسکے مقصد کی تکمیل کرے گا۔ یہ تجزیہ کیا گیا ہے کہ اگر متی، مرقس اور لوقا میں یسوع کی زبان سے نکلنے والی تمام باتوں کو بلند آواز سے پڑھا جائے تو اس میں تقریباً صرف تین گھنٹے لگیں گے۔

یوحنا کی انجیل میں مسیح کی جھلک :

مسیح کی الوہیت بائبل کے بہت سے حصّوں کا نمایاں مرکزی خیال ہے، کوئی اور کتاب مسیح کی الوہیت کو اس قدر زبردست انداز میں پیش نہیں کرتی جس میں اُس کے مجسم ابنِ آدم ہونے کو بیان کیا گیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کو (۱۱:۹) میں ''**اس شخص نے جسکا نام یسوع ہے**'' کے طور پر بیان کیا گیا ہے اسے (۱۸:۱) میں ''واحد خدا'' (۶۹:۶) میں زندہ خدا کا بیٹا مسیح''، اور (۶۹:۶) میں خدا کا قدوس'' کہا گیا ہے۔

یسوع مسیح کی الوہیت کے اس بیان کو سات ''میں ہوں'' کے بیانات کے ذریعہ مزید مضبوط کیا گیا ہے جو یسوع نے خود فرمائے اور جنکا یوحنا کی انجیل میں ذکر ہے۔ یہ سات بیانات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ''زندگی کی روٹی'' میں ہوں (۳۵:۶)
۲۔ ''دُنیا کا نُور'' میں ہوں (۱۲:۸)
۳۔ ''دروازہ'' میں ہوں (۱۰:۷،۹)
۴۔ ''اچھا چرواہا'' میں ہوں (۱۰:۱۱،۱۴)
۵۔ ''قیامت اور زندگی'' میں ہوں (۱۱:۲۵)
۶۔ ''راہ، حق اور زندگی'' میں ہوں (۶:۱۴)
۷۔ ''انگور کا حقیقی درخت'' میں ہوں (۱۵:۱،۵)

یوحنا کے انجیل کی ایک اور خاص بات یہ ہے، مسیح کی شخصیت پر دوبارہ غور کرتے ہوئے کہ اس میں پانچ گواہوں کا ذکر ہے جو یسوع کے ابنِ خدا ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ یوحنا ۳۱:۵۔۴۷ میں، یسوع اپنے مخالفین کے دلائل کا جواب دیتا ہے۔ اُنہوں نے الزام لگایا کہ اُس کی گواہی اُسکے دعوؤں کو ثابت کرنے کیلیئے کافی نہیں تھی، لہٰذا یسوع نے اپنے دعوؤں کو سچا ثابت کرنے کیلیئے دوسرے گواہوں کا بیان کرتے ہوئے اُنکے الزامات کو جھوٹا ثابت کیا۔ دوسرے گواہوں میں اُسکا باپ (۵:۳۲،۳۷)، یوحنا بپتسمہ دینے والا (۵:۳۳)، اُسکے معجزات (۵:۳۶)، نوشتے (۵:۳۹) اور موسیٰ (۵:۴۶) شامل ہیں۔ بعد ازاں ۸:۱۴ میں وہ اعلان کرتا ہے کہ اُسکا دعویٰ بیشک سچا ہے۔ خاص موقعوں پر، یسوع نے خود کو پرانے عہد نامہ کے ''میں ہوں'' یا یہواہ کے برابر ٹھہراتا ہے (۴:۲۵۔۲۶؛ ۸:۲۴،۲۸،۵۸؛ ۱۳:۱۹؛ ۱۸:۵۔۶،۸)۔ اُس کی الوہیت کے کچھ انتہائی فیصلہ کن بیانات ۱:۱؛ ۸:۵۸؛ ۱۰:۳۰؛ ۱۴:۹؛ ۲۰:۲۸ میں پائے جاتے ہیں۔

شخصی مطالعہ کیلیئے: خاکہ

1۔ تعارف: ابنِ خدا کا تجسم (1:1-18)
ا۔ مسیح کی الوہیت (1:1-2)
ب۔ مسیح کا مجسم ہونے سے پہلے کا کام (1:3-5)
ج۔ مسیح کا پیش رو (1:6-8)
د۔ مسیح کا رد کیا جانا (1:9-11)
ہ۔ مسیح کی قبولیت (1:12-13)
و۔ مسیح کا تجسم (1:14-18)

2۔ ابنِ خدا کا تعارف (1:19-4:54)
ا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے زریعے (1:19-34)
ب۔ یوحنا کے شاگردوں کو (1:35-51)
ج۔ قانای گلیل میں شادی کے وقت (2:1-11)
د۔ یروشلیم کی ہیکل میں (2:12-35)

ہ۔ نیکدیمس کو(3:1-21) و۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے زریعے(3:22-36)

ز۔ سامری عورت کو(4:1-42) ح۔ کفرنحوم کے صوبہ دار کو(4:43-54)

3۔ ابنِ خدا کی مخالفت(5:1-12:50)

ا۔ یروشلیم میں عید کے موقع پر(5:1-47)

5:1-17	5:33-35	5:39-47
5:18-24	5:36	
5:25-32	5:37-38	

ب۔ گلیل میں عید فسح کے موقع پر(6:1-71)

6:1-14	6:26-40	6:59-65
6:15-25	6:41-58	6:66-71

ج۔ یروشلیم میں عید خیام کے موقع پر(7:1-10:21)

7:1-24	8:12-30	9:13-34
7:25-39	8:31-47	9:35-41
7:40-53	8:48-59	10:1-21
8:1-11	9:1-12	

د۔ یروشلیم میں عیدِ تجدید کے موقع پر(10:22-42)

10:2-30	10:31-42

ہ۔ بیت عنیاہ میں(11:1-12:11)

11:1-16	11:38-46	12:1-11
11:17-29	11:47-53	
11:30-37	11:54-57	

و۔ یروشلیم میں(12:12-50)

12:12-19	12:27-36	12:44-50
12:20-26	12:37-43	

4۔ ابنِ خدا کی طرف سے ہدایت(13:1-16:33)

ا۔ معافی کے متعلق(13:1-20)

13:1-4	13:5-20

ب۔ اس سے غداری کے متعلق(13:21-30)

ج۔ آسمان سے متعلق(14:1-15)

14:1-6	14:7-15

د۔ اطمینان سے متعلق(14:27-31)

ہ۔ پھل دار ہونے سے متعلق(15:1-17)

15:1-11	15:12-17

و۔ دنیا سے متعلق(15:18-16:4)

15:18-27	16:1-4

ز۔ روح القدس سے متعلق(16:5-15)

ح۔ اسکی آمد سے متعلق (16:16-33)

16:16-22	16:23-33	

5۔ ابنِ خدا کی شفاعت (17:1-26)

17:1-12	17:13-21	17:22-26

6۔ ابنِ خدا کی مصلوبیت

18:1-11	19:1-15	19:31-37
18:12-24	19:16-22	19:38-42
18:25-27	19:23-27	
18:28-40	19:28-30	

7۔ ابنِ خدا کا مردوں میں سے جی اُٹھنا۔

ا۔ خالی قبر (20:101)

ب۔ جی اُٹھے خداوند کا ظاہر ہونا (20:11-31)

20:11-18	20:24-29
20:19-23	20:30-31

8۔ نتیجہ: جھیل کے کنارے ظاہر ہونا (21:1-25)

ا۔ سات شاگردوں پر ظاہر ہونا (21:1-14)

21:1-11	21:12-14

ب۔ پطرس سے کی گئی باتیں (21:15-23)

21:15-17	21:18-23

ج۔ انجیل کا نتیجہ (21:24-25)

رسولوں کے اعمال

(خوشخبری کو پھیلانا)

مصنف اور کتاب کا نام:

اگرچہ اعمال کی کتاب میں مصنف کے نام کا کوئی ذکر نہیں تو بھی ثبوت سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ لوقا اس کتاب کا مصنف ہے۔ اعمال لوقا طبیب کی تھیفلس کو لکھی جانے والی دوسری کتاب ہے جس میں وہ ''یسوع کے کام کرنے اور تعلیم دینے کے آغاز'' کے متعلق بتاتا ہے۔ عنوان کے حوالہ سے، تمام دستیاب یونانی تراجم اسے ''اعمال'' یا ''رسولوں کے اعمال'' کا عنوان دیتے ہیں۔ یہ بات غیر یقینی ہے کہ یہ عنوان کیوں اور کیسے اخذ کیا گیا۔ دراصل ''رسُولوں کے اعمال'' کا عنوان بہت مناسب عنوان نہیں ہے اسلئے کہ اس میں تمام رسولوں کے اعمال کا ذکر نہیں ملتا۔ صرف پطرس اور پولس پر درحقیقت زور دیا گیا ہے، تو بھی روح کے آنے کا وعدہ تمام رسولوں کے ساتھ کیا گیا (۱:۸) جن کو روح القدس کی قوت میں ساری دُنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرنی تھی۔ بہت سے لوگوں نے محسوس کیا ہے کہ کتاب کا صحیح عنوان ''روح القدس کے اعمال'' ہونا چاہئے اسلئے کہ یہ اعمال ۲ باب میں روح کے نزول کے وقت سے مسیحیت کے پھیلاؤ کو بیان کرتی ہے۔ اعمال کی کتاب کے مرکزی کرداروں میں شامل ہیں: پطرس، یوحنا، ستفنس، فلپس، یعقوب، برنباس، سیلاس اور پولس۔

سنِ تحریر:61عیسوی :

کتاب کے سنِ تحریر سے متعلق معاملات کوسٹینلےٹویسنیٹ ذیل میں اس طرح مختصراًبیان کرتا ہے:

اعمال کی کتاب یقیناً ۷۰ عیسوی میں یروشلیم کی تباہی سے پہلے تحریر کی گئی ہوگی ۔یقیناً اس قدر اہمیت کے حامل واقعہ کونظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ بالخصوص کتاب کے کئی بنیادی مرکزی خیالات میں سے ایک خیال کی روشنی میں درست ہے: خدا یہودیوں کی طرف سے غیر اقوام کی طرف متوجہ ہوا اسلئے کہ یہودیوں نے یسوع مسیح کو رد کر دیا۔

روایتی طور پر چونکہ 66-68ء کے دوران ہی پولس رسول کی موت کا تذکرہ ہوتا چلا آیا ہے،لوقا بھی اس ذکر کو چھوڑ نہ دیتا اگر یہ واقعہ رسولوں کے اعمال قلمبند ہونے سے پہلے رونما ہو چکا ہوتا۔ نہ ہی لوقا نے نیرو بادشاہ کے ایذا رسانی دینے کا کوئی ذکر کیا جسکا آغاز روم میں ۶۴ عیسوی میں شدید آگ لگنے کے بعد ہوا۔

مزید برآں،اس موقعہ پر جب نیرو نے مصیبتیں ڈھانا شروع کیں تب اعمال کی کتاب نیرو کے سامنے پولس کے حوالہ سے چھوٹے افسران کی طرف سے لگائے جانے والے الزام کے پیشِ نظر مسیحیت کے دفاع کیلئے زیادہ کارگر نہیں تھی۔اس وقت نیرو کلیسیا کو تباہ کرنے پر تُلا ہوا تھا،اعمال میں پیش کیا گیا دفاع اس کی سوچ کو تبدیل کرنے کیلئے زیادہ موثر نہیں تھا۔

عام طور پر کچھ قدامت پسند علماء قبول کرتے ہیں کہ اعمال کی کتاب کا سنِ تحریر ۶۰ - ۶۲ عیسوی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کتاب کی جائے تحریر روم ہو یا ممکنہ طور پر قیصریہ اور روم ہو۔اسکی تحریر کے وقت، پولس کی رہائی یا تو قریب تھی یا وہ رہا ہو چکا تھا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

اعمال کی کتاب عہدِ جدید کی کتب میں ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے اسلئے کہ یہ اکیلی کتاب عہدِ جدید کی باقی کتابوں کے ساتھ ایک رابطہ فراہم کرتی ہے۔لوقا کی دوسری کتاب کے طور پر،اعمال یسوع کے ''**شروع میں کرنے اور سکھانے**'' کے سلسلہ کو جاری رکھتی ہے(۱:۱) جیسا کہ اناجیل میں بیان کیا گیا ہے۔اسکا آغاز یسوع کے آسمان پر اُٹھائے جانے سے ہوتا ہے اور عہدِ جدید کے خطوط کے دور تک جاری رہتا ہے۔اس میں یسوع مسیح کی خدمت کو روح القدس کے ذریعہ جاری رکھا گیا ہے جس نے رسولوں کی زندگیوں میں کام کیا اور جنہوں نے منادی کی اور کلیسیا مسیح کے بدن کو قائم کیا۔اعمال کی کتاب اناجیل اور خطوط کے درمیان ایک تاریخی کڑی ہے۔

یہ نہ صرف ہمارے لیے ایک کڑی ہے بلکہ یہ پولس کی زندگی کو بیان کرتی ہے اور ان مقامات کو بھی بیان کرتی ہے جہاں اُس نے اپنے خطوط تحریر کئے۔اس سلسلہ میں اعمال کی کتاب کلیسیا کے پہلے ۳۰ سالوں کا بیان کرتی ہے۔

اعمال کی کتاب کے مقصد سے متعلق بہت سے مختلف نظریات کا خلاصہ پیش کرنے کے بعد سٹینلے ٹویسنیٹ لکھتا ہے:''اعمال کی کتاب کے مقصد کو کچھ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: لوقا کی انجیل کے ساتھ اُس کی وضاحت کرنے کیلئے اس ترتیب اور بادشاہی کے پیغام کی الٰہی نگرانی میں ترقی یوں نظر آتی ہے کہ یہ پیغام یہودیوں سے غیر اقوام اور یروشلیم سے روم تک پہنچا۔لوقا کی انجیل میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے'' کیا مسیحیت کی جڑیں عہدِ عتیق اور یہودیت میں ہیں، یہ کسطرح عالمگیر مذہب بن گیا؟'' اعمال کی کتاب لوقا کی انجیل کے انداز کو جاری رکھتی ہے تا کہ اسی مشکل کا جواب دے سکے''۔

اعمال ۱: ۸ اعمال کے مرکزی خیال کو بیان کرتا ہے۔ روح کی معموری خدا کے لوگوں کو زور بخشتی ہے تا کہ وہ یروشلیم (مقامی) اور تمام یہودیہ اور سامریہ (آس پاس کے علاقے) اور زمین کی انتہا تک نجات دہندہ کے گواہ ہوں۔

اعمال کی کتاب میں مسیح کی جھلک :

مُردوں میں سے جی اُٹھا مسیح اعمال کے پیغامات کا مرکزی خیال ہے۔ عہدِ عتیق کے نوشتے، تاریخی طور پر اُسکا مردوں میں سے جی اُٹھنا، رسولوں کی گواہی اور روح القدس کی

قائل کرنے والی قدرت سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یسوع خداوند اور مسیح ہے (۲:۲۲-۳۶؛ ۱۰:۳۴-۴۳)۔ ''اس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائیگا اُسکے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کریگا'' (۱۰:۴۳)۔ ''اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جسکے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں'' (۴:۱۲)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ یروشلیم میں گواہی دینا (1:1-7:6)

الف۔ چنے ہوئے لوگوں کی توقع (1:1-47:2) کارکردگی رپورٹ 1۔

8-1:1	26-12:1	36-14:2
11-9:1	13-1:2	47-37:2

ب۔ یروشلیم میں کلیسیاء کا پھیلنا (1:3-7:6) کارکردگی رپورٹ 2۔

10-1:3	31-13:4	32-17:5
26-11:3	37-32:4	42-33:5
12-1:4	16-1:5	7-1:6

2۔ تمام یہودیہ اور سامریہ میں گواہی دینا (8:6-31:9)

ا۔ ستفنس کی شہادت (8:6-1:8ا)

1۔ ستفنس کی گرفتاری (8:6-1:7)

2۔ ستفنس کا خطاب (2:7-53)

8-2:7	29-17:7	53-44:7
10-9:7	34-30:7	
16-11:7	43-35:7	

3۔ ستفنس پر حملہ (54:7-1:8ا)

ب۔ فلپس کی خدمت (1:8ب-40)

1:8ب-3	24-4:8	40-25:8

ج۔ ساؤل کا پیغام (1:9-19ا)

د۔ ساؤل کی مشکلات (19:9ب-31)

3۔ زمین کی انتہا تک گواہی دنیا (32:9-31:28)

الف۔ کلیسیاء کا انطاکیہ تک پھیلنا (32:9-24:12) کارکردگی رپورٹ 4۔

43-32:9	48-34:10	19-1:12
23-1:10	18-1:11	24-20:12
33-24:10	30-19:11	

ب۔ ایشیاء کوچک میں کلیسیاء کا پھیلنا (25:12-5:16) کارکردگی رپورٹ 5۔

25-1:13	18-8:14	35-30:15
43-26:13	28-19:14	41-36:15
52-44:13	11-1:15	5-1:16

7-1:14	29-12:15

ج۔ یورپ کے علاقہ تک کلیسیاء کا پھیلنا(20:19-6:16) کارکردگی رپورٹ 6۔

13-6:16	9-1:17	21-1:18
21-14:16	15-10:17	28-22:18
34-22:16	21-16:17	10-1:19
40-35:16	34-22:17	20-11:19

د۔ روم تک کلیسیاء کا پھیلنا(31:28-21:19) کارکردگی رپورٹ 7۔

41-21:19	30-1:22	32-1:26
12-1:20	11-1:23	13-1:27
16-13:20	22-12:23	44-14:27
38-17:20	35-23:23	10-1:28
14-1:21	27-1:24	29-11:28
26-15:21	22-1:25	31-30:28
40-27:21	27-23:25	

پولس کے خطوط

تعارف:

تواریخی کتب (اناجیل اوراعمال) کاتفصیلی جائزہ مکمل کرنے کے بعد، اب ہم عہدِ جدید کے ۲۱ خطوط پر آتے ہیں، اگر مکاشفہ کوخط کےطور پر شامل کیا جائے تو ۲۲ خطوط بن جاتے ہیں (جوحقیقت میں ایک خط ہے (دیکھئے مکاشفہ ۱:۴)۔ تاہم اپنی منفرد مکاشفاتی نوعیت کے باعث، اس جائزہ کوعموماً پولس کے خطوط اور عام خطوط میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پولس کے خطوط کی دو درجہ حد بندیاں ہیں: ۹ خطوط کلیسیاؤں کو لکھے گئے اور ۴ پاسبانی خطوط ہیں۔ اس کے بعد پھر ۸ عبرانی مسیحی خطوط ہیں۔ فطرتی طور پر مسیحی لوگوں کیلئے خوشخبری کے مفہوم اوراطلاق سے متعلق بہت سے سوالات پیدا ہونگے۔ پس خطوط ان سوالات کے جوابات دیں گے، ان میں مسیح کی شخصیت اور کام کومفصل طور پر بیان کیا گیاہےاور یہ خوشخبری کی سچائی کا ایماندروں پر اطلاق کرتے ہیں۔

پولس کا پس منظر:

بہت سالوں تک پولس ترسس کے ساؤل کےطور پر جانا جاتا تھا۔ وہ کلکیہ کے شہرترسس میں یہودی والدین کے ہاں پیدا ہوا۔ وہ نہ صرف یہودی تھا بلکہ اُس کی اپنی گواہی کے مطابق وہ ایک فریسی، فریسی کا بیٹا (اعمال ۲۳:۶)، عبرانیوں کا عبرانی (عبرانی اور ارامی بولنے والا) بنیمین کے قبیلہ سے (فلپیوں ۳:۴۔۵) اورنوجوان کےطور پر خیمہ دوزی کے پیشہ سے منسلک رہا تھا (اعمال ۳:۴۔۵)، جوانی میں وہ یقیناً یروشلیم گیا ہوگا اوراُسکی گواہی کے مطابق، اُس نے معروف گملی ایل سے تعلیم پائی جوہیکل کے سکول (اعمال ۲۲:۳) میں ایک معروف اُستاد تھا (اعمال ۲۲:۳)۔ اپنے مطالعہ میں وہ اپنے بہت سے ساتھیوں سے یہودی مذہب کے حوالہ سے سبقت لے گیااور وہ اپنے باپ دادا کی روایات کے لیےانتہا پسند تھا (گلتیوں ۱:۱۴)۔

مذہبی یہودی کےطور پراُسکا جوش اس طور پر سامنے آیا کہ اُس نے کلیسیا کوستانے کی کوشش کی۔ نوجوان فریسی کےطور پر وہ ستفنس کے سنگسار اورقتل کیے جانے کےوقت وہاں موجود تھااوراس کام پر راضی تھا (اعمال ۷:۵۸۔۸۳)۔ مسیحیوں کے خلاف اپنی مہم میں مرداورعورتوں کے خلاف، وہ سردار کاہن سے مسیحیوں کوگرفتارکرنے کے پروانے لیکر روانہ ہوااور دوسرے شہروں میں گیا تاکہ یسوع مسیح کی کلیسیا کو تباہ کرے (اعمال ۲۶:۱۰۔۱۱؛ گلتیوں ۱:۱۳)۔ اپنے اُنہی سفروں میں سے ایک سفر پر پولس دمشق کی راہ پر تبدیل ہوا (اعمال ۹)۔

پولس یونانی تعلیم حاصل کرنے کے باعث یونانی تہذیب سے بہت حدتک واقفیت رکھتا تھا (اعمال ۱۷:۲۸؛ ططس ۱:۱۲)۔ اس بات نے اُسے یونانی نظریہ کی پہچان بخشی۔ ایک طالب علم کےطور پر وہ مصنفین کے بہت سے معقولات سے واقف تھا جواس سے پہلے کے دور کے تھےاور جواُسی دور میں زندگی بسر کررہے تھے۔ مزید برآں پولس رومی شہری تھااور پیدائشی رومی تھا (اعمال ۲۲:۲۸) اسی باعث وہ رومی شہری ہوتے ہوئے فلپی میں قید کے دوران قیصر کے سامنے اپیل کرسکتا تھا (اعمال ۱۶:۳۷۔۳۹)۔

نتیجتاً پولس رسول کاانتخاب یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اس قابل تھا کہ خوشخبری کے پیغام کوغیرقوموں تک لےکر جاسکتا تھا۔ پولس باآسانی یہ کہہ سکتا تھا **"میں سب آدمیوں کیلئے سب کچھ بنا ہوا ہوں تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں"** (۱۔کرنتھیوں ۹:۲۲)۔

پولس کی تبدیلی :

یسوع مسیح کی کلیسیا کوسرگرمی اور لگاتارستانے کیلئے جب وہ دمشق کی راہ پر جارہا تھا تو پولس کا سامنا مردوں میں سے جی اُٹھے جلالی مسیح سے ہوا، جسکا اُسکی زندگی پر انقلابی اثر ہوا (اعمال ۹:۳۔۳۰)۔

اُس نے مسیحی دعویٰ کا انکار کیا تھا کہ یسوع مسیح ابن خدا تھا۔ مزید وہ اس بات پر ایمان نہ لایا کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تھا جیسا کہ ستفنس نے چلا کر کہا تھا: **''وہ دیکھو میں آسمان کو کھلا اور ابنِ آدم کو خدا کی دہنی طرف کھڑا ہوا دیکھتا ہوں''** (اعمال ۷: ۵۶)۔ اُنہوں نے بڑے زور سے یہ چلاتے ہوئے اپنے کان بند کر لئے اور اُسے سنگسار کر دیا کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ ساؤل **''اُس کی موت پر راضی تھا''** لیکن جب اس عظیم تجربہ کے دن خداوند یسوع دمشق کی راہ پر اُس سے ہمکلام ہوا تو اُسے معلوم ہوا کہ ستفنس درست تھا جبکہ وہ خود غلط تھا۔ بیشک یسوع زندہ تھا! اور وہ واقعی خدا کا بیٹا تھا۔ پس دمشق کے عبادتخانہ میں ساؤل (جو اب پولس تھا) نے مسیح کے نجات دہندہ ہونے کا اعلان کیا۔ اگرچہ یہ تجربہ اچانک اور ڈرامائی تھا تو بھی اسکے اثرات دیرپا تھے۔ بیشک اس واقعہ کے اثر کے باعث بہت سی نفسیاتی اور ذہنی باتوں کو دوبارہ تبدیل کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ شاید اس وقت کا بیان ہے جو اُس نے یروشلیم میں پہلی بار آنے سے پہلے عرب اور دمشق میں گذارا (گلتیوں ۱: ۱۶-۱۹)۔ پھر وہ اپنے آبائی علاقے میں چلا گیا اور آٹھ دس سال کیلئے اُس کی سرگرمیوں کے متعلق زیادہ علم نہیں۔

پولس کے خطوط کی نمایاں باتیں :

پولس کے تمام خطوط کا جائزہ لینے سے پہلے، آیئے ان کے کچھ امتیازی پہلوؤں پر غور کریں۔

قیدخانہ کے خطوط:

افسیوں، فلپیوں، کلسیوں اور فلیمون بعض اوقات ''قیدخانہ کے خطوط'' کے طور پر حوالہ دیا جاتا ہے اسلئے کہ یہ سب خطوط اُس وقت لکھے گئے جب پولس زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ ہر ایک خط میں اُسکی صورتحال کا ذکر پایا جاتا ہے (افسیوں ۳: ۱؛ ۴: ۱؛ ۶: ۲۰؛ فلپیوں ۱: ۷، ۱۳؛ کلسیوں ۴: ۱۰، ۱۸؛ فلیمون ۱، ۹، ۱۰)۔

ان عظیم خطوط کے متعلق یہ حقیقت کہ یہ یا تو رومی قیدخانوں میں یا رومی پہرکوں یا روزمرہ زندگی میں رومی سپاہی کے ساتھ اپنے ہی کرایے کے مکان میں زنجیروں میں قید کرنے کے دوران لکھے گئے (اعمال ۲۸: ۳۰)، اس بات کی ایک اعلیٰ مثال ہے کہ خدا کس طرح ہمارے ان حالات کو جو بظاہر مشکل نظر آتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لیتا اور اُنہیں اپنے جلال کے لیے استعمال کرتا اور ہمارے لئے خدمت کے موقعوں کو بڑھانے کیلئے استعمال کرتا ہے (فلپیوں ۱: ۱۲-۱۳)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم زنجیروں میں جکڑے جا سکتے ہیں اور رکاوٹوں کا سامنا کر سکتے ہیں لیکن خدا کا کلام کبھی قید نہیں ہوتا (۲۔ تیمتھیس ۲: ۹)۔

پاسبانی خطوط :

پولس کے خطوط کی ایک اور بڑی درجہ بندی کو عام طور پر ''پاسبانی خطوط'' کہا جاتا ہے، یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو ان تین خطوط کو بیان کرنے کیلئے استعمال کی گئی جو تیمتھیس اور ططس کو لکھے گئے (۱-۲ تیمتھیس اور ططس)۔ عام طور پر اُنہیں شخصی خطوط ہی کہا جاتا ہے اور فلیمون کے ساتھ ملایا جاتا ہے لیکن ان میں کلیسیائی زندگی پر بہت زیادہ زور کے باعث اُنہیں ''پاسبانی خطوط'' بھی کہا جانے لگا۔ ان میں انفرادی طور پر مخاطب کیا گیا، ان کتب میں شخصی گفتگو کی گئی لیکن نوعیت کے اعتبار سے معلومات کا زیادہ تر تعلق کلیسیائی معاملات سے ہے۔ پولس نے یہ خطوط تیمتھیس اور ططس کو لکھے تا کہ کلیسیا کی پاسبانی دیکھ بھال سے متعلق معاملات میں ان کی راہنمائی کرے جو کہ خدا کا گھرانہ ہے (۱۔ تیمتھیس ۳: ۱۴-۱۵؛ ۴: ۶-۱۵ موازنہ کریں ۲۔ تیمتھیس ۲: ۲)۔

یہ خطوط کلیسیائی انتظام، حکمت عملیوں اور رسومات کو بیان کرتے ہیں جن کا پاسبان کے کلیسیا کی گلہ بانی کرنے سے گہرا تعلق ہے۔ خلاصہ یہ کہ خدا نے ان کتب کو اسلئے تیار کیا کہ ہماری پاسبانی ذمہ داریوں اور ترقی اور مقامی کلیسیاؤں کی راہنمائی کرنے میں ہماری معاونت کرے۔

اس حوالہ سے ایک اہم مشاہدہ کیا جانا چاہیئے۔ پولس کے تیرہ خطوط میں سے اُس نے یہ خطوط سب سے آخر میں لکھے۔ ان کے متعلق کونسی خاص بات ہے؟ جب کہ یہ خطوط کلیسیائی ترتیب، خدمت اور انتظام کے متعلق بتاتے ہیں تو اُنہیں سب سے پہلے کیوں نہیں لکھا گیا؟ اگر آج میں اور آپ ایسا کرتے (بالخصوص آج) تو شاید ہم انتظامی اُمور

اور ڈھانچے کو منظم کرنے کی کوشش کرتے اور پھر تعلیم کی فکر کرتے۔ لہٰذا یہاں پر کچھ مشورہ جات ہیں جن کے متعلق سوچا جا سکتا ہے:

پہلا مشورہ:

بیشک انتظام اور ترتیب ضروری ہیں۔ کلیسیا روحانی بدن ہے، عضو کے طور پر ہر ایک ایماندار خاص کاموں اور مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ کام کرنے کیلئے بنیادی ضرورت درست تعلیم اور خدا کے کلام کی سمجھ ہے، جس کا مسیح جیسی زندگی بسر کرنے کیلئے شخصی اطلاق کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات کلیسیا کو روحانی اور اخلاقی بنیاد فراہم کرتی ہے جس پر ہمارے تمام طریقوں، حکمت عملیوں اور انتظام کی بنیاد ہے۔ گو ہمارے طریقۂ کار اکثر مختلف ہوتے ہیں تو بھی وہ کبھی خدا کے کلام کے روحانی اور اخلاقی اُصولات کے خلاف نہیں ہوتے۔

مثال کے طور پر، کلیسیا کی مدد کیلئے دینا یہ اجتماعی اور شخصی ذمہ داری ہے۔ لیکن دینا اور روپیہ جمع کرنا اس طور پر ہونا چاہئے کہ یہ بائبل کے خاص اُصولات کو پامال نہ کرے۔ ایک ایماندار کو اپنی مرضی سے دینا چاہئے اور ایسے طریقوں کے ذریعے اُن پر زور نہیں ڈالنا چاہئے جو اُصول کے منافی ہوں (۲۔ کرنتھیوں ۹:۶۔۱۰)۔

دوسرا مشورہ:

انتظام کی بنیاد درست تعلیم پر ہونی چاہئے، جسکی بنیاد خدا کے کلام کو درستی سے کام میں لانے پر ہے (۲۔ تیمتھیس ۲:۱۵)۔ روحانی طور پر جب ایماندار صرف روایات کی بنیاد پر کلیسیا کو چلانے کی کوشش کرتے ہیں تو کلیسیا صرف ایک تنظیم کی حد تک رہ جاتی ہے جو بائبل کے مطابق نہیں ہوتی اور اُس میں روحانی ترس اور کام کرنے کی وہ صلاحیت نہیں پائی جاتی جو خدا چاہتا ہے۔

لہٰذا یہ کتب کلیسیائی انتظام کے ان معاملات کو بیان کرتی ہیں جنکا پہلے ذکر نہیں کیا گیا۔ اس سے پیشتر کہ خدا کلیسیا کو کلیسیائی انتظام کیلئے خاص ہدایات دیتا، اُس نے ہمیں رومیوں، ۱۔۲ کرنتھیوں، گلتیوں، افسیوں، فلپیوں اور کلسیوں کے خطوط بخشے۔ کیا ایسا اسلئے ہے کہ انتظام غیر اہم ہے؟ ہرگز نہیں؟ ایسا اسلئے ہے کہ انتظام اور تنظیم بنیادی حیثیت کے حامل نہیں بلکہ کلیسیا کی ترقی میں ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسا اسلئے بھی ہے کیونکہ پختہ تعلیم اور روحانیت ایسے خادمین کو جنم دیتی ہے جو خدا کے معیاروں کے مطابق موثر ہوتے ہیں اور جو خدمت اور بشارتی کام میں مسیح کی روح اور کردار کو پیش کرتے ہیں۔

پولس کے تمام خطوط میں یسوع مسیح پر انجیل کے پیغام اور ایماندار کی اُسکے ساتھ شراکت پر یکساں تو بھی مختلف انداز میں زور دیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل چارٹ فرق کو ظاہر کرتے ہیں:

خداوند یسوع پر زور

رومیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کی قوت	۱۔ تھسلنیکیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کا وعدہ
۱۔ کرنتھیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کی حکمت	۲۔ تھسلنیکیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کا اجر
۲۔ کرنتھیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کا آرام	۱۔ تیمتھیس	مسیح ہمارے لئے خدا کا درمیانی
گلتیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کی راستبازی	۲۔ تیمتھیس	مسیح ہمارے لئے خدا کا منصف
افسیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کی دولت	ططس	مسیح ہمارے لئے خدا کی مہربانی
فلپیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کی کثرت	فلیمون	مسیح ہمارے لئے مسیح کا اعتماد
کلسیوں	مسیح ہمارے لئے خدا کی معموری		

خوشخبری کے پیغام پر زور

رومیوں	خوشخبری اور اُسکا پیغام	ا۔تھسلنیکیوں	خوشخبری اور کلیسیا کا مستقبل
ا۔کرنتھیوں	خوشخبری اور اُسکی خدمت	۲۔تھسلنیکیوں	خوشخبری اور مخالفِ مسیح
۲۔کرنتھیوں	خوشخبری اور اُسکے خادمین	ا۔تیمتھیس	خوشخبری اور پاسبان
گلتیوں	خوشخبری اور اُس میں بگاڑ پیدا کرنے والے	۲۔تیمتھیس	خوشخبری اور اُسکی مخالفت
افسیوں	خوشخبری اور اُس کے آسمانی	ططس	خوشخبری اور اُسکے اطلاق
فلپیوں	خوشخبری اور اُس کے زمینی	فلیمون	خوشخبری اور اُسکے اطلاق
کلسیوں	خوشخبری اور اُسکی فلاسفی		

ایمانداروں کی یگانگت پر خوشخبری کا زور

رومیوں	مسیح میں راستبازی	ا۔تھسلنیکیوں	مسیح میں تبدیلی
ا۔کرنتھیوں	مسیح میں تقدیس	۲۔تھسلنیکیوں	مسیح میں اجر
۲۔کرنتھیوں	مسیح میں حوصلہ افزائی	ا۔تیمتھیس	مسیح میں سانس لینا
گلتیوں	مسیح میں آزادی	۲۔تیمتھیس	مسیح میں عزم
افسیوں	مسیح میں سربلندی	ططس	مسیح میں سرگرمی
کلسیوں	مسیح میں تکمیل	فلیمون	مسیح میں تحریک

رومیوں

(مسیح: ہمارے لئے خدا کی قوت)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسا کہ خط میں بتایا گیا ہے کہ پولس اس خط کا مصنف ہے (ا:ا) تقریباً ابتدائی کلیسیا میں کسی نے اس خط کے پولس کی تحریر ہونے پر اعتراض نہیں کیا۔ خط میں ایسے بہت سارے تاریخی حوالہ جات ہیں جو پولس کی زندگی کے ظاہر کردہ حقائق سے متفق ہیں۔ خط میں پائی جانے والی تعلیم بھی رسول کی دوسری تحریروں سے مطابقت رکھتی ہے، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو اُسکے دوسرے خطوط سے موازنہ کرنے کے ذریعے فوراً اُس کے پولس کی تحریر ہونے کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔

رومیوں کا خط جسے پولس کا ''سب سے عظیم کام'' کہا گیا ہے، اس کا عنوان اس حقیقت سے اخذ کیا گیا ہے کہ یہ خط روم کی کلیسیا کو لکھا گیا (ا:۷،۱۵)۔ پولس نے روم میں کلیسیا کو قائم نہیں کیا تھا لیکن غیر اقوام کا رسول ہونے کی حیثیت سے وہ بہت سالوں سے روم کے ایمانداروں سے ملاقات کا مشتاق تھا (۱۵:۲۲-۲۳) تا کہ وہ اُنہیں ایمان میں مزید مضبوط کر سکے اور اُس کے ساتھ وہاں خوشخبری کی بھی منادی کر سکے (ا:۱۳-۱۵)۔

روم میں خدمت کرنے کی خواہش کے پیشِ نظر، اُس نے رومیوں کی کلیسیا کو یہ خط لکھا تا کہ اُن سے ملاقات کرنے کی راہ تیار کر سکے (۱۵: ۱۴۔ ۱۷)۔ یہ خط کرنتھیس سے لکھا گیا، جب وہ فلستین کے غریبوں کیلئے ہدیہ جات جمع کر رہا تھا۔ وہاں سے وہ یروشلیم گیا تا کہ جمع شدہ ہدیہ جات وہاں دے اور پھر وہ روم اور سپین (۱۵: ۲۴) جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ بالآخر پولس روم پہنچ گیا لیکن ایک قیدی کی حیثیت سے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فیبے نام عورت جس کا تعلق کنخر یہ سے تھا جو کرنتھیس کے قریب تھا (۱۶: ۱)، وہ یہ خط لے کر روم گئی۔

سنِ تحریر: ۵۷۔ ۵۸ عیسوی

رومیوں کا خط تقریباً ۵۷۔ ۵۸ عیسوی میں تقریباً اُس کے تیسرے بشارتی دورے کے آخر میں لکھا گیا (اعمال ۱۸: ۲۳۔ ۲۱: ۱۴؛ رومیوں ۱۵: ۱۹)۔ رومیوں ۱۵: ۲۶ میں پائے جانے والے بیان کی روشنی میں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی مکدنیہ اور اخیہ (جہاں کرنتھس واقع تھا) کی کلیسیاؤں سے پہلے ہی ہدیہ جات وصول کر چکا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے ہی کرنتھس میں تھا اور جب اُس نے اس کلیسیا کو لکھا تو اُس وقت وہ کرنتھس میں نہیں گیا تھا (موازنہ کریں ا۔ کرنتھیوں ۱۶: ۱۔ ۴؛ ۲۔ کرنتھیوں ۸۔ ۹)، یقیناً رومیوں کا خط ۱۔ ۲ کرنتھیوں تقریباً ۵۵ عسیوی کے بعد لکھا گیا ہوگا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

رومیوں کا خط کوئی خاص مشکلات کو بیان کرنے کیلئے نہیں لکھا گیا جیسے کہ اس کے کچھ دوسرے خطوط اس نقطہ نظر سے لکھے گئے۔ رومیوں کے خط کے لکھے جانے کے تین مقاصد واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ **پہلا مقصد** صرف کلیسیا کو اُسکی آمد کیلئے تیار کرنا اور یہ بتانا تھا کہ وہ یروشلیم سے واپس آنے کے بعد روم آنے کا ارادہ رکھتا تھا (۱۵: ۲۴، ۲۸۔ ۲۹ موازنہ کریں اعمال ۱۹: ۲۱)۔ پولس اُنہیں اپنے منصوبوں سے آگاہ کرنا چاہتا تھا اور یہ بھی چاہتا تھا کہ وہ اُس کے ساتھ شامل ہوں اور ان منصوبوں کی تکمیل کیلئے دُعا کریں (۱۵: ۳۰۔ ۳۲)۔ **دوسرا مقصد** اس خوشخبری کے بیان کو مکمل اور مفصل انداز میں بیان کرنا تھا جسکی منادی کرنے کیلئے خدا نے اُسے بلایا تھا۔ رسول نہ صرف **"تمکو بھی جو رومہ میں ہو خوشخبری سنانے کو حتی المقدور تیار ہوں"** (۱۔ ۱۵) بلکہ اُس کی خواہش تھی کہ وہ خوشخبری کے مفہوم اور وسعت کو اپنی ساری زندگی کیلئے سمجھیں جس میں: ماضی (تصدیق جس کا مطلب ہے ایک شخص کے راستباز ہونے کا اعلان کرنا) حال (تقدیس جسکا مطلب ہے علیحدہ کرنا) اور مستقبل (تکمیل جس کا مطلب ہے مسیح کے جلال میں شامل ہونا) شامل ہیں۔ **تیسرا مقصد** اُن کے سوالات سے متعلق ہے جو قدرتی طور پر روم میں یہودی اور غیر یہودی مسیحیوں کے درمیان پیدا ہونگے، جیسے کہ خوشخبری شریعت اور عہدِ عتیق کی رسومات کا کس طرح سامنا کرتی ہے؟ اور یہودی کے متعلق کیا بیان کرتی ہے؟ کیا خدا نے یہودی کو ایک طرف رکھا ہے؟ کیا وہ یہودیوں کے ساتھ اپنے وعدوں کو بھول کیا گیا تھا؟ پولس ان سوالات کے جوابات دیتا ہے اور یہودیوں اور غیر یہودیوں کیلئے خدا کے نجات کے منصوبہ کی وضاحت کرتا ہے۔

رومیوں کے خط میں پولس نے اپنے مقصد کو ۱: ۱۶۔ ۱۷ میں بڑے واضح انداز میں پیش کیا ہے۔ اس حوالے میں رسول واضح کرتا ہے کہ خدا کس طرح ایک گناہ گار شخص کو نجات دیتا ہے۔

ان آیات میں خط کے بڑے مرکزی خیالات کو یکجا کیا گیا ہے: خوشخبری، خدا کی قدرت، نجات، تمام ایماندار، خدا کی راستبازی، یہودی اور غیر اقوام۔ چارلس رائیری مرکزی خیال اور مضامین کا خوبصورت خلاصہ بیان کرتا ہے:

"پولس کے دوسرے خطوط سے زیادہ رسمی ہونے کی حیثیت سے، رومیوں کے خط میں راستبازی بذریعہ ایمان کی تعلیم پر باقاعدہ زور دیا گیا ہے۔ خط کا مرکزی خیال خدا کی راستبازی ہے (۱: ۱۶۔ ۱۷)۔ بہت سے مسیحی عقائد پر گفتگو کی گئی ہے: فطرتی مکاشفہ (رومیوں ۱: ۱۹۔ ۲۰)، گناہ کا عالمگیر ہونا (رومیوں ۳: ۹۔ ۲۰)، راستبازی (رومیوں ۳: ۲۴)، کفارہ (رومیوں ۳: ۲۵)، ایمان (رومیوں ۴: ۱)، حقیقی گناہ (رومیوں ۵: ۱۲)، مسیح کے ساتھ یگانگت (رومیوں ۶: ۱)، اسرائیل کا انتخاب اور رد کیا جانا (رومیوں ۹۔ ۱۱)، روحانی نعمتیں (رومیوں ۱۲: ۳۔ ۸) اور حکومت کا احترام (رومیوں ۱۳: ۱۔ ۷)۔

تعارف (۱: ۱۔ ۱۷) اور پولس کے اختتامی جملوں (۱۵: ۱۴۔ ۱۶: ۲۷) سے ہٹ کر، رومیوں کے خط کو بڑی آسانی سے تین حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ پہلے آٹھ ابواب تعلیمی ہیں اور راستبازی کی خوشخبری (راستبازی اور تقدیس) کی بنیادی تعلیمات کو خدا سے لے کر ایمان تک بیان کرتے ہیں۔

۲۔ اگلے تین ابواب (۹۔۱۱) قومی ابواب ہیں اور خدا کے یہودیوں اور غیر قوموں کے ساتھ تعلق کو بیان کرتے ہیں اور دونوں کے خوشخبری کے ساتھ تعلق کو بھی بیان کرتے ہیں۔

۳۔ باقی کے ابواب (۱۲۔۱۶) ایماندار کی زندگی میں خوشخبری کے **عملی اطلاق** کو ظاہر کرتے ہیں۔

رومیوں کے خط میں مسیح کی جھلک :

پولس یسوع مسیح کو دوسرے آدم کے طور پر پیش کرتا ہے جس کی راستبازی اور عوضی ہونے کی موت نے اُن سب کیلئے راستبازی مہیا کر دی جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اپنی راستبازی کو ایک پُرفضل انعام کے طور پر گناہ گار انسانوں کو دیتا ہے جو خدا کی عدالت کے نیچے ہیں اور جنکی آلودگی پر خدا کا غضب ہے۔ اُسکی موت اور مردوں میں سے جی اُٹھنا ایماندار کی نجات، راستبازی، میل ملاپ، نجات اور جلال کی بنیادیں ہیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف (1:1-17)

1:1-7	1:8-15	1:16-17

2۔ سزاوار: سب کی زندگی میں گناہ کے باعث راستبازی کی ضرورت (1:18-3:20)

ا۔ بداخلاق (غیر قوم) شخص کی عدالت (1:18-32)

1:18-23	1:24-27	1:28-32

ب۔ بااخلاق شخص کی عدالت (2:1-16)

2:1-11	2:12-16

ج۔ مذہبی شخص کی عدالت (یہودی) (2:17-3:8)

2:17-24	2:25-29	3:1-8

د۔ تمام انسانوں کی عدالت (3:9-20)

3:9-18	3:19-20

3۔ تصدیق: مسیح کے زریعہ خدا کی راستبازی بخشنا (3:21-5:21)

ا۔ راستبازی کی وضاحت

3:21-26	3:27-31

ب۔ راستبازی کی مثال (4:1-25)

4:1-8	4:13-15
4:9-12	4:16-25

ج۔ راستبازی کی برکت (5:1-11)

د۔ راستبازی اور عدالت کا مقابلہ (5:12-21)

5:12-14	5:15-17	5:18-21

4۔ تقدیس: راستبازی کا اطلاق اور اظہار (39:8-1:6)

ا۔ تقدیس اور گناہ (23-1:6) 23-20:6

7-1:6 14-12:6

11-8:6 19-15:6

ب۔ تقدیس اور شریعت (25-1:7)

3-1:7 13-7:7 25-21:7

6-4:7 20-14:7

ج۔ تقدیس اور روح القدس (39-1:8)

8-1:8 25-18:8 30-28:8

17-9:8 27-26:8 39-31:8

5۔ بے گناہی ثابت کرنا: یہودی اور غیر قوم، خدا کی راستبازی کا مرکزِ نگاہ (36:11-1:9)

ا۔ اسرائیل کا ماضی: خدا کا انتخاب (29-1:9)

5-1:9 18-14:9 29-27:9

13-6:9 26-19:9

ب۔ اسرائیل کا حال: خدا کا رد کرنا (21:10-30:9)

33-30:9 13-5:10 17-16:10

4-1:10 15-14:10 21-18:10

ج۔ اسرائیل کا مستقبل: خدا کا بحال کرنا (36-1:11)

6-1:11 16-11:11 32-25:11

10-7:11 24-17:11 36-33:11

6۔ اطلاق: خدمت میں راستبازی کی مشق (13:15-1:12)

ا۔ خدا کے ساتھ تعلق (2-1:12)

ب۔ اپنی ذات کے ساتھ تعلق (3:12)

ج۔ کلیسیاء کے ساتھ تعلق (8-4:12)

د۔ معاشرے کے ساتھ تعلق (21-9:12)

13-9:12 21-14:12

ہ۔ حکومت کے ساتھ تعلق (14-1:13)

7-1:13 10-8:13 14-11:13

و۔ دوسرے مسیحیوں کے ساتھ تعلق (13:15-1:14)

4-1:14 12-10:14 6-1:15

9-5:14 23-13:14 13-7:15

7۔ شخصی پیغامات اور کلماتِ برکات (27:16-14:15)

ا۔ پولس کے منصوبے (33-14:15)

21-14:15 29-22:15 33-30:15

ب۔ پولس کی شخصی تسلیمات (16-1:16)

2-1:16 16-3:16

ج۔ پولس کا نتیجہ اور کلماتِ برکت (16:17-27)

20-17:16 24-21:16 27-25:16

ا۔کرنتھیوں

(مسیح: ہمارے لئے خدا کی حکمت)

مصنف اور کتاب کا نام:

پولس اس خط کا مصنف ہے۔ داخلی اور خارجی اثبات اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں۔ پہلی صدی سے (۹۶ عیسوی) آگے کے ادوار میں مسلسل اور بکثرت اثبات موجود ہیں جو پولس کے مصنف ہونے کو ثابت کرتے ہیں۔ روم کا کلیمنٹ (دوسری صدی کا ایک پاسبان) ا۔کرنتھیوں کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ ''مقدس پولس رسول کا خط ہے'' داخلی ثبوت انتہائی ٹھوس ہے۔ مصنف بہت سی جگہوں پر خود کو پولس کہہ کر پکارتا ہے (۱:۱؛ ۱۶:۲۱ موازنہ کریں ۱:۱۲۔۱۷؛ ۳:۴،۶،۲۲)۔

اعمال کی کتاب اور کئی ایک خطوط کا بغور مطالعہ پولس کے کرنتھس کی کلیسیا کیساتھ شریک ہونے کے خلاصہ کو ذیل میں ظاہر کرتا ہے: (۱) وہ پہلی بار کرنتھس کو گیا (۲) کرنتھس کو پہلا خط لکھنے کے بعد (جواب گم چکا ہے) پھر اس کے بعد (۳) کرنتھس کو دوسرا خط لکھا گیا (ا۔کرنتھیوں)۔ (۴) پھر اس کے بعد اُس نے کرنتھس کا دوسرا دورہ کیا (''درد ناک دورہ ۲۔کرنتھیوں ۲:۱)۔ (۵) پھر کرنتھیوں کو تیسرا خط لکھا گیا جواب گُم ہو چکا ہے (۶) یہ ۲۔کرنتھیوں کے بعد لکھا گیا، کرنتھیوں کو چوتھا خط۔ (۷) آخر میں (اعمال ۲۰:۲۔۳) میں کرنتھس میں پولس کے تیسری بار آنے کا ذکر ہے۔ اس بات پر غور کیا جانا چاہئے کہ دو خطوط صرف اسلئے گم ہو گئے کیونکہ خدا نہیں چاہتا تھا کہ وہ بائبل کی فہرست مسلمہ کا حصّہ ہوں۔

سنِ تحریر: 55 عیسوی

سب سے پہلے پولس نے تقریباً ۵۰ عیسوی میں اپنے دوسرے بشارتی دورہ کے دوران کرنتھس میں پہلی بار خوشخبری کی منادی کی۔ جب وہ وہاں اکولہ اور پرسکلہ کے ساتھ رہ کر کام کر رہا تھا جو اُس کے ہم پیشہ، خیمے بنانے والے تھے (اعمال ۱۸:۳)۔ جیسے کہ اُس کی روایت تھی، پہلے پولس نے عبادت خانہ میں منادی کی لیکن بالآخر یہودی مخالفت کے باعث اُسے وہاں سے زبردستی نکال دیا گیا۔ تاہم وہ وہاں سے ططس یوستس کے گھر چلا گیا جہاں سے اُس نے اپنی خدمت کو جاری رکھا (اعمال ۱۸:۷)۔ اگرچہ یہودیوں نے گورنر گلیلیو کے سامنے اُس پر الزام لگایا (ایسا الزام جسے مسترد کر دیا گیا)۔ پولس کرنتھس میں اٹھارہ ماہ رہا (اعمال ۱۸:۱۔۱۷؛ ا۔کرنتھیوں ۲:۳)۔ یہ خط تقریباً ۵۵ عیسوی میں لکھا گیا جب پولس افسیوں میں تین سالہ قیادت کے اختتام پر تھا (۱۶:۵۔۹؛ اعمال ۲۰:۳۱)۔ اس کے یہ حوالہ دینے سے کہ وہ پنتکست تک (۱۶:۸) افسس میں تھا، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے سال سے کم عرصہ وہاں رہنے کا ارادہ کیا ہوگا جب اُس نے یہ خط لکھا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

مرکزی خیال اور مقصد کو سمجھنے میں مدد دینے کیلئے، ایک مختصر پس منظر بیان کرنا ضروری ہے۔ کرنتھس ایک وسیع آبادی والا شہر تھا (جس کی آبادی تقریباً ۷۰۰،۰۰۰ تھی؛ جن میں سے تقریباً دوتہائی لوگ غلام تھے) یہ دو سمندروں (پانیوں کے درمیان پھیلا ہوا راستہ) یعنی Aegean اور Adriatic کو ملاتا ہے جو Peloponnesus کو شمالی یونان کو آپس میں ملاتا ہے۔ اور اگرچہ انسانی نقطہ نظر سے یہ بہت خوشحال خطہ تھا تو بھی پولس اور اُسکے ساتھی شاید سوچتے ہوں کہ کرنتھس جیسے شہر میں خدا کی راستبازی کی خوشخبری کو کس قدر کامیابی حاصل ہوگی۔ بطورِ شہر یہاں بہت مادہ پرستی اور انتہائی گناہ آلودگی تھی۔ شہر مندروں اور اونچے مقاموں سے بھرا پڑا تھا جن میں سب سے نمایاں Aphrodite کا مندر تھا جو ایک پہاڑی چوٹی جو (۵۵۰ میٹر) ۱۸۰۰ فٹ ہے، پر تھا جس کا نام Acrocorinthus تھا۔ ابتدائی یونانی ادب میں اسکا تعلق

دولت اور لا فانیت سے جوڑا گیا ہے۔ ''کرنتھی لڑکی'' کی اصطلاح کسبی کے لئے استعمال ہونے لگی۔

''کرنتھی کی طرح کام کرنا'' اس جملے سے مراد تھی ''حرامکاری کرنا''۔ کرنتھس میں دولت اور بدکاری کا بڑا مرکز Aphrodite ہیکل کے اردگرد تھا اور یہاں مندر کی ہزاروں کسبیاں بھی رہتی تھیں۔ اس باعث ایک کہاوت کے ذریعہ خبردار کیا جاتا تھا کہ ''کرنتھس کا سفر ہر ایک کیلئے نہیں تھا''۔

اعمال میں پائے جانے والے ذکر سے پتہ چلتا ہے کہ تبدیل شدہ لوگوں میں کچھ یہودی تھے جبکہ باقی سارے غیر یہودی لوگ تھے۔ ان میں سے بیشتر لوگ مفلس تھے۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگ امیر گھرانوں سے بھی تعلق رکھتے تھے (۱:۲۶۔۳۱)۔ ان کے درمیان سماجی اور معاشی فرق پایا جاتا تھا (۷:۲۰۔۲۴؛ ۱۱:۲۱۔۳۴)، ان میں کچھ لوگ لادینی کی بداخلاقیوں کا شکار رہے تھے (۶:۹۔۱۱)۔ اس کے باوجود وہ یونانی ہونے کی حیثیت سے اپنی عقلیت پر بڑا تکبر کرتے تھے، اگرچہ وہ اخلاقی پستی کا شکار ہو چکے تھے (۱:۱۷؛ ۲:۱۔۵)۔

پھر ایک شخص یقین سے کہہ سکتا ہے کہ کرنتھس کی بداخلاقی اور مذہبی حالت نے کلیسیا کی روحانی اور اخلاقی زندگی پر کیسے منفی اثرات چھوڑے ہونگے۔ خط کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ ایک مسیحی کی نئی زندگی کو کسطرح مسیح میں پاک کیا گیا ہے اور مقدسین کو بُلانے کے ذریعہ اس کی زندگی کی ہر ایک صورتحال پر اطلاق کیا گیا ہے۔ مسیح میں یہ نئی زندگی روح القدس کے ذریعہ نئے طور پر زندگی بسر کرنے کی بُلاہٹ دیتی ہے (۳:۱۶، ۱۷؛ ۶:۱۱، ۱۹۔۲۰)۔ مسیح میں ہم پر خدا کی حکمت کو ظاہر کیا گیا ہے تاکہ انفرادی اور سماجی طور پر ایمانداروں کے اندر تبدیلی پیدا کی جائے۔

پس ۱۔کرنتھیوں پاسبانی نقطہِ نظر سے لکھا گیا تاکہ پولس نے وہاں کلیسیا میں بہت سی مشکلات اور بے ترتیبیوں کے متعلق جو کچھ سُنا تھا اُس کی دُرستی کر سکے۔ ان مشکلات میں مندرجہ ذیل باتیں شامل تھیں: کلیسیا میں تقسیم (۱:۱۱)، انسانی حکمت پر بھروسہ یا خدا کی بجائے دنیا کی حکمت پر بھروسہ (۱:۲۱۔۳۰)، بداخلاقی (۵:۱۔۱۳؛ ۶:۹۔۲۰) اور شادی، طلاق، کھانے پینے، پرستش، روحانی نعمتوں اور قیامت کے متعلق بہت سے سوالات۔ بلاشبہ ان کی مذہبی اور غیر اخلاقی پسِ منظر کے باعث اس کلیسیا میں جھوٹے عقائد اور رسومات شامل ہوگئیں تھیں۔

۱۔کرنتھیوں میں مسیح کی جھلک :

۱:۳۰ میں ایک مسیحی کی زندگی کے اندر مسیح کی اہمیت کو اس طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وہ اُسکا جوہر، سرچشمہ اور ذریعہ ہے۔ **''لیکن تم اس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی''۔**

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ تعارف (1:1-9)

ا۔ سلام (1:1-3)

ب۔ شکرگذاری کی دعا (1:4-9)

2۔ کلیسیاء میں تفرقے (1:10-4:21)

ا۔ تفرقوں کی خبر (1:10-17)

ب۔ تفرقوں کی وجوہات (1:18-2:16)

1:18-25 — 2:1-5

1:26-31 — 2:6-16

ج۔ تفرقوں کا نتیجہ(5:4-1:3)

4-1:3	15-10:3	23-18:3
9-5:3	17-16:3	5-1:4

د۔ پولس کا طریقہ اور نمونہ(21-6:4)

7-6:4	13-8:4	21-14:4

3۔ کلیسیاء میں اخلاقی بگاڑ(20:6-1:5)

ا۔ جنسی بدی کا معاملہ(13-1:5)

5-1:5	8-6:5	13-9:5

ب۔ بے دینوں کی عدالتوں میں مقدمے بازی(8-1:6)

ج۔ اخلاقی لاپروائی کے خلاف آگاہی(20-9:6)

11-9:6	20-12:6

4۔ شادی سے متعلق ہدایات(40-1:7)

ا۔ شادی اور غیر شادی شدہ رہنا(9-1:7)

ب۔ شادی اور طلاق(24-10:7)

11-10:7	20-17:7
16-12:7	24-21:7

ج۔ شادی اور مسیحی خدمت(38-25:7)

31-25:7	35-32:7	39-36:7

د۔ شادی اور دوبارہ شادی کرنا(40-39:7)

5۔ بتوں کو چڑھائے جانے والے کھانوں کے متعلق ہدایات(1:11-1:8)

ا۔ سوال: کیا ایک مسیحی کو ایسا کھانا کھانا چاہیے جو بے دین دیوتاؤں کیلئے مخصوص کئے جاتے ہیں؟ (13-1:8)

3-1:8	6-4:8	13-7:8

ب۔ پولس کی مثال(27-1:9)

2-1:9	14-8:9	23-19:9
7-3:9	18-15:9	27-24:9

ج۔ نعیمتیں(1:11-1:10)

5-1:10	22-14:10	33-31:10
13-6:10	30-23:10	1:11

6۔ عوامی پرستش کے متعلق ہدایات(40:14-2:11)

ا۔ عورت کا سر ڈھانپنا(16-2:11)

ب۔ خداوند کا فسح(34-17:11)

22-17:11	32-27:11
26-23:11	34-33:11

ج۔ روحانی نعمتوں کا استعمال(40:14-1:12)

3-1:12	3-1:13	19-13:14
11-4:12	7-4:13	25-20:14
13-12:12	13-8:13	33-26:14
26-14:12	5-1:14	36-34:14
31-27:12	12-6:14	40-37:14

7۔ عقیدہ قیامت (58-1:15)

ا۔ قیامت کی اہمیت (11-1:15)

ب۔ قیامت سے انکار کے نتائج (19-12:15)

ج۔ مسیحی امید (34-20:15)

28-20:15 34-29:15

د۔ جی اُٹھا بدن (50-35:15)

41-35:15 49-4215

ہ۔ مسیح کے ذریعہ مسیحی فتح (58-51:15)

57-51:15 58:15

8۔ یروشلیم کیلئے ہدیہ (4-1:16)

9۔ نتیجہ (24-5:16)

9-5:16	14-13:16	24-21:16
12-10:16	20-15:16	

دوسرا کرنتھیوں

(مسیح: ہمارے لئے خدا کا آرام)

مصنف اور کتاب کا نام :

ایک بار پھر جیسا کہ تسلیمات سے ظاہر ہے، اس خط کا مصنف پولس ہی ہے۔ داخلی اور خارجی دونوں اثبات اس قدر ٹھوس ہیں کہ یہ پولس کے مصنف ہونے کو ثابت کرتے ہیں۔ بیشک ''اُس کے طرزِ تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے اور اُس کی زندگی کے حالات کے متعلق سب سے زیادہ باتیں اسی خط میں پائی جاتی ہیں۔''

سنِ تحریر: 56 عیسوی

چاندی کا کاروبار کرنے والوں (اعمال ۱۹:۲۳۔۴۱) کی وجہ سے پولس افسس سے مکدنیہ چلا گیا (اعمال ۲۰:۱) یہ ۵۶ عیسوی میں بہار کے موسم کا واقعہ ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ ططس کو ملنے کیلئے تروآس میں رُکا (۲۔کرنتھیوں ۲:۱۳) اور کرنتھس کے حالات کے متعلق خبریں سنیں۔ وہاں ططس کو نہ پا کر وہ مکدنیہ چلا گیا، اسلئے کہ اُسے ططس کے تحفظ کا پورا خیال تھا (۷:۵۔۶)۔ وہاں اُس کی ملاقات ططس سے ہوئی جو مجموعی طور پر کرنتھس کی کلیسیا کی اچھی خبر لے کر آیا لیکن ایک گروہ کے متعلق بُری خبر بھی تھی جو پولس اور اُسکی رسالت کی مخالفت تھی۔ مکدنیہ سے پولس نے چوتھا خط ۲۔کرنتھیوں کا خط لکھا۔ پھر پولس ۵۶۔۵۷ عیسوی کے جاڑے کے دوران تیسری بار کرنتھس کو گیا (اعمال ۲۰:۲۔۳)۔

مرکزی خیال اور مقصد :

پولس کے تمام خطوط میں سے ۲۔کرنتھیوں سب سے زیادہ شخصی اور نصیحت آموز ہے۔اس خط میں وہ اپنا دل کھولتا اور کرنتھیوں کی کلیسیا کیلئے اپنی پختہ محبت کا اعلان کرتا ہے۔ حالانکہ کچھ لوگ اُس کی سخت مخالفت کررہے تھے اور اُس سے محبت کے اظہار میں بہت مختلف تھے۔بائبل نالج کمینٹری میں جیمس کے لوری سب سے بڑی مرکزی خیال کو اس طرح بیان کرتا ہے:

''پولس سب سے زیادہ فکرمند جھوٹے اُستادوں کی موجودگی کے باعث تھا، جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور کلیسیا میں گُھس آئے تھے۔اُنہوں نے اپنے نظریات کو رواج دیا تھا اور وریں اثنا رسول کی شخصیت اور پیغام کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں تھے۔۲۔کرنتھیوں کا خط پولس نے اسلئے لکھا تا کہ اپنی رسالت اور پیغام کی صداقت کا دفاع کر سکے۔پولس نے شخصی دفاع کی روح میں یہ خط تحریر نہیں کیا اسلئے کہ پولس جانتا تھا کرنتھس کی کلیسیا اپنی روحانی بھلائی کیلئے اُس کی خدمت اور پیغام کو قبول کرنے پر مجبور تھی''۔

پولس کے شخصی دفاع سے متعلق تین مرکزی خیالات سامنے آئے۔(۱) پولس نے کلیسیا کی طرف سے اُسکی خدمت کی پذیرائی پر خوشی کا اظہار کیا (۱:۱۔۷:۱۶)؛ (۲) وہ یہودیہ کے ایمانداروں کی مالی امداد کے وعدے کو یاد دلانا چاہتا تھا (۸:۱۔۹:۱۵) اور (۳) اُس نے اپنی رسالت کے اختیار کا دفاع کرنے کی کوشش کی (۱۰:۱۔۱۳:۱۴)۔

۲۔کرنتھیوں میں مسیح کی جھلک :

اس خط میں ہم اُسے اپنی تسلی (۱:۵)، فتح (۲:۱۴)، خداوند (۴:۲)، نئی زندگی کی آزادی (۳:۱۷)، نور (۴:۶)، منصف (۵:۱۰)، میل ملاپ (۵:۱۹) نعمت (۹:۱۵)، مالک (۱۰:۷) اور قوت (۱۲:۹) کے طور پر دیکھتے ہیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: خاکہ

1۔ پولس کے رویہ اور رسولی خدمت کی وضاحت (16:7-1:1)

الف۔ تسلیمات (2-1:1)

ب۔ مصیبت کے دوران الٰہی اطمینان کیلئے شکرگذاری (11-3:1)
7-3:1   11-8:1

ج۔ پولس کے محرکات اور رویہ کی عظمت (4:2-12:1)
14-12:1   24-23:1
22-15:1   14:2

د۔ کرنتھس میں نقصان پہنچانے والے شخص کو معاف کرنا (11-5:2)

ہ۔ خدمت میں خدا کی راہنمائی (17-12:2)
13-12:2   17-14:2

و۔ کرنتھس کے ایماندار مسیح کی طرف سے خط (11-1:3)
3-1:3   11-4:3

ز۔ بے نقاب چہروں سے خدا کا جلال دیکھنا (6:4-12:3)
18-12:3   6-1:4

ح۔ مٹی کے برتنوں میں خزانہ (15-7:4)
12-7:4   15-13:4

ط۔ موت کے متعلق موقف اور ایک مسیحی کیلئے موت کیا ہے (10:5-16:4)

18-16:4 5-1:5 10-6:5

ی۔ میل ملاپ کی خدمت (10:6;11:5)

15-11:5 21-20:5
19-16:5 10-1:6

ک۔ روحانی باپ اپنے بچوں سے درخواست کرتا ہے (4:7-11:6)

13-11:6 1:7
18-14:6 4-2:7

ل۔ ططس کے ساتھ ملاقات (16-5:7)

12-5:7 16-13:7

۲۔ اُبھارنا: یروشلیم کے ایمانداروں کیلئے ہدیہ جات جمع کرنا (15:9-1:8)

الف۔ سخاوت سے دینے کیلئے اُبھارا گیا (15-1:8)

6-1:8 15-7:8

ب۔ ططس اور اُسکے ساتھیوں کو کرنتھس بھیجا جاتا ہے (5:9-16:8)

24-16:8 5-1:9

ج۔ سخاوت سے دینے کے نتائج (15-6:9)

۳۔ پولس کا اپنے رسولی اختیار کا دفاع کرنا (۱:۱۰۔۱۴:۱۳)

الف۔ پولس کا اپنے رسولی اختیار اور اپنے بشارتی حلقہ کا دفاع کرنا (18-1:10)

6-1:10 11-7:10 18-12:10

ب۔ پولس کو شیخی مارنے پر مجبور کیا گیا (21:12-1:11)

6-1:11 29-21:11 13-11:12
11-7:11 33-30:11 18-14:12
15-12:11 6-1:12 21-19:12
20-16:11 10-7:12

ج۔ آخری انتباہ (10-1:13)

4-1:13 10-5:13

د۔ نتیجہ (14-11:13)

گلتیوں

(مسیح: ہمارے لیے خدا کی راستبازی)

مصنف اور کتاب کا نام:

پولس ان الفاظ کے ساتھ خود کو اس خط کے مصنف کے طور پر بیان کرتا ہے "پولس ایک رسول"

سنِ تحریر: 49 عیسوی

خط جنوبی گلتیہ کے مسیحیوں کو لکھا گیا۔ یہ کلیسیائیں پولس کے پہلے بشارتی سفر کے دوران قائم کی گئیں۔ یہ خط سفر کے اختتام کے بعد لکھا گیا (شاید ۴۹ عیسوی کے قریب

انطا کیہ سے لکھا گیا اور یہ پولس کے خطوط میں سب سے پہلا خط ہے) یروشلیم کی کونسل سے ذرا پہلے (اعمال ۱۵)۔

مرکزی خیال اور مقصد :

بہت سے علمِ الٰہیات کے ماہرین نے گلتیوں کے خط کو ''مسیحی آزادی کا پروانہ'' کہا ہے۔گلتیوں کا خط یہودیت پسندوں اور اُنکی قانونیت کے متعلق تعلیمات (فضل کی بجائے شریعت کے ماتحت زندگی بسر کرنا) کے مقابلہ میں ایک زبردست چیلنج ہے۔اُنہوں نے اور بہت سی باتوں کے ساتھ یہ بھی تعلیم دی کہ عہدِ عتیق کی بہت سی رسومات اب بھی کلیسیا پر فرض تھیں۔پس رسول اُنکے اعمال کی جھوٹی خوشخبری کو غلط ثابت کرنے کیلئے یہ خط تحریر کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ ایمان کی راستبازی اور روح القدس کے ذریعہ پاکیزگی کو فوقیت حاصل تھی۔

مزید برآں ان یہودیت پسندوں نے نہ صرف جھوٹی تعلیم کا اعلان کیا بلکہ پولس کی رسالت کو داغ دار کرنے کی کوشش کی۔پہلے دو ابواب میں پولس اپنی رسالت اور اس پیغام کا دفاع کرتا ہے جو اُسے مکاشفہ کے ذریعہ جی اُٹھے مسیح سے ملا۔پھر تیسرے اور چوتھے ابواب میں وہ فضل کی حقیقی تعلیم پر بحث کرتا ہے کہ راستبازی صرف ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔تاہم ایک شخص فوراً یہ دعویٰ کرے گا کہ ایسی تعلیم (گناہ کرنے کیلئے) منظوری فراہم کرتی ہے، لہٰذا رسول زور دے کر بیان کرتا ہے کہ مسیحی آزادی سے ہرگز مُراد گناہ کی منظوری نہیں ہے۔پس ۵ اور ۶ ابواب واضح کرتے ہیں کہ مسیحیوں کو روح کے ذریعہ زندگی بسر کرنے کے متعلق سیکھنا چاہیئے اور یہ کہ روح کی راہنمائی میں بسر کی جانے والی زندگی سے نہ صرف جسم کے کاموں کو سر اُٹھانے کا موقع نہیں دیا جائے گا بلکہ روح کے پھل بھی ظاہر ہوں گے۔

گلتیوں میں مسیح کی جھلک:

اُس کی موت جس کے ذریعہ ایماندار شریعت کے اعتبار سے مر گئے اور زندگی کے ذریعہ مسیح کے پیروکار بن گئے (۲:۲۰)۔ایماندار بندھن سے آزاد ہو چکے ہیں (۵:۱ آخری حصہ) اور اُنہیں آزادی کے اپنے نئے مقام پر لایا گیا ہے۔صلیب کی قدرت شریعت کی لعنت، گناہ کے زور اور خودی سے رہائی بخشتی ہے (۱:۴؛ ۲:۲۰؛ ۳:۱۳؛ ۴:۵؛ ۵: ۲۴،۱۶؛ ۶:۱۴)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

ا۔ شخصی فضل کی خوشخبری، ایمان سے راستباز ٹھہرنے کا دفاع کیا گیا (1:1-2:21)

الف۔ تعارف (1:1-9)

2-1:1   5-3:1   10-6:1

ب۔ فضل کی خوشخبری مکاشفہ کے ذریعہ آئی (1:10-24)

12-11:1   17-13:1   24-18:1

ج۔ یروشلیم کی کلیسیا نے فضل کی خوشخبری کی تصدیق کی (2:1-10)

د۔ پطرس کو تنبیہ کرنے کے ذریعہ فضل کی خوشخبری کی تائید کی گئی (2:11-21)

14-11:2   21-15:2

۲۔ تعلیمی: فضل کی خوشخبری، راستبازی بذریعہ ایمان کی وضاحت (3:1-4:31)

الف۔ گلتیوں کی کلیسیا کا تجربہ: روح ایمان کے ذریعہ دیا گیا (3:1-5)

ب۔ ابرہام کی مثال: وہ ایمان سے راستباز ٹھہرا نہ کہ اعمال سے (3:6-9)

ج۔ راستبازی ایمان سے ہے نہ کہ شریعت (3:10-4:11)

14-10:3	22-19:3	7-1:4
18-15:3	29-23:3	11-8:4

د۔ گلتیوں کی کلیسیا نے ایمان سے نہیں بلکہ شریعت کے باعث برکت پائی(4:12-20)

ہ۔ شریعت اور فضل دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں(4:21-31)

۳۔ عملی: فضل کی خوشخبری، ایمان کی راستبازی کا اطلاق(5:1-12)

الف۔ آزادی کا مقام: قائم رہنا(5:1-12)

1:5	6-2:5	12-7:5

ب۔ آزادی کو عادت بنانا: ایک دُوسرے سے محبت کرنا اور ایک دُوسرے کی خدمت کرنا(5:13-15)

ج۔ آزادی کی قوت: روح کے باعث چلنا(5:16-26)

24-16:5	26-25:5

د۔ آزادی کی کارکردگی: سب لوگوں سے بھلائی کرنا(6:1-10)

5-1:6	10-1:6

ہ۔ نتیجہ(6:11-18)

افسیوں

(مسیح: ہمارے لیے خدا کی دولت)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسے کہ قید خانہ سے لکھے جانے والے تمام خطوط کے آغاز میں بیان کیا گیا ہے کہ پولس ہی ان خطوط کا مصنف ہے۔ روایتی عنوان یہ ہے ''افسیوں کے نام''۔

سنِ تحریر: 60 - 61 عیسوی

جب پولس نے یہ خط لکھا تو وہ قید خانہ میں تھا (افسیوں ۳:۱؛ ۴:۱؛ ۶:۲۰)۔ گوکہ علماء کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ آیا پولس نے افسیوں کا خط اُس وقت لکھا جب وہ قیصریہ ۵۷۔۵۹ عیسوی میں (اعمال ۲۴:۲۷) یا روم میں ۶۰۔۶۲ عیسوی (۲۸:۳۰) میں قید تھا، زیادہ یہ امکان غالب ہے کہ وہ روم میں قید تھا۔ یہ تسلیم کیا گیا وہ افسیوں، فلپیوں، کلسیوں اور فلیمون کے خطوط بھی اسی عرصہ میں لکھے گئے (فلپیوں ۱:۷؛ کلسیوں ۴:۱۰؛ فلیمون ۱:۹) کیونکہ افسیوں کے خط میں پولس کی رہائی کا کوئی اشارہ نہیں ملتا، جیسا کہ فلپیوں (۱:۱۹۔۲۶) اور فلیمون (۱:۲۲) میں ہے تو بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ افسیوں کا خط اُسکے روم میں تقریباً ۶۰ عیسوی میں قید ہونے کے ابتدائی حصّہ میں لکھا گیا، جب اسے ایک گھریلو نگران کے زیرِ اختیار کرایے کے مکان میں رکھا گیا (اعمال ۲۸:۳۰)۔ پولس نے آزاد ہونے کے بعد ا۔ تیمتھیس اور ططس کے خطوط لکھے اور پھر دوبارہ قید ہونے کے بعد اُس نے ۲۔ تیمتھیس کا خط لکھا اور پھر روم میں شہید ہو گیا۔

مرکزی خیال اور مقصد:

افسیوں کے خط میں پولس ایک جلالی بھید کو ظاہر کرتا ہے ''کلیسیا جو مسیح کا بدن ہے'' کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے (۱:۲۲،۲۳) اور ایماندار ایک دوسرے کے عضو ہیں اور مسیح میں اُنکو ہر طرح کی روحانی برکت بخشی گئی ہے (۱:۳؛ ۲:۱۱۔۲۲)۔ یہ بات واضح ہے کہ پولس ایک ایماندار کی اس بیش بہا دولت کے متعلق سوچوں کو وسعت دینا چاہتا ہے جو اُسے مسیح

میں، جو کلیسیا کا سر ہے اور کلیسیا جو اُس کا بدن ہے، حاصل ہے۔ اس میں سے اس خط کے دو بڑے مقاصد سامنے آتے ہیں۔ ایک مقصد تو یہ ہے کہ ایمانداروں کو مسیح میں جو برکات کی دولت حاصل ہے اُسے بیان کرنا اور اُنکے ذریعہ خدا کے ازلی مقاصد کو کسطرح مسیح کی شخصیت میں یکجا کیا گیا ہے یعنی آسمان اور زمین کی چیزوں کو (۱:۳۔۱۲)۔ دوسرا مقصد پہلے مقصد سے نکلتا ہے یعنی یہ ایک ایماندار کی ذمہ داری ہے کہ جانے، حاصل کرے اور اس طریقہ سے چلے جو اُسکے آسمانی رتبہ اور مسیح میں بُلاہٹ کے لائق ہے (۱:۱۸۔۲۳؛ ۳:۱۴۔۱؛ ۴:۱)۔

یہ خط کوئی خاص غلطیوں کی درُستی کرنے کیلئے نہیں لکھا گیا تو بھی پولس نے اسے اس طرح سے ترتیب دیا کہ اُسے ان غلطیوں کے خلاف ایک بچاؤ کے طور پر استعمال کیا جا سکے جو عام طور پر پختگی کی کمی یا اس اختیار کو سمجھنے اور اسکا اطلاق کرنے میں ناکامی کے باعث پیدا ہو جاتی ہیں جو ایمانداروں کو مسیح میں حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایماندار کی ابلیس کے ساتھ روحانی جنگ کا مختصر حصّہ ہے (۶:۱۰۔۱۸)۔ پس پولس ایماندار کی دولت، روزمرہ زندگی میں چلنے اور جنگ کے متعلق لکھتا ہے۔

افسیوں میں مسیح کی جھلک :

افسیوں میں اس قسم کے جملے ''مسیح میں'' یا ''مسیح کے ساتھ'' تقریباً ۳۵ مرتبہ استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ پولس کی طرف سے عام استعمال کئے جانے والے الفاظ ہیں لیکن یہ اس خط میں کسی بھی دوسرے خط کی نسبت زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں کس قدر معلوم ہوتا ہے کہ ایمانداروں کو نجات دہندہ میں اپنے مقام کے باعث کیا کچھ حاصل ہے۔ وہ مسیح میں ہیں (۱:۱)، مسیح میں اُنہیں ہر ایک برکت بخشی گئی ہے (۱:۳)، اس میں چُنے گئے ہیں (۱:۴)، اس میں لے پالک (۱:۵)، اس میں پیارے (۱:۶)، اس میں آزادی (۱:۷) اُس میں میراث بخشی گئی ہے (۱:۱۱)، اُن کے پاس ایک اُمید ہے جس کے باعث مسیح میں اُسکے جلال کی ستائش ہوتی ہے (۱:۱۲)، روح کی مہر لگائی گئی ہے جو اُنہیں میراث کے بیعانہ کے طور پر بخشا گیا ہے (۱:۱۳۔۱۴)، زندہ کیا گیا، اُٹھایا گیا اور آسمانی مقاموں پر بیٹھایا گیا (۲:۵۔۶)، نیک اعمال کیلئے مسیح میں خلق کئے گئے (۲:۱۰)، مسیح کے ساتھ وعدہ میں شریک (۳:۶) اور مسیح پر ایمان لانے کے ذریعہ خدا تک رسائی حاصل ہوئی (۳:۱۲)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ تسلیمات (1:1-2)

۲۔ خط ایک تعلیمی حصّہ: کلیسیا کا بلاوا (1:3-3:21)

الف۔ مخلصی کیلئے تمجید (1:3-14)

ب۔ حکمت کے مکاشفہ کیلئے دُعا (1:15-23)

ج۔ رتبہ کا دوبارہ سے تعین (2:1-22)

2:1-10   2:1-22

د۔ وضاحتی جملے (3:1-13)

ہ۔ سمجھنے کیلئے دُعا (3:14-21)

3:14-19   3:20-21

۳۔ خط کا عملی حصّہ: کلیسیا کا روزمرہ زندگی میں چلنا (4:1-6:24)

الف۔ ایماندار اور یگانگت میں چلنا (4:1-16)

4:1-6   4:7-16

ب۔ ایماندار کا راستبازی میں چلنا (4:17-5:21)

24-17:4	2-1:5	14-6:5
32-25:4	5-3:5	21-15:5

ج۔ ایماندار کا دنیا میں چلنا(9:6-22:5)

24-22:5	8-1:6
33-25:5	9:6

د۔ ایماندار کا جنگ میں چلنا(20-10:6)

17-10:6	20-18:6

ہ۔ نتیجہ(24-21:6)

فلپیوں

(مسیح: ہمارے لیے خدا کی کثرت)

مصنف اور کتاب کا نام:

پولس اس خط کا مصنف ہے۔ یہ خط فلپی کی کلیسیا کو لکھا گیا، یہ پہلی کلیسیا تھی جو پولس نے مکدنیہ میں قائم کی اور اُسکا عنوان یہ رکھا گیا ''فلپیوں کے نام''۔

سنِ تحریر: 60-61 عیسوی

افسیوں کے خط کی طرح یہ خط بھی اُسوقت لکھا گیا جب پولس قید خانہ میں تھا۔ اُسکا قیصری سپاہیوں کی پلٹن کا حوالہ دینے (۱:۱۳) کے ساتھ اپنی موت کے امکان (۱:۲۰۔۲۶) کا ذکر کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ یہ خط روم سے لکھ رہا تھا۔ ممکن تھا کہ وہ موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا تو بھی پولس اپنی رہائی کے متعلق پُر اعتماد نظر آتا ہے۔ اس بات سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے فلپیوں کا خط افسیوں کے خط کے بعد ۶۰ یا ۶۱ عیسوی میں لکھا گیا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

افسیوں میں یہ جلالی بھید ظاہر کیا گیا ہے ''کلیسیا جو مسیح کا بدن ہے''، مسیح کلیسیا کا سر ہے (۱:۲۲۔۲۳) اور ایماندار ایک دوسرے کے ہم خدمت ہیں جن کو مسیح کی روحانی برکت میں یکساں طور پر شامل کیا گیا ہے (۱:۳؛ ۲:۱۱۔۲۲)، فلپیوں کا خط افسیوں کے خط کا اطلاق کرتا ہے۔ فلپیوں کا خط مسیح کی مہیا کردہ یگانگت کو عمل میں لانے میں ناکام ہونے اور ایمانداروں کی حاصل کردہ برکات اور مسیح میں مقام سے خوشی منانے میں ناکامی کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے (فلپیوں ۱:۲۷؛ ۲:۲؛ ۴:۱)۔ فلپیوں کے خط کا مرکزی خیال شاید بہت حد تک یہ ہوگا ''مسیح میں خوشی اور یگانگت''۔

فلپیوں کی کلیسیا کو یہ خط لکھتے ہوئے بیشک پولس کے سامنے بہت سے مقاصد تھے: ۱۔ وہ ان کی طرف سے بھیجے جانے والے ہدیہ کیلئے اُن سے اپنی محبت اور شکرگزاری کا اظہار کرنا چاہتا تھا (۱:۵؛ ۴:۱۰۔۱۹)؛ (۲) وہ اپنے خیالات سے مطلع کرنا چاہتا تھا (۱:۱۲۔۲۶؛ ۴:۱۰۔۱۹)؛ (۳) فلپیوں کی کلیسیا کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہے کہ ایذارسانی کا سامنا کرتے ہوئے مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنے حالات سے قطع نظر خوشی منایا کریں (۱:۲۷۔۳۰؛ ۴:۴)؛ (۴) اُنہیں نصیحت کرنا کہ وہ حلیمی اور یگانگت میں زندگی بسر کریں (۲:۱۔۱۱؛ ۴:۲۔۵)؛ (۵) فلپیوں کی کلیسیا کے سامنے تیمتھیس اور اپفردتس کی تعریف کرنا (۲:۱۹۔۳۰) اور (۶) فلپیوں کی کلیسیا کو قانون پسند یہودیوں اور بے دین لوگوں کے خلاف خبردار کرنا جو اُن کے ساتھ گر گئے تھے (۳ باب)۔

فلپیوں میں مسیح کی جھلک:

مسیح کے تجسم کی نوعیت، حقیقت اور مقصد سے متعلق کوئی اور کلام کا حصّہ اس قدر واضع اور زیادہ مفصل نہیں جتنا اس خط میں پایا جاتا ہے (۲:۵۔۸)۔ ان سب باتوں کی روشنی

میں مسیح جو کچھ تھا، جو کچھ ہے، اُس نے جو کچھ کیا اور جو کچھ کرے گا، پولس مسیح کو بیان کرتا ہے کہ وہ ایماندار کی: (۱) زندگی ہے (۲۱:۱)؛ (۲) حلیمی کا کامل نمونہ اور قربانی دینے والی محبت ہے (۲:۴۔۵)؛ (۳) ایسا شخص ہے جو ہمارے فانی بدنوں کو قیامت کے روز اپنے جلالی بدن کی صورت پر تبدیل کرے گا (۲۱:۳) اور (۴) ہماری زندگی کے تمام حالات میں ہماری قوت کا سرچشمہ ہے (۱۲:۴)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ:

۱۔ تسلیمات اور فلپیوں کیلئے شکرگزاری (1:1-11)

2-1:1	11-3:1

۲۔ روم میں پولس کے شخصی حالات: مسیح کی منادی (1:12-30)

18-12:1	26-21:1
20-19:1	30-27:1

۳۔ مسیحی زندگی کا نمونہ: مسیح کی عقل رکھنا (2:1-30)

4-1:2	13-12:2	30-19:2
11-5:2	18-14:2	

۴۔ مسیحی زندگی کی قیمت: مسیح کا علم رکھنا (3:1-21)

1:3	11-7:3	21-17:3
6-2:3	16-12:3	

۵۔ مسیحی زندگی کا اطمینان: مسیح کی حضوری کو جاننا (4:1-23)

3-1:4	9-8:4	20-15:4
7-4:4	14-10:4	23-21:4

کلسیوں

(مسیح: ہمارے لیے خدا کی معموری)

مصنف اور کتاب کا نام:

۱:۲ میں پولس کی تسلیمات کے باعث، کلسیوں کا خط اس طور پر جانا جاتا ہے "کلسیوں کے نام"۔

مصنف اور سنِ تحریر: 60-61 عیسوی

پولس نے قید خانہ سے لکھے جانے والے چاروں خطوط روم میں پہلی بار قید ہونے کے دوران لکھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے یہ خط ۶۰۔۶۱ عیسوی میں لکھا (افسیوں اور فلپیوں کی تاریخ کے متعلق بحث پر غور کریں)۔

مرکزی خیال اور مقصد:

اس خط کا مرکزی خیال خوشخبری کے پیغام کی زبردست قدرت ہے جو اُسکے بدن یعنی کلیسیا کیلئے اُسکی حاکمیت، سربراہیت اور مسیح کی کامل مہیا کرنے والی قدرت کا اعلان کرتا ہے۔ اس چھوٹے سے خط میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولس "مسیح کی مکمل تصویر" پیش کرتا ہے۔ کلسیوں کا خط واضح کرتا ہے کہ یسوع مسیح اپنی ذات میں جو کچھ ہے اور اُس نے جو کچھ کیا ہے، وہ ایماندار کے ایمان کے مرکز کے طور پر، وہ سب کچھ ہے جسکی ہمیں اس میں کامل ہونے کیلئے ضرورت ہے (۱۰:۲)۔ مقصد یہ ہے کہ کلسیوں کا خط یسوع مسیح کی

شخصیت اور کام کی تمام قدرت، لیاقت، انفرادیت اور معموری کو بطورِ الٰہی انسانی نجات دہندہ، کائنات کو خلق اور سنبھالنے والا اور اس دُنیا اور ابدیت میں انسان کی ضرورتوں کے مکمل حل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ خط مسیح کو انسان اور ساری کائنات کے خالق / سنبھالنے والے اور نجات دہندہ / دوبارہ میل ملاپ کرانے والے کے طور پر پیش کرتا ہے۔

کلسیوں میں مسیح کی جھلک:

ویلکنسن اور بو بیان کرتے ہیں:

''یہ واحد مسیح کے متعلق کتاب ہے جس کا مرکز مسیح ہے'' جو ساری قوت اور قدرت کا مالک ہے'' (۲:۱۰) تخلیق کا خداوند (۱:۱۶۔۱۷) میل ملاپ کرانے والا (۱:۲۰۔۲۲؛ ۲: ۱۳۔۱۵)۔ وہ ایماندار کی اُمید کی بنیاد ہے (۱:۵، ۲۳، ۲۷)، نئی زندگی کیلئے ایماندار کی قوت کا سرچشمہ ہے (۱:۱۱، ۲۹)، ایماندار کا مخلصی دینے والا اور میل ملاپ کرانے والا (۱۔۱۴، ۲۰۔۲۲؛ ۲: ۱۱۔۱۵) کُلی مجسم الوہیت (۱۔۱۵، ۱۹؛ ۲:۹)، ساری چیزوں کا خالق اور سنبھالنے والا (۱:۱۸)، مُردوں میں سے جی اُٹھنے والا الٰہی انسان (۱:۱۸؛ ۳:۱) اور قادرِ مطلق نجات دہندہ (۱:۲۸؛ ۲:۳، ۲۰؛ ۳: ۱۔۴)۔

خاکہ:

۱۔ تعلیمی: مسیح کی شخصیت اور کام (5:2-1:1)

2-1:1	14-13:1	29-24:1
8-3:1	20-15:1	5-1:2
12-9:1	23-21:1	

۲۔ بحث: مسیح کے ساتھ شراکت کی روشنی میں جھوٹی تعلیمات کی مشکلات (۲:۶۔۳:۴الف)

7-6:2	19-16:2	4-1:3
15-8:2	23-20:2	

۳۔ عملی: مسیح میں ایک ایماندار کا عمل کرنا (6:4-5:3)

11-5:3	25-22:3	6-5:4
17-12:3	1:4	
21-18:3	4-2:4	

۴۔ شخصی: رسول کے شخصی منصوبہ جات اور معاملات (18-7:4)

9-7:4	17-10:4	18:4

۱۔ تھسلنیکیوں

(مسیح: ہمارے لیے خدا کا وعدہ)

مصنف اور کتاب کا نام:

جیسا کہ ۱:۱ اور ۲:۱۸ سے ظاہر ہے ۱۔ تھسلنیکیوں کا مصنف پولس ہے۔

سنِ تحریر: 51-52 عیسوی

تھسلنیکیوں کے دونوں خطوط اس دوران کرنتھس سے لکھے گئے جب رسول نے اس شہر میں اٹھارہ ماہ قیام کیا (اعمال ۱۸:۱۔۱۱)۔ پہلا خط اس عرصہ کے پہلے حصّہ میں لکھا گیا

جب تیمتھیس کلیسیا کی ترقی کی خبر کے ساتھ تھسلنیکے سے واپس آیا۔ دوسرا خط چند ہفتے بعد (یا پھر چند ماہ بعد) بھیجا گیا۔ کسی بھی تاریخ کا تعین اندازے سے کیا جائے گا تو بھی شاید یہ ۵۱۔۵۲ عیسوی میں لکھا گیا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

پولس تھسلنیکے میں صرف تین ہفتے رہا (اعمال ۲:۱۷)، پس وہ کلیسیا کو زیادہ نصیحت نہیں کر پایا۔ لہٰذا تھسلنیکے کی کلیسیا کو یہ خط لکھنے کے مقصد کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جا سکتا ہے:
اس کام کیلئے اپنی شکرگزاری کا اظہار کرنا جو خدا نے تھسلنیکے کے لوگوں کی زندگیوں میں کیا تھا (۱:۲۔۳)، اُسکی خدمت کو تباہ کرنے کی مہم کے خلاف اپنا دفاع کرنا (۲:۱۔۱۲)، اُن کی حوصلہ افزائی کرنا کہ وہ ایذارسانی اور اس دباؤ کے خلاف مضبوطی سے قائم رہیں جو اُنہیں واپس پرانی بیدینی کی زندگی کی طرف کھینچتا ہے (۳:۲۔۳؛ ۴:۱۔۱۲)، تعلیمی سوال کا جواب دینا جو مرنے والے مسیحیوں کے انجام کے متعلق تھا (۴:۱۔۱۳)، ''خداوند کے دن'' سے متعلق سوالات کا جواب دینا (۵:۱۔۱۱) اور خاص مشکلات کا سامنا کرنا جو بطور کلیسیا اُن کی زندگیوں میں قائم ہو چکی تھیں (۵:۱۲۔۱۳؛ ۱۹۔۲۰)۔

۱۔ تھسلنیکیوں میں مسیح کی جھلک :

ہر ایک باب میں خداوند کی آمد کے ذکر کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ مسیح اس وقت اور اپنی آمد کے وقت کیلئے ایک ایماندار کی نجات کی اُمید ہے۔ جب وہ آئے گا تو وہ ہمیں غضب (بیشک یہ حوالہ بڑی مصیبت کے بارے میں ہے) سے چھڑائے گا (۱:۱۰؛ ۵:۴۔۱۱)، اجر دے گا (۲:۱۹)، ہمیں کامل بنائے گا (۳:۱۳)، ہمیں مُردوں میں سے جلائے گا (۴:۱۳۔۱۸) اور اُن سب کو علیحدہ کرے گا جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں (۵:۲۳)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ:

۱۔ ماضی: ایمان کا کام (13:3-1:1)

5-1:1	12-9:2	5-1:3
10-6:1	16-13:2	10-6:3
8-1:2	20-17:2	13-11:3

۲۔ حال: محبت کی مزدوری (12-1:4)

8-1:4	12-9:4

۳۔ مستقبل: اُمید پر صبر سے قائم رہنا (28:5-13:4)

18-13:4	13-12:5	24-23:5
11-1:5	22-14:5	28-25:5

۲۔تھسلنیکیوں

(مسیح: ہمارے لیے خدا کا اجر)

مصنف اور کتاب کا نام:

ا۔تھیسلنیکیوں کی طرح یہ خط بھی پولس نے لکھا (۲۔تھیسلنیکیوں ۱:۱؛ ۳:۱۷)۔

سنِ تحریر: 51-52 عیسوی

تاریخی حالات ا۔تھیسلنیکیوں سے بہت ملتے جلتے ہیں، اسلئے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ خط پہلے خط سے زیادہ عرصہ بعد نہیں لکھا گیا، ان میں شاید صرف ۶ ماہ کا وقفہ ہے۔ جب کہ کلیسیا میں حالات ویسے ہی تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایذارسانی بڑھ رہی تھی (۱:۴۔۵) اور دوسرے پہلوؤں کے ساتھ پولس کے اس خط کو ۵۱ یا ۵۲ عیسوی میں کرنتھس سے تحریر کرنے کی ایک یہ وجہ بھی تھی کہ سیلاس اور تیمتھیس کے پہلا خط دے کر واپس آنے کے بعد اُسے نئی صورتحال سے آگاہی حاصل ہوئی تھی۔

مرکزی خیال اور مقصد :

بیشک تین بنیادی باتیں تھیں جن کے متعلق پولس نے سننے کے بعد یہ خط لکھا، وہ تین باتیں یہ ہیں (۱) اس ایذارسانی کی خبر جو روز بروز بڑھ رہی تھی (۱:۴۔۵) (۲) پولس کے خطوط کی نقل اور ''خداوند کے دن'' سے متعلق اُسکی تعلیم کو غلط انداز میں پیش کرنے کی خبریں (۲:۱ آخری حصّہ) اور (۳) خداوند کے واپس آنے کے عقیدہ سے متعلق کچھ لوگوں کے ردِعمل کا طریقہ۔ وہ اس عقیدہ کو بنیاد بنا کر روزمرہ کام میں غفلت کرتے تھے، لہٰذا رسول نے اُنہیں اُنکی کاہلی اور بے ترتیبی پر اُنہیں ملامت کرنے کیلئے لکھا جو بڑھ گئی تھی (۳:۵۔۱۵)۔

اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے یہ خط لکھا گیا، پولس نے تسلی دینے اور دُرستی کرنے کیلئے یہ خط لکھا۔ ایسا کرتے ہوئے اُس کے ذہن میں تین بڑے مقاصد تھے۔ اس نے لکھا:
(۱) تاکہ تھسلنیکیوں کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ برداشت کریں اور وہ جزا اور سزا کے متعلق بیان کرے جو خدا کی آئندہ ہونے والی عدالت میں رونما ہوں گی (۱:۳۔۱۰)؛
(۲) خداوند کے دن سے متعلق واقعات کو واضح کرنا تاکہ ان دعوؤں کو جھوٹا ٹھہرائے جو یہ کہتے تھے کہ وہ دن پہلے ہی آ چکا تھا (۲:۱۔۲)؛ (۳) واضح ہدایات دینا جو ان اقدام کا احاطہ کرتی ہیں جو کلیسیا کو اُٹھانے چاہئیں تاکہ ان لوگوں کی دُرستی کر سکے جو کام کرنے سے انکار کرتے ہیں (۳:۶۔۱۵)۔

۲۔تھسلنیکیوں میں مسیح کی جھلک :

اس خط کا مرکزی مضمون بالخصوص ۱۔۲ ابواب میں مسیح کا عدالت کرنے کے لئے واپس آنا ہے جب وہ تمام بغاوت کو کچلے گا اور سزا دے گا۔۲۔تھسلنیکیوں مسیح کو، آنے والے منصف کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

ا۔ تسلیمات یا تعارف (1:1-2)

۲۔ وہ ایذارسانی کے متعلق احکام اور تسلی کے پیغامات دیتا ہے (1:3-12)

۳۔ وہ خداوند کے دن کے حوالہ سے درستگی اور چیلنج کرتا ہے (2:1-17)

2:1-12   2:13-15   2:16-17

۴۔ وہ کاہلی کے متعلق احکام اور مشورہ جات دیتا ہے (3:1-15)

3:1-5   3:6-13   3:14-15

۵۔ اختتامی کلمات برکات اور تسلیمات (3:16-18)

۱۔ تیمتھیس

(مسیح: ہمارے لیے خدا کا درمیانی)

مصنف اور سنِ تحریر:

تیمتھیس نوجوان خادم اِفسس میں تھا اور کلیسیا اور اپنے لوگوں کی طرف سے مشکلات اور چیلنجوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔ تیمتھیس کا روحانی باپ ہونے کی حیثیت سے اُس نے شخصی طور پر اُسکی مشورت اور صلاح کاری کیلئے دو شخصی خطوط لکھے۔ انہی وجوہات کے پیشِ نظر اُس نے ططس کو بھی خط لکھا جو کریت میں تھا۔ یہ تین خطوط پاسبانی خطوط کہلاتے ہیں۔

سنِ تحریر: 63 عیسوی

اعمال کی کتاب کا خطوط کے ساتھ موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۔ تیمتھیس اور ططس کے خط کا تعلق پولس کے روم میں پہلی بار قید اور رہا ہونے کے بعد سے ہے۔ اس باعث یقیناً ۱۔ تیمتھیس اُس کی پہلی رہائی کے بعد تقریباً ۶۳ عیسوی میں لکھا گیا ہوگا لیکن ۶۴ عیسوی میں رومی شہنشاہ نیرو کی ایذا رسانی کے آغاز سے پہلے۔ شاید یہ خط ۶۳ عیسوی میں اس کی پہلی رہائی کے بعد لکھا گیا۔ ططس کا خط تقریباً ۶۵ عیسوی اور ۲۔ تیمتھیس ۶۶ عیسوی کے قریب لکھا گیا۔ ابتدائی کلیسیا کے ایک بزرگ یوسبیس کے مطابق پولس ۶۷ عیسوی میں مرا۔ رومی شہری ہونے کی حیثیت سے اُسکا سر قلم کیا گیا نہ کہ پطرس کی طرح مصلوب کیا گیا۔

پولس نے ۴۸۔۵۶ عیسوی میں بشارتی سفر کئے۔ ۵۶۔۶۰ عیسوی تک پولس آہستہ آہستہ روم کی عدالتوں سے راستہ بناتے ہوئے بالآخر روم پہنچ گیا۔ دو سال تک ۶۱۔۶۲ عیسوی پولس روم میں ایک گھر کے اندر قید رہا اور اُس وقت کے پورا ہونے پر اُسے چھوڑ دیا گیا۔ ۶۲۔۶۷ عیسوی تک پولس بہت حد تک آزادی سے سفر کرتا رہا اور تیمتھیس کو اِفسس اور ططس کو کریت میں بھیجا اور پھر بعد ازاں ان دونوں کو خطوط لکھے۔ لہٰذا ۱۔ تیمتھیس اور ططس کے خطوط کی تاریخ تقریباً ۶۳۔۶۵ عیسوی ہے۔ دوبارہ پکڑے جانے اور قید خانہ میں ڈالے جانے کے بعد، پولس نے تیمتھیس کو دوسرا تیمتھیس کا خط لکھا۔ پس ۲۔ تیمتھیس کا سنِ تحریر تقریباً ۶۶ عیسوی ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ پولس کا آخری خط تھا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

۱۔ تیمتھیس کے خط میں کم از کم پانچ واضح مقاصد پائے جاتے ہیں۔ پولس نے یہ خط لکھا (۱) تاکہ تیمتھیس کی حوصلہ افزائی کرے اور اُسے یہ یاد دلانے کے ذریعے جوش دلائے کہ اس کے سپرد ایک ذمہ داری کی گئی ہے (۱:۳)، اُسکی رُوحانی نعمت کے متعلق (۴:۱۴) اُسکے اچھے اقرار کے متعلق (۶:۱۲) اور اُس تعلیم کے متعلق جو دیانتدار جان کر اُسکے سپرد کی گئی تھی (۶:۲۰)؛ (۲) تاکہ تیمتھیس کو کلام کی بصیرت دی جائے تاکہ وہ جھوٹے اُستادوں کی غلطیوں کا سامنا کر سکے اور تیمتھیس کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ پختہ تعلیم میں قائم رہے (۱:۳۔۱۱، ۱۸۔۲۰؛ ۴:۱۔۱۶؛ ۶:۳۔۱۰)؛ (۳) کلیسیا میں پرستش کی ترتیب کے متعلق ہدایت دینا (۲:۱۔۱۵)؛ (۴) بہت سے معاملات کے متعلق راہنمائی کرنا جو پیدا ہوں گے اور یہ ظاہر کرنا کہ ان کا کس طرح سامنا کیا جائے گا۔ اس میں کچھ ایسی باتیں بھی شامل ہوں گی جیسے کہ: ایلڈروں اور ڈیکنوں کی خصوصیات (۳:۱۔۱۶)، مختلف عمروں کے لوگوں کا بزرگوں اور بیواؤں کی جانب روّیہ (۵:۱۔۱۶) اور (۵) مادہ پرستی کی بُرائیوں کے خلاف آگاہی (۶:۱۱۔۱۹)۔

۱۔ تیمتھیس کے مرکزی خیال میں ططس اور ۲۔ تیمتھیس کی طرح انفرادی شخصیت اور کلیسیا شامل ہے۔ انفرادی طور پر ایک شخص کیلئے مرکزی خیال یہ ہے "اچھی کشتی لڑ" (۱:۱۸)۔ کلیسیا کیلئے مرکزی خیال یہ ہے کہ کلیسیا کو خدا کے گھر میں کس طرح خدمت کرنی چاہئے (۳:۱۵)۔

۱۔ تیمتھیس میں مسیح کی جھلک :

بہت سے حوالہ جات ہیں جو ہمارے لئے نجات دہندہ کی شخصیت اور خدمت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ وہ ہماری بلا ہٹ، قوت، ایمان اور محبت کا سر چشمہ ہے جسکی خدمت کیلئے ضرورت ہے (۱۲:۱۔۱۴)، وہ جو گناہ گاروں کو بچانے آیا (۱۵:۱)؛ **''خدا اور انسان کے بیچ درمیانی بھی ایک ہے''** (۵:۲) **''وہ جو جسم میں ظاہر ہوا اور روح میں راستباز ٹھہرا، اور فرشتوں کو دکھائی دیا اور غیر قوموں میں اُسکی منادی ہوئی اور دنیا میں اُس پر ایمان لائے اور جلال میں اُوپر اُٹھایا گیا''** (۱۶:۳)۔ **''جو سب آدمیوں کا خاص کر ایمانداروں کا منجی ہے''** (۱۰:۴)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ تسلیمات (1:1-2)

۲۔ تعلیم سے متعلق ہدایات (1:3-20)

1:3-7	1:12-17	
1:8-11	1:18-20	

۳۔ پرستش سے متعلق ہدایات (2:1-15)

2:1-7	2:8	2:9-15

۴۔ راہنماؤں سے متعلق ہدایات (3:1-16)

3:1-7	3:8-13	3:14-16

۵۔ خطرات سے متعلق ہدایات (4:1-16)

4:1-5	4:6-10	4:11-16

۶۔ مختلف ذمہ داریوں کے متعلق ہدایات (5:1-6:10)

5:1-2	5:17-22	6:1-2
5:3-8	5:23	6:3-10
5:9-16	5:24-25	

۷۔ تیمتھیس کیلئے حتمی ہدایات (6:11-21)

6:11-16	6:17-19	6:20-21

۲۔ تیمتھیس

(مسیح: ہمارے لیے خدا کا منصف)

مصنف اور کتاب کا نام

دیکھیئے ا۔ تیمتھیس ۔

سن تاریخ :66 عیسوی

مرکزی خیال اور مقصد :

جب ہم ۲۔ تیمتھیس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں بہت مختلف صورتحال نظر آتی ہے ۔ا۔ تیمتھیس اور ططس کے لکھے جانے کے دوران پولس آزادی سے سفر کر سکتا تھا لیکن یہاں وہ قید خانہ میں موت کا انتظار کر رہا تھا۔اس خط میں پولس کے ذہن میں دو بڑے مقاصد تھے :(ا) تیمتھیس کی حوصلہ افزائی کرنا کہ جس قدر جلدی ہو سکے اُس کی قریب الواقع موت کے پیشِ نظر جلد روم آ جائے (۴:۹،۲۱اور ساتھ میں ۴:۶۔۸)اور (۲) تیمتھیس کو نصیحت کرنا کہ پختہ تعلیم پر قائم رہے،تمام غلط تعلیمات سے اس کا دفاع کرے،اچھے سپاہی کی طرح سختی برداشت کرے اور یہ جانے کے کہ ہم اس دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں جب برگشتگی بڑھتی چلی جا رہی ہے ۔

پہلے تیمتھیس کی طرح،اس خط میں بھی مرکزی خیالات کے اندر انفرادی اور اجتماعی پہلو پائے جاتے ہیں :انفرادی طور پر مرکزی خیال یہ ہے **"اس نعمت کو چمکا دے جو تجھے حاصل ہوئی ہے"** (۲۔ تیمتھیس ۱:۶)، بیشک اور بھی بہت سی آیات ہیں جو انفرادی اور اجتماعی مرکزی خیالات تشکیل دیتی ہیں (۱:۱۴؛ ۲:۱،۲؛ ۲:۱۵؛ ۴:۵)۔کلیسیا کیلئے مرکزی خیال یہ ہو سکتا ہے کہ اس پختہ تعلیم کو ایسے آدمیوں کے سپرد کریں جو مسیح کے اچھے سپاہی کی طرح دُکھ اُٹھانے اور خدمت کرنے کے ذریعہ اسے دوسروں کو سکھانے کے لائق ہوں (۲:۲۔۴) یا اچھی کشتی لڑیں اور اپنی دوڑ کو ختم کریں (۴:۶۔۷)۔

۲۔ تیمتھیس میں مسیح کی جھلک :

تمام خدمت اور خدمت میں ہماری برداشت کرنے کی صلاحیت کا انحصار مسیح کی شخصیت اور خدمت پر ہے ۔تا ہم یہ کوئی حیران کن بات نہیں کہ خط میں خدمت کے دوران برداشت کرنے پر زور دیا گیا ہے،علم المسیح اسکی بنیاد ہے ۔ یہاں اُسے ایک ایسے شخص کے طور پر بیان کیا گیا ہے جس نے **"موت کو نیست اور زندگی اور بقا کو اس خوشخبری کے وسیلہ سے روشن کر دیا"** (۱:۱۰)،ایک ایسے شخص کے طور پر جو مردوں میں سے جی اُٹھا (۲:۸)،ایک شخص کے طور پر جو نجات اور ازلی جلال بخشتا ہے (۲:۱۰)،ایسے شخص کے طور پر جس میں تمام ایماندار مر گئے ہیں،جس کے ساتھ وہ زندہ ہونگے اور جس سے وہ اپنی دیانتدار خدمت کا اجر حاصل کریں گے (راستبازی کے تاج کی صورت میں)اور اُس کے ساتھ بادشاہت کرنے کا اختیار پائیں گے (۲:۱۱۔۱۳؛ ۴:۸)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

ا۔ تسلیمات (1:1-2)

۲۔ تیمتھیس کیلئے شکر گزاری کا اظہار (1:3-7)

۳۔ تیمتھیس کی ذمہ داریاں یاد دلانے کی بُلاہٹ (1:8-18)

1:8-14 1:15-18

۴۔ دیانتدار نوکر کا کردار (1:2-26)

1:2-7	14:2-19	
8:2-13	20:2-26	

۵۔ وفادار خادم کیلئے خبرداری (1:3-17)

1:3-9	10:3-17

۶۔ کلام کی منادی کرنے کا اختیار سونپنا (1:4-5)

۷۔ ایک دیانتدار خادم کا اطمینان (6:4-18)

6:4-8	9:4-15	16:4-18

۸۔ آخری تسلیمات (19:4-22)

ططس

(مسیح: ہمارے لیے خدا کی مہربانی)

مصنف اور کتاب کا نام:

پاسبانی خطوط کے معاملہ پر پہلے بات کی جا چکی ہے دیکھئے ا۔تیمتھیس۔ ططس کا اعمال کی کتاب میں ذکر نہیں ملتا لیکن پولس کے خطوط میں اُس کے متعلق بہت سے حوالہ جات (۱۳ مرتبہ) پائے جاتے ہیں۔ یہ حوالہ جات واضح کرتے ہیں کہ وہ خوشخبری کے کام میں پولس کا قریب ترین اور انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی تھا۔ جب پولس نے یروشلیم جانے کیلئے انطاکیہ کو چھوڑا تا کہ فضل کی خوشخبری کے متعلق وہاں بزرگوں سے بات کرے (اعمال ۱۵:۱ آخری حصّہ) تو وہ ططس (غیر یہودی) کو اپنے ساتھ لے گیا (گلتیوں ۲:۱۔۳) تا کہ اسے ایک ایسے شخص کے نمونہ کے طور پر جس نے ختنہ کے بغیر فضل سے نجات حاصل کی۔ اس سے پولس کے اس معاملہ پر کھڑے ہونے کی تائید ہوتی تھی (گلتیوں ۲:۳۔۵)۔ یہ بھی نظر آتا ہے کہ ططس نے پولس کے ساتھ تیسرے بشارتی دورہ کے دوران افسس میں خدمت سرانجام دی۔ وہاں سے رسول نے اُسے کرنتھس بھیجا جہاں اُس نے کلیسیا کے ساتھ کام کرنے کے باعث اُس کی مدد کی (۲۔کرنتھیوں ۲:۱۲۔۱۳؛ ۷:۵۔۶؛ ۸:۶)۔

سنِ تحریر: 65 عیسوی

اس خط سے متعلق اہم واقعات کا خلاصہ ططس کے خط کے سنِ تحریر کا تعین کرنے میں کسی حد تک مددگار ثابت ہوگا، اگرچہ کہ درست وقت کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ پولس روم میں گھر کی قید سے آزاد ہو گیا (جہاں اُسے ہم اعمال کی کتاب کے آخر میں دیکھتے ہیں)۔ پولس رومی شہری تھا اور اس پر الزام لگانے والے الزامات کو ثابت نہ کر سکے لہٰذا اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ قیصر کے حضور اُسکے خلاف مزید الزام نہیں لگائیں گے (اعمال ۲۴۔۲۵؛ ۲۸:۳۰)۔ ان کا معاملہ خارج کر دیا گیا اور پولس رہا ہو گیا۔ پھر رسول افسس میں آیا جہاں اُس نے کلیسیا کی نگرانی کیلئے تیمتھیس کا خط لکھا (ا۔تیمتھیس ۱:۳)۔ پھر وہ کریتے میں آیا، پولس اخیہ کے علاقہ نیکپلس (جنوبی یونان، ططس ۳:۱۲) چلا گیا۔ پھر مکدنیہ یا نیکپلس سے پولس نے ططس کو خط لکھا تا کہ اُس کی حوصلہ افزائی کرے اور اُسے ہدایات دے۔ بعدازاں وہ تروآس کو گیا (۲۔تیمتھیس ۴:۱۳) جہاں وہ گرفتار ہوا اور روم میں قیدی بنا کر لیجایا گیا جہاں بالآخر اس کا سر قلم کر دیا گیا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے ۲۔تیمتھیس کا خط روم میں دوسری بار قید ہونے کے دوران کال کوٹھری سے لکھا گیا۔ یہ واقعات تقریباً ۶۲۔۶۷ عیسوی کے درمیان رُونما ہوئے۔

مرکزی خیال اور مقصد :

اس خط میں بہت سے مرکزی خیالات اور مقاصد نظر آتے ہیں۔ پولس نے یہ خط لکھا: (ا) تا کہ ططس کو بتائے کہ اُسے ان معاملات کی درستی کیلئے کیا کرنا چاہئے تھا جن میں

کرتیے کی کلیسیاؤں کے درست قیام کے حوالہ سے کمی پائی جاتی تھی؛ (۲) تاکہ اس مخالفت کے پیشِ نظر جسکا وہ سامنا کر رہا تھا اُسے شخصی اختیار دے (۲:۱۵؛ ۳:۱۔۱۵)؛ (۳) اُسے ہدایت دے کہ وہ اس مخالفت کا کیسے سامنا کرے اور خاص طور پر اُسکے ایمان اور روّیہ اور جھوٹے اُستادوں کے متعلق اُسے ہدایت دے (۱:۵،۱۰۔۱۱؛ ۲:۱۔۸، ۱۵؛ ۳:۱۔۱۱)؛ اور اپنے منصوبہ جات کا بیان کرے کہ جاڑے کے موسم میں وہ نیکپُلِس میں دوبارہ طِطُس سے ملے گا (۳:۱۲)۔ کیا اُن کی کبھی ملاقات ہو پائی، اُسکے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔ روایت کے مطابق بعدازاں طِطُس کرتیے واپس آیا اور اپنی ساری زندگی وہیں خدمت سرانجام دی۔

مرکزی خیال یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کا فضل جو زندگی بچانے اور مسیح کی موت میں ہم پر ظاہر ہوا ہے ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ بے دینی سے انکار کریں اور ایسے لوگوں کے طور پر راستبازی اور پختگی میں زندگی بسر کریں جو نیک کاموں سے پُر ہوں اور خدا کی تعلیم کو تھامے رہیں (۲:۱۰۔۳:۹)۔

اس خط میں بہت سے مختلف معاملات پر بات کی گئی ہے جن میں بزرگوں کی خصوصیات (۱:۵۔۹)، مختلف عمر کے لوگوں کے لئے ہدایات (۲:۱۔۸)، حکومتی تعلقات (۳:۱۔۲)، نئی پیدائش کا انسانی اعمال اور روح سے تعلق (۳:۵) اور خدا کے لوگوں کے درمیان نیک اعمال کو ترقی دینے کیلئے فضل کا کردار (۲:۱۱۔۳:۸)۔

طِطُس میں مسیح کی جھلک :

پولس کی دوسری تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مسیحی کے رویے کا مسیح کی شخصیت اور کام، ماضی، حال اور مستقبل کے ساتھ کیسا تعلق ہے۔ اس کتاب میں ہم الوہیت (۲:۱۳) اور نجات دہندہ کے نجات بخش کام (۲:۱۲) کو دیکھتے ہیں۔ یہاں مسیح کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ **"ہمارا بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح ہے، جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بیدینی سے چھڑائے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کیلئے ایک ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو"** (۲:۱۳۔۱۴)۔

خاکہ:

۱۔ تسلیمات اور اختتامی سلام (1:1-4)

۲۔ کلیسیا میں بزرگوں کی تقرری (1:5-9)

۳۔ کلیسیا میں بدنظمی پھیلانے والے (1:10-16)

۴۔ کلیسیا میں انتظام (2:1-3:11)

2:1-2	2:9-10	3:1-11
2:3-5	2:11-14	
2:6-8	2:15	

۵۔ آخری ہدایات اور تسلیمات (3:12-15)

فلیمون

(مسیح: ہمارے لیے خدا کا اعتماد)

مصنف اور کتاب کا نام:

دوسرے قید خانہ سے لکھے جانے والے خطوط کی طرح (افسیوں، فلپیوں، اور کلسیوں) فلیمون کا خط بھی پولس نے روم میں اپنی پہلی قید و بند کے دوران لکھا۔ خط فلیمون کو لکھا گیا ہے جو اس اُنیسمس کا مالک تھا، جو رومی سلطنت میں پائے جانے والے لاکھوں غلاموں میں سے ایک تھا، جو اپنے مالک سے چوری بھاگ گیا تھا۔ اُنیسمس روم چلا گیا تھا جہاں اُس کی ملاقات پولس رسول سے ہوئی جس کے وسیلہ وہ مسیح پر ایمان لے آیا (۱:۱۰)۔ پس اب اُنیسمس اور فلیمون دونوں ایک دوسرے کیلئے اپنے مسیحی فرائض ادا کر رہے تھے۔ اُنیسمس اپنے مالک کے پاس واپس آنے کو تھا اور فلیمون اُسے ایک مسیحی بھائی کے طور پر معاف کرنے اور قبول کرنے کو تھا۔ عام طور پر مفرور غلام کی سزا موت ہوتی تھی لیکن پولس اُنیسمس کے ایماء پر درخواست کرتا ہے۔

سنِ تحریر: 60-61 عیسوی

جب کہ خط پولس کے پہلی بار روم میں قید ہونے کے دوران لکھا گیا لہٰذا یہ تقریباً ۶۰-۶۱ عیسوی میں لکھا گیا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

اس خط کا بنیادی مقصد پولس کے تمام خطوط میں سب سے زیادہ انفرادی، فلیمون سے یہ درخواست کرنا تھا کہ وہ اُنیسمس کو معاف کر دے اور پیارے بھائی اور انجیل کا ہمخدمت ہوتے ہوئے اُسے واپس قبول کرے (۱:۱۰-۱۷)۔ پولس فلیمون سے کہتا ہے کہ اگر انیسمس نے اُسے کوئی مالی نقصان پہنچایا تھا تو وہ بھی اسے معاف کر دے۔ یوں یہ خط واضح طور پر مسیح کی انتہائی مناسب تصویر کو پیش کرتا ہے جس نے عوضی کے طور پر ہماری جگہ لی (۱:۱۸)۔ دوسرا مقصد مسیحی عملی محبت کی تعلیم دینا ہے، یعنی جب ہم اپنے اندر مسیح کی زندگی کے زندگی بدل دینے والے اثرات کا اظہار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں تو اس سے ہمارے دوسروں کے ساتھ تعلقات میں تبدیلی آ جاتی ہے گو وہ گھریلو تعلقات ہوں یا مالک / غلام یا مالک / نوکر کا تعلق ہو۔ قید خانہ سے لکھے جانے والے دوسرے خطوط میں پولس نے اس نئے تعلق کے متعلق بات کی (افسیوں ۶:۵-۹؛ کلسیوں ۳:۲۲؛ ۴:۱)۔ اس خط میں ہم ایک خوبصورت مثال کو دیکھتے ہیں۔ آخری مقصد پولس کا فلیمون کیلئے شکرگزاری کرنا تھا اور اس سے یہ درخواست کرتے ہوئے اُسے تیار کرنا تھا کہ جب وہ قید سے چھوٹ جائے گا تو وہ اُسکے رہنے کا انتظام کرے (۱:۴-۷، ۲۲)۔ پس مرکزی خیال یہ ہے کہ خوشخبری کے اندر زندگی تبدیل کرنے والی قدرت پائی جاتی ہے جسکے ذریعے ہم معاشرے کی بہت سی سماجی حالتوں کو بدل سکتے اور اپنے تعلقات کو غلامی سے برادرانہ تعلقات میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

فلیمون کلسیوں کی کلیسیا میں اکیلا غلام کا مالک نہیں تھا (کلسیوں ۴:۱)، لہٰذا یہ خط دوسرے مسیحی مالکوں کیلئے اُنکے غلام بھائیوں کے ساتھ تعلقات کے حوالہ سے بھی ہدایات فراہم کرتا ہے۔ پولس نے فلیمون کے غلام پر اُس کے حق سے انکار نہیں کیا، لیکن اُس نے فلیمون سے درخواست کی کہ وہ اُنیسمس کے معاملہ میں مسیحی برادرانہ محبت کے اُصول کو سامنے رکھے (۱:۱۶)۔ ورں اثنا پولس نے یہ بھی پیشکش کی کہ وہ اُنیسمس کا قرض ادا کرنے کو تیار ہے۔ یہ خط غلامی کے خلاف حملہ نہیں ہے بلکہ ایک مشورہ تھا کہ مسیحی مالک اور غلام کس طرح اس نظام میں اپنے ایمان کے مطابق زندگی بسر کر سکتے تھے۔ یہ ممکن ہے کہ فلیمون نے اُنیسمس کو رہا کر دیا ہو اور اُسے واپس پولس کے پاس بھیج دیا ہو (۱:۱۴)۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُنیسمس خادم بن گیا اور بعد ازاں افسس کے بشپ کے طور پر خدمت سرانجام دی۔

فلیمون میں مسیح کی جھلک :

مسیح میں ایک ایماندار کو جو معافی حاصل ہوئی ہے اُسے فلیمون کے خط میں بڑی خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ اُنیسمس جس نے بہت بڑا جرم کیا تھا (۱:۱۱، ۱۸) پولس کی

محبت سے بہت متاثر ہو کر اُس سے اپنے لئے شفاعت کی درخواست کرتا ہے (۱:۱۰۔۱۷)۔ پولس اپنے حقوق کو ایک طرف رکھتا ہے (۱:۸) اور اُس کا قرض ادا کرنے کی پیشکش کرنے کے باعث اُس کا عوضی بنتا ہے۔ اس نمونہ میں ہم اُنیسمس کی جگہ ہیں۔ فلیمون کے سامنے پولس کا وکالت کرنا مسیح کا باپ کے حضور درمیانی کے طور پر کام کرنے کو پیش کرتا ہے۔ قانون کے مطابق اُنیسمس مُجرم تھا لیکن وہ فضل کے باعث بچ گیا۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ فلیمون کیلئے شکرگزاری کی دُعا (1:1-7)

3-1:1   7-4:1

۲۔ اُنیسمس کیلئے پولس کی درخواست (1:8-18)

9-8:1   16-0:1   18-17:1

۳۔ فلیمون کے ساتھ پولس کا وعدہ (1:19-21)

۴۔ شخصی معاملات (1:22-25)

عام خطوط

تعارف :

اب ہم عہدِ جدید کی فہرستِ مسلمہ کے آخری آٹھ خطوط پر آتے ہیں، جن میں سے سات خطوط کو عام یا عالمگیر خطوط کہا جاتا ہے، تو بھی عبرانیوں کا خط اس فہرست میں شامل نہیں ہے۔ عالمگیر یا عام کی اصطلاح کو اس لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے کہ یہ خطوط پولس کے خطوط سے فرق ہیں جو کلیسیاؤں اور لوگوں کو لکھے گئے (۲ اور ۳ یوحنا کے خطوط کے علاوہ)۔ اپنے خطابات میں وہ کسی ایک مقام تک محدود نہیں تھے۔ مثال کے طور پر یعقوب کا خط ''**بارہ قبائل کیلئے لکھا گیا جو جابجا بکھرے ہوئے تھے**'' جو ہر جگہ رہنے والے ایمانداروں کا بیان کرتا ہے (شروع میں تمام یہودی مسیحیوں کی طرح)۔ پھر ا۔ پطرس کا خط ان سب لوگوں کو مخاطب کرتا ہے ''جو پردیسیوں کے طور پر رہتے تھے اور سارے ''پنطس، گلتیہ، کپدکیہ، آسیہ، اور بتونیہ میں رہتے تھے''، ان علاقوں کے تمام ایمانداروں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ ۲ اور ۳ یوحنا کے خطوط بھی اسی فہرست میں شامل کئے جاتے ہیں اگر چہ وہ خاص اشخاص کو لکھے گئے۔ ان اختلافات کے باعث، اس باب میں ان آٹھ خطوط کو عام خطوط کہا گیا ہے'' یہ بات قابلِ غور ہے کہ پولس کے خطوط میں ان لوگوں کا ذکر نہیں جن کو یہ خط لکھے گئے لیکن عبرانیوں کا خط اس سے مستثنیٰ ہے۔ باقی تمام خطوط میں اُنکے مصنفین کے نام دیئے گئے ہیں۔

مجموعی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یعقوب اور ا۔ پطرس کے خطوط اخلاقیاتی خطوط (درست اور غلط کے الٰہی اُصولوں کے مطابق) ہیں جو ایمانداروں کو دعوت دیتے ہیں کہ نجات دہندہ کے ساتھ پاکیزگی میں چلیں۔ ۲۔ پطرس اور یہوداہ کے خطوط علم الآخرت (نبوتی) سے متعلق ہیں جو ایمانداروں کو جھوٹے اُستادوں کی موجودگی سے خبردار کرتے ہیں اور اُنہیں دعوت دیتے ہیں کہ ایمان پر قائم رہیں۔ عبرانیوں اور یوحنا کے خطوط بنیادی طور پر اخلاقیات اور علم المسیح کو بیان کرتے ہیں، مسیحیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ مسیح میں قائم رہیں جو پرانے عہدنامہ کے وعدہ کی تکمیل اور خدا کا آخری مکاشفہ ہے، اُسکی زندگی کا تجربہ کریں اور خوشخبری کی سچائی سے آگے نہ جائیں۔

ان آٹھ خطوط میں مواد کی کثرت پر زور نہیں دیا گیا (یہ عہدِ جدید کے دس فی صد سے بھی کم ہیں)۔ یہ مسیحی سچائی پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالنے کے باعث پولس کے تیرہ خطوط میں اضافی باتوں کو بیان کرتے ہیں۔ ان پانچوں مصنفین نے (یعقوب، پطرس، یوحنا، یہوداہ اور عبرانیوں کے مصنف نے) اپنے نقطۂ نظر سے لکھنے کے ذریعہ امتیازی شراکت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جیسے کہ پولس کے خطوط عظیم ہیں، اگر اعمال کی کتاب کے بعد یہ پانچ خطوط عہدِ جدید میں شامل نہ کئے جاتے تو ایک رسولی نقطۂ نظر سے عہدِ جدید کا مکاشفہ محدود ہوتا۔

عبرانیوں

(مسیح: سب سے بلند و بالا)

مصنف اور کتاب کا نام :

تقریباً ۱۲۰۰ سالوں سے (۴۰۰۔۱۶۰۰ عیسوی) اس کتاب کو عموماً یہ عنوان دیا جاتا تھا ''عبرانیوں کے نام پولس کا خط''، لیکن ابتدائی صدیوں میں اُسکے مصنف کے متعلق کوئی بحث نہیں تھی۔ اس خط کا سب سے قدیم اور قابلِ اعتماد عنوان ہے۔ ''عبرانیوں کے نام''۔

علماء نے بہت سے مشورہ جات دیئے ہیں اور اس پر طویل مباحثے بھی کئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ خط میں کہیں مصنف کا ذکر نہیں اور اُس کے لکھے جانے کا مقام، تاریخ اور یہاں تک کہ قارئین کے بارے میں بھی کچھ علم نہیں۔ یہ خط اصل قارئین کیلئے گمنام نہیں تھا؛ بیشک وہ مصنف سے واقف تھے (۱۳: ۱۸۔۲۴)۔ تاہم کسی وجہ سے ابتدائی روایت میں مصنف کی پہچان پر اختلافِ رائے پیدا ہو گیا۔ کلیسیا کا ایک حصّہ اسے پولس سے منسوب کرتا تھا؛ کچھ اسے برنباس، لوقا یا کلیمنٹ کی تحریر بتاتے تھے اور کچھ اسکے

مصنف کے متعلق لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔اس کے مصنف کے گمنام ہونے کے باوجود، عبرانیوں کے خط میں پائی جانے والی روحانی گہرائی اور معیار سے اسکے الہامی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔جبکہ حاصل کنندگان کا کوئی ذکر نہیں جیسا کہ پولس کے خطوط میں پایا جاتا ہے اسلئے ہم ان کے متعلق زیادہ نہیں بتا سکتے۔خط کی نوعیت کے ساتھ اس میں بے شمار عہدِ عتیق کے اقتباسات اور قربانیوں کے نظام پر زور دیئے جانے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عبرانی تھے۔زین سی۔ہوجیز بیان کرتا ہے:

''عبرانیوں کے خط کے ابتدائی قارئین کی شناخت کا بھی اُسکے مصنف کی طرح کچھ علم نہیں۔تاہم بلاشبہ وہ ایک خاص طبقہ کا حصّہ تھے۔بہت سی باتوں پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے۔یقیناً قارئین کا ایک خاص پسِ منظر تھا اور مصنف ان کے ''ابتدائی ایام'' کا حوالہ دیتا ہے (عبرانیوں ۱۰:۳۲-۳۴)؛ وہ اُنکی دوسرے مسیحیوں کیلئے ماضی اور حال کی سخاوت کے متعلق جانتا ہے (۱۰:۶)؛ اور وہ اُنکی حالیہ روحانی حالت کے متعلق درست علم رکھتا تھا (۵:۱۱-۱۴)۔مزید برآں مصنف کے یقیناً اُنکے ساتھ تعلقات تھے اور اُس نے اُن کے ساتھ ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا، بیشک تیمتھیس کے ساتھ (۱۳:۱۹،۲۳)۔اُس نے اُن سے دُعاؤں کیلئے بھی درخواست کی (۱۳:۱۸)۔ بہت حد تک ممکن ہے کہ بنیادی قارئین یہودی تھے۔گو بعض اوقات یہ سوال کیا جاتا رہا ہے، خط کا فہرستِ مضامین اس کے متعلق بحث کرتا ہے۔شاید یہ محض قیاس آرائی ہو گی کہ خط کا قدیم عنوان ''عبرانیوں کے نام'' ہو لیکن یہ حقیقی عنوان ہے۔جب ہر ایک بات غیر یہودی قارئین کیلئے کہی گئی جو اُنکے متعلق کہی جاسکتی تھی، تو بھی حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے کہ مصنف کا زور ابتدائی یہودی نمونوں پر ہے اور وہ کہانت کے نظام کے خلاف واضح بحث کرتا ہے جو اُسی صورت میں ممکن تھا کہ اُس کے زیادہ تر قارئین یہودی تھے اور اپنے قدیم ایمان کی پیروی کرنے پر بضد تھے۔عہدِ عتیق کے اختیار پر بہت زیادہ زور قارئین کیلئے انتہائی مناسب تھا جنکی پرورش اُنہی نوشتوں پر ہوئی تھی۔

سنِ تحریر: 64-68 عیسوی

بہت سے حقائق کے مطابق اس خط کی تاریخ ۶۴-۶۸ عیسوی ہے۔سب سے پہلے روم کے کلیمنٹ نے (ابتدائی کلیسیا کا ایک پاسبان) ۹۵ عیسوی میں اسکا اقتباس پیش کیا، پس یہ خط یقیناً اس سے پہلے لکھا گیا۔دوسری بات، یہ بات بہت واضح نظر آتی ہے کہ یہ کتاب ۷۰ عیسوی میں ہونے والی یروشلیم کی تباہی سے پہلے لکھی گئی جسکی بہت سی وجوہات ہیں: (۱) مصنف نے ہیکل کی تباہی کا حوالہ دیا ہوتا جسکے ساتھ یہودی قربانیوں کا نظام ختم ہو گیا، اسلئے کہ اگر اس قدر اہم واقعہ رُونما ہوا ہوتا تو بالخصوص اس کتاب کے پیشِ نظر اسکا ضرور ذکر کیا جاتا؛ (۲) مصنف اس طریقہ سے ہیکل اور کاہنوں کی سرگرمیوں کے متعلق بات کرتا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی جاری ہیں (۵:۱-۳؛ ۷:۲۳،۲۷؛ ۸:۳-۵؛ ۹:۶-۹،۱۳،۲۵؛ ۱۰:۱،۳-۴،۸،۱۱؛ ۱۳:۱۰-۱۱)؛ (۳) مصنف تیمتھیس کی حالیہ رہائی کا ۱۳:۲۳ میں ذکر کرتا ہے، جسکا اگر پولس کی روم میں خدمت کے ساتھ تعلق جوڑا جائے تو اُس کی تاریخ ۶۰ عیسوی کی دہائی کا آخری حصّہ بنتا ہے۔

مرکزی خیال اور مقصد :

عبرانیوں کے خط کا واضح طور پر مرکزی خیال مسیح اور اُسکی بے انتہا عظمت کی برتری ہے اور یہ بھی کہ مسیحیت تمام عہدِ عتیق کی تکمیل ہے۔اس بات کو بیان کرنے کیلئے بہت سے الفاظ مثلاً بہتر، کامل اور آسمانی کو نمایاں طور پر استعمال کیا گیا ہے۔اپنے بنیادی مقصد میں مصنف پانچ نمایاں طریقوں سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ مسیح برتر یا بہتر ہے۔وہ (۱) عہدِ عتیق کے انبیاء سے افضل ہے (۱:۱-۳)؛ (۲) فرشتوں سے افضل ہے (۱:۴-۲:۱۸)؛ (۳) موسٰی سے افضل ہے (۳:۱-۶)؛ (۴) یشوع سے افضل ہے (۳:۷-۴:۱۶)؛ اور (۵) ہارون کی کہانت سے افضل ہے (۵:۱-۱۰:۱۸)۔اس مرکزی خیال کا مقصد اپنے قارئین کو خبردار کرنا تھا کہ وہ اصل چیز کو جو مسیح میں اُنہیں حاصل ہے چھوڑ کر عہدِ عتیق کے نظام کے عارضی عکس (سایہ) میں نہ پڑے رہیں (۱۰:۱)۔پس قارئین کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ پختگی حاصل کریں اور اُنہیں وفادار ایماندار ہونے کا اس صورت میں اجر ملے گا کہ وہ اپنی آسمانی بلاہٹ کو پورا کریں۔ایسا کرنے کیلئے پانچ خبرداری کے حوالہ جات شامل کئے گئے ہیں تاکہ اُنہیں چیلنج کیا جائے کہ مسیحی ایمان میں ترقی کریں (۲:۱-۴؛ ۳:۱-۴:۱۳؛ ۵:۱۱-۶:۲۰؛ ۱۰:۲۶-۳۹؛ ۱۲:۱۴-۲۹)۔

عبرانیوں میں مسیح کی جھلک:

مسیح کی برتری کو پیش کرنے کے مقصد کی تکمیل کیلئے، عبرانیوں کا خط عہدِ جدید میں سب سے زیادہ علم المسیح کا بیان کرنے والا خط بن جاتا ہے۔یہاں اُسکے ابنِ خدا ہونے کا

اعلان کیا گیا ہے جو خدا کی ذات کا پرتو اور نقش ہے (۱:۳،۱۳)، جو خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے (۱:۳)، جسکے خدا ہونے کا اعلان خدا باپ نے کیا ہے (۱:۸۔۹)، ازلی خالق (۱:۱۰۔۱۲) اور ملکِ صدق کے طور پر ازلی سردار کاہن (۷)۔ یہاں مسیح کو الٰہی، انسانی نبی، کاہن اور بادشاہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اُسے ہمارے چھڑانے والے کے طور پر پیش کیا گیا ہے جسے اپنے بھائیوں کی مانند بننا تھا اور ایک ہی بار ہمارے گناہ کو دُور کرنا تھا اور وہ کام پورا کرنا تھا جسکو عارضی قربانیاں کبھی پورا نہ کر پائیں۔ پس اب وہ ہمارے بڑے سردار کاہن کے طور پر آسمانوں سے گذر گیا اور ہماری کمزوریوں میں اب ہماری مدد کرتا ہے۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ عہدِ عتیق کے راہنماؤں پر مسیح کی برتری (1:1-28:7)

الف۔ مسیح عہدِ عتیق کے انبیاء پر فوقیت رکھتا ہے (1:1-3)

ب۔ مسیح فرشتوں سے افضل ہے (1:4-18:2)

1:4-14 | 2:5-8 | 2:14-18
2:1-4 | 2:9-13

ج۔ مسیح موسیٰ سے افضل ہے (3:1-6)

د۔ مسیح یشوع سے افضل ہے (3:7-13:4)

3:7-11 | 4:1-5
3:12-19 | 4:6-13

ہ۔ مسیح ہارون کی کہانت سے افضل ہے (4:14-28:7)

۱۔ مضبوطی سے قائم رہنے کی نصیحت (4:14-16)

۲۔ کاہن کی خوبیاں (5:1-10)

5:1-4 | 5:5-10

۳۔ روحانی کاہلی سے دُور رہنے کی نصیحت (5:11-12:6)

5:11-14 | 5:5-10 | 6:9-12

۴۔ خدا کے وعدہ کی یقین دہانی (6:13-20)

۵۔ مسیح کی افضل کہانت (7:11-28)

7:1-3 | 7:11-22
7:4-10 | 7:23-28

۲۔ ہمارے سردار کاہن کے طور پر افضل قربانی پیش کرنے والا (8:1-39:10)

الف۔ ایک بہتر عہد (8:1-13)

8:1-6 | 8:7-13

ب۔ ایک بہتر خیمہ (9:1-10)

9:1-5 | 9:6-10

ج۔ ایک بہتر قربانی (9:11-18:10)

9:11-14 | 9:23-28 | 10:11-18

22-15:9	10-1:10	

د۔ نصیحتیں (10:19-39)

25-19:10	31-26:10	39-32:10

۳۔ ایمان کو محفوظ رکھنے کی آخری درخواست (11:1-12:29)

الف۔ ایمان کے قدیم سورماؤں کی مثالیں (11:1-40)

2-1:11	16-13:11	31-30:11
7-3:11	22-17:11	38-32:11
12-8:11	29-23:11	40-39:11

ب۔ ایمان کو محفوظ رکھنے کیلئے حوصلہ افزائی (12:1-11)

2-1:12	11-3:12

ج۔ ایمان کو محفوظ رکھنے کیلئے نصیحتیں (12:12-17)

13-12:12	17-14:12

د۔ ایمان کو محفوظ رکھنے کیلئے جوش دلانا (12:18-29)

24-18:12	29-25:12

۴۔ نتیجہ (13:1-17)

الف۔ مسیحی زندگی کیلئے عملی اُصولات (13:1-17)

6-1:12	14-7:13	16-15:13

ب۔ دُعائیہ درخواست (13:18-19)

ج۔ کلماتِ برکات (13:20-21)

د۔ شخصی اظہارِ خیال (13:22-23)

ہ۔ تسلیمات اور آخری کلماتِ برکات (13:24-25)

یعقوب

(مسیح: ہمارا نمونہ)

مصنف اور کتاب کا نام:

اس خط کا آغاز ''خدا کے اور خداوند یسوع مسیح کے بندہ یعقوب کی طرف سے اُن بارہ قبیلوں کو جو جا بجا رہتے ہیں سلام پہنچے'' سے ہوتا ہے (۱:۱)۔ عہدِ جدید میں یعقوب نامی چار آدمیوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یہ چار یہ تھے (۱) زبدی اور یوحنا کا بھائی (مرقس ۱:۱۹)، (۲) حلفئی کا بیٹا یعقوب (مرقس ۳:۱۸)، (۳) یہوداہ کا باپ (جو اسکریوتی نہیں تھا؛ لوقا ۶:۱۶) اور (۴) خداوند یسوع کا بھائی (گلتیوں ۱:۱۹)۔ اس کے متعلق رایرؔی لکھتا ہے:

''عہدِ جدید میں جن چار یعقوب نامی اشخاص کا ذکر ہے ان میں سے دو کو اس خط کے مصنف کے طور پر نامزد کیا گیا یعنی زبدی کے بیٹے (اور یوحنا کے بھائی) یعقوب اور یسوع کے بھائی یعقوب کو۔ یہ بات مناسب معلوم نہیں ہوتی کہ زبدی کے بیٹے کو بطور مصنف پیش کیا جائے کیونکہ وہ ۴۴ عیسوی (اعمال ۱۲:۲) میں شہید کر دیا گیا۔ خط کا مستند انداز نہ صرف عہدِ جدید کے دو کم معروف یعقوب نامی اشخاص کو خارج کرتا ہے (کم معروف یعقوب اور لوقا ۶:۱۶ کا یعقوب) بلکہ یسوع کے بھائی کی طرف اشارہ کرتا ہے

جو یروشلیم کی کلیسیا کا جانا پہچانا راہنما تھا(اعمال۱۲:۱۷؛ ۱۵:۱۳؛ ۲۱:۱۸)۔اس نتیجہ کو اس خط اور یروشلیم کی کونسل میں یعقوب کی طرف سے کی جانے والی تقریر کے درمیان پائی جانے والی یکسانیت سے مدد حاصل ہوتی ہے(یعقوب ۱:۱اور اعمال ۱۵:۲۳؛ یعقوب ۱:۲۷اور اعمال ۱۵:۱۴؛ یعقوب ۲:۵اور اعمال ۱۵:۱۳)۔

جس انداز سے یعقوب خط حاصل کرنے والوں سے خطاب کرتا ہے اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔یعقوب ''**بارہ قبائل سے خطاب کرتا ہے جو جابجا رہتے ہیں**''(۱:۱)۔جیسا کہ ۱:۱۹اور ۲:۱،۷ میں ''اے میرے بھائیو'' سے اندازہ لگایا جاتا ہے، یہ حوالہ ۶۶۔۷۰عیسوی کے درمیان ہونے والی پراگندگی کی طرف اشارہ نہیں ہے، ان مسیحی یہودیوں کی طرف جو ماضی کی پراگندگیوں کے نتیجہ میں اپنے وطن سے جلاوطن ہوئے تھے(متی ۱:۱۱،۱۲،۱۷)۔اعمال کی کتاب کے ابتدائی ابواب میں ساری دنیا سے یہودی یروشلیم میں عیدِ پنتکُست منانے آئے تھے(اعمال ۱:۵)۔ان میں سے بہتوں نے پنتکست پر ہونے والے معجزات کے متعلق سنا اور یسوع مسیح پر ایمان لے آئے۔بالآخر بہت سے یہودی دنیا کے مختلف حصّوں میں اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔یعقوب ان واپس جانے والے یہودیوں کو لکھ رہا ہے۔

سنِ تحریر: 45 یا 46 عیسوی

شاید یعقوب کا خط تمام خطوط میں تحریر کیا جانے والا پہلا خط تھا اور بیشتر علماء اس کا سنِ تحریر ۴۵عیسوی بتاتے ہیں۔اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

(۱)اس کتاب میں امتیازی طور پر یہودی کردار کی جو جھلک نظر آتی ہے اس سے یہ بات اخذ کی جاتی ہے کہ یہ خط اُسوقت لکھا گیا جب ابھی کلیسیا یہودی تسلط کے نیچے تھی۔(۲)غیر اقوام کے ختنے کے متعلق کوئی ایسا حوالہ نہیں ملتا جس میں اختلاف رائے پایا جاتا ہو۔(۳)عبادت خانہ کی اصطلاح کلیسیا کی بجائے عبادت کی جگہ یا جمع ہونے کیلئے استعمال کی گئی ہے(۲:۲)(۴)غیر یہودی اور یہودی مسیحیوں کے تعلقات جیسے معاملات کے متعلق جو یروشلیم کی کونسل میں زیر بحث تھے ایک بھی حوالہ نہیں ملتا(اعمال ۱۵:۱آخری حصّہ؛ ۴۹عیسوی)جس سے اس کے پہلے لکھے جانے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔(۵)مسیح کی تعلیمات کے متعلق حوالہ جات کا اناجیل کے ساتھ اس قدر کم زبانی اتفاقِ رائے پایا جاتا ہے کہ شاید وہ ان پر ترجیح رکھتی ہیں۔

مرکزی خیال اور مقصد :

واضح طور پر یعقوب چاہتا ہے کہ ہمارے پاس سرگرم ایمان ہو، جو قیمتی، زبردست اور کام کرنے والا ہو۔یعقوب ایمانداروں کو مردوں کے انجام، شخصی اور اجتماعی طور پر غیر متحرک ایمان کے متعلق خبردار کرنے کیلئے لکھتا ہے اور اُنہیں جوش دلاتا ہے کہ وہ بڑھیں اور حقیقی روحانی پختگی حاصل کریں۔

یعقوب میں مسیح کی جھلک :

۱:۱اور ۲:۱میں یعقوب بالخصوص ''خداوند یسوع مسیح'' کا ذکر کرتا ہے اور پھر اُسکے آنے کا ذکر کرتا ہے(۵:۷۔۸)۔اس خط کی ۱۰۸آیات میں عہدِ عتیق کی ۲۲کتب میں سے حوالہ جات یا خلاصہ جات پائے جاتے ہیں اور تقریباً پہاڑی وعظ سے مسیح کی تعلیمات کے ۱۵ اشارات ملتے ہیں۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

ا۔ اعتماد سے کھڑے ہونا(1:1-27)

الف۔ تسلیمات(1:1)

ب۔ مخالف آزمائشوں میں خوشی منانا(1:2-12)

1:2-4 | 1:5-8 | 1:9-12

ج۔ سخت آزمائش کا سامنا کرنا(1:13-18)

د۔ الٰہی سچائی پر اعتماد(1:19-27)

1:19-25 1:26-27

۲۔ ترس کے ساتھ خدمت کرنا (2:1-26)

الف۔ دوسروں کو قبول کریں (2:1-13)

2:1-7 2:8-13

ب۔ دوسروں کی مدد (2:14-26)

2:14-17 2:18-26

۳۔ احتیاط سے بولنا (3:1-18)

الف۔ زبان پر قابو (3:1-12)

3:1-5 3:6-12

ب۔ خیال کو قابو میں لانا (3:13-18)

۴۔ توبہ کے ساتھ فرمانبرداری (4:1-17)

الف۔ نفرت کو حلیمی میں تبدیل کرنا (4:1-6)

ب۔ عدالت کو انصاف میں تبدیل کرنا (4:7-12)

4:7-10 4:11-12

ج۔ شیخی کو اعتقاد میں تبدیل کرنا (4:13-17)

۵۔ فکر سے بانٹنا (5:1-20)

الف۔ مال و اشیاء میں شریک کرنا (5:1-6)

ب۔ صبر میں شریک (5:7-12)

ج۔ دُعا میں شریک (5:13-20)

5:13-18 5:19-20

ا۔پطرس

(مسیح: دُکھ اُٹھانے والے کے طور پر نمونہ)

مصنف اور کتاب کا نام:

پہلی آیت واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ پطرس رسول اس خط کا مصنف ہے (۱:۱)۔ ابتدائی کلیسیا نے کلی طور پر ا۔پطرس کے خط کو پطرس رسول کے کام کے طور پر قبول کیا۔ یہ خط **''ان مسافروں کے نام جو پنطس ،گلتیہ ، کپدکیہ، آسیہ اور بتھنیہ میں جا بجا رہتے ہیں''** ۔(جو عارضی رہائشیوں اور اجنبیوں پر زور دیتے ہیں) اور ''جا بجا'' رہنے والے لوگ۔ ''عام طور پر جا بجا رہنے والوں میں وہ یہودی شامل تھے جو فلستین میں نہیں رہتے تھے بلکہ بحیرہ روم کے علاقوں کے پار بسے ہوئے تھے۔شاید یہاں یہ الفاظ ان غیر یہودی ایمانداروں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں جو بیدین دنیا کے درمیان خدا کے لوگوں کے طور پر پھیلے ہوئے تھے''۔ پطرس کے ذہن میں یہودی اور غیر یہودی دونوں

ایماندار تھے۔

ا۔پطرس میں ان مسیحیوں کو مخاطب کیا گیا ہے جو ایشائے کوچک کے پانچ رومی صوبوں کے جزیرہ نما علاقے میں پھیلے ہوئے تھے۔آج وہ علاقہ شمالی ترکی ہے۔ان صوبوں کی کلیسیاؤں میں یہودی اور غیر یہودی دونوں طرح کے لوگ شامل تھے۔یہ خط عہدِ عتیق کے حوالہ جات اور اقتباسات سے بھرا ہوا ہے۔یہودی مسیحی DIASPORA کی اصطلاح کے باعث خود کو خاص طور پر اہمیت کے حامل تصور کرتے ہوں گے جسکا ترجمہ تسلیمات میں''جابجا''(۱:۱) کیا گیا ہے جو یہودی یروشلیم سے باہر رہتے تھے اُنہیں جا بجا رہنے والے یہودیوں کے طور پر بیان کیا جاتا تھا۔

غیر یہودی قارئین نے پطرس کی نصیحت پر غور کیا ہوگا جو اُس نے اُنہیں کی کہ وہ جو ماضی میں خدا کے کلام سے بالکل ناواقف تھے اب اُنہیں پاکیزگی میں زندگی بسر کرنی چاہیے (۱:۱۴)۔غیر یہودی مسیحیوں کو اس حقیقت سے بھی بہت حوصلہ ملا ہوگا کہ اگرچہ وہ تاریکی میں تھے تو بھی اب وہ''خدا کے لوگوں'' کے طور پر جانے جاتے ہیں (۲:۱۰)۔پطرس نے واضح طور پر بڑے احتیاط سے یہودی اور غیر یہودی مسیحیوں کو اپنے خط میں شامل کیا ہے جس میں اس نے کوچک کی کلیسیاؤں کی حوصلہ افزائی کی۔

سنِ تحریر:63-64عیسوی

کلیسیائی روایت بیان کرتی ہے کہ پطرس اپنی زندگی کے آخری سالوں میں روم کے اندر تھا۔اگر ۵ :۱۳ میں بابل کے متعلق حوالہ دراصل روم کی طرف اشارہ ہے تو یہ خط اس وقت لکھا گیا جب پطرس اپنی زندگی کی آخری دہائی کے دوران روم میں تقریباً ۶۳ عیسوی میں تھی یعنی نیرو بادشاہ کے ۶۴ عیسوی میں ایذا رسانی سے پہلے پطرس روم کو مسیحیت کے دشمن تصور نہیں کرتا ہے (ا۔پطرس ۲:۱۳۔۱۷) لیکن بعدازاں نیرو کی ایذا رسانی کے بعد اسے سمجھنا زیادہ مشکل نہ تھا۔

مرکزی خیال اور مقصد :

ا۔پطرس بہت سے عقائد کو بیان کرتا ہے اور مسیحی زندگی اور مسیحی ذمہ داریوں کے متعلق بہت سی باتیں کو واضح کرتا ہے لہٰذا ا۔پطرس کا مرکزی خیال اور مقصد دُکھ اُٹھانے کی مشکل کے گرد گھومتا ہے۔بالخصوص ایمان کیلئے دُکھ اُٹھانے کی صورت میں یہ خط ایک راہنما کتاب کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ مسیحیوں کو اس دشمن دنیا میں کس طرح پردیسیوں اور خدا کے ایلچیوں کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیے (۱:۱،۱۳۔۲۱؛ ۲:۱۱۔۱۲؛ ۳:۱۴،۱۷؛ ۴:۱،۱۳،۱۵،۱۶،۱۹)۔

اس خط میں بہت سے خاص مقاصد پائے جاتے ہیں۔یہ خط ایمانداروں کو ایذا رسانی کے دوران ہدایت فراہم کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے:(۱) مسیح کے آنے والے مکاشفہ اور اُسکی نجات پر توجہ دلانے کے ذریعہ (۱:۳۔۱۲)؛ (۲) مصیبت میں مسیح کی پیروی کرنے کے ذریعہ جو اُنکے لئے کامل نمونہ تھا (۲:۲۱۔۲۴) اور (۳) خدا کے خاص لوگوں کے طور پر اپنے بلاوے کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرنے کے ذریعہ بے دین دنیا میں اچھا نمونہ قائم کرنا (۲:۴۔۱۲؛ ۴:۱۔۱۹)۔دوسرے مقاصد میں تعلیم اور عمل کے درمیان ضروری رابطہ کو ظاہر کرنا شامل ہے (۵:۱۲) اور دیندارانہ قیادت اور خدا کے گلہ کی گلہ بانی کرنے کی حوصلہ افزائی شامل ہے (۵:۱۔۴)، جو کلیسیائی خدمت میں ایک اہم ترین جزو ہے تاکہ وہ اس بے دین دنیا میں موثر طور پر کام کر سکے۔

ا۔پطرس میں مسیح کی جھلک :

یہ کتاب مسیح کی شخصیت اور کام کے بیانات سے بھری پڑی ہے۔مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث، مسیحیوں کے پاس''ایک زندہ اُمید''اور''غیر فانی میراث'' ہے (۱:۳۔۴)۔بہت سی جگہوں پر، پطرس آنے والے جلال اور مسیح کے مکاشفہ کی بات کرتا ہے (۱:۷،۱۳؛ ۴:۱۳؛ ۵:۱)۔وہ مسیح کے خدا کے برہ کے طور پر کام اور شخصیت کا بھی ذکر کرتا جس نے ہمارے گناہ صلیب پر اُٹھانے کے ذریعہ ہمیں رہائی بخشی (۱:۱۸۔۱۹؛ ۲:۲۴)، مسیح کو دُکھ اُٹھانے والے کے کامل نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہے (۲:۲۱۔۲۴) اور (۳) اور مسیح کو عظیم چرواہا اور ایمانداروں کے محافظ کے طور پر پیش کرتا ہے (۲:۲۵؛ ۵:۴)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ ایمانداروں کی نجات (12-1:1)

الف۔ تسلیمات (2-1:1)

ب۔ آئندہ کی اُمید اور حالیہ مشکلات (9-3:1)

ج۔ موجودہ نجات اور ماضی کا مکاشفہ (12-10:1)

۲۔ ایمانداروں کی تقدیس (12:2-13:1)

الف۔ پاکیزگی کیلئے بلاہٹ (21-13:1)

16-13:1 21-17:1

ب۔ سرگرمی سے ایک دوسرے سے محبت کرنے کی بلاہٹ (25-22:1)

ج۔ کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہونے کی بلاہٹ (3-1:2)

د۔ روحانی قربانیاں گذراننے کی بلاہٹ (10-4:2)

8-4:2 10-9:2

ہ۔ جسمانی خواہشات سے باز رہنے کی بلاہٹ (12-11:2)

۳۔ ایمانداروں کی تابعداری (12:3-13:2)

الف۔ حکومت کی تابعداری (17-13:2)

ب۔ کاروبار میں تابعداری (20-18:2)

ج۔ شادی میں تابعداری (25-21:2)

د۔ زندگی کے تمام شعبوں میں تابعداری (8-1:3)

ہ۔ تمام شعبہ ہائے زندگی میں اطاعت (12-9:3)

۴۔ ایماندروں کی مصیبتیں (14:5-13:3)

الف۔ مصیبتوں میں صبر کی ضرورت (17-13:3)

ب۔ دُکھ اُٹھانے میں مسیح کا نمونہ (6:4-18:3)

22-18:3 6-1:4

ج۔ دُکھ اُٹھانے کیلئے احکامات (19-7:4)

11-7:4 19-12:4

د۔ دُکھ اُٹھانے میں حفاظت کرنے والے (11-1:5)

5-1:5 11-6:5

ہ۔ نتیجہ یا کلماتِ برکات (14-12:5)

۲۔پطرس

(مسیح: کلام کی آسودگی)

مصنف اور کتاب کا نام:

مصنف واضح طور پر اپنی شناخت بطور شمعون پطرس کرتا ہے (۱:۱)۔ بہت سے اور داخلی اثبات پطرس کے مصنف ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ انتہائی شخصی حصّہ میں مرتے ہوئے کلیسیائی بزرگ کی آخری باتوں کو بیان کیا گیا ہے، وہ اپنا ذکر کرتے ہوئے صیغہ واحد متکلم (۱:۱۴) استعمال کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اُس نے مسیح کی صورت تبدیل ہونے کے منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا (۱:۱۶۔۱۸ موازنہ کریں متی ۱۷:۱۔۵)۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ اُسکے قارئین کیلئے اسکا دوسرا خط ہے (۳:۱) اور پولس رسول کے ساتھ اپنے شخصی تعلق کو ظاہر کرتے ہوئے اُسے ''ہمارا پیارا بھائی'' کہتا ہے (۳:۱۵)۔ اس خط کو 'دوسرا خط' کہا گیا ہے تاکہ اس کے پہلے خط سے فرق کو واضح کرے۔

پطرس نے یہ خط اُن ایمانداروں کو لکھا (۳:۱) جن کو اُس نے پہلا خط لکھا تھا۔ یہ آخری عہد نامہ ایک آگاہی اور ''آخری زمانہ'' کا خط ہے (۱:۱۴؛ ۲:۱۔۲۲؛ ۳:۳)۔ وہ اُن مسیحیوں کو خط لکھ رہا تھا جن کو ویسا ہی قیمتی ایمان سونپا گیا تھا، بلاشبہ یہودی اور غیر یہودی کلیسیاؤں کو جو ''پنطس، گلتیہ، کپدکیہ، آسیہ اور بتونیہ میں تھیں'' (۱۔پطرس ۱:۱)۔

سنِ تحریر: 67-68 عیسوی :

ایک طرح کے الوداعی خط کے طور پر، پطرس نے اپنی زندگی کے اختتام پر یہ خط لکھا (۱:۱۲۔۱۴)۔ ابتدائی کلیسیائی مورخ یوسیبس کے مطابق پطرس نیرو کی ایذارسانی کے دوران شہید ہوا (۶۷۔۶۸ عیسوی کے قریب)۔ یہ خط بہت ممکن ہے کہ انہی سالوں میں سے ایک سال کے دوران لکھا گیا ہو۔

مرکزی خیال اور مقصد :

جیسے پولس رسول نے اپنی زندگی اور خدمت کے آخری سالوں میں آنے والی برگشتگی کے خطرات سے آگاہ کیا (۲۔تیمتھیس) اسی طرح پطرس نے بھی جھوٹے اُستادوں کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیشِ نظر آگاہ کیا جیسا کہ نبیوں نے، خود خداوند نے اور اُسکے رسولوں نے پیشگوئی کی تھی (۲:۱؛ ۳:۱۔۳)۔ اس مختصر خط کا مقصد کلیسیا کو درپیش خطرات سے آگاہ کرنا تھا، بالخصوص بڑھتے ہوئے جھوٹے اُستادوں سے۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ خدا نے وہ سب کچھ مہیا کیا تھا جو دینداری کی زندگی بسر کرنے کیلئے ضروری تھا (۱:۳)، ۲۔پطرس میں قارئین سے پُر جوش درخواست کی گئی ہے کہ وہ مسیح میں بڑھیں اور مضبوطی حاصل کریں اور کاہل اور بے پھل نہ ہوں (۱:۸) اور اس بات کی بنیاد پر بڑھتے ہوئے جھوٹے اُستادوں کی لہر کے خلاف اپنی حفاظت کریں۔ اُس نے یہ سوچتے ہوئے ایسا کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زمین پر اُسکا تھوڑا وقت تھا (۱:۱۳۔۱۵) اور مسیح کے بدن کو اس وقت اس خطرے کا سامنا تھا (۲:۱۔۳)۔ پس پطرس چاہتا تھا کہ اُنکی یادوں کو تازہ کرے اور اُنکی سوچ کو متحرک کرے (۱:۱۳؛ ۳:۱۔۲) کہ اُن کے ذہنوں میں اُسکی تعلیم پختہ ہو (۱:۱۵)۔ ایسا کرنے کیلئے اُس نے بڑے احتیاط سے پختہ ایمانداروں کا ذکر کیا، اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ نجات دہندہ کے فضل اور علم میں ترقی کریں (۱:۲۔۱۱؛ ۳:۱۸)۔

جھوٹے اُستادوں کا مقابلہ کرنے کیلئے مزید بنیاد فراہم کرتے ہوئے پطرس نے خدا کے کلام کی نوعیت کو پختہ بنیاد کے طور پر بیان کیا (۱:۱۲۔۲۱) اور پھر جھوٹے اُستادوں کے آنے کے خطرات کے خلاف آگاہ کیا جن کو وہ کسی یقینی سزا کے متعلق بھی وہ بڑے احتیاط سے بیان کرتا ہے (۲:۱۔۲۲)۔ آخر میں اُس نے اپنے قارئین کی حوصلہ افزائی کی کہ مسیح یقیناً دوبارہ آئے گا (۳:۱۔۱۶)، مسیح خداوند کی آمد پر آخری زور دینے کے ساتھ پطرس نے آخری چیلنج کیا۔

''پس اے عزیزو! چونکہ تم ان باتوں کے منتظر ہو اسلئے اُسکے سامنے اطمینان کی حالت میں بیداغ اور بے عیب نکلنے کی کوشش کرو.... پس اے عزیزو! چونکہ تم پہلے سے آگاہ ہو، اسلئے ہوشیار رہو تا کہ بے دینوں کی گمراہی کی طرف کھنچ کر اپنی مضبوطی کو چھوڑ نہ دو۔ بلکہ ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔ اُسی کی تمجید اب بھی ہو اور ابد تک ہوتی رہے۔ آمین''۔

۲۔پطرس میں مسیح کی جھلک :

پطرس مسیح کو زندگی کے سرچشمہ اور دینداری کے طور پر بیان کرتا ہے اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے، وہ مسیح کو چار مرتبہ ''خداوند اور نجات دہندہ'' کے طور پر بیان کرتا ہے اور چودہ مرتبہ اُسے ''خداوند'' کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔مزید برآں وہ مقدس پہاڑ پر مسیح کی صورت تبدیل ہونے کا ذکر کرتا ہے اور نجات دہندہ کی دوسری آمد پر نظر کرتا ہے۔ اُس وقت پوری دنیا وہ کچھ دیکھے گی جو پطرس اور باقی دو رسولوں کو مقدس پہاڑ پر دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

ا۔ تسلیمات (2-1:1)

۲۔ مسیحی کردار میں پروان چڑھنا (21-3:1)

الف۔ ایمان کی مضبوطی (11-3:1)

4-3:1 8-5:1 11-9:1

ب۔ ایمان کی بنیادیں (21-12:1)

15-12:1 18-16:1 21-19:1

۳۔ جھوٹے اُستادوں کا مجرم ٹھہرایا جانا (22-1:2)

الف۔ اُنکا خطرہ اور رویہ (3-1:2)

ب۔ اُنکی تباہی اور اُنکا مجرم ٹھہرایا جانا (10-4:2)

ج۔ اُنکا ذکر اور خصوصیات (22-11:2)

۴۔ مستقبل کیلئے منصوبہ اور اعتماد (18-1:3)

الف۔ جھوٹے اُستادوں کی تحقیر (7-1:3)

2-1:3 7-3:3

ب۔ خداوند کے دن کے آنے میں تاخیر (9-8:3)

ج۔ خداوند کے دن کے بعد کی ہلاکت (13-10:3)

د۔ خطرات کے پیشِ نظر جانفشانی کرنے کی ضرورت (18-14:3)

ا۔یوحنا

(مسیح: خدا کی محبت)

مصنف اور کتاب کا نام:

اگرچہ خط میں مصنف کا نام نہیں پایا جاتا تو بھی روایت کے مطابق یوحنا رسول کو اس خط کا مصنف قرار دیا گیا ہے۔مصنف نجات دہندہ کے اصل گواہوں میں سے ایک تھا جو اُسے گہرے طور پر جانتے تھے (۱:۱۔۵)۔

خط کے شروع سے آخر تک بہت سی آیات ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ یوحنا ایمانداروں کو لکھ رہا تھا (۲:۱۔۱۲۔۱۴،۱۹؛ ۳:۱،۵:۱۳) لیکن یوحنا نے کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کون

لوگ تھے اور کہاں رہتے تھے۔ اس حقیقت سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ یہ خط بہت سی مختلف کلیسیاؤں میں بھیجا گیا۔ تاہم یہ افسس کے آس پاس کی کلیسیائیں تھیں اسلئے کہ ابتدائی مسیحی مصنفین نے یوحنا کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ اپنے آخری دنوں میں افسس کے اندر تھا۔

وثوق سے کہا جاتا ہے کہ ا۔ یوحنا کے خط کو سب سے پہلے آسیہ کے صوبہ (جدید ترکی) میں استعمال کیا گیا جہاں افسس شہر تھا۔ اسکندریہ کا کلینٹ (پہلی صدی کا پاسبان) اشارہ کرتا ہے کہ یوحنا نے پورے صوبے میں پھیلی ہوئی بہت سی مختلف کلیسیاؤں میں خدمت گزاری کا کام سرانجام دیا۔ لہٰذا شاید ایسا سمجھا جا سکتا ہے کہ ا۔ یوحنا آسیہ کے صوبہ کی کلیسیاؤں کیلئے بھیجا گیا۔

سنِ تحریر: ۸۵۔۹۰ عیسوی

اسکی اور دوسرے خطوط کی تاریخ کا تعین کرنا مشکل ہے لیکن بہت سے مرکزی خیالات اور الفاظ بہت حد تک یوحنا کی انجیل سے ملتے جلتے ہیں، اسلئے یہ بات اخذ کرنا مناسب ہوگا کہ یہ خط انجیل کے بعد لکھا گیا لیکن ۹۵ عیسوی میں دومیتیان کی طرف سے دی جانے والی ایذا رسانی سے پہلے لکھا گیا ہوگا۔ لہٰذا مناسب تاریخ کہیں ۸۵۔۹۰ عیسوی کے درمیان ہے۔

مرکزی خیال اور مقصد :

خط کا مرکزی خیال خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ خدا کے ساتھ رفاقت ہے (۱:۳۔۷)۔ اس بدعت کے پیشِ نظر جسکا ایمانداروں کو سامنا تھا، بیشک جو غناسطیت کی ابتدائی صورت تھی (غناسطیت ایک ایسا عقیدہ تھا جس میں اس بات پر ایمان رکھا جاتا تھا کہ تمام مادہ بُرا ہے اور آزادی صرف علم کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی تھی، یوحنا نے خدا کے ساتھ رفاقت کی نوعیت کو بیان کرنے کیلئے لکھا جسے نور، محبت اور زندگی کے طور پر بیان کیا گیا۔ خدا نور ہے (۱:۵)، خدا محبت ہے (۴:۸،۱۶) اور خدا زندگی ہے (۱:۱۔۲، ۵:۱۱۔۱۳)۔ پھر خدا کے ساتھ رفاقت میں چلنے سے مُراد ہے ایسے نور میں چلنا جو اُسکی زندگی، دوسروں کیلئے اُسکی محبت اور اُسکی راستبازی کا تجربہ حاصل کرنے میں راہنمائی کرتا ہے۔ پس خط بہت سے امتحانات اور رفاقت کے اثبات مہیا کرتا ہے، اگرچہ کچھ لوگ اُنہیں نجات کے امتحانات کے طور پر دیکھتے ہیں لیکن مرکزی خیال: جھوٹے اُستادوں کی تعلیم اور بطورِ ایماندار اُسکے قارئین کی فطرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ بہتر ہے کہ ان کو رفاقت کے امتحانات یا اثبات کے طور پر دیکھا جائے، نجات دہندہ کے ساتھ شخصی رفاقت کے باعث اُسکو جاننے کا امتحان جس سے ایمانداروں کے اندر نجات دہندہ کی تبدیل شدہ زندگی کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ایماندار جس قسم کی بدعت کا سامنا کررہے تھے اسکا تعین کرنا مشکل ہے لیکن ا۔ یوحنا کے فہرستِ مضامین سے پتہ چلتا ہے کہ اس بدعت میں تجسم کی حقیقت سے انکار کیا جاتا تھا اور دعویٰ کیا جاتا تھا کہ گناہ آلودہ رویہ خدا کیساتھ رفاقت کے درمیان رکاوٹ کا باعث نہیں تھا۔ پس یوحنا نے اپنے ''چھوٹے بچوں'' کو کم ازکم پانچ وجوہات کی بنا پر لکھا (۲:۱،۱۸،۲۸؛ ۳:۷،۱۸؛ ۵:۲۱) (۱) تاکہ حقیقی رفاقت کو ترقی دے (۱:۳ آخری حصّہ)؛ (۲) تاکہ پوری خوشی سے لطف اندوز ہوں (۱:۴)؛ (۳) تاکہ حقیقی رفاقت کے ذریعہ پاکیزگی میں آگے بڑھیں (۱:۶۔۲:۲)؛ (۴) تاکہ جھوٹی تعلیم سے بچائے اور نگہبانی کرے (۲:۱۸۔۲۷) اور (۵) تاکہ یقین دہانی کرائے (۵:۱۱۔۱۳)۔

ا۔ یوحنا میں مسیح کی جھلک:

یہ خط ایمانداروں کی زندگیوں میں نجات دہندہ کی موجودہ خدمت کو نمایاں طور پر بیان کرتا ہے اور اُسکی دوسری آمد کی اُمید کو بیان کرتا ہے۔ اُسکا خون مسلسل ایک ایماندار کو تمام گناہ سے دھوتا رہتا ہے (۱:۷) اور شخصی گناہوں اور گناہ کے اقرار پر تمام ناراستی سے پاک کرتا ہے (۱:۹) بیشک یہ خط اعلان کرتا ہے کہ مسیح باپ کے سامنے ہمارا راست وکیل ہے (۲:۱) اور نہ صرف ایمانداروں کیلئے ایک قربانی ہے بلکہ ساری دنیا کیلئے بھی (۲:۲)، یہ یسوع ہی مسیح ہے جو جسم میں ہوکر آیا (۲:۲۲؛ ۴:۲۔۳)، وہ پانی اور خون کے باعث آیا، یہ حوالہ اُسکے بپتسمہ اور صلیب کے متعلق ہے (۵:۶) اور وہ دوبارہ آرہا ہے جب ہم اُسے دیکھیں گے اور اُسکی مانند ہوں گے (۲:۲۸۔۳:۳)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ تعارف اور خط کا مقصد (1:1-4)

۲۔ رفاقت کیلئے اہم شرائط (1:5-2:2)

الف۔ نور میں چلنا (1:5-7)

ب۔ گناہ کا اقرار (1:8-2:2)

1:8-10   2:1-2

۳۔ رفاقت کے ساتھ ملتا جلتا رویہ (2:3-27)

الف۔ رفاقت کی نوعیت۔ مسیح کی مانند ہونا (2:3-11)

2:3-6   2:7-11

ب۔ رفاقت کا حکم۔ دنیا سے محبت نہ رکھنا (2:12-17)

2:12-14   2:15-17

ج۔ رفاقت کیلئے آگاہیاں۔ مخالفِ مسیح کے خلاف حفاظت کرنا (2:18-27)

2:18-25   2:26-27

۴۔ رفاقت کی خوبیاں (2:28-5:3)

الف۔ ہمارے نقطۂ نظر سے پاکیزگی (2:28-3:3)

2:28-29   3:1-3

ب۔ مسیح کی موت کے نقطۂ نظر سے راستبازی کو عمل میں لانا (3:4-24)

3:4-10   3:13-22

3:11-12   3:23-24

ج۔ روحوں کو آزمانا (4:1-6)

4:1-3   4:4-6

د۔ رفاقت کا نمونہ، ویسے محبت رکھنا جیسے مسیح نے رکھی (4:7-5:3)

4:7-14   4:15-21   5:1-3

۵۔ رفاقت کے نتائج (5:4-21)

الف۔ دنیا پر فتح (5:4-5)

ب۔ مسیح کی صداقت کی تصدیق (5:6-12)

ج۔ ایماندار کی نجات کی تصدیق (یقین دہانی) (5:13)

د۔ جواب شدہ دعاؤں کی تصدیق (5:14-17)

ہ۔ موجودہ گناہ پر فتح (5:18-21)

۲۔ یوحنا

(مسیح: مجسم خدا)

مصنف اور کتاب کا نام:

اگر چہ بیان نہیں کیا گیا تو بھی مصنف یوحنا ہی ہے۔ وہ صرف خود کو بزرگ کے طور پر پیش کرتا ہے جو یوحنا کی انجیل اور ا۔ یوحنا کے خاموش مصنف کے ساتھ موافقت رکھتا ہے۔ یہ وہی تعارف ہے جو ۳۔ یوحنا کے خط کے مصنف نے استعمال کیا۔ جبکہ وہ صرف خود کو "بزرگ" کے طور پر ظاہر کرتا ہے، جس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ بے حد معروف تھا اور خط کو حاصل کرنے والوں کے ساتھ اُسکے اچھے تعلقات تھے۔ یہ بزرگ کی خدمت کیلئے باقاعدہ لقب تھا لیکن یہ بات زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے کہ وہ اُسے ایک شخصی لقب کے طور پر استعمال کر رہا تھا جس کے حوالہ سے اُسکے قارئین اُسے بہتر طور پر جانتے تھے۔

کتاب کو روایتی طور پر یوحنا رسول کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے، اس لیے اس خط کو ۲۔ یوحنا کا خط کہا جاتا ہے۔ یہ خط **"ایک برگزیدہ خاتون اور اُسکے بچوں"** کو مخاطب کرتا ہے (۱:۱، ۴۔۵)۔ ان قارئین کی مختصر شناخت کو بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔

سن تحریر: 85-90 عیسوی

اس خط کا سنِ تحریر بتانا مشکل ہے لیکن اس خط کے حالات اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید ۲۔ یوحنا کا خط پہلے خط کے قریب قریب ہی لکھا گیا (85-90 عیسوی)۔ مندرجہ بالا یکسانیت سے یعنی یہ آیت بہ آیت ظاہر ہوتی ہے (ا۔ یوحنا کی تاریخ پر کی گئی بحث پڑھیں)۔

مرکزی خیال اور مقصد:

۲۔ یوحنا کا مرکزی خیال رسول کی فکر مندی ہے کہ اُسکے قارئین رسولی عقیدہ کی سچائی پر چلتے رہیں اور احکام کے مطابق زندگی بسر کریں (۱:۴۔۶)۔ **"کیونکہ بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مجسم ہو کر آنے کا اقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا اور مخالفِ مسیح یہی ہے۔"** (۱:۷)، یوحنا اُنہیں اُن لوگوں کی بدکارانہ دھوکہ دہی سے بچانے کیلئے لکھ رہا تھا جو مسیح کی تعلیم پر قائم رہنے سے انکار کرتے تھے اور سچائی سے ہٹ گئے تھے (۱:۹)۔ اسی سے مطابقت رکھتے ہوئے دو اور مقاصد دیکھے جا سکتے ہیں: (۱) اُس نے اپنے قارئین کو اس لیے لکھا تا کہ وہ اپنا پورا اجر نہ کھویں (۱:۹) اور (۲) تا کہ اُنہیں واضح ہدایات دے سکے کہ اُنہیں جھوٹے استادوں کو اپنے گھروں اور کلیسیاؤں میں کیسے ملنا ہے اور اُنہیں کیسے مسیحی سلام کرنا ہے۔ یوحنا ہرگز یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جھوٹے اُستادوں کو اپنے گھروں یا کلیسیاؤں میں آنے کی اجازت دیں اور یہ اُنہیں سچائی کی تعلیم دینے والے اُستادوں کے طور پر تسلیم کریں۔ یوحنا اُنہیں یہ نہیں بتا رہا تھا کہ وہ اُن کو نقصان پہنچائیں یا اُنہیں گواہی دینے سے روکیں۔

۲۔ یوحنا میں مسیح کی جھلک:

ا۔ یوحنا کی طرح، ۲۔ یوحنا میں تجسم کے بائبلی عقیدہ کا تحفظ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اُس نے اُن سب کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے یہ خط لکھا جو یسوع مسیح میں آنے سے انکار کرتے تھے۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

ا۔ تمہید اور تسلیمات (1:1-3)

۲۔ سچائی پر چلنے کیلئے تعریفی الفاظ (4:1)

۳۔ ایک دوسرے سے محبت جاری رکھنے کا حکم (6-5:1)

۴۔ جھوٹے اُستادوں کے خلاف خبرداری اور ہدایات (11-7:1)

۵۔ اختتامی باتیں اور تسلیمات (13-12:1)

۳۔ یوحنا

(مسیح: نام)

مصنف اور کتاب کا نام:

یوحنا رسول ہی اس خط کا بھی مصنف ہے ۲ اور ۳۔ یوحنا میں یوحنا خود کو ''بزرگ'' کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس بات پر بھی غور کریں کہ دونوں خطوط میں ایک جیسے جملے پائے جاتے ہیں: ''سچائی کے سبب سے سچی محبت'' (۱:۱ دونوں خطوط میں) تقریباً ایک جیسے الفاظ اور حق پر یا سچائی میں چلتے ہوئے'' (۱:۴ دونوں خطوط میں)۔

واضح طور پر یہ یوحنا کا انتہائی شخصی خط ہے۔ یہ خط ''پیارے گیئس'' کو اُن کلیسیائی مشکلات کے حوالہ سے لکھا گیا جنکا اُسے سامنا ہوا تھا۔ خط حاصل کرنے والے کے متعلق اس سے زیادہ علم نہیں کہ وہ ایشیائے کوچک کی کلیسیاؤں میں جانا پہچانا شخص تھا جہاں یوحنا نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں خدمت سرانجام دی۔ گیئس عہدِ جدید کا ایک معروف نام ہے۔ رومیوں ۱۶: ۲۳ میں اس کے نام کا ذکر ہے (کرنتھس کا گیئس) اعمال ۱۹: ۲۹ (مکدنیہ کا گیئس) اور اعمال ۲۰: ۴ (دربے کا گیئس) لیکن ان میں سے کسی گیئس کو یوحنا کے ساتھ نہیں ملایا جاسکتا۔

سنِ تحریر: 85-90 عیسوی

ایک بار پھر ۱، ۲ یوحنا میں پائی جانے والی مشترکہ باتوں سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان خطوط کا سنِ تحریر کہیں 85-90 عیسوی کے درمیان ہے۔

مرکزی خیال اور مقصد:

یوحنا گیئس کو سفر کرنے والے مسیحی کارکنان (مشنری حضرات) کی مہمان نوازی اور جسمانی مدد کے معاملہ کے متعلق لکھتا ہے، بالخصوص جب وہ اجنبی ہوں۔ مرکزی خیال اس اختلاف کے گرد گھومتا ہے جو گیئس کی خدمت اور سچائی پر چلنے والے شخص کے طور پر مسیحی محبت کی دریا دلی اور دیترفیس کے خودغرضانہ رویہ کے درمیان پایا جاتا تھا، جس نے سچائی پر چلنے کی بجائے یوحنا کی باتوں کو رد کیا تھا اور خود کو بڑا بنانے کے درپے تھا (۱: ۹)۔

اس خط میں بہت سے مختلف مقاصد پائے جاتے ہیں: (۱) گیئس کو حکم دے (۱: ۱۔۶ الف)، (۲) اُن مسیحی کارکنان کی مدد جاری رکھنے کیلئے ہدایت اور حوصلہ افزائی کرے جن کو یوحنا نے واقعی بھیجا تھا (۱: ۶ ب۔۸)، (۳) تاکہ دیترفیس کو اُسکے خودنما رویہ پر ملامت کرے (۱: ۹۔۱۱)، (۴) دیمتیریس کو ہدایت کرے (۱: ۱۲) اور (۵) گیئس کو یوحنا کی خواہش اور ارادہ سے آگاہ کرے جو ملاقات کا خواہشمند تھا مشکلات کا سامنا کرے (۱: ۱۰ الف، ۱۳۔۱۴)۔

۳۔ یوحنا میں مسیح کی جھلک:

جبکہ یسوع مسیح کا نام براہ راست ظاہر نہیں کیا گیا، تو بھی اس کا اس طرح ذکر کیا گیا ہے ''کیونکہ وہ اس نام کی خاطر نکلے ہیں''۔ بیشک یہ حوالہ یسوع مسیح کیلئے خدمت کرنے سے متعلق ہے (اعمال ۵: ۴۰۔۴۱) جہاں جملے میں بالکل ایسے ہی الفاظ پائے جاتے ہیں (۵: ۴۱)۔ پولس رومیوں ۱: ۵ میں ایسے ہی الفاظ استعمال کرتا ہے۔ ۱۔ یوحنا ۲: ۱۲ میں یوحنا نے لکھا ''اُسکے نام (مسیح یسوع) سے تمہارے گناہ معاف ہوئے''۔ یوحنا کی انجیل میں بھی ''یسوع کے نام پر'' ایمان لانے کے متعلق حوالہ پایا جاتا ہے'' (یوحنا ۱: ۱۲، ۳: ۱۸)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ تسلیمات اور تعارف (1:1)

۲۔ گیئس کی تعریف (1:2-8)

الف۔ اُسکی دینداری (1:2-4)

ب۔ اُسکی سخاوت (1:5-8)

۳۔ دیترفیس کا رد کیا جانا (1:9-11)

الف۔ اُسکی خود غرضانہ خواہش (1:9)

ب۔ اُسکی خود غرضانہ سرگرمیاں (1:10-11)

۴۔ دیمیتریس کی تعریف (1:12)

۵۔ اختتامی باتیں (1:13-14)

یہوداہ

(مسیح: نسلِ انسانی کیلئے حفاظت)

مصنف اور کتاب کا نام:

مصنف خود کو یہوداہ کے طور پر بیان کرتا ہے (۱:۱)۔ یونانی زبان میں یہ لفظ Judas ہے۔ روایتی طور پر انگریزی ترجمہ میں اُسے ''Judas'' یہوداہ سے فرق بیان کرنے کیلئے ''Jude'' ترجمہ کیا گیا، جس نے یسوع سے غداری کی تھی۔ مصنف خود کو یعقوب کے بھائی اور یسوع مسیح کے اسیر خادم کے طور پر بیان کرتا ہے۔ متی ۱۳:۵۵ اور مرقس ۶:۳ میں یہوداہ (Jude) کو یسوع کے سوتیلے بھائی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس بات پر غور کرنا مدد کا باعث ہوگا کہ:

''اگرچہ یہوداہ یسوع کا سوتیلا بھائی تھا تو بھی وہ خود کو بڑی حلیمی سے یعقوب کے ساتھ ملاتا ہے جو اُسکا سگا بھائی تھا۔ سب سے پہلے خود کو یسوع مسیح کے غلام کے طور پر بلانے کے باعث، وہ یقیناً یہ نہیں چاہتا کہ کوئی اُسے جسمانی تعلقات کے حوالہ سے پہچانے۔ وریں اثناء ضروری تھا کہ وہ خود کو مزید متعارف کروائے۔ پہلی صدی میں یہوداہ (Jude) ایک عام نام تھا (یسوع کے دو شاگردوں کا یہ نام تھا جن میں سے ایک نے غداری کی)، اس لیے مزید معلومات کی ضرورت کے پیشِ نظر وہ بیان کرتا ہے کہ وہ یعقوب کا بھائی ہے''۔

ایسا نظر آتا ہے کہ یہوداہ تمام مسیحیوں سے ہمکلام تھا، نہ کہ لوگوں کے کسی خاص گروہ سے۔ خط سادگی سے بیان کرتا ہے **''اُن بلائے ہوؤں کے نام جو خدا باپ میں عزیز اور یسوع مسیح کیلئے محفوظ ہیں''** (۱:۱)۔ بعد ازاں وہ اُنہیں ''عزیز'' یا ''پیارے دوست'' کہہ کر مخاطب کرتا ہے (۱:۳)۔

سنِ تحریر: 70-80 عیسوی

اگرچہ مواد ۲۔ پطرس سے بہت ملتا جلتا ہے تو بھی یہوداہ اور ۲۔ پطرس کے خط میں پایا جانے والا سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ جہاں پطرس یہ آگاہی بخشتا ہے کہ ''جھوٹے استاد آئیں گے'' (۲۔ پطرس ۲:۱) وہاں یہوداہ یہ بیان کرتا ہے کہ ''بعض ایسے شخص چپکے سے ہم میں آملے ہیں'' (۱:۴)۔ ۲۔ پطرس مشکل کا ذکر کرتا ہے اور یہوداہ اس کے موجود

ہونے کو بیان کرتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہوداہ کا خط ۲۔ پطرس کے خط کے بعد لکھا گیا۔ اگر ۲۔ پطرس کی تاریخ تقریباً 67-68 عیسوی کے قریب ہے تو پھر یہوداہ تقریباً 70-80 عیسوی کے قریب لکھا گیا ہوگا۔

مرکزی خیال اور مقصد:

یہوداہ ہماری مشترکہ نجات کے متعلق لکھنے کا خواہاں تھا لیکن بہت سی جھوٹی تعلیمات کے پیدا ہونے اور کلیسیا کو درپیش خطرات کے باعث وہ مجبور ہوگیا کہ ایمانداروں کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ وہ جھوٹی تعلیمات کے خلاف اپنے ایمان کا دفاع کریں جو غناستک کے جاننے والوں کے ذریعہ چپکے سے کلیسیاؤں میں گھس آئی تھیں۔ غناستک ہر ایک مادہ چیز کو بُرا سمجھتے تھے اور ہر ایک روحانی چیز اُن کے نزدیک اچھی تھی۔ لہذا وہ اپنی روحانی زندگی کی تو فکر کرتے تھے لیکن بدن کو اجازت دیتے تھے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جو کرنا چاہے کرے، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہر قسم کی بے دینی کے شکار ہوگئے۔

اس سے یہوداہ کے دو بڑے مقاصد کو دیکھا جاسکتا ہے: (۱) بے دین لوگوں کے کاموں کو رد کرنا جو کلیسیاؤں کو ستانے پر تُلے اور ایمانداروں کو خراب کر رہے تھے اور (۲) ایمانداروں کی حوصلہ افزائی کرنا تھا کہ وہ مضبوطی سے قائم رہیں، ایمان میں بڑھتے جائیں اور اس سچائی کیلئے مقابلہ کریں جو رسول نے کلیسیا کے سپرد کی تھی۔

یہوداہ میں مسیح کی جھلک:

یہوداہ ہماری توجہ مسیح میں ایماندار کی حفاظت کی طرف مبذول کراتا ہے (۱:۲۴)، ابدی زندگی کی طرف جو مسیح دیتا ہے (۱:۲۱) اور اُسکی یقینی آمدِ ثانی کی طرف (۱:۲۱)۔ یہ ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے جو ہمیں خدا کے حضور آنے کے لائق بناتا ہے (۱:۲۵)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ تسلیمات اور مقصد (1:1-4)

۲۔ جھوٹے اُستادوں کو بے پردہ کرتے ہوئے اُن کا بیان کرنا (1:5-16)

الف۔ اُنکی ماضی کی عدالت (1:5-7)

ب۔ اُنکی حالیہ خصوصیات (1:8-13)

ج۔ اُنکی مستقبل کی عدالت (1:14-16)

۳۔ ایمانداروں کیلئے دفاع اور نصیحت (1:17-23)

۴۔ کلماتِ برکات (1:24-25)

چوتھا حصّہ:

نبوتی کتاب

مکاشفہ

(مسیح: آنے والا)

تعارف:

مکاشفہ کی کتاب کے ساتھ انسان کیلئے خدا کا مکاشفہ جو بائبل کی صورت میں دیا گیا مکمل ہوتا ہے۔ جیسے کہ پیدائش کی کتاب آغاز کی کتاب ہے، اسی طرح مکاشفہ کی کتاب تکمیل کی کتاب ہے۔ یہ آخری دور کے واقعات، خداوند کی آمدِ ثانی، اُسکے آخری دور میں بادشاہی کرنے اور ابدی حالت کے متعلق بتاتی ہے۔ جب ایک شخص بائبل کے مطالعہ میں آگے بڑھتا ہے تو اُسے بہت سے عظیم مرکزی خیالات سے متعارف کرایا اور اُن میں مضبوط کیا جاتا ہے جیسے کہ: آسمان اور زمین، گناہ، اُسکی لعنت اور مصیبت؛ انسان اور اُسکی نجات؛ ابلیس، اُسکی گراوٹ اور انجام؛ اسرائیل، اُسکا انتخاب، برکت اور تربیت؛ اقوام؛ بابل اور بابلیت؛ اور سلطنتیں اور سلطنت۔ آخر میں یہ تمام مرکزی خیالات مکاشفہ کی کتاب میں پایہ تکمیل کو پہنچتے اور تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

ہم اس کو چارٹ کی صورت میں یوں بیان کرتے ہیں:

مکاشفہ: بائبل کی تکمیل

پرانا اور نیا عہد نامہ

آسمان اور جہنم	مکاشفہ کی کتاب
انسان۔ تخلیق، گراوٹ، نجات	
گناہ۔ وفا، لعنت، دکھ	
شیطان۔ کردار، گراوٹ، انجام	
اقوام۔ نافرمانی، مذاہب	
اسرائیل۔ انتخاب، برکات، نظم وضبط	
موعودہ نجات دہندہ۔ کام، اُصول	
بادشاہت۔ وعدے، پروگرام	

مصنف اور کتاب کا نام:

خود کتاب کے مطابق مصنف کا نام یوحنا تھا (۱:۱،۴، ۹؛ ۲۲: ۸) وہ نبی تھا (۲۲: ۹) اور ایک ایسا راہنما تھا جو ایشیائے کوچک کی ان کلیسیاؤں میں جانا پہچانا جاتا تھا جن کو اُس نے مکاشفہ کی کتاب لکھی (۱: ۴)۔

روایتی طور پر یہ یوحنا، یوحنا رسول کے طور پر جانا جاتا تھا جو ہمارے خداوند کے شاگردوں میں سے ایک تھا۔ مکاشفہ کی کتاب کی طرزِ تحریر یوحنا کی انجیل سے مختلف ہے جو اس

کتاب کی نبوتی نوعیت سے جنم لیتی ہے۔

سنِ تحریر: 96 عیسوی

دومتیان نے 81-96 عیسوی میں روم میں سلطنت کی۔ ارینیس بتا تا ہے کہ یوحنا نے دومتیان کے دورِ حکومت کے دوران پتمس کے جزیرے سے لکھا اور ابتدائی کلیسیا کے مصنفین جیسے کہ اسکندریہ کا کلیمنٹ اور یوسیبس اس کی تصدیق کرتے ہیں، بیشتر علما یقین رکھتے ہیں کہ یہ کتاب 81-96 عیسوی کے درمیان لکھی گئی۔ یہ کتاب اس کتاب کو عہدِ جدید کی آخری کتاب کے طور پر پیش کرتی ہے جو یوحنا کی انجیل اور خطوط کے تھوڑی ہی دیر بعد لکھی گئی (۱،۲ اور ۳۔ یوحنا)۔

مرکزی خیال اور مقصد:

مکاشفہ کی کتاب میں، کتاب کا مرکزی خیال اس کشمکش کو بیان کرتا ہے جو بدی کو انسانی شخصیات کی صورت میں بیان کرتا ہے جسے شیطان اور عالمی نظام زور بخشتے ہیں اور خداوند ان دشمنوں پر فتح حاصل کرتا ہے تاکہ ہزار سالہ بادشاہت (مکاشفہ ۲۰ باب کی ہزار سالہ بادشاہت) اور ابدیت میں اپنی بادشاہت کو قائم کرے۔

یہ کتاب قاری اور سامعین (۱:۳) کو ان رویتوں کے ذریعہ جنہیں یوحنا پر ظاہر کیا گیا مناظر کے پیچھے لے جانے والی شیطانی فطرت اور بدی کے سرچشمہ کو ظاہر کرتی ہے۔ مکاشفہ کی کتاب فتح کی بدنی قوت کو بھی ظاہر کرتی ہے جو یہوداہ کے قبیلہ کے ببر میں، جو داؤد کی اصل ہے، پائی جاتی ہے۔ یہ ببر شیر ذبح کیا ہوا برہ بھی ہے لیکن بیشک زندہ، غضبناک ہے اور گناہ آلودہ اور باغی دنیا کے خلاف خدا کی عدالت کو جو پاک ہے نازل کرتا ہے۔

اس کتاب میں بہت سے اہم لوگوں اور شخصیات کا ذکر اُنکے کرداروں کے باعث کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے خداوند یسوع ہے، پھر یوحنا جو کتاب کا مصنف ہے لیکن دو گواہ بھی، سمندر سے نکلنے والے حیوان اور جھوٹے نبی کا اور آخر میں اُس دلہن کا ذکر ہے جو خداوند کے ساتھ واپس آتی ہے۔

مکاشفہ کی کتاب میں مسیح کی جھلک:

بیشک مکاشفہ کی کتاب ''یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے'' جو اُسکے جلال، حکمت اور قدرت (۱:۱۔۲۰)، کلیسیا پر اُسکے اختیار (۲:۱۔۳:۲۲) اور اُسکے دنیا کی عدالت کرنے کی قوت اور حق (۵:۱۔۱۹:۲۱) کو بیان کرتا ہے۔ مسیح کے مکاشفہ کے طور پر یہ کتاب بہت سے مختلف القاب سے بھری پڑی ہے۔ بالخصوص یہ یسوع مسیح کو (۱:۱) بطور سچا گواہ، مردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا، زمین کے بادشاہوں پر حاکم (۱:۵)، ابتدا اور انتہا (۱:۱۷)، جو زندہ ہے (۱:۱۸)، ابنِ خدا (۲:۱۸)، پاک اور برحق (۳:۷)، آمین، وفادار اور سچا گواہ، خدا کی خلق کا مبدا (۳:۱۴)، یہوداہ کے قبیلہ کا ببر، داؤد کی جڑ (۵:۵)، برہ (۵:۶)، سچا اور برحق (۱۹:۱۱)، کلام خدا (۱۹:۱۳)، بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند (۱۹:۱۶)، الفا اور اومیگا (۲۲:۱۳)، صبح کا روشن ستارہ (۲۲:۱۶) اور خداوند یسوع مسیح (۲۲:۲۱)۔

شخصی مطالعہ کے لئے: خاکہ

۱۔ دیباچہ (1:1-8)
- 1:1-3
- 1:4-8

۲۔ وہ چیزیں جو ختم ہو چکی ہیں (1:9-20)
- 1:9-11
- 1:12-16
- 1:17-20

۳۔ موجودہ چیزیں (2-3)
- الف۔ اُفسس کو پیغام (2:1-7)
- ب۔ سمرنہ کو پیغام (2:8-11)
- ج۔ پرگمن کو پیغام (2:12-17)
- د۔ تھواتیرہ کو پیغام (2:18-29)

ہ۔ سردیس کو پیغام(3:1-6) و۔ فلدلفیہ کو پیغام(3:7-13)

ز۔ لودیکیہ کو پیغام(3:14-22)

۴۔ آنے والی چیزیں(4:1-22:5)

الف۔ بڑی مصیبت کا دور(4:1-19:21)

ا۔آسمانی تخت(4:1-11)

4-1:4	11-5:4

۲۔سات مہروں والی کتاب اور شیر ببر بھی ہے(5:1-14)

5-1:5	10-6:5	14-11:5

۳۔ مہروں کی عدالتیں(6:1-17)

2-1:6	6-5:6	11-9:6
4-3:6	8-7:6	17-12:6

۴۔ درمیانی وقفہ: بڑی مصیبت سے رہائی حاصل کرنے والے(7:1-17)

3-1:7	12-9:7
8-4:7	17-13:7

۵۔ پہلے چار نرسنگوں کی عدالتیں(8:1-13)

2-1:8	9-8:8	13:8
5-3:8	11-10:8	
7-6:8	12:8	

۶۔ پانچواں اور چھٹا نرسنگا اور پہلے دو افسوس(9:1-21)

6-1:9	12:9	21-20:9
11-7:9	19-13:9	

۷۔ فرشتہ اور چھوٹی کتاب(10:1-11)

7-1:10	11-8:10

۸۔ ہیکل، دو گواہ اور ساتواں نرسنگا(11:1-19)

6-1:11	13-11:11	18-15:11
10-7:11	14:11	19:11

۹۔ جنگِ ملائیک (روحانی عالم کی جنگ)(12:1-17)

2-1:12	6-5:12	12-10:12
4-3:12	9-7:12	17-13:12

۱۰۔ حیوان اور جھوٹا نبی(13:1-18)

6-1:13	10-7:13	18-11:13

۱۱۔ خاص اعلانات(14:1-20)

5-1:14	12-9:14	20-17:14
7-6:14	13:14	
8:14	16-14:14	

۱۲۔ آخری سات آفات کا آغاز(15:1-8)

1:15	4-2:15	8-5:15

۱۳۔ پیالوں کی عدالت (21-1:16)

1:16	7-4:16	12:16
2:16	9-8:16	16-13:16
3:16	11-10:16	21-17:16

۱۴۔ مذہبی بابل کی عدالت (18-1:17)

7-1:17	14-8:17	18-15:17

۱۵۔ تجارتی بابل کی عدالت (24-1:18)

3-1:18	10-9:18	24-21:18
8-4:18	20-11:18	

۱۶۔ مسیح کی آمدِ ثانی (21-1:19)

4-1:19	10-9:19	21-19:19
6-5:19	16-11:19	
8-7:19	18-17:19	

ب۔ مسیح کی بادشاہت (ہزار سالہ) اور بڑا اسفید تخت (15-1:20)

۱۔ شیطان کا باندھا جانا (3-1:20)

۲۔ مقدسوں کی قیامت (6-4:20)

۳۔ گنہگاروں کی بغاوت (9-7:20)

۴۔ ابلیس کا انجام (10:20)

۵۔ گناہ گاروں کی عدالت (15-11:20)

ج۔ ابدی حالت (5:22-1:21)

۱۔ نئے یروشلیم کا نیچے اترنا (8-1:21)

4-1:21	8-5:21

۲۔ نئے یروشلیم کا بیان (27-9:21)

14-9:21	21-15:21	27-22:21

۳۔ نئے یروشلیم کی خوشیاں (5-1:22)

د۔ اختتامی الفاظ (21-6:22)

6:22	13-12:22	19-18:22
7:22	15-14:22	20:22
9-8:22	16:22	21:22
11-10:22	17:22	

باب 4
تفسیر کے بنیادی اُصول

تعارف:

چوتھا باب اسلئے مرتب کیا گیا ہے تا کہ طالبعلم کو تفسیر کے چار بنیادی قوانین اور پندرہ بنیادی اُصولوں سے متعارف کروایا جائے۔ اس باب میں قانون سے مُراد وہ مقررہ راہنما اُصول ہے جسے ہمیں کلام خدا کے مطالعہ کے دوران تمام وقت ملحوظِ خاطر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک اُصول قانون کا وہ ترکیبی جزو ہوتا ہے جو اسکے استعمال میں ضروری ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اُسے تمام اوقات میں لاگو کیا جائے۔ جیسے جیسے ہم اپنے مطالعہ کے اِس حصّہ میں آگے بڑھیں گے ویسے ویسے طالبعلم اس بات کو جانیں گے کہ اُنہیں اِس باب میں متعارف کروائے گئے مختلف اُصولوں کو کب اور کس طرح استعمال میں لانا ہے۔

خدا کے کلام کی درست تفسیر ایک ایسی دوڑ ہے جو زندگی بھر جاری رہتی ہے۔ کوئی ایسا کلیہ یا قاعدہ نہیں جو کسی شخص کو اس قابل بنا سکے کہ وہ بائبل کھولے اور چند منٹوں میں ہی کتابِ مقدس کے ہر ایک حصّہ کے معنی و مفہوم کو سمجھ سکے۔ طالبعلم کو اس قدر پریشان نہیں ہونا چاہئے کہ وہ سچائی کی تلاش کرنا ہی چھوڑ دے۔ خدا نے اپنے کلام میں کچھ مشکل باتیں کسی مقصد کے تحت رکھی ہیں تا کہ ہمیں رُوح القدس پر بھروسہ کرنا پڑے (۱۔کرنتھیوں ۳:۱۰۔۱۶)۔ جبکہ کچھ چیزوں کو سمجھنا آسان ہوسکتا ہے، کچھ باتوں کو ابدیت کے اس حصّہ میں نہیں سمجھا جائے گا (۱۔کرنتھیوں ۱۳:۱۲)۔

اگر خدا کے کلام کی تفسیر کسی کلیہ کی مدد سے کی جاسکتی تو پھر ایک غیر ایماندار شخص بھی خدا کے کلام کی تفسیر کرسکتا۔ خدا کی یہ خواہش ہے کہ اُس کے پیروکار اُسکی تلاش کریں (۲۔تیمتھیس ۲:۱۵)۔ برائے مہربانی ان قوانین اور اُصولوں کو بطورِ لازمی راہنما اُصول استعمال کریں لیکن رُوح القدس پر بھروسہ کریں کیونکہ صرف وہی آپکو کلام کی تمام سچائیوں کی طرف رہنمائی فراہم کرے گا (یوحنا ۱۶:۱۳)۔

درج ذیل فہرست اُن قوانین اور اُصولوں کا خلاصہ ہے جن کا ہم مطالعہ کرنے والے ہیں:

قانون اوّل: تمام نوشتوں کی تلاش و تحقیق کے بعد خدا اور یسوع مسیح کے متعلق حقائق اکٹھے کریں۔

الف۔ پہلا اُصول: خدا کی حقیقت کا مطالعہ کریں۔

ب۔ دُوسرا اُصول: اُس راہ کی تلاش کریں جو یسوع نے دکھائی ہے۔

قانونِ دوم: کلام کے کسی حصّہ کو واضح طور پر اپنا رہنما بنا کر استعمال کرتے ہوئے حقائق کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

الف۔ تیسرا اُصول: اس بات کو محسوس کریں کہ مکاشفہ بتدریج ہے۔

ب۔ چوتھا اُصول: لفظی طور پر تفسیر کریں۔

ج۔ پانچواں اُصول: خاص خاص باتوں پر غور کریں۔

د۔ چھٹا اُصول: ابتدائی پیروں کا مطالعہ کرنا۔

ہ۔ ساتواں اُصول: انسانی مرضی کو تسلیم کریں۔

و۔ آٹھواں اُصول: عہدوں کو یاد کریں۔

قانونِ سوم: کلام کے ایک حصّہ کا دوسرے حصّہ سے موازنہ کرتے ہوئے دانشمند بننے کی کوشش کریں۔

الف۔ نواں اُصول: دونوں حصّوں میں فرق باتوں پر غور کریں۔

ب۔ دسواں اُصول: متن پر غور کریں۔

ج۔ گیارہواں اُصول: تفسیر تقابلی طور پر کریں۔

د۔ بارہواں اُصول: ہم آہنگی دیکھیں۔

ہ۔ تیرہواں اُصول: تقسیم ادوار پر غور کریں۔

و۔ چودھواں اُصول: نبوت کے متعلق محتاط رویہ اختیار کریں۔

قانون چہارم: خدا کے کلام کا درست طریقہ سے اطلاق کرتے ہوئے مسیحی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔

الف۔ پندرھواں اُصول: درست اطلاق درست تفسیر کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ب۔ درست اطلاق کی طرف پانچ اقدام

ج۔ درست تفسیر کی راہ میں چھ رکاوٹیں د۔ اِطلاق کو نا کام بنانے کے آٹھ اُصول

<u>پہلا حصّہ</u>

قانون اوّل

قانونِ اوّل: تمام نوشتوں کی تلاش و تحقیق کے بعد خدا اور مسیح یسوع کے متعلق حقائق اکٹھے کریں۔

یہ قانون خدا کی حقیقت کی بنیادی خوبیوں کو تسلیم کرتا ہے جنہیں خدا کی صفات بھی کہا جاتا ہے اور یہ درست تفسیر کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ خدا کے جوہر پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا، نہ ہی اُس کا جوہر اپنے اجزاء میں غیر ہم آہنگ ہے۔ یہ قانون اس حقیقت پر مبنی ہے کہ ہم خدا کی عجیب فطرت کو جتنا زیادہ جانیں اور سراہیں گے (فلپیوں ۳:۱۰) اتنا زیادہ ہم اس بات کو مہارت سے جان سکیں گے کہ وہ کیا کہتا ہے۔

یہ حقیقت کہ باپ، بیٹا اور روح القدس سب کا ایک ہی جوہر تثلیث کا بائبلی ثبوت ہے۔ ''تثلیث'' کی اصطلاح اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ باپ، بیٹا اور روح القدس ایک خدا کے تین ظہور ہیں۔ ان کے بنیادی طور پر تین کردار ہیں۔ باپ منصوبہ ساز ہے (اعمال ۲:۲۳)، بیٹا نمائندہ ہے (یوحنا ۵:۳۶) اور روح القدس ظاہر کرنے والا ہے (یوحنا ۱۶:۱۳)۔ ممکن ہے کہ ہم اُن کے مختلف کرداروں کا مطالعہ کریں لیکن ہمیں تثلیث کو تقسیم کرنے کی کوشش ہرگز نہیں کرنی چاہئیے۔ صرف ایک ہی خدا ہے (استثنا ۶:۴)؛ چونکہ باپ، بیٹا اور روح القدس ان تمام صفات میں حصّہ دار ہیں جو کہ صرف خدا میں ہی ہو سکتی ہیں، اسلئے وہ سب خدا ہیں اور ایک ہیں۔ بعد میں آنے والے حصّوں میں ہم تثلیث کا تجزیہ زیادہ تفصیل سے کریں گے۔

الف: پہلا اُصول: خدا کے جوہر کا مطالعہ کریں:

دس بڑی خوبیاں/صفات ہیں جو خدا رکھتا ہے۔ ان خوبیوں کو زبانی یاد کرنا اور لگا تار دہراتے رہنا چاہئیے۔

۱۔ مقتدرِ اعلیٰ/حاکمیت اعلیٰ

خدا مقتدرِ اعلیٰ ہے یعنی وہ بادشاہ ہے اور بادشاہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ حاکمیتِ اعلیٰ، اعلیٰ اختیار کا محدود پیمانہ پر استعمال ہے۔ خدا کسی بھی بیرونی قوت سے بالاتر، پوری کائنات پر اعلیٰ اختیار رکھتا ہے۔ وہ خالق ہے تخلیق یا مخلوق نہیں (رومیوں ۱:۲۰، ۲۵)۔ اسلئے وہ اپنے منصوبہ، اپنے قوانین اور اپنی عدالت قائم کرنے پر اختیار رکھتا ہے۔ قصّہ مختصر یہ کہ اُسے اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کا اختیار ہے، اگرچہ اُس کے مقاصد کو سمجھنا مشکل ہے۔

۲۔ راستبازی

خدا ایک مکمل راستبازی ہے یعنی وہ ہر اعتبار سے کامل ہے۔ وہ ہر لحاظ سے راستبازی کا معیار ہے۔ وہ اخلاقی اعتبار سے مکمل ہے اور اُس نے ہمارے سامنے ایک معیار رکھا ہے جس کی ہمیں تقلید کرنی ہے (افسیوں ۵:۱)۔

۳۔عدل وانصاف

خدا عادل ہے یعنی وہ ہرلحاظ سے اور مکمل طور پر درست ہے۔خدا کا عدل وانصاف اُسکی راستبازی کے تقاضوں کا ردِعمل ہے۔خدا ''انسانوں کی عزت کرنے والا'' نہیں (رومیوں ۲:۱۱)، وہ طرفداری کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ جہاں گناہ (اُسکی شریعت کی عدولی) سر اُٹھاتا ہے (رومیوں ۵:۱۳)، وہاں اُس کا انصاف ضرور پورا ہوگا۔

۴۔محبت

خدا محبت ہے یعنی کامل اور غیر مشروط محبت اُس میں پائی جاتی ہے۔محبت کے معنی یہ ہیں کہ دوسروں کے لئے وہ کچھ کیا جائے جو درست اور بہترین ہے، چاہے ایسا کرتے ہوئے ہمارے احساسات ناخوشگوار ہی کیوں نہ ہوں۔مسیحیوں کو خدا کی محبت میں حصّہ دار بننا ہے اور اسے دوسروں تک پہنچانا ہے تاکہ سب لوگ خدا کو جانیں (یوحنا ۱۳: ۳۴۔۳۵)۔

۵۔ابدی زندگی

خدا ابدی زندگی ہے۔وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا۔ابدی زندگی کا کوئی آغاز یا اختتام نہیں ہوتا۔ہم مسیحی ہوتے ہوئے دراصل ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں جس کا نکتہء آغاز تو ہے لیکن اختتام نہیں۔خدا کی ابدی زندگی کا درس یہ ہے کہ اُسے کبھی موت نہ آئے گی۔

۶۔قادرِ مطلق،تمام تر قدرت واختیار والا

خدا قادرِ مطلق ہے۔وہ سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔اُس کے قادرِ مطلق ہونے کی ایک مثال اُس کے آسمان اور زمین کو خلق کرنے میں دکھائی دیتی ہے (پیدائش ۱:۱)۔ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ''اُس کے منہ کے کلام'' سے آسمان بنے اور اُس کے ''دم'' سے اُس کا سارا لشکر بنا (زبور ۳۳:۶)۔

۷۔ہر جگہ حاضر وناظر۔سب جگہ موجود

خدا ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔وہ ہر جگہ ہر وقت ایک ہی قدرت اور اختیار سے موجود ہے۔اس سے یہ مُراد نہیں کہ خدا سب کچھ ہے (کائنات پرستی کا نظریہ) بلکہ یہ کہ وہ ہر جگہ ہے۔یہ نظریہ ہم پر خدا کی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔

۸۔عالمِ الغیب۔سب کچھ جاننے والا

خدا عالم الغیب ہے۔وہ ماضی، حال اور مستقبل کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔خدا سب چیزوں کا نتیجہ جانتا ہے۔نا صرف حقائق کا بلکہ تمام امکانات کا بھی۔وہ تمام اوقات میں ہر ایک فیصلہ کے اثرات ونتائج سے واقف ہے۔اُس کے ابدی منصوبہ نے ان تمام حقائق کو جانا ہے (رومیوں ۸:۲۸۔۳۰)۔

۹۔غیر مُبّدل۔تبدیل نہ ہونے والا

خدا غیر مُبّدل ہے یعنی اُس کے جوہر کے پہلو کبھی بھی تبدیل نہیں ہوتے۔

۱۰۔صادق

خدا مکمل سچائی ہے۔یہ خوبی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا جو کچھ بھی کہتا ہے وہ قابلِ یقین ہے (گنتی ۲۳:۱۹)۔یہ درحقیقت ناممکن ہے کہ خدا جھوٹ بولے (طِطس ۱:۲)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 1 الف

1۔ خدا کی دس کلیدی خصوصیات کو زبانی یاد کریں جو بیان کی گئی ہیں۔

2۔ زبور 11 پڑھیں اور جس قدر ممکن ہو سکے خصوصیات کی نشاندہی کریں۔

ب۔ دُوسرا اُصول: یسوع کی ظاہر کردہ راہ کی تلاش۔

دوسرا اُصول ہمیں واضح طور پر یہ بتاتا ہے کہ تمام تاریخ کا محور ومرکز یسوع مسیح ہے۔ یہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ یسوع مسیح تمام چیزوں کا خالق ہے (یوحنا۱:۱،۳،۱۴؛ کلسیوں۱:۱۶۔۱۷) الفا اور اومیگا ''ابتدا اور انتہا'' (مکاشفہ۱:۸)، ایک ہی واحد خدا جو انسان بنا (فلپیوں۲:۶۔۸)۔

جب ہم خدا کے کلام کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں ضرور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ دیئے گئے حصّہ کی ہماری تفسیر خداوند یسوع مسیح کی سچائی کے مطابق کس طرح ڈھلتی ہے۔ ایسا کرنے کا ایک طریقہ اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ کتاب مقدس کے اس حصّہ میں موجود ہر شخص، مقام، چیز یا واقعہ ہمیں ہمارے خداوند کے متعلق کیا سکھاتا ہے۔ ہم ''اچھی چیزوں'' کی تلاش کریں، حقیقی سچائی یعنی ہمارے خداوند یسوع مسیح کے مطالعہ سے حوصلہ افزائی پاتے ہیں؛ پرانی شریعت پر نگاہ کرنے سے نہیں جو اُن اچھی چیزوں کا محض ''عکس'' تھی (عبرانیوں۱۰:۱، یوحنا۱۴:۶)۔ پرانے عہد نامہ کے تمام لوگ، مقامات اور واقعات خدا نے اپنی ذات کے متعلق سیکھنے اور سمجھنے میں مدد دینے کی غرض سے ہمارے لئے بطورِ مثال رکھے تھے (۱۔کرنتھیوں۱۰:۱۔۶)۔

خداوند کے بارے میں ہمیں سکھانے والے **شخص** کی ایک مثال یوناہ نبی میں ملے گی۔ جیسا کہ آپکو یاد ہوگا کہ یوناہ خدا کے حکم کے مطابق نینوہ نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس کی بجائے وہ بحری جہاز پر سوار ہُوا اور دوسری سمت کو روانہ ہُوا۔ راہ میں طوفان آ گیا اور یوناہ کو سمندر میں پھینک دیا گیا جہاں ایک بڑی مچھلی نے اُسے نگل لیا اور تین دن بعد اُسے خشکی پر اُگل دیا جہاں اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ خدا کے حکم کے مطابق عمل کرے گا۔ تین دن اور تین راتیں ''یوناہ نبی کا نشان'' بن گئیں (متی۱۲:۳۹۔۴۰)، جس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ یسوع بھی اتنے ہی دن قبر میں رہے گا۔

مقام بھی ہمیں خداوند کے متعلق تعلیم دے سکتا ہے۔ یسوع کو بیت لحم میں پیدا ہونا تھا (میکاہ۵:۲) جس کا مطلب ہے ''روٹی/خوراک کا گھر''۔ یسوع درحقیقت وہ روٹی تھی جو آسمان سے اُتری اور وہ ہستی جو روحانی زندگی کی پرورش کرے گی (یوحنا۶:۳۵)۔

بہت سی **چیزیں** ہیں جو براہِ راست ہمیں خداوند کے بارے سکھانے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ خیمہء اجتماع اور ہیکل اسی زمرے میں آتے ہیں۔ اگر ہم صرف پاک مقام پر غور کریں جہاں نذر کی روٹی کا میز، سونے کا شمعدان اور خوشبو جلانے کا سونے کا مذبح واقع تھے، ہمیں بڑی آسانی سے اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ یہ سب چیزیں یسوع کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پھر سے یہ بات دہرائی جاتی ہے کہ وہ روٹی ہے (یوحنا۶:۳۵)۔ وہ ''دنیا کا نور'' بھی ہے (یوحنا۸:۱۲) اور وہی ہے جو ہماری دُعائیں سنتا ہے، (خوشبو سے مُراد مقدسین کی دُعائیں ہیں [مکاشفہ۸:۳۔۴] اور دُعا ایک ''قربانی'' ہے (عبرانیوں۱۳:۱۵۔۱۶)۔

واقعات مثلاً لاویوں کے قبیلہ کے کاہنوں کی گذارنی جانے والی قربانیاں بھی ہمیں خداوند کی بابت تعلیم دیتی ہیں۔ تمام قربانیاں (جن کا ذکر احبار۱۔۷ ابواب میں ہے) وہ سب کی سب یسوع کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو کہ ''کامل قربانی'' ہے (عبرانیوں۱۰:۱۰۔۱۲)۔ وہ سچ مُچ **''خدا کا برّہ تھا جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے''** (یوحنا۱:۲۹)۔

طالبعلم بائبل مقدس کی ہر ایک کتاب کے مرکزی خیال کو بھی دیکھ سکتا ہے اور اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ یسوع مسیح ہی مرکزی مضمون ہے:

پیدائش:	خالق اور عورت کی نسل (۱:۱؛ ۳:۱۵)	خُروج:	خدا کا برّہ جو گنہگاروں کے لئے قربان ہوا (۱۲:۱۔۱۳)
احبار:	سردار کاہن (پوری کتاب)	گنتی:	یعقوب میں سے ایک ستارہ (۲۴:۱۷)
استثنا:	موسیٰ کی طرح ایک نبی (۱۸:۱۵)	یشوع:	خداوند کے لشکر کا سردار (۵:۱۳۔۱۵)
قضاۃ:	منصف (۱۱:۲۷)	روت:	قرابتی اور ہرجانہ ادا کرنے والا (باب۳)
سموئیل:	بادشاہوں کا خداوند (مالک) (۲۔سموئیل ۷:۱۸۔۲۰)	سلاطین/ تواریخ:	آسمان اور زمین کا خداوند (تمام کتب)
عزرا:	بحال کرنے والا (۱:۱)	نحمیاہ:	وفادار (۹:۳۲)
آستر:	مردکی (باب۱۰)	ایوب:	زندہ، مخلصی دینے والا اور واپس آنے والا (۱۹:۲۵)

زبور:	مبارک آدمی (زبور۱)	زبور:	خدا کا بیٹا (زبور۲)
زبور:	مصلوب ہونے والا (زبور۲۲)	زبور:	زندہ ہونے والا (زبور۲۳)
زبور:	آنے والا (زبور۲۴)	زبور:	سلطنت کرنے والا (زبور۷۲)
زبور:	حمد والا (زبور۱۵۰)	امثال:	دانشمندی (باب۴)
واعظ:	بھولا ہوا دانشور مرد (۹:۱۴۔۱۵)	غزل الغزلات:	میرا محبوب (۲:۱۶)
یسعیاہ:	دُکھ اُٹھانے والا عوضی (۵۳)	یرمیاہ:	خداوند ہماری راستبازی (۲۳:۶)
نوحہ:	مردِ غمناک (۱:۱۲۔۱۸)	حزقی ایل:	تخت پر بیٹھنے والا (۱:۲۶)
دانی ایل:	کاٹا جانے والا پتھر (۲:۳۴)	ہوسیع:	داوٗد عظیم بادشاہ (۳:۵)
یوایل:	نعمتیں بخشنے والا خداوند (۲:۱۸۔۱۹)	عاموس:	اسرائیل کا چُھڑانے والا (۳:۱۲)
عبدیاہ:	کوہِ صیون پر بچانے والا (آیت ۱۷)	یوناہ:	دفن اور زندہ ہوا نجات دہندہ (ساری کتاب)
میکاہ:	ہمیشہ سے ہمیشہ تک خدا (۵:۲)	ناحوم:	مصیبت کے دن پناہ گاہ (۱:۷)
حبقوق:	ہمارے ایمان کا مرکز: (۲:۴)	صفنیاہ:	عدالت اور پاکیزگی کے درمیان کھڑا ہونے والا (۳:۵،۱۵)
حجّی:	راستی پر لانے کی خاطر مارنے والا چرواہا (۲:۱۷)	زکریاہ:	شاخ (۳:۸)
ملاکی:	آفتابِ صداقت (۴:۲)	متی:	یہودیوں کا بادشاہ (۲:۱)
مرقس:	یہوواہ کا خادم (پوری انجیل)	لوقا:	کامل ابنِ آدم (۳:۳۸،۴:۱۔۱۳)
یوحنا:	ابنِ خدا (۱:۱)	اعمال:	اُوپر اُٹھایا جانے والا خداوند (۱:۸۔۹)
رومیوں:	راستبازی (۳:۲۲)	۱۔کرنتھیوں:	مُردوں میں سے پہلا پھل (۱۵:۲۰)
۲۔کرنتھیوں:	ہماری خاطر گناہ ٹھہرا (۵:۲۱)	گلتیوں:	شریعت کا اختتام (۳:۱۰،۱۳)
افسیوں:	ہمارا ہتھیار (۶:۱۱۔۱۸)	فلپیوں:	ہر ضرورت پوری کرنے والا (۴:۱۹)
کلسیوں:	پہلے سے ہی بلند مرتبہ (۱:۱۸)	۱۔تھسلنیکیوں:	واپس آنے والا خداوند (۴:۱۵۔۱۸)
۲۔تھسلنیکیوں:	واپس آ کر دنیا کی عدالت کرنے والا (۱:۷۔۹)	۱۔تیمتھیس:	درمیانی (۲:۵)
۲۔تیمتھیس:	تاج عطا کرنے والا (۴:۸)	ططس:	عظیم خدا اور منجّی (۲:۱۳)
فلیمون:	قیدی کا شراکتی/ساتھی (۱:۹)	عبرانیوں:	ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا (۹۔۱۱)
یعقوب:	سبت کا خداوند (۵:۴)	۱۔پطرس:	پرانے عہدنامہ کی نبوت کا مرکز (۱:۱۰۔۱۱)
۲۔پطرس:	طویل دُکھ اُٹھانے والا منجّی (۳:۹)	۱۔یوحنا:	زندگی کا کلام (۱:۱)
۲۔یوحنا:	مخالفِ مسیح کا نشانہ (۱:۷)	۳۔یوحنا:	تجسم صداقت (۱:۳۔۴)
یہوداہ:	ایماندار کی سلامتی/تحفظ (۱:۲۴۔۲۵)	مکاشفہ:	بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند (۱۹:۱۱۔۱۶)

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 1ب

1۔ یوحنا1:1، 3اور14؛ کلسیوں1:16-17، اور فلپیوں2:6-8 پڑھیں۔ یسوع مسیح کون ہے؟

2۔ عبرانیوں10:1-18اور یوحنا14:6پڑھیں۔ کونسی چیز گناہوں کو دور نہیں کرسکتی؟ کون گناہوں کو دور کرسکتا ہے؟ حقیقت اور عکس کی نشاندہی کریں۔

3۔ متی12:39-40اور یوناہ1باب کا مطالعہ کریں۔ یوناہ اور یسوع مسیح کے درمیان مماثلتوں کو لکھیں۔

4۔ میکاہ5:2اور یوحنا6:32-51پڑھیں۔ یہ حوالہ جات یسوع مسیح کے متعلق کیا ظاہر کرتے ہیں؟

5۔ خروج25:23-40، یوحنا6:35اور8:12پڑھیں۔ خیمہ گاہ کی آرائشی اشیاء یسوع مسیح کے متعلق کیا بیان کرتی ہیں؟

6۔ احبار 3باب، عبرانیوں 10:10-12اور یوحنا 1:29پڑھیں۔ سلامتی کی قربانی اور یسوع مسیح میں کونسی بات یکساں ہے؟

7۔ یسوع مسیح کو بیان کرنے والی آیات پر غور کریں اور اپنے لئے مسیح کی تصویر دیکھنے کی کوشش کریں۔

حصّہ ۲

قانون دوم

کلام کے کسی حصّہ کو واضح طور پر اپنا راہنما بنا کر استعمال کرتے ہوئے حقائق کو سمجھنے کے طالب ہوں۔

یہ قانون ہمیں اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ ہم کتابِ مقدس کے مختلف حصّوں کو دیکھیں کیونکہ اُنہیں سمجھنا سب سے آسان ہے۔ ان حصّوں کی مدد سے کلام کے ان حصّوں کو سمجھنے میں راہنمائی ملتی ہے جنہیں سمجھنا مشکل ہے۔

اب ہم اُن چھ اُصولوں کا مطالعہ کریں گے جو اس قانون سے متعلقہ ہیں۔ یہ اُصول اُن صاف اور واضح پیروں کو ڈھونڈنے اور اُن کا تجزیہ کرنے میں طالبعلم کی مدد کریں گے جو کتابِ مقدس میں پائے جانے والے مختلف عنوانات کی تعریف کرتے اور اُنہیں ثابت کرتے ہیں۔

اس حصّہ میں ہم بتدریج آگے بڑھنے والے مکاشفہ کی حقیقت پر یا اس بات پر بھی غور کریں گے کہ خدا تاریخ میں کس طرح اپنے منصوبہ کو ظاہر کرتا اور پھیلاتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اُس کا منصوبہ کس طرح ظاہر ہوتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خاص خاص نکات یا تفاصیل پر غور کرتے ہوئے لفظی طور پر تفسیر کریں اور کسی عنوان پر دیے گئے ابتدائی پیروں کا مطالعہ کریں۔ ہم اس بات کو تسلیم کریں گے کہ انسانی مرضی کا وجود ہے اور یہ بھی کہ اپنی تفسیر میں کس طرح نتیجہ پیدا کرنے والے عنصر کے طور پر لانا ہے اور اس کردار کو بھی دیکھنا ہے جو عہود تفسیر میں ادا کرتے ہیں۔

الف۔ تیسرا اُصول: سمجھیں کہ مکاشفہ بتدریج ہے:

یہ اُصول ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا وقت کے لحاظ سے معلومات فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، مسیح کے بارے پہلی نبوت جو کہ پیدائش ۳:۱۵ میں پائی جاتی ہے، عورت کی نسل کے ساتھ کیا گیا وعدہ بیج ہے۔ سارا پرانا عہدنامہ شروع سے آخر تک اس ''بیج'' کے متعلق مزید معلومات فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح ابرہام کی نسل سے ہوگا (پیدائش۱۲:۳)، اضحاق کی نسل سے ہوگا (پیدائش۲۱:۱۲)، یعقوب کی نسل سے ہوگا (پیدائش ۳۵:۱۰۔۱۲)، یہوداہ کے قبیلہ سے ہوگا (پیدائش ۴۹:۸۔۱۱)، یسی کی نسل سے ہوگا (یسعیاہ۱:۱۱) اور داؤد کے گھرانے سے ہوگا (۲۔سیموئیل ۷:۱۲۔۱۶)۔ وہ بیت لحم میں پیدا ہوگا (میکاہ ۵:۲)۔ وہ خدا بھی ہوگا اور انسان بھی

(زبور۱۱۰:۱)۔اس کا نام عمانوایل ہوگا (یسعیاہ۷:۱۴)۔وہ نبی ہوگا (استثنا۱۸:۱۸)، وہ کاہن ہوگا (زبور۱۱۰:۴)، وہ منصف ہوگا (یسعیاہ۳۳:۲۲)اور بادشاہ ہوگا (یرمیاہ۲۳:۵)۔اس پر روح القدس کا خاص مسح ہوگا (یسعیاہ۱۱:۲)اور وہ خدا کے گھر کی غیرت رکھنے والا ہوگا (زبور۶۹:۹)۔وہ مکاشفات جو مختلف اوقات پر پھیلے ہوتے ہیں (جیسا کہ متذکرہ بالا مکاشفہ ہے)اس مکاشفہ کو تشکیل دیتے ہیں جسے ''بتدریج مکاشفہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔ پہلے عام نبوت کی جاتی ہے، اس کے بعد اس نبوت کے متعلق مختلف اوقات میں ضروری تفصیلات فراہم (ظاہر) کی جاتی ہیں۔

اس لئے دیئے گئے مضمون کے پہلے ذکر پر غور کرنے کا ایک مقصد ہے تا کہ یہ ذکر اُس مضمون کے بارے بعد میں ہونے والے واقعات کو سمجھنے میں ہماری راہنمائی کرے۔ مثال کے طور پر، شیطان کا کام اور اُسکی ریاکاری، سب سے پہلے ہمیں پیدائش ۳:۱۵ میں دکھائی دیتے ہیں۔جیسے جیسے ہم اس ''ابلیس'' کے متعلق مزید سیکھتے ہیں تو یہ حقیقت ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ وہ دھوکے باز ہے اور خدا کا براہِ راست مخالف ہے۔انسانی تاریخ اِس بات کی گواہ ہے کہ شیطان کسی بھلائی کے لئے کبھی تبدیل نہیں ہوتا (مکاشفہ ۱۲:۹؛ ۲۰:۲،۳،۱۰)۔اُس نے وقت کے ساتھ ساتھ اپنے طریقے بدل لیے ہیں لیکن اُس کا روّیہ کبھی تبدیل نہیں ہوا (یسعیاہ۱۴:۱۲-۱۴؛ مکاشفہ۱۲:۹؛ ۲۰:۷-۸)، نہ ہی اُس کی اس رسائی میں فرق آیا ہے۔وہ ہمیشہ سے ہی اس سوچ کے متعلق دلائل دیتا ہے کہ خدا بننا اُسکی پہنچ میں ہے۔اس بات کو ایک دفعہ پھر واضح کیا گیا ہے کہ جب بڑی مصیبت کے دِنوں میں ''گناہ کا شخص'' مقدِس میں بیٹھے گا اور دعویٰ کرے گا کہ وہ خدا ہے (۲۔تھسلنیکیوں۲:۴)۔

بہت دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی دیئے گئے مضمون کے متعلق عالمگیر سچائی کی بابت اُسکے پہلے ذکر کے ساتھ ہی تعلیم دی جاتی ہے۔مزید برآں بائبل میں بہت سے عنوانات ایسے پائے جاتے ہیں جن کا تعارفی ذکر پیدائش کی کتاب میں ملتا ہے۔اس لئے جو شخص خدا کے کلام کی تفسیر کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیدائش کی کتاب کا بڑی سنجیدگی اور تفصیل سے مطالعہ کرے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب دوسرا حصہ الف

1۔ متی1:1-25،1:2،16:3؛یوحنا1:1،14؛17:2؛22:5؛40:7؛عبرانیوں9:5-10،اور مکاشفہ 16:19 نبوتی آیات کو ان آیات کے ساتھ ملائیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ یسوع نے پیشگوئیوں کو پورا کیا ہے۔

ا۔ عورت کی نسل۔ پیدائش 15:3	ب۔ ابرہام کی نسل۔ پیدائش 3:12
ج۔ اضحاق کی نسل۔ پیدائش 12:21	د۔ یعقوب کی نسل۔ پیدائش 12-10:35
ہ۔ یہوداہ کا قبیلہ۔ پیدائش 11-8:49	و۔ یسّی کی نسل ۔یسعیاہ 1:11
ز۔ داؤد کا گھرانا۔2۔سموئیل 16-12:7	ح۔ بیت الحم میں پیدائش۔ میکاہ 2:5
ط۔ خدا اور انسان۔زبور 1:110	ی۔ عمانوایل کہلائے گا۔یسعیاہ 14:7
ک۔ ایک نبی۔استثنا 18:18	ل۔ ایک کاہن ۔زبور 4:110
م۔ منصف۔یسعیاہ 22:33	ن۔ بادشاہ۔یرمیاہ 5:23
س۔ روح القدس کا خاص مسح۔یسعیاہ 2:11 اور متی16:3	ع۔ خدا کے گھر کی غیرت۔زبور 9:69

2۔ یہ آیات کیا ثابت کرتی ہیں؟

ب۔چوتھا اُصول: لفظی تفسیر کرنا:

یہ اُصول یہ تعلیم دیتا ہے کہ خدا جو کچھ کہتا ہے اُس کا وہی مطلب ہوتا ہے اور جو اُس کا مطلب ہوتا ہے وہ وہی کچھ کہتا ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم اُصول ہے کیونکہ یہ کلام کی تفسیر

میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ جب ہم اپنے بچوں کو نصیحت کرتے ہیں تو جن باتوں کو ہم چاہتے ہیں کہ وہ یاد رکھیں ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ اُنہیں صاف اور واضح طور پر اُن تک پہنچایا جائے۔ ہم اکثر کسی بات کو بہت سے مختلف طریقوں سے بیان کریں گے تا کہ اُن کے چھوٹے ذہن اُنہیں سمجھ سکیں اور بھول نہ جائیں (عبرانیوں ۱:۱)۔ ہم ایک ہی بات کو کئی دفعہ دہرائیں گے۔ کیا ہم خدا کے فرزند نہیں ہیں (ا۔ یوحنا ۳:۱)؟ کیا وہ ہمارا ''باپ'' (رومیوں ۸:۱۵ کے مطابق ''ابا'' نہیں؟ لفظی تفسیر سے مراد یہ ہے کہ ہم (بطورِ خدا کے فرزند) لفظی طور پر یہ قبول کرتے ہیں کہ جو بات خدا واضح طور پر کہتا ہے وہ سچائی ہے۔

یہ بات واقعی معنی خیز ہے کہ کلام میں پہلے سادہ، واضح، براہِ راست اور عالمگیر بیانات پر غور کیا جائے۔ یہ بات عیاں ہے کہ واضح آیات ان پیروں پر روشنی ڈالیں گی جو غیر واضح ہیں۔

سادہ، واضح، براہ راست اور عالمگیر بیانات کی ایک مثال یوحنا ۳:۱۶ میں پائی جاتی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے **''کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے''** خدا کی محبت کے بارے کوئی لفظ غیر یقینی نہیں جیسے ''ممکن ہے''، ''ہوسکتا ہے'' یا ''اگر''۔ یہ آیت بڑے واضح طور پر خدا کی محبت کو پیش کرتی ہے اور یہ بھی بیان کرتی ہے کہ ''جو کوئی ایمان لاتا ہے'' ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ جو کچھ خُدا کہتا ہے ہمیں بھی وہی کچھ کہنا چاہئے، بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کرنا چاہئے۔

ایسا ہی بیان ہمیں رومیوں ۳:۲۳ میں ملتا ہے جہاں لکھا ہے **''کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں''** گناہ کی حالت، بائبل مقدس کے مطابق سب انسانوں کے لئے ہے ماسوائے یسوع مسیح کے (ا۔ پطرس ۲:۲۲)۔ صرف بائبل ہی قانون وضع کرتی ہے، اسلئے صرف بائبل ہی کسی کو قانون سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔ ہم بطورِ طالبعلم یہ حق نہیں رکھتے کہ ہم اُن آفاقی بیانات میں کوئی تبدیلی کریں جو خدا نے اپنے کلام میں دیئے ہیں۔ اِس لئے یسوع مسیح کے علاوہ ہم سب گنہگار ہیں۔

کلام کے ''پوشیدہ'' یا ''گہرے'' معنی از خود فرض کر لینا غیر ذمہ دارانہ بات ہے۔ جیسے کہ ہم پہلے ہی بات کر چکے ہیں کہ کلام کی طرف ہمارا تمثیلی یا مجازی روّیہ خدا کے کلام پر کچھ بڑھانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ اساطیری یا دیومالائی روّیہ کلام میں سے کچھ گھٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا اِن دونوں روّیوں کی طرف سے ہمیں محتاط رہنے کا درس دیتا ہے (مکاشفہ ۲۲:۱۸، ۱۹) اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ روّیے خدا کے کلام کے لفظی معنوں کی اہمیت کو کم کرتے ہیں۔

بائبل کی بنیاد لفظی تاریخ ہے اور اِس لحاظ سے تاریخِ عالم میں اِسکی اہمیت ہے (ا۔ کرنتھیوں ۱۵ باب)۔ اِسے لفظی طور پر سمجھنے میں ناکامی بنی اسرائیل اور کلیسیا کی تاریخ میں بہت سی الہیاتی بگاڑ کا باعث بنی ہے۔

آفاقی یا عالمگیر بیانات کی کچھ اور مثالیں جنہیں ہمیں لفظی طور پر سمجھنا اور بیان کرنا چاہئے یہ ہیں۔ رومیوں ۸:۳۵-۳۹؛ یوحنا ۳:۱۶، ۱۸، ۳۶؛ افسیوں ۲:۸-۱۰؛ ا۔ یوحنا ۲:۱-۲، ططس ۳:۵۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب دوسرا حصہ ب

1۔ ان حوالہ جات میں اپنے الفاظ میں لکھیں کہ یہ حوالہ جات کیا بیان کرتے ہیں:

الف۔ رومیوں	39-35:8	ب۔ یوحنا	16:3
ج۔ یوحنا	18:3	د۔ یوحنا	36:3
ہ۔ افسیوں	10-8:2	و۔ 1۔یوحنا	2-1:2
ز۔ ططس	5:3		

2۔ ان آیات پر غور کریں کہ یہ آپ اور آپ کے پیاروں کے لیے کیا معانی رکھتی ہیں۔ کیا آپ ان پر ایمان رکھتے ہیں؟

ج۔ پانچواں اُصول: خاص باتوں پر غور کریں:

یہ اُصول اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ کچھ خاص سوالات ایسے ہیں جن کا جواب تفسیر کرتے وقت دینا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں یہ ضرور پوچھنا چاہئے ''یہ بات کس نے کہی؟'' ''یہ بات کس سے کہی گئی''، ''یہ بات کن حالات میں کہی گئی؟'' اور ''اس کا تعلق کس سے ہے''؟۔

یہ اُصول یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ خدا نے تاریخ میں تین درجات کے لوگوں سے بات کی ہے مثلاً یہودیوں سے، غیر اقوام سے اور کلیسیا سے (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۳۲)۔ اس لئے ہمیں اس بات کا تعین ضرور کرنا چاہئے کہ کلام کے دیئے گئے حصّہ میں کن لوگوں سے بات کی جا رہی ہے تا کہ ہم یہ جان سکیں کہ اس میں سے ہم پر کون سی بات کا اطلاق ہوتا ہے، کسی وعدہ کا، عہد کا یا تنبیہ کا۔

ہم عہدوں کے بارے اپنے آئندہ مطالعہ میں یہ دیکھیں گے کہ کسی عہد کا اطلاق کس پر ہوتا ہے، یہ بہت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ہوسکتا ہے کہ ایک غیر قوم (غیر یہودی نسلیں) گناہ، بدی اور خداوند کی نافرمانی کے باعث ہٹا دی گئی ہو یا تتر بتر کر دی گئی ہو۔ سامری، بابلی، اُسوری اور فارس کی سلطنتیں اُن اقوام (لوگوں) کی مثالیں ہیں جن کے ساتھ ایسا ہو چکا ہے۔

خدا نے صرف یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ بنی اسرائیل کو تتر بتر کرے گا بلکہ یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ وہ اُنہیں از سرِ نو اکٹھا بھی کرے گا۔ کسی اور قوم کے ساتھ ایسے وعدے نہیں کئے گئے۔ اگر ہم اُن وعدوں کو جو خاص طور پر بنی اسرائیل سے کئے گئے تھے دوسری قوموں پر لاگو کریں تو ہم غلطی پر ہوں گے۔

ایک اور مثال ایک قوم، سرزمین اور بنی اسرائیل کے لئے ملک کنعان میں شہریت کا وعدہ ہوگی (پیدائش ۱۲: ۱۔۳، ۱۳: ۱۵) لیکن کلیسیا کے لئے آسمانی شہریت (فلپیوں ۳: ۲۰)۔ قومی معیار اور سرزمین کا وعدہ کلیسیا سے نہیں کیا گیا ہے۔

آخری مثال اسرائیل کے لئے، خدا کے ساتھ اُن کے تعلقات کی بنیاد پر ملنے والی برکات سے ہے (استثنا ۸: ۷۔۱۰) اور اسرائیل کو مبارک کہنے پر غیر اقوام کے لئے برکات سے متصادم ہے (پیدائش ۱۲: ۳)۔ اُن لوگوں کے لئے برکات کا وعدہ نہیں کیا گیا جو کلیسیا کو یا غیر اقوام کو مبارک کہتے ہیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 2 ج

1۔ پیدائش 12:1-3 پڑھیں۔ خدا نے کس کے ساتھ برکت کا وعدہ کیا؟

2۔ پیدائش 12:1، ابرام کو دی جانے والی برکت کی کیا شرائط تھیں؟

3۔ پیدائش 26:5۔ خدا نے کیوں اضحاق کو برکت بخشی؟

4۔ عبرانیوں 11:8 پڑھیں۔ ابرہام نے کیوں خدا کی فرمانبرداری کی؟

5۔ کیا ابرہام کو دی جانے والی شرائط (#2) کلیسیاء پر بھی لاگو ہوتی ہیں؟

6۔ کیا ابرہام سے جن برکات کا وعدہ کیا گیا، کلیسیاء بھی ان وعدوں میں شریک ہے؟

7۔ گلتیوں 3:28-29 پڑھیں۔ کیا ہم ابرہام کی برکات میں شامل ہو سکتے ہیں؟

د۔ چھٹا اُصول: ابتدائی حوالہ جات کو پڑھنا:

یہ اُصول اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ابتدائی پیروں کو پڑھنا اسلئے ضروری ہے کہ وہ کسی بھی مضمون کے بارے خدا کے روّیے کا ابتدائی اعلان ہے اور یہ ہماری روحانی زندگی کے لئے از حد ضروری ہے۔ بائبل مقدس میں بہت دفعہ خدا کسی خاص سچائی سے متعلق اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے مختلف حصّوں کو اکٹھا کرتا ہے اور اُنہیں اِن ابتدائی پیروں میں سے ایک میں رکھتا ہے۔ اسکی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

☆ یسوع مسیح کا جی اُٹھنا۔ ا۔کرنتھیوں ۱۵باب

☆ انسان کی زبان۔ یعقوب ۳باب

☆ اسرائیل کی بحالی۔ رومیوں ۱۱باب

☆ ایمان کی فتوحات۔ عبرانیوں ۱۱باب

☆ خدا کا اپنے فرزندوں کو نظم وضبط سکھانا عبرانیوں ۱۲: ۱۔۱۱آیات

☆ کلیسیا افسیوں ۱۔۳ابواب

☆ ایمان کے وسیلہ راستبازی رومیوں ۳: ۱۰۔۲۱آیات

☆ شریعت خروج ۲۰باب

☆ خدا کے تمام ہتھیار افسیوں ۶: ۱۰۔۱۷آیات

☆ محبت ا۔کرنتھیوں ۱۳باب

یہ اُصول ہم سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم بڑے بڑے نکات کا تعین کرنے کے لئے دیے گئے حوالہ سے پہلے کے پیروں کا مطالعہ کریں اور پھر اضافی معلومات کے لئے متعلقہ پیروں کو دیکھیں۔

مثال کے طور پر محبت کی خوبیوں کے بارے بائبل مقدس میں جامع ترین بیان ا۔کرنتھیوں۱۳: ۴۔۸الف میں پایا جاتا ہے جہاں کم وبیش سولہ (۱۶) خوبیوں کا ذکر ہے جو کہ اتنی پُر معنی ہیں کہ ہم انہی آیات پر باہمی اصلاح کاری وترقی میں ایک ہفتہ بڑی آسانی سے گذار سکتے ہیں۔ان خوبیوں پر غور کریں:

''محبت صابر ہے اور مہربان۔محبت حسد نہیں کرتی۔محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں۔نازیبا کام نہیں کرتی۔اپنی بہتری نہیں چاہتی۔جھنجھلاتی نہیں۔بدگمانی نہیں کرتی۔بدکاری سے خوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے۔سب کچھ سہہ لیتی ہے۔سب کچھ یقین کرتی ہے۔سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے۔سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔محبت کو زوال نہیں''۔

جب ہم مرقس۱۲: ۲۹۔۳۱ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے سب سے بڑے حکم کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا:

''سُن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔دوسرا یہ ہے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں''۔

چونکہ دو بڑے احکامات جو محبت کی خوبی اپنے اندر لئے ہوئے ہیں ہمیں یہ جاننے کے لئے متجسس بناتے ہیں کہ محبت میں کیا کچھ شامل ہوتا ہے۔پس ہم خدا اور دوسروں کے سامنے اپنا صحیح تجزیہ کرسکتے ہیں، یہ اچھی سوچ ہے۔محبت کی اہمیت مرقس۱۲باب میں پائی جاتی ہے۔اس کا اظہار ا۔کرنتھیوں۱۳باب میں ہے۔

اگر آپ ا۔کرنتھیوں۱۳باب میں بیان کی گئی ''محبت'' کے بارے میں اپنے شخصی اطلاق کو پرکھنا چاہیں تو اپنے آپ سے یہ سوال کریں: ''کیا میں صابر ہوں؟'' ''کیا میں مہربان ہوں؟'' ''کیا میں حاسد ہوں؟''

اس اُصول کی ایک اور مثال ''خداوند کے سب ہتھیار'' (افسیوں ۶: ۱۰۔۱۷) کے بیان میں پائی جاتی ہے۔یہ واحد حوالہ ہے جس میں کسی ایماندار کے تمام روحانی ہتھیاروں کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے۔وہ بیلٹ یا کمر بند جس سے کوئی شخص ''سچائی سے اپنی کمر کو باندھتا ہے'' اس کا ذکر یسعیاہ۱۱: ۵ میں ملتا ہے۔'' بکتر'' اور'' خود'' کا ذکر ا۔تھسلنیکیوں ۵: ۸ میں کیا گیا ہے۔''تلوار'' کا کسی ایماندار کے ''ہتھیار'' کے طور پر ذکر عبرانیوں۴: ۱۲ میں ملتا ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 2د

1۔ 1۔کرنتھیوں 15 باب پڑھیں، مندرجہ ذیل حوالوں میں جو مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے متعلق ہیں ان کا عنوان لکھیں۔

ا۔ 15:1-11 ب۔ 15:12-19

ج۔ 15:20-28 د۔ 15:29-34

ہ۔ 15:35-49 و۔ 15:50-58

2۔ 1 کرنتھیوں 15:3-5 میں نجات کی خوشخبری (انجیل) کے کون کون سے اہم عناصر پائے جاتے ہیں؟

ہ۔ساتواں اُصول: انسانی مرضی کو تسلیم کریں:

یہ اُصول خدا کی طرف سے بنی نوع انسان کو فیصلہ کرنے کے سلسلہ میں دی گئی آزادی اور اُس ذمہ داری کو تسلیم کرتا ہے جو اس آزادی کے ساتھ ساتھ چلتی ہے (یوحنا ۳:۱۸؛ گلتیوں ۶:۷)۔انسانی چناؤ کا اُصول ہمیں پیدائش ۲-۳ ابواب میں آدم اور حوّا کی آزمائش میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔عالم الغیب ہونے کے باعث خدا جانتا تھا کہ وہ "**نیک و بد کی پہچان کے درخت**" کا پھل کھائیں گے لیکن خدا اس ممنوعہ پھل کھانے کا سبب نہیں تھا۔آدم اور حوّا نے وہ پھل اس لئے کھایا کیونکہ اُنہوں نے اِسے کھانے کا چناؤ کیا تھا۔اس طرح وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ٹھہرے اور باغ سے نکال دیئے گئے۔

بہت سے الفاظ اور اصطلاحات ایسی ہیں جو انسان کے چناؤ کی صلاحیت کو واضح طور پر بیان کرتی ہیں۔ان میں زیادہ قابلِ ذکر الفاظ "یقین کرنا" اور "ایمان" ہیں جن کے اصل معنی یونانی زبان میں یہی ہیں۔خدا چونکہ عالم الغیب ہے اِس لئے وہ ہمیشہ سے ہی جانتا ہے کہ کون اُس کے بیٹے یسوع پر ایمان لائے گا اور نجات پائے گا (رومیوں ۸:۲۹؛ ا۔پطرس ۱:۱-۲)۔تاہم اُس کے علمِ سابق نے ایمان لانے کے تقاضے کو ختم نہیں کیا۔

بائبل مقدس میں اُن تمام اچھے اور بُرے فیصلوں کا ذکر موجود ہے جو انسانوں نے کیے۔یہ بات اُسکی باطنی دیانت داری کی گواہی ہے۔ہم اس اُصول میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خدا نے کلام میں انسانوں کے کیئے گئے بہت سے فیصلے درج ہیں۔یہ انسانوں کی مرضی سے کیئے گئے کام تھے جن کی اجازت خدا نے اپنے منصوبہ کو پورا کرنے کے لئے دی تھی لیکن ان کے کرنے کا حکم اُس نے کبھی نہیں دیا تھا۔کسی شخص کے بُرے کام کا بائبل مقدس میں ذکر ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ خدا نے اُس کام کا حکم دیا تھا۔یسوع مسیح کو پتہ تھا کہ یہوداہ اُسے پکڑوائے گا اور اور اُس نے اس کام کی بابت اُسے خبردار بھی کیا (متی ۲۶:۲۴) لیکن یہوداہ نے اُسے پکڑوایا اور پھر نتائج بھی بھگتے۔

خدا نے بنی نو انسان کو چناؤ کی آزادی دی لیکن تمام اوقات میں مکمل طور پر درست چناؤ کی صلاحیت نہیں دی۔اسلیئے ہمیں اپنی تفسیر میں بنی نوع انسان کے بُرے اور گناہ آلودہ چناؤ کو ضرور سامنے رکھنا چاہیئے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 2ہ

1۔ یوحنا 3:16-18 پڑھیں۔ عدالت سے بچنے کیلئے انسان سے کیا تقاضا کیا جاتا ہے؟

2۔ رومیوں 3:21-26 پڑھیں۔ خدا کی راستبازی کو حاصل کرنے کیلئے کیا تقاضا کیا جاتا ہے؟

3۔ پیدائش 2-3 ابواب پڑھیں۔ کیا مرد اور عورت نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی؟

4۔ ان کی نافرمانی سے کیا ثابت ہوا؟

5۔ یعقوب کی کتاب پڑھیں۔آپ دیکھیں گے اس میں 60 کے قریب احکامات پائے جاتے ہیں۔ہر ایک حکم تقاضا کرتا ہے کہ حکم کو حاصل کرنے والا شخص اپنے طور پر فیصلہ کرے۔لہذا ہر ایک حکم کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

و۔آٹھواں اُصول: عہدوں کو یاد رکھیں:

یہ اُصول خدا اور انسان کے مابین ہونے والے معاہدوں (عہدوں) کو تسلیم کرتا ہے۔ کچھ ایسے مشروط عہد ہیں جن کا انحصار انسان کی فرمانبرداری پر ہوتا ہے اور کچھ غیر مشروط عہد بھی ہیں جن کا پورے کا پورا دارومدار خدا کے کلام کی سچائی پر ہوتا ہے۔

عہود اس لئے ضروری ہیں کیونکہ وہ ہمیں تاریخ کا بنیادی نظریہ مہیا کرتے ہیں کہ خدا اپنے لوگوں سے کس طرح تعلق رکھتا ہے۔ اگر ہم خدا کے عہدوں کو سمجھتے ہیں اور اُن وعدوں کو اجازت دیتے ہیں کہ ہماری راہنمائی کریں تو پھر ہم ان پیروں کی غلط تفسیر سے باز رہیں گے جن میں تضاد یا کشمکش دکھائی دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ہوسکتا ہے کہ بنی اسرائیل مشکل اور تباہ کن ایام میں نظم و ضبط کے پابند رہے ہوں (احبار ۲۶) لیکن وہ خارج نہیں کئے جائیں گے کیونکہ خدا نے اُن کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔

نو عہد ایسے ہیں جن کے لئے شخصی مطالعہ درکار ہے۔ ہم صرف اُن کے سرِ ورق کو دیکھیں گے اور ہر عہد کا مختصر بیان کتابِ مقدس میں اُس کے محلِ وقوع کے مطابق پیش کریں گے۔

۱۔عدنی عہد:

عدنی عہد باغِ عدن میں آدم اور خدا کے مابین باندھا گیا (پیدائش ۱۔۲)۔ یہ مشروط عہد تھا اور اسکی بنیاد انسان کی فرمانبرداری پر تھی، اور اس کے ساتھ انسان کے لئے خدا کا وعدہ شامل تھا کہ وہ اسے کامل ماحول (۲:۸)، کامل خوراک، دیکھنے کی تحریک (۲:۹)، کامل موسم (۱:۶۔۷، ۳:۸)، مکمل جنس (۲:۲۱۔۲۵) اور خدا کے ساتھ روزانہ رفاقت (۱:۲۶۔۲۷، ۳:۸)۔ اس عہد کو ابتدائی طور پر تو انسان نے قبول کر لیا لیکن جب اُس نے خدا کے حکم کے برخلاف ممنوعہ درخت کا پھل کھایا تو عہد شکنی کی۔

عدنی عہد تو اب موثر نہیں رہا البتہ نئی زمین اور نئے آسمان کے آنے والے دور میں انسان کے ساتھ بہت سی برکات بحال کی جائیں گی (مکاشفہ ۲۱۔۲۲)۔ اس لئے ہمیں اس عہد کی تفسیر اُن متنوں کے ساتھ ہرگز نہیں کرنی چاہئے جن کا تعلق بالخصوص باغِ عدن سے نہیں ہے۔ نسلِ انسانی کو وعدہ کی ہوئی تمام برکات خداوند یسوع مسیح سے جدا ہو کے حاصل نہیں ہوں گی۔

۲۔بشری عہد:

بشری عہد وہ عہد ہے جو خدا اور آدم کے مابین باغ میں تنزلی کے بعد اور باغ سے نکالنے جانے سے پہلے باندھا گیا تھا (پیدائش ۳:۱۴۔۱۹)۔ یہ غیر مشروط عہد تھا۔

یہ عہد حقیقی گناہ جسے ''تنزلی'' یا ''گراوٹ'' کے طور پر جانا جاتا ہے کے نتائج کے طور پر معرضِ وجود میں آیا۔ خدا نے بہکاوے کے آلہ کار پر لعنت کی (پیدائش ۳:۱۴) اور آدم اور سانپ کی نسل کے درمیان عداوت کو تاریخ میں لایا (۳:۱۴۔۱۵)۔ عورت کو بچہ جننے کا درد اور مرد کی تابعداری دی گئی (۳:۱۶)۔ زمین پر لعنت کی گئی (۳:۱۷۔۱۹) کہ وہ خوراک کی پیداوار میں مشکل کا باعث بنے۔ مرد اور عورت پر جسمانی موت مسلط کی گئی (۳:۱۹ کا موازنہ کریں ۲:۱۷) اور دونوں کو باغ کے کامل اور پیدائشی مسکن سے نکال دیا گیا (۳:۱۷۔۱۹)۔

بشری عہد تمام انسانوں کو اُس وقت تک متاثر کرتا رہے گا جب تک خدا شیطان کو آگ کی جھیل میں نہیں ڈال دیتا اور یہ ہزار سالہ بادشاہی کے بعد ہوگا (مکاشفہ ۲۰:۱۷۔۱۰)۔ ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ آدم کے گناہ کی سزا ساری انسانیت کو بھگتنی پڑی (رومیوں ۵:۱۲۔۱۴)۔

۳۔نُوحی عہد:

نُوحی عہد جس کا ذکر پیدائش ۸:۲۰۔۹:۱۷ میں ملتا ہے خدا اور نوح کے مابین پانی کے عظیم طوفان کے بعد باندھا گیا تھا۔ یہ عہد غیر مشروط طور پر باندھا گیا اور اس میں طوفان سے پہلے کے لوگوں کی تباہی و بربادی کا ذکر کیا گیا۔ اس عہد میں ایک وعدہ شامل تھا کہ زمین پر پھر کبھی ایسا طوفان نہیں آئے گا جس سے دنیا برباد ہو جائے۔ اس میں خدا کا یہ حکم بھی شامل تھا کہ بارآور ہو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو (۹:۱)، جانوروں کا گوشت بطورِ خوراک کھانے کی اجازت (۹:۲۔۴)، اور آدمی کے خون کے بدلے آدمی کے خون کی سزا کا حکم بھی تھا (۹:۵، ۶) اس عہد کے ساتھ خدا کی وفاداری کے نشان کے طور پر قوسِ قزح دی گئی۔

نُوحی عہد پانی کے طوفان سے شروع ہوا اور ہمیشہ تک رہے گا۔ اگر چہ مقامی سطح پر چھوٹے چھوٹے سیلاب آسکتے ہیں جو جان و مال کے نقصان کا باعث بنیں لیکن کوئی ایسا بڑا طوفان نہیں آئے گا جو پوری کائنات کی تباہی کا موجب بنے۔ جانوروں کا گوشت کھانے کی آزادی بھی دی گئی، اس لئے ہمیں ایسے پیروں کی تفسیر نہیں کرنی چاہئے جن میں صرف اور صرف سبزیاں کھانے کا ذکر ہو (دانی ایل 1 باب)۔ ایسے پیروں کو ہمیں تمام نسلِ انسانی کے لئے بطورِ معیار بیان نہیں کرنا چاہئے۔ اس عہد کا آخری حصّہ خون کے بدلے سزا کا ذکر کرتا ہے اور یہ آج بھی خدا کی مرضی ہے۔

۴۔ ابرہامی عہد:

ابرہامی عہد کے بنیادی وعدے پیدائش ۱۲: ۱۔۳ میں پائے جاتے ہیں جبکہ اس میں مزید اضافے اور اسکی تشریحات بعد میں دی گئی ہیں۔ یہ عہد ابرہام سے باندھا گیا اور جب تک اُس نے خداوند کے تقاضوں کو پورا نہ کیا یہ اُس سے مشروط رہا، اس کے بعد اس عہد کا دائرہ اُس کی نسلوں تک غیر مشروط طور پر وسیع کر دیا گیا۔

ابرہام کے ساتھ کئے گئے عہد میں شخصی برکت، نا قابلِ شمار نسلوں کی برکت، حقیقی ملکیت کی برکت، ایک شہر کی برکت، قومی شہریت کی برکت، رفاقتی برکت، محافظت کی برکت اور مسیح کی نسل کی برکت کے وعدے شامل ہیں (پیدائش ۱۷: ۱۔۸)۔

ابرہامی عہد کا آغاز ابرہام کے ساتھ وعدہ سے ہوا۔ مسیح کی نسل کا وعدہ یسوع مسیح کی پہلی آمد پر پورا ہوا (گلتیوں ۳: ۱۶)۔ عہد کے ساتھ منسلک مادی برکات کا وعدہ تاریخ میں متعدد موقعوں پر پورا ہوا ہے لیکن یہ وعدہ اپنے حتمی عروج پر آنے والی ہزار سالہ بادشاہت میں پہنچے گا۔ اس عہد کی تقسیم ابرہام کے ساتھ وعدہ سے لے کر ہزار سالہ بادشاہت تک محیط ہے۔

خدا کے کلام میں پائے جانے والے خصوصی ابہامی پیرے کے مفہوم کو بھی فوری طور پر سمجھا جا سکتا ہے اگر کوئی اس پیرے پر ابرہامی عہد کا اطلاق کرے۔ یہ پیرا متی کی انجیل ۱۱: ۲۰۔۲۴ میں پایا جاتا ہے اور جس میں لکھا ہے؛

''وہ اُس وقت اُن شہروں کو ملامت کرنے لگا جن میں اُسکے معجزے ظاہر ہوئے تھے کیونکہ اُنہوں نے توبہ نہ کی تھی کہ۔ اے خرازین تجھ پر افسوس! اے بیت صیدا تجھ پر افسوس! کیونکہ جو معجزے تم میں ظاہر ہوئے اگر صُور اور صیدا میں ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بیٹھ کر کب کے توبہ کر لیتے۔ مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن صُور اور صیدا کا حال تمہارے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔ اور اے کفر نحوم کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ تُو تو عالمِ ارواح میں اُتریگا کیونکہ جو معجزے تجھ میں ظاہر ہوئے اگر سدُوم میں ہوتے تو آج تک قائم رہتا۔ مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدُوم کے علاقہ کا حال تیرے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا''۔

فضل کے وسیلہ، ابرہامی عہد کے وعدوں کے سبب اسرائیل کو توبہ کے لئے کچھ اضافی وقت دیا جاتا رہا ہے۔ اگر اسرائیل توبہ نہیں کرتا تو نظم و ضبط برتا جائے گا لیکن قوم کو تباہ و برباد اور تاریخ سے مٹایا نہیں جائیگا۔

۵۔ مؤسوی عہد:

شریعت کا موسوی عہد کوہِ سینا پر موسیٰ کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ اس کا ذکر خروج ۲۰ باب اور احبار، گنتی اور استثنا کے کئی دوسرے پیروں میں پایا جاتا ہے۔ یہ عہد مشروط ہے اور فرمانبرداری پر مبنی ہے۔ اسکی فرمانبرداری کرنے والوں کو مبارک کہا گیا اور نافرمانی کرنے والوں پر لعنت کی گئی (احبار ۲۶ باب)۔

موسوی عہد کا ابتدائی مقصد نجات دہندہ کی ضرورت کو ظاہر کرنا تھا (گلتیوں ۳: ۲۴۔۲۵)۔ اس عہد نے خدا کی اخلاقی شریعت کو واضح طور پر پیش کیا۔ یہ عہد اسرائیل کو اس لئے بھی دیا گیا تا کہ وہ لاویوں کی کہانت اور خیمہءِ اجتماع کے لئے راہنمائی حاصل کر سکیں۔

یسوع مسیح نے آکر شریعت پر پورے طور پر عمل پیرا ہو کر اس عہد کی تکمیل کی (متی ۵: ۱۷)۔ یہ عہد صرف اسرائیل کے دور کے لئے ہے جس میں موسوی شریعت دیئے جانے کے ابتدائی وقت سے لے کر (خروج ۲۰ باب) پنتکست کے دِن (جب کلیسیا کا آغاز ہوا) تک کا وقت شامل ہے۔ اس میں وہ وقت بھی شامل ہوگا جو ''مصیبت'' کا وقت

کہلاتا ہے جو انسانی تاریخ کے وہ سات سال ہیں جو کلیسیا کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد ہوں گے۔

ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ پُرانے عہد نامہ میں بہت سے پیرے ایسے پائے جاتے ہیں جو صرف اُسی وقت کے لئے تھے جو موسوی شریعت کے تحت گذارا تھا۔ مثال کے طور پر بہت سے جانوروں کو''ناپاک'' قرار دیا گیا ہے اور کھانے سے منع کیا گیا ہے (احبار ۱۱ باب)۔اس کا اطلاق آج ہم پر نہیں ہوتا کیونکہ یسوع نے واضح طور پر یہ کہا ہے کہ تمام کھانے''پاک'' ہیں (مرقس ۷: ۱۴۔۱۸)۔

۶۔داؤدی عہد:

داؤدی عہد داؤد کے ساتھ باندھا گیا تھا اور اس کا ذکر ۲۔سیموئیل ۷: ۸۔۱۹ اور زبور ۸۹ میں ملتا ہے۔ یہ ایک غیر مشروط عہد ہے جس نے داؤد کے گھرانے میں قومی حکمرانی کو قائم کیا اور اُس''عظیم تر بیٹے'' کا وعدہ کیا جو ابد تک قوموں پر حکمرانی کرے گا۔

داؤدی عہد اُس وقت موثر ہوا جب اُسے داؤد سے اُسکی بادشاہت کے دوران باندھا گیا۔عہد کا ایک حصّہ''عظیم تر بیٹے'' یعنی یسوع مسیح کی پہلی آمد کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچا (لوقا ۱: ۳۲)۔اس کے نتائج ہمیشہ ہمیشہ تک رہیں گے۔

ایک وقت ایسا تھا جب داؤد کی بادشاہت ایک آٹھ سالہ بادشاہ یوسیاہ کے ہاتھوں میں تھی (۲۔سلاطین ۲۲: ۱)۔اُس وقت کے دوران کا ایک یہودی ابھی بھی خدا کے وعدہ پر مبنی اُمید کی بنیاد حاصل کر سکتا تھا۔ بذاتِ خود یسوع نے بھی اس عہد کی تکمیل میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد آسمان اور زمین کا کل اختیار حاصل کیا (متی ۲۸: ۱۸)۔ایک ایماندار آج بھی یہ جان کر تسلی پا سکتا ہے کہ یسوع آسمانی تخت پر ہے (عبرانیوں ۸: ۱) اور وہ ایک دن اس زمین پر اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لئے واپس آئے گا (متی ۲۵: ۳۱)۔

۷۔فلسطینی عہد:

فلسطینی عہد ابرہامی عہد کا تسلسل ہے۔ یہ مشروط عہد نافرمانی کے باعث یہودی لوگوں کے تتر بتر ہونے کا وعدہ کرتا ہے لیکن پھر توبہ کے بعد وہ اپنی سرزمین میں دوبارہ اکٹھے ہوں گے (استثنا ۳۰: ۱۔۱۰)۔

یہ عہد اسرائیل کے دور کا ہے اور اُس وقت پایہ تکمیل کو پہنچے گا جب دوسری آمد کے موقع پر (متی ۲۴: ۳۱،مرقس ۱۳: ۲۷) یہودی فوق الفطرت طریقہ سے دوبارہ جمع ہوں گے اور ابرہام سے وعدہ کی گئی سرزمین دریائے مصر سے لے کر فرات تک قائم ہوگی (پیدائش ۱۵: ۱۸)۔عہد کو آگے پہنچانے سے مُفسر کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اسرائیل کا اپنی سرزمین سے تتر بتر ہونا محض عارضی باتیں ہیں۔

۸۔اسرائیل کے ساتھ نیا عہد:

یرمیاہ ۳۱: ۳۱۔۳۴ میں اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ ایک نیا عہد باندھا گیا اور عبرانیوں ۸: ۸۔۱۲ میں اِسے بار بار دہرایا گیا۔اس عہد کی بنیاد یسوع مسیح کا خون ہے (عبرانیوں ۹: ۱۱۔۱۴) اور نئے سرے سے پیدا ہونے والے یہودیوں کے لئے غیر مشروط ہے۔

وہ عہد جس میں روح القدس کی عالمگیر سکونت اور عظیم مادی دولت کے وعدے شامل ہیں (یرمیاہ ۳۲: ۴۱؛ یسعیاہ ۶۱: ۸) ہزار سالہ بادشاہت میں پورے کئے جائیں گے۔کتابِ مقدس کا مطالعہ کرتے وقت یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اس عہد میں جو وعدے خدا نے کئے ہیں یہ صرف ایمان لانے والے یہودیوں کے لئے ہیں۔ یہودی لوگ محض یہودی نسل ہونے کے باعث اس عہد سے برکت نہیں پائیں گے۔

۹۔کلیسیا کے ساتھ نیا عہد:

کلیسیا کے ساتھ بھی ایک نیا عہد باندھا گیا (متی ۲۶: ۲۶۔۲۸)۔ یہ عہد یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والوں کے لئے،جن کی بنیاد صلیب پر ہے (عبرانیوں ۹: ۱۱۔۱۴) اور خداوند کی میز۔ پاک عشاء کی یادگاری کرنے والوں (۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۲۵) کے لئے ایک غیر مشروط عہد ہے۔ یہ عہد ایمانداروں کی عالمگیر اور شاہی کہانت قائم کرتا ہے (عبرانیوں

۱۱:۹)اور ایسے وعدہ کرتا ہے جو وقتاً فوقتاً یہاں اور ابدیت میں بھی پورے ہوں گے۔یسوع مسیح اس عہد کا درمیانی بن گیا(عبرانیوں ۹:۱۵)۔

اس عہد کا آغاز پنتکُست کے دِن کلیسیا قائم ہونے سے ہوا(اعمال ۲)اور ہمیشہ تک رہے گا۔طالبعلموں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس عہد کے تحت حاصل کردہ برکات ہمیشہ تک جاری رہیں گی اور یہ چھن نہیں سکتیں۔پس کلیسیا کے دور کے ایماندار کے پاس یہ مکمل تحفظ ہے کہ چاہے زندگی میں کتنی ہی مشکلات ہوں،خداوند نے اُسے چھوڑا نہیں اور نہ ہی کبھی چھوڑے گا(متی ۲۸:۱۸۔۲۰)۔

شخصی مطالعہ کیلئے:چوتھا باب حصہ 2و

1۔ کونسے عہود مشروط تھے؟

ا۔ ب۔

ج۔

2۔ کونسے عہود غیر مشروط تھے؟

ا۔ ب۔

ج۔ د۔

ہ۔ و۔

3۔ ہر ایک عہد کے متعلق حوالہ جات کو پڑھیں اور دیکھیں اگر آپ دیئے گئے خلاصہ میں کچھ اضافہ کریں۔

تیسرا قانون

تیسرا قانون: کلام کے ایک حصّہ کا دوسرے حصّہ سے موازنہ کرتے ہوئے دانشمند بننے کی کوشش کریں:

تیسرا قانون اُس دانش کی تلاش ہے جو خدا کے کلام کے درست فہم اور اطلاق سے حاصل ہوتی ہے۔ضرور ہے کہ ہم اس بات کو محسوس اور ایمان سے قبول کریں کہ خدا کے ہاں کوئی ابہام نہیں (۱۔کرنتھیوں۱۴:۳۳)، پس فہم کی کمی ہمارے اندر ہے۔خدا نے بائبل میں تشبیہات اور مُعمے ہمیں دانائی سکھانے کے لئے رکھے ہیں (امثال۱:۲۔۶)۔

تفسیر میں زیادہ تر اختلافات کلام کے ایک حصّہ کا دوسرے کے ساتھ ٹھیک طریقہ سے موازنہ نہ کرنے کے باعث ہوتے ہیں۔ایسا ممکن ہے کہ ایک مُفسر کسی پیرے پر ٹھیک طریقہ سے توجہ نہ دے یا اس بات کو سمجھنے میں ناکام رہے کہ جس پیرے سے وہ واقف ہے اُسے کس طرح دوسرے پیرے سے ملائے۔یہ بات اُن لوگوں کے لئے دانشمندانہ ہے جو اپنی شخصی فروتنی کی طرف توجہ دیتے ہوئے خدا کے کلام کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔وہ لوگ جو کسی آیت یا لفظ کو چھوڑ جاتے یا اُن پر غور نہیں کرتے وہ یہ دیکھیں گے کہ اِس سے کسی شخص کے کلام کو سمجھنے میں قابلِ ذکر اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔

چھ ایسے اُصول ہیں جو اس قانون کے استعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ہمیں ایسے اختلافات پر غور کرنا چاہئے جو خدا اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ہم ایسے متن پر غور کرنے سے کرتے ہیں۔تقابلی تفسیر اُس بانٹ یا تقسیم جس کا حوالہ آیات دیتی ہیں اور اس احتیاط پر جو کسی بھی شخص کو نبوتی پیروں کے ساتھ برتنی چاہئے،غور کرتے ہوئے کلام کی قائم کردہ الٰہی ہم آہنگی کی تلاش کرنی ہے۔

الف۔نواں اُصول: دونوں حصّوں میں اختلافات تلاش کریں:

یہ اُصول ہمیں اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ ہم ان اختلافات یا فرق باتوں پر غور کریں جہاں خدا اُنہیں رکھتا ہے۔دوسرے لفظوں میں ہمیں بائبل کے اختلافات کو ایمان اور اعمال، نجات اور گناہ، شریعت اور فضل اور بہت سے دیگر تصورات کے مابین تسلیم کرنا ہے، یہی ہمارے سامنے ایک چیلنج ہے۔

اختلافات کو محسوس کرنے کی ایک مثال کو ایمان اور اعمال سے متعلق ہمارے مطالعہ میں مثال دے کر سمجھایا گیا ہے۔افسیوں۲:۸۔۱۰ میں ہمیں بتایا گیا ہے:

”کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔خدا کی بخشش ہے۔اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے۔کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا“۔

یہ بات بڑی واضح ہے کہ نجات ایمان کے وسیلہ سے ہے، اعمال کے وسیلہ سے نہیں۔تو بھی اعمال کی اہمیت سے انکار نہیں کیا گیا۔اعمال نجات کے لئے نہیں لیکن مسیحی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔

ایمان اپنے آپ میں کوئی معیار نہیں رکھتا کیونکہ سارے کا سارا معیار ایمان کے عنصر میں پایا جاتا ہے۔کسی شخص کے لئے ایمان پر ایمان رکھنا دراصل اپنے آپ پر بھروسہ رکھنا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ ہم سب گنہگار ہیں، پس اپنے آپ پر بھروسہ رکھنا درحقیقت کوئی دانشمندانہ چناؤ نہیں ہے (رومیوں۳:۲۳)۔

اگر کسی بھاری بھر کم وجود کے کسی بالغ شخص کو کسی بڑے شگاف کے اُوپر پہاڑ کی ایک چوٹی سے دوسری چوٹی تک جھُول کر جانا ہو اور اُس کے ہاتھ میں ایک کمزور سی رسّی جس کا ایک سرا ایک چھوٹی سی شاخ کے ساتھ بندھا ہو، تھما دیا جائے تو اس پر بھروسہ کرنا مشکل ہوگا کیونکہ اُس رسّی میں خاطر خواہ مضبوطی نہیں ہوگی۔تاہم اگر ایک مضبوط رسہ کسی بڑی سی شاخ سے باندھ دیا جائے تو اس پر بھروسہ کرنا نسبتاً آسان ہوگا کیونکہ اُس میں خاطر خواہ مضبوطی ہوگی۔

یسوع مسیح جو ہمارے گناہ اپنے بدن پر لئے صلیب پر چڑھ گیا اور مُردوں میں جی اُٹھا وہ اپنے اندر ہمارے ایمان کا مرکز ہونے کے لئے کسی بھی دوسری چیز سے بڑھ کر خوبی رکھتا ہے۔

اعمال میں وہ کام شامل ہوتے ہیں جو اپنی دانست میں بہت ہی اچھے ہوتے ہیں مثلاً غریبوں کی مدد کرنا (گلتیوں ۲:۱۰) لیکن ہمارے نیک اعمال بھی ہمارے لئے نجات کا باعث نہیں بنیں گے (ططس ۳:۵)۔ خدا نے کام اس لئے بنائے ہیں تاکہ وہ خداوند یسوع مسیح پر ہمارے ایمان کا مظہر ہوں۔ درحقیقت ہم اُن کاموں کا بیان کریں گے جو ہم نے یسوع مسیح کے نام پر کئے ہیں اور ہمیں ان کاموں کے مطابق اجر بھی ملے گا (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۰)۔ کام اُس بڑے کام کی شکرگزاری کے عوض میں کئے جانے چاہئیں جو خداوند نے ہمارے لئے کئے ہیں۔ کام ایسے روّیے کے ساتھ نہیں کئے جانے چاہئیں کہ جیسے ان کے عوض میں ہمیں کوئی ذاتی فائدہ حاصل ہوگا۔

ایک اور فرق جسے ہوسکتا ہے ہم زیرِ غور لائیں وہ کسی ایماندار کی نجات کی ضمانت اور اُسکی زندگی میں گناہ کی حقیقت کے مابین فرق ہے۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ خداوند نے ہمارے لئے سب سے بڑا کام کیا جب اُس نے ہماری نجات کے لئے اپنی جان دی اور وہ بھی اُس وقت جب ہم اُس کے دشمن تھے۔ کیا اب وہ اس سے کم محبت کرے گا جبکہ ہم اُسکے خاندان کے رکن ہیں (رومیوں ۵:۶-۱۰)؟

بائبل اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ ایماندار نجات پانے کے بعد بھی گناہ کرسکتے ہیں اور کرتے ہیں:

''اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپکو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔ اگر ہم گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔ اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کا کلام ہم میں نہیں ہے''۔ (۱۔یوحنا ۱:۸-۱۰)۔

یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ اس پیرے کا تعلق ایمانداروں سے ہے۔ ہمیں نئے عہدنامہ میں ایمانداروں کے گناہ کی طرف رجحان کے خلاف تنبیہ کو پانے کے لئے زیادہ دُور جاکر نہیں پڑھنا پڑتا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم گناہ میں شریک ہوتے ہیں تو کیا بطورِ ایماندار ہم اپنی نجات کھو دیتے ہیں یا نہیں؟

رومیوں کے خط اور بائبل کی دیگر کئی کتب میں نجات کی تصدیق بطورِ ابدی حقیقت کے کی گئی ہے۔ پولس نے فرمایا:

''پس اب جو یسوع مسیح میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔ کیونکہ زندگی کے رُوح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کردیا'' (رومیوں ۸:۱-۲)

۔کرنتھس کی کلیسیا گناہوں کی کثرت میں بُری طرح سے گرفتار ہوگئی۔ پولس نے اُنہیں ''جسمانی'' کہا (۱۔کرنتھیوں ۳:۱-۲) لیکن کبھی ''غیر نجات یافتہ'' نہیں کہا۔ وہ تو اُنہیں ایسی ''کلیسیا'' گردانتا ہے جو ''مقدسین'' سے مل کر بنتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱:۲)۔

یہ بات واضح ہے کہ مسیحی گناہ آلودہ طرزِ زندگی میں گر سکتے ہیں۔ اتنی ہی واضح یہ بات ہے کہ ہماری نجات چھن نہیں سکتی: **''اگر ہم بے وفا ہو جائیں گے تو بھی وہ وفادار رہتا ہے''** (۲۔تیمتھیس ۲:۱۳)۔

کسی مسیحی کا گناہ آلودہ طرزِ زندگی یقیناً نتائج کے بغیر نہیں ہے۔ یہ صلہ سے نقصان کی طرف لے جاتا ہے: **''اگر ہم اُس کا انکار کریں گے تو وہ بھی ہمارا انکار کرے گا''** (۲۔تیمتھیس ۲:۱۲)۔ اس سے پہلے کا متن اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اگر ہم اُس کا انکار کریں گے تو اُس کے ساتھ بادشاہی نہیں کریں گے۔

ان دو مثالوں سے ہم اُن اختلافات کو دیکھنا شروع کرسکتے ہیں جو خدا نے اپنے کلام میں رکھے ہیں۔ ان اختلافات کو دریافت کرنے اور اُن سے منسلک متعدد تصورات کے مابین تعلق کو سمجھنے میں ہماری ساری زندگی گزر جائیگی۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 3 الف

1۔ افسیوں 2:8-10 پڑھیں۔ نجات میں خدا کا تحفہ کیا ہے؟

2۔ نجات میں انسان کا کیا حصہ ہے؟

3۔ ایک بار نجات حاصل کرنے کے بعد، ایک ایماندار کو کس لئے تخلیق کیا جاتا ہے؟

4۔ ططس 5:3 پڑھیں۔کیا نیک اعمال ہمیں بچاسکیں گے؟

5۔ 1۔یوحنا1:8 پڑھیں۔کیا ایماندار اب بھی گناہ کرتا ہے؟

6۔ 1۔یوحنا 1:9 پڑھیں۔جب ایک ایماندار سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟

7۔ 1۔یوحنا 1:10 پڑھیں۔اگر ہم کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو ہم کس کو جھوٹا ٹھہراتے ہیں؟

8۔ عبرانیوں 13:15-16 پڑھیں۔ ان آیات میں کن نیک اعمال کا ذکر ہے؟

9۔ کلسیوں3:12-17 پڑھیں۔یہاں کن نیک اعمال کا ذکر ہے؟

10۔ 2۔کرنتھیوں5:10 پڑھیں۔ نیک اعمال کیلئے ایک ایماندار کو کیا ملے گا؟

ب۔دسواں اُصول:متن پر غور کریں:

اس اُصول کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ بائبل میں موجود ہر ایک لفظ، جملہ یا آیت پہلے اور بعد میں اپنے اندر معلومات رکھتے ہیں (انتہائی پہلے اور انتہائی آخری لفظ، جملہ یا آیت کے علاوہ)۔یہ اُصول ہر لفظ اور آیت کے جسمانی مقام اور دوسرے الفاظ اور آیات کے ساتھ ان کے تعلق کی طرف بڑی احتیاط سے توجہ دیتا ہے۔

خدا کسی مضمون پر یا تو نزدیکی پیروں کے ذریعے جو اُس حصّہ کے مرکزی خیال کا تعین کرتے ہیں روشنی ڈالتا ہے یا اُن پیروں کے ذریعے وضاحت کرتا ہے جو اُسی مضمون سے متعلق بائبل کے کسی دوسرے حصّہ میں پائے جاتے ہیں۔

ہمیں کسی بھی آیت کو اُس کے سیاق وسباق سے نکال کر کوئی خارجی معنی کبھی بھی نہیں دینے چاہئیں۔آیات کو اُن کے ماحول سے نکال کر استعمال کرنا شخصی خیالات کو ثابت کرنے اور شخصی منشور کو آگے بڑھانے کی کوشش کا ایک فریب دینے والا طریقہ ہے۔یہ غلط مشق مجازی قصہ کی ایک شکل ہے جس پر ہم نے پہلے گفتگو کی تھی۔

سیاق وسباق کے حوالہ سے کی گئی تفسیر کا بنیادی طور پر مطلب یہ ہوتا ہے کہ قارئین اس بات کا تعین کریں کہ مخاطب کون ہے، مخاطبین کون ہیں، پیرے کا مرکزی خیال کیا ہے اور اس تعلیم کا اطلاق کس وقت اور مقام پر ہوتا ہے۔

کلام کے ہر حصّہ/پیرا پر غور کرنے کے لئے تین قسم کے سیاق وسباق ہوتے ہیں۔

ا۔قریبی سیاق وسباق:

قریبی سیاق وسباق میں وہ آیات شامل ہوتی ہیں جو اُسی پیرے میں موجود ہوتی ہیں۔مثال کے طور پر گلتیوں ۵:۱ کا حوالہ ہمیں بتاتا ہے **"مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جوئے میں نہ جُتو"**۔ہوسکتا ہے کہ "غلامی" کی اصطلاح کی طرف ہمارا رجحان یہ ہو کہ ہم اس کا اطلاق کسی خاص معاشرہ میں کسی خاص جگہ اور وقت پر کرتے ہوں کیونکہ "غلامی" سے مُراد اکثر کسی شخص یا سیاسی تسلط کی ملکیت یا کنٹرول میں جسمانی طور پر اپنا لیا جاتا ہے۔سیاق وسباق میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس آیت کا اشارہ ایسی غلامی کی طرف ہے جو کہ روحانی ہے۔پیرے کا رُخ اُن لوگوں کی طرف ہے جو شرعی رسموں (خاص کر ختنہ) کی غلامی میں ہیں اور "آزاد" نہیں کہ وہ "محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کریں" (گلتیوں ۵:۱۳)۔

۲۔وسطی/درمیانی سیاق وسباق:

وسطی یا درمیانی سیاق وسباق میں وہ آیات شامل ہیں جو اُسی کتاب میں پائی جاتی ہوں۔اسکی مثال متی ۲۴:۴۰ میں پائی جاتی ہے جہاں لکھا ہے **"اُس وقت دو آدمی کھیت میں ہوں گے؛ ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا"**۔سیاق وسباق کا تعلق "آخری ایام" کے مضمون سے ہے۔سوال یہ ہے کہ کون لے لیا جائے گا اور کون چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے وقت راستباز لے لئے جائیں گے اور شریر چھوڑ دیے جائیں گے، یا کیا مسیح کی دوسری آمد کے وقت جب وہ ہزار سالہ بادشاہت

قائم کرے گا شریر لے لئے جائیں گے اور راستباز چھوڑ دیے جائیں گے؟ قریبی سیاق وسباق اس کا جواب نہیں دیتا۔

تاہم متی ۱۳: ۴۹ اس کا جواب دیتی ہے۔ یہ پیرا جو کہ ''آخری ایام'' ہی کا ذکر کرتا ہے اس میں ہمیں بتایا گیا ہے **''شریر راستبازوں سے جُدا کئے جائیں گے''**۔ پس وسطی یا درمیانی سیاق وسباق نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ کون لے لئے جائیں گے اور کون چھوڑ دیے جائیں گے۔ یہ پیرا دوسری آمد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

یہ درمیانی سیاق وسباق ہمیں کسی کتاب کو آیت بہ آیت مطالعہ کرنے کی اہمیت کی بابت آگاہ کرتا ہے تاکہ ہم سیاق وسباق کو سمجھ سکیں اور اس کا تسلسل برقرار رکھ سکیں۔ اگر طالبعلم متی ۲۴ باب پہلے پڑھ لے تو اُوپر دیے گئے سوال کا جواب تلاش کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن اگر ہم نے ۲۴ باب تک متی کی انجیل پڑھی ہوتی تو جواب پہلے ہی دے دیا گیا ہوتا۔

۳۔ بعید سیاق وسباق:

بعید سیاق وسباق خدا کے کلام کے داخلی تسلسل کو تسلیم کرتا ہے۔ اس میں تمام بائبل میں پائے جانے والے وہ تمام پیرے شامل ہوتے ہیں جو زیرِ غور خاص پیرے سے متعلق ہوں۔

بعید سیاق وسباق کا مطالعہ اس بات کو مدِنظر رکھتا ہے کہ زیرِنظر پیرے کو بائبل کے دور افتادہ حصّوں کی مدد سے واضح کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی منتخب لفظ جیسے ''فضل''، ''ایمان'' یا ''محبت'' کو کلیدالکتاب میں دی گئی حروفِ تہجی کی ترتیب اور فہرست کی مدد سے بائبل میں دیگر جگہوں پر موجود ایسے پیروں سے ملایا جاسکتا ہے جن میں اِنہی الفاظ کا ذکر موجود ہو۔ کلیدالکتاب وہ کتاب ہے جس میں ہر لفظ/ آیت کی الگ الگ فہرستیں ہوتی ہیں جن میں متذکرہ لفظ تلاش کیا جاسکتا ہے۔ ایک جامع لُغت (کلیدالکتاب) ہر اُس آیت کو فہرست میں شامل کرے گی جس میں وہ لفظ موجود ہوگا۔ اس طرح کی مددومعاون تحقیقی کتب کے بارے مزید معلومات اس کتاب میں بعد میں دی جائیں گی۔

بعض اوقات یہ ضروری ہوتا ہے کہ بعید سیاق وسباق کو زیادہ ترقی یافتہ اُصولوں مثلاً نبوت کی تفسیر یا ''اقسام'' اور ''علامات'' کی تفہیم کے لئے دوسرے حصّوں سے ملا کر سمجھا جائے۔ مثال کے طور پر خیمہ اجتماع کے پردے کو جو پاک مقام اور پاکترین مقام کو جدا کرتا تھا (خروج ۲۶: ۳۱۔۳۵) اسکی تفسیر عبرانیوں ۱۰: ۲۰ میں اسطرح کی گئی ہے کہ یہ خداوند یسوع مسیح کے جسم کی نمائندگی کرتا تھا۔

اگر ہم اس تلاش میں ہیں کہ **''حق کے کلام کو دُرستی سے عمل میں لائیں''** (۲۔تیمتھیس ۲: ۱۵) تو اس کے لئے یہ ازحد ضروری ہے کہ ہم سیاق وسباق کے حوالہ سے تفسیر کریں۔ جب ہم ''تعلیمی'' بیانات دیں تو ہمیں اُنہیں کلام میں سے ثابت کرنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے تاکہ ہم یہ دکھا سکیں کہ بائبل اپنی قریبی/ درمیانی اور بعید سیاق وسباق کی اصطلاحات میں ہم آہنگ ہے۔ اگر ہمارے عقائد تمام کلام کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہوتے تو پھر مطالعہ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی ''تعلیم'' قابلِ سوال/ قابلِ اعتراض ہوگی۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 3 ب

1۔ گلتیوں 1:5 اور رومیوں 2:8 پڑھیں۔ ہمیں مسیح میں اپنی روحانی آزادی کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟

2۔ گلتیوں 13:5 پڑھیں۔ ہمیں آزادی کو کیسے استعمال کرنا چاہئے؟

3۔ 1۔کرنتھیوں 10:28-31 پڑھیں۔ ہمیں اس شخص کو کیسے جواب دینا چاہئے جو ہمارے آزادی کو استعمال کرنے پر حملہ آور ہوتا ہے؟

4۔ 2۔کرنتھیوں 17:3 پڑھیں۔ روح القدس اپنے ساتھ کیا لاتا ہے؟

5۔ یعقوب 25:1 پڑھیں۔ برکت حاصل کرنے کیلئے ہمیں کس کامل شریعت کی پیروی کرنی چاہیے؟

6۔ یعقوب 12:2 پڑھیں۔ ہمیں کسطرح بولنا اور عمل کرنا چاہیے؟

7۔ 1۔پطرس 16:2 پڑھیں۔ہمیں اپنی آزادی کوکسطرح استعمال کرنا چاہیے؟

8۔ 2۔پطرس 1:2، 17-19 پڑھیں۔جھوٹے استاد کیا وعدہ کرتے ہیں؟

9۔ گلتیوں 1:5 (قریب ترین متن) اور 13:5 (درمیانی متن) سے آغاز کریں۔اوپر دی گئی آیات (دور کا متن) استعمال کرتے ہوئے آزادی کی دوسری خصوصیات کی نشاندہی کریں۔

ج۔گیارہواں اصول: مقابلتاً کی جانے والی تفسیر:

تقابلی تفسیر کا یہ اُصول خدا کے کلام کے داخلی تسلسل پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور نفسِ مضمون میں ایک جیسی چیزوں کا تجزیہ کرنے کے لئے کلام کے ایک حصّہ کے دوسرے حصّہ کے ساتھ موازنہ کرنے کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے تا کہ ہم درست مفہوم کی طرف آ سکیں۔

ایک دوسرے سے ملتے جُلتے مضامین مثلاً فضل اور رحم کا آپس میں موازنہ کرنا ضروری ہے، اسی طرح ایک دوسرے کے متضاد مضامین کا موازنہ بھی ضروری ہے جیسے خدا اور شیطان۔جب ہم بعید سیاق وسباق میں مضامین کے مترادفات اور تضادات کا موازنہ کرتے ہیں تو ہم ایک ایسی تصویر کو اکٹھا کرتے ہیں جو ٹکڑوں میں تقسیم کر دی گئی ہو اور بعض اوقات تو بہت سے ٹکڑوں میں بانٹ دی گئی ہو۔علمِ الٰہیات انہی ٹکڑوں کو اکٹھا کر کے تشکیل دیا جاتا ہے۔

ناصرف نو وارد (۱۔تیمتھیس ۶:۳) بلکہ کہنہ مشق مفسر کے لئے بھی علم الٰہیات کی تشکیل میں محتاط ہونا از حد ضروری ہے (امثال ۳:۵-۶)، اُسے اس بات کو محسوس کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کلام پاک میں موجود ۳۱ ہزار سے زائد اہم آیات نظر انداز کر دی جائیں۔مواد کی موجودہ جلد کو جسے ہم سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں ہمیں غلطی کے احتمال سے آگاہ رہنا چاہئے اور اس طرح ہمیں اپنے آپ کو عاجز بنانا چاہئے۔

جب ہم کتابِ مقدس کے حصّوں کا آپس میں موازنہ کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دیا گیا علم الٰہیات کس معاملہ / مضمون میں بائبل کے بہت سے حصّوں میں زیرِ غور لایا گیا ہے۔اس کی ایک مثال ''ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرایا جانا ہے'' (پیدائش ۱۵:۶؛ رومیوں ۳-۴)۔جب ہم اس کے متضاد یعقوب ۲:۱۴-۲۶ میں پائے جانے والے پیرے کو دیکھتے ہیں جو اعمال کے ذریعہ راستباز ٹھہرائے جانے کی بابت بیان کرتا ہے تو ایسے میں ضروری ہے کہ ہم دونوں پیروں پر غور کریں۔جب ہم ان دونوں پیروں کو باہم ملا کر دیکھتے ہیں تو ہمیں اس بات کی سمجھ آتی ہے کہ ''اعمال'' ایمان کی اُس نشوونما کی طرح جس کا نتیجہ نجات کی صورت میں برآمد ہوتا ہے، خدا کے منصوبہ میں اہم اور ضروری ہیں لیکن ''اعمال'' نجات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہیں۔اس اُصول کی بابت تعلیم ہمیں افسیوں ۲:۸-۱۰ میں بھی ملتی ہے۔ہم کو **''ایمان کے وسیلہ فضل ہی سے نجات ملتی ہے''** اور ہم **''نیک اعمال کیلئے''** پیدا کئے گئے ہیں۔

یہی اُصول ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم قابلِ اعتراض پیروں یا حوالوں پر الٰہیات یا عقیدہ بنانے سے خبردار رہیں۔مثال کے طور پر مرقس ۱۶:۹ سے کتاب کے آخر تک کا یونانی متن بہت غیر یقینی ہے۔کچھ لوگوں نے ان پیروں کی بنیاد پر عقیدہ بنایا ہے جس کا نتیجہ غلط الٰہیات کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔

کتابِ مقدس کے ایک حصّہ کا دوسرے حصّہ سے موازنہ کرنے کی ایک اور مثال ''بھید'' یا ''راز'' کی پہچان میں دیکھی جا سکتی ہے جس کا ذکر نئے عہد نامہ میں بہت دفعہ کیا گیا ہے۔اگر ہم افسیوں ۳ باب پڑھ رہے ہوتے اور ہم پڑھتے پڑھتے لفظ ''بھید'' تک آتے تو ہم اس سوال ''بھید کیا ہے؟'' کا جواب دینے کی کوشش کرتے۔ہمارا جواب بہر حال کلسیوں ۱:۲۵-۲۷ میں پایا جاتا ہے، جہاں لکھا ہے:

''جسکا میں خدا کے اُس انتظام کے مطابق خادم بنا جو تمہارے واسطے میرے سپرد ہوا تا کہ میں خدا کے کلام کی پوری پوری منادی کروں۔یعنی اُس بھید کی جو تمام زمانوں اور پشتوں سے پوشیدہ رہا لیکن اب اُسکے اُن مقدسوں پر ظاہر ہوا۔جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی اُمید ہے تم میں رہتا ہے''۔

''بھید'' کوکلام نے مسیح کے ساتھ ایک نئے رشتہ کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ رشتہ نئے دور کے لئے ہے جو کہ کلیسیا کے دور کے طور پر جانا جاتا ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 3 ج

1۔ رومیوں 3:21-28 پڑھیں؛ انسان خدا کے حضور کیسے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے؟

2۔ افسیوں 2:8-9 پڑھیں۔ انسان کیسے نجات حاصل کرتا ہے؟

3۔ یعقوب 2:14-26 اور افسیوں 2:10 پڑھیں۔ ایک ایماندار کو کیا پیدا کرنا چاہیے؟

4۔ یعقوب 2 باب میں منصف ایمان بغیر اعمال کے متعلق کیا کہتا ہے؟

5۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہا کہ اگر ایک ایماندار نیک اعمال پیدا نہیں کرتا تو کیا وہ نجات یافتہ نہیں؟ (ططس 3:5 پر نظر ثانی کریں)

6۔ ابراہام کے متعلق یعقوب 2 کے حوالہ میں، کیا ابرہام اپنے بیٹے اضحاق کو قربانی کیلئے پیش کرنے سے پہلے ہی ایماندار تھا؟

7۔ یعقوب 2 باب میں، وہ کون شخص ہے جو یہ کہہ سکتا ہے، ''تیرے پاس ایمان ہے اور میرے پاس اعمال ہیں؛'' مجھے اپنا ایمان بغیر اعمال کے دکھا، اور میں تجھے اپنا ایمان اعمال کے ساتھ دکھاؤں گا''؟

8۔ عبرانیوں 11:1 پڑھیں۔ کیا ایمان دیکھا جا سکتا ہے؟

9۔ ان تمام حوالہ جات پر غور کریں اور پھر یعقوب 2:14 میں لفظ ایماندار اور 2:22 اور 2:24 میں ''راستباز'' کی وضاحت کریں۔

د۔ بارہواں اصول: ہم آہنگی کی تلاش کریں:

یہ اُصول خدا کی سچائی اور وفاداری کو تسلیم کرتا ہے کہ وہ ابتری کا بانی نہیں (ا۔کرنتھیوں ۱۴:۳۳)۔ دوسرے لفظوں میں بائبل مقدس میں کوئی حقیقی تضادات نہیں۔ بائبل مقدس کو زندہ خدا نے یکجا کیا، باہم ملا کر تشکیل دیا اور تحریک دی ہے، پس اس کے تمام حصّوں میں تسلسل ہے۔

کتاب مقدس کی تفسیروں پر اختلافات انسانی ذہن کی پیداوار ہیں، یہ اختلافات الٰہی نہیں۔ بہت سے لوگ اپنے جذباتی تحفظ کی بنیاد کلامِ مقدس کے بارے اپنی شخصی سمجھ کو بناتے ہیں، حالانکہ کتابِ مقدس ہمیں ایسا کرنے سے خبردار کرتی ہے (یوحنا ۵:۳۷؛ امثال ۳:۵-۶؛ ۲۔کرنتھیوں ۵:۷)۔ بائبل مقدس میں موجود کچھ باتوں کو واضح طور پر یا مکمل طور پر اُس وقت تک نہیں جان سکیں گے جب تک ہم اپنے خداوند کے روبرو نہیں جاتے (ا۔کرنتھیوں ۱۳:۱۲)۔ پس ہمارے لئے یہی درست ہے کہ ہم ایمان سے چلتے جائیں (عبرانیوں ۱۱:۶؛ کلسیوں ۲:۶)، خدا پر بھروسہ رکھیں کہ وہ ہمارے آسمانی گھر کی طرف ہماری راہنمائی کرے۔

جب ہم یہ سمجھ جاتے ہیں کہ کس طرح دو متضاد نظر آنے والی آیات دراصل ایک دوسری کی تکمیل کرتی ہیں تو ہم حکمت حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں امثال کی کتاب کے آغاز میں بتایا گیا ہے کہ جب ہم مشکل بیانات اور معموں کو سمجھنا سیکھتے ہیں تو ہم عقلمند بنتے ہیں (امثال ۱:۲-۶)۔ اس کے لئے بڑا گہرا مطالعہ درکار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جیسا کہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں، ایمان اور اعمال کے تعلق کو ٹھیک طور پر سمجھنے کے لئے ہمیں یعقوب ۲ باب اور رومیوں ۳-۴ ابواب پر اکٹھے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

دو پیروں کے آپسی تعلق کو دیکھتے وقت ہمیں وقت اور مقام کی طرف اشارہ کرنے والی باتوں سے آگاہ ہونا چاہئے اور ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ممکن ہے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی تفصیل یہاں درج نہ ہو یا ہوسکتا ہے کہ ترجمہ میں کوئی مشکل موجود ہو۔ اس بات سے قطع نظر ہمیں یہ چیز ضرور ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خدا کے کلام میں کوئی حقیقی تضاد نہیں پایا جاتا۔

ہمیں اس بات کا بھی احساس ہونا چاہئے کہ خدا کا کلام اکثر ایک ہی اُصول کو تین مختلف طریقوں سے بیان کرتا ہے تا کہ جو چیز زیادہ ضروری ہے اُسے زیادہ بہتر طریقہ سے سمجھا جا سکے۔ مثلاً رومیوں ۳:۲۳ میں لکھا ہے ''سب نے گناہ کیا....'' اِسی طرح احبار کی کتاب سب کو یہ حکم دیتی ہے کہ وہ گناہ کی قربانیاں گذرانیں۔ دونوں حوالہ جات

دراصل ایک ہی بات بیان کر رہے ہیں۔ جو بات مطالعہ بائبل سے مزید اور بالکل واضح ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا نے اپنے کلام اور اسکی ترتیب و تنظیم کی ہدایات خود دیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 3 د

1۔ کیا (''3 ج'') حصہ سے پہلے کیا گیا مطالعہ اس اصول کو واضح کرتا ہے؟

2۔ رومیوں 3:21-28; 5:1-2, 8-10; 8:35-38 اور یوحنا 10:27-29 پڑھیں۔ نجات کے متعلق کونسی مرکزی بات کہی گئی ہے؟

3۔ 1۔کرنتھیوں 6:9-10 پڑھیں۔ یہ آیات کیا سکھاتی ہیں؟

4۔ کیا کوئی کشمکش نظر آتی ہے؟

5۔ 1۔کرنتھیوں 3:10-15 پڑھیں۔ ایک شخص بظاہر نظر آنے والی مشکلوں سے سمجھوتہ کر سکتا ہے؟

6۔ یعقوب 1:12 پڑھیں۔ ایک شخص کو زندگی کا تاج حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

7۔ 1۔پطرس 5:1-4 پڑھیں۔ ایک شخص کو جلال کا تاج حاصل کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیے؟

8۔ 2۔تیمتھیس 4:7-8 پڑھیں۔ ایک شخص کو راستبازی کا تاج حاصل کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیے؟

ہ۔ تیرھواں اُصول: تقسیم پر غور کریں:

بٹوارے / تقسیم سے مُراد تاریخ کے ادوار ہیں جن میں خدا اپنے لوگوں کو مختلف ذمہ داریاں دیتا ہے۔ یہ تاریخ کی وہ تقاسیم ہیں جنہیں ان ذمہ داریوں نے مختلف اقسام میں بانٹ دیا ہے۔ ہم عبرانیوں ۷:۱۲ میں دیکھتے ہیں ''**جب کہانت بدل گئی تو شریعت کا بھی بدلنا ضرور ہے**''۔ یہ آیت ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ خدا تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف ذمہ داریاں دیتا ہے۔

زوالِ آدم سے اب تک ادوار کی چار واضح تقاسیم معرض وجود میں آئی ہیں:

ا۔ آدم کے زوال سے لیکر مصر سے اخراج تک غیر قوموں کا دور:

پیدائش اور ایوب کی کتب اس دور کی بابت بیان کرتی ہیں۔ یہ دور ۳۹۰۰ قبل از مسیح سے ۱۴۴۵ قبل از مسیح پر محیط ہے۔

۲۔ خروج سے لیکر پنتکست کے دن تک اسرائیل کا دور:

اسرائیل کے دور کا ذکر پیدائش اور ایوب کی کتب کے علاوہ عہدنامہ عتیق کی تمام کتب میں موجود ہے۔ یہ دور چاروں اناجیل اور اعمال (1) کی کتاب تک پھیلا ہوا ہے۔ پرانے عہدنامہ میں کچھ پیرے ایسے ہیں جو ہزار سالہ بادشاہی کے دور کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یسعیاہ ۶۱۔۶۶ اور حزقی ایل ۴۰۔۴۸ اسکی دو مثالیں ہیں۔
اس دور کا تعین ۱۴۴۵ ق۔م سے ۳۳ عیسوی تک کیا جاتا ہے۔ اس دور میں کلیسیا کے اٹھائے جانے کے وقت سے لیکر یسوع مسیح کی آمد ثانی تک کا وقت جسے ''بڑی مصیبت'' یا ''دانی ایل کا سترواں ہفتہ'' بھی کہا جاتا ہے شامل ہے (دانی ایل ۹:۲۴۔۲۷)۔

۳۔ پنتکست کے دن سے لیکر کلیسیا کے اُٹھائے جانے تک کا دور:

(بڑی مصیبت کا دور جو کہ اسرائیل کے دور کے آخری سات برسوں کا دور ہے کلیسیا کے اُٹھائے جانے سے لیکر یسوع مسیح کی دوسری آمد تک کا وقت ہے) کلیسیا کا دور اعمال ۲۔۲۸ ابواب، خطوط اور مکاشفہ ۲۔۳ ابواب تک محیط ہے۔ بڑی مصیبت کا دور جو کہ اسرائیل کے دور کی تکمیل کرتا ہے مکاشفہ ۴۔۱۹ ابواب میں پایا جاتا ہے۔ اس دور کا آغاز ۳۳ عیسوی بعد از مسیح سے ہوا تھا اور اُسکی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کلیسیا اُٹھا نہیں لی جاتی۔

۴۔دوسری آمد سے لیکر عظیم سفید تخت عدالت تک ہزار سالہ بادشاہی کا دور:

یہ دور مکاشفہ ۲۰ باب اور پرانے اور نئے عہد نامہ کے مختلف پیروں پر محیط ہے۔

ادوار کی تقسیم کو اس وقت بڑے واضح طور پر سمجھا جا سکتا ہے جب ہم خدا کی طرف سے انسان کو دی جانے والی مختلف کہانتوں پر غور کرتے ہیں۔مثال کے طور پر، خروج کے فوراً بعد قبل اس کے کہ اسرائیل ایک قوم بنے بنی نوع انسان ''غیر اقوام کے دور'' میں تھے۔اس دور کی تقسیم کی کہانت گھر کے بزرگ اپنے ہی گھر یا خاندان میں کرتے تھے اور اُسے ''خاندانی کہانت'' کا نام دیا جاتا ہے۔نوح اس قسم کی کہانت پر عمل کرتا تھا (پیدائش ۸: ۲۰)، ابرہام (پیدائش ۲۲: ۲) اور ایوب (ایوب ۱: ۵) اس قسم کی کہانت پر چلتے تھے۔جس شریعت پر اُنہیں عمل کرنا تھا وہ خدا نے ''اُن کے دلوں پر لکھ دی تھی'' (رومیوں ۲: ۱۵)۔

مصر سے یہودیوں کے خروج کے تھوڑا عرصہ بعد اسرائیل کا دور شروع ہوا اور خدا نے لاوی کے قبیلہ کو ایک نئی اور فرق کہانت کے لئے بلایا جو کہ ''لاویوں کی کہانت'' کے طور پر جانی گئی۔اس کہانت کی بنیاد نسب نامہ پر تھی اور یہ ہارون اور اُس کے گھرانے کو دی گئی تھی جس کا تعلق لاویوں کے قبیلہ سے تھا۔اس کہانت پر عمل درآمد پہلے خیمہِ اجتماع میں اور بعد میں ہیکل میں کیا جاتا تھا۔اس دور کے کاہنوں کو جانوروں کی قربانیاں گذراننا، عبادت میں راہنمائی کرنا اور لوگوں تک خدا کا کلام پہنچانا تھا لیکن صرف اُنہی مخصوص طور طریقوں کے مطابق جو خدا نے موسیٰ کو دیے تھے۔جو قوانین اُنہیں ماننے تھے وہ خروج، احبار، گنتی اور استثنا کی کتب میں درج تھے۔ایک اضافی نوٹ کے طور پر یہ بات دلچسپ بھی ہے اور افسوسناک بھی کہ یسوع کی پیدائش تک یہ طور طریقے اس قدر مسخ ہو چکے تھے کہ روایتی عمل اس حقیقت کی نسبت جس کی کہ وہ عمل نمائندگی کرتا تھا زیادہ اہمیت اختیار کر گیا تھا (عبرانیوں ۱۰: ۸)۔

یسوع مسیح کی مصلوبیت اور جی اُٹھنے کے بعد، پنتکست کے دن خدا نے ایک نیا دور یا ایک نئے دور کی تقسیم کا آغاز کیا۔اسے ''کلیسیا کا دور'' یا ''کلیسیا کی تقسیم کا دور'' کہا جاتا ہے۔تقسیم کے اس نئے دور میں وہ تمام ایماندار جو یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں خدا کے کاہن بن جاتے ہیں (۱۔پطرس ۲: ۵، ۹)۔یہ نئے ''ایماندار کاہن'' جانوروں کی قربانیاں نہیں گذرانتے بلکہ ''**اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرتے ہیں جو زندہ، پاک اور خدا کو پسندیدہ ہیں اور یہی اُن کی معقول عبادت ہے**'' (رومیوں ۱۲: ۱)۔ اس تقسیم کے دوران کہانت کے اظہار کی شکل وصورت تبدیل ہو گئی۔تاہم مختلف کہانتوں کے روحانی افعال تبدیل نہیں ہوئے۔گذرانی گئی تمام قربانیاں حمد وتعریف اور پہنچائے گئے خدا کے کلام کی طرف لے گئیں۔ادوار نے خدا کے اُصولوں پر عمل درآمد کے لئے خدا کے تجویز کردہ مختلف طریقوں کی نمائندگی کی۔کلیسیا کا دور ''آزادی کی شریعت'' (یعقوب ۱: ۲۵، ۲: ۱۲) پر ''محبت کی روح سے'' (رومیوں ۱۳: ۸۔۱۰، گلتیوں ۵: ۱۴، یعقوب ۲: ۸) عمل کرنے کا درس دیتا ہے۔

ہزار سالہ بادشاہی کے دور میں ایک نئی کہانت بنی صدوق کی راہنمائی میں ہوگی جو کہ بنی لاوی میں سے ہوں گے (حزقی ایل ۴۰: ۴۶، ۴۳: ۱۹، ۴۴: ۱۵، ۴۸: ۱۱)۔اس شریعت کی بنیاد ''اسرائیل کے ساتھ نئے عہد'' پر ہوگی (یرمیاہ ۳۱: ۳۱۔۳۳، عبرانیوں ۸: ۸۔۱۰) اور اس شریعت کو خداوند یسوع مسیح خود قائم کرے گا کیونکہ ''**وہ لوہے کے عصا سے تمام قوموں پر بادشاہی کرے گا**'' (مکاشفہ ۱۲: ۵)۔

ادوار کی تقسیم کی تفسیر، اس اعتبار سے شکل یا طریقوں کی تبدیلی کو تسلیم کرتی ہے لیکن اس کی بنیاد ان اُصولوں پر ہے جو اپنی فطرت میں جسمانی سے زیادہ روحانی ہیں۔مثال کے طور پر ہمارے موجودہ دور میں ہمیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم جانوروں کی قربانی خدا کے حضور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی کامل اور حتمی قربانی کی یادگار کے طور پر گذرانیں (عبرانیوں ۱۰: ۱۰)۔جانوروں کی قربانیاں گذراننے کی بجائے، یادگار کے طور پر کلیسیا خداوند کی میز میں شریک ہوتی اور حمد کی قربانی گذرانتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۲۳۔۳۴)۔ہزار سالہ بادشاہی کے دور میں جانوروں کی قربانیاں ایک اور قسم کی یادگار کے طور پر دوبارہ قائم کی جائیں گی اور اس کا مقصد صلیب پر مکمل کئے گئے مسیح کے کام کی یادگاری ہوگا (حزقی ایل ۴۳: ۱۸۔۲۷)۔

تاریخ کی تقسیم کتاب مقدس کے تفسیری مطالعہ سے اخذ کی گئی ہیں اور یہ اندازہ سے کی گئی ہیں۔ایک دور سے دوسرے دور کے وقت کے مکمل، جامع اور حقیقی تعین کے لئے بہت سے مختلف نقطہءنظر ہیں۔یہ ادوار کی تقسیم کے اس اُصول کی نفی نہیں کرتا کہ خدا تاریخ کے مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو مختلف ذمہ داریاں عطا کرتا ہے۔

ادواریت کی طرف آج بھی ایک جدید رجان ہے جومختلف ادوار کووسیع پیمانہ پر رکھ کر دیکھتا ہے۔ ہمیں یہ بات ضرورنوٹ کرنی چاہئے کہ اس جدید رجان کوکتاب مقدس کی ٹھوس حمایت حاصل نہیں۔ اس رجحان کو درست تفسیر کومسخ کرنے اور شخصی رجحان یا جھکاؤ کو پروان چڑھانے کے لئے بڑی آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس اُصول میں انتہائی سختی یا پابندی قانون پرستی کی طرف لے جاسکتی ہے، حتیٰ کہ مسیحی زندگی میں خدمت کے موقعوں کو گنوانے کا سبب بھی بن سکتی ہے مثلاً پہاڑی وعظ میں کسی قابلِ قدر تعلیم کا نہ پانا، کیونکہ یسوع نے یہ باتیں اسرائیل کے دور میں اپنے شاگردوں سے کیں، ایسا کرنے والا شخص ان باتوں کو بھی مکمل طور پر چھوڑ دیتا ہے جو ہم تیمتھیس کے نام پولس کے پہلے خط میں پڑھتے ہیں یعنی ''ٹھوس تعلیم'' اور ''ٹھوس الفاظ'' جو ہمارے خداوند کی باتیں ہیں (۱۔ تیمتھیس ۶:۳)۔

جن باتوں کو ہمیں حقیقی معنوں میں تلاش کرنا اور تھامے رہنا ہیں یہ وہ اُصول ہیں جو ادوار کے مطالعہ سے وسعت پاتے ہیں۔ بائبل کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کہانت کی شکلیں اور طریقے تبدیل ہو گئے لیکن وہ اُصول جن کے مطابق ان پر عمل ہوتا تھا وہ جوں کے توں رہے۔ کسی بھی دور کے تمام کاہنوں کو احکامات دیے گئے کہ وہ خداوند کے حضور قربانیاں بھی گذرانیں اور خدا کے کلام کی تعلیم بھی دیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 3ہ

1۔ پڑھیے عبرانیوں 12:7۔ جب کہانت تبدیل ہوئی تو اور کیا تبدیل ہونا ضروری ہے؟

2۔ پیدائش 20:8 اور ایوب 5:1 پڑھیں۔ یہ غیر اقوام کے دور کی کہانت کی مثالیں ہیں۔ اسے خاندانی کہانت کہا گیا ہے۔ کون قربانیاں گذراننے کا ذمہ دار ہے؟

3۔ رومیوں 15:2 پڑھیں۔ غیر اقوام کے دور کے دوران، کس حکم کی پیروی کی جاتی تھی؟

4۔ خروج 1:28 پڑھیں۔ یہ اسرائیل کے دور کی کہانت کی مثال ہے۔ کون قربانیاں گذاننے کا ذمہ دار تھا؟

5۔ استثنا 4:44-46 پڑھیں۔ اسرائیل کو کس حکم کی پیروی کرنے کیلئے کہا گیا؟

6۔ 1۔ پطرس 1:1-2 اور 9,5:2 پڑھیں۔ کلیسیائی دور کے کاہن کون ہیں؟

7۔ رومیوں 8:13-10 اور یعقوب 8:2 پڑھیں۔ کلیسیاء کے کاہن کو کس حکم کی پیروی کرنی چاہیے؟

8۔ حزقی ایل 15:44;19:43;46:40؛ اور 11:48 پڑھیں۔ ہزار سالہ بادشاہت میں کون کاہن ہوں گے؟

9۔ عبرانیوں 8:8-10 پڑھیں۔ اس دور میں کس شریعت کا راج ہوگا؟

10۔ لاوی کاہن جانوروں کی قربانیاں گذرانتے تھے۔ شاہی کاہن خود کو گذرانتے ہیں۔ فرق کیا ہے؟

و۔ چودھواں اصول: نبوت کے مطالعہ میں محتاط رہیں:

یہ اُصول اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ بائبل مستقبل کے واقعات کے بارے پیشن گوئی کرتی ہے۔ بائبل ہمیں یہ بھی بڑی وضاحت سے بتاتی ہے کہ سچی نبوتیں خدا کے روح کی تحریک سے انسانوں کے ذریعے ہوتی ہیں اور یہ کہ **''کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں''** (۲۔ پطرس ۱:۱۹۔۲۱)۔ نبوت کی تفسیر کے سلسلہ میں بہت سی بے مثال کوششیں ہوئی ہیں اور یہ امر قابلِ افسوس بھی ہے کہ بہت سی تفسیریں مکمل طور پر دھوکہ دینے والی ہیں۔ یہ بات بڑی جانی پہچانی ہے کہ بدعتی گروہ اکثر نبوت کی خاص یا بے مثال تفسیر کو نومریدوں کو جیتنے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے باعث ہم سب کاہن ہیں، نئی اور بے مثال تفسیر بیان کرنے والوں سے ہوشیار رہیں، ایسے لوگوں سے خبردار رہیں جو آپ سے یہ تقاضا کرتے ہیں آپ اُن کی نئی اور بے مثال تفسیر کا یقین کریں تاکہ وہ آپ کو اپنے گروہ میں قبول کرسکیں۔

نبوت کا مفسر دراصل ایک ایسی بڑی تصویر کو اکٹھا کرتا ہے جسے ہزار ہا ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے (نبوت کی غالباً دس ہزار آیات ہیں)۔ جب تصویر مکمل ہو جائے تو ضرور ہے کہ اس میں ہمیں مسیح کا چہرہ دکھائی دے جو کہ تمام تاریخ، ماضی، حال اور مستقبل کا مرکزی نکتہ ہے۔ مدغم (اکٹھی کی جانے والی) تصویر کو تمام جانے پہچانے حقائق کی وضاحت کرنی چاہیئے اور تمام شہادتی حصّوں کو زیرِ غور لانا چاہیئے۔ یہ ہمارے لئے کوئی استحقاق نہیں کہ ہم ان حقائق کی نفی کریں جو ہمارے خیال میں اس تصویر میں پورے نہیں آتے جسے ہم دیکھنے والے ہیں۔ نبوت کی تفسیر کا مطالعہ اپنے آپ میں ایک کورس ہوسکتا ہے کیونکہ کلام مقدس کا ایک چوتھائی حصّہ نبوتی کتب میں پایا جاتا ہے۔ تاہم اس سبق میں ہمارے مقاصد کے لئے اس سلسلہ میں تین سادہ سے راہنما اُصولوں کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

۱۔ اس بات کا تعین کریں کہ آیا نبی خود اس نبوت کی تفسیر بیان کرتا ہے:

سب سے پہلے اس بات کا تعین کریں کہ آیا نبی اپنی تفسیر بیان کر رہا ہے جیسے کہ یسوع نے یوحنا ۲:۱۹۔۲۱ میں ہیکل کے بارے کی۔ حوالہ یوں بیان کرتا ہے:

''یسوع نے جواب میں اُن سے کہا اس مقدس کو ڈھا دو تو میں اسے تین دن میں کھڑا کر دوں گا۔ یہودیوں نے کہا چھیالیس برس میں یہ مقدس بنا ہے اور تو اسے تین دن میں کھڑا کریگا؟ مگر اس نے اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہا تھا۔''

کچھ اس طرح کی نبوتوں کی تفسیر کرنا آسان ہے۔ اس بات کا بھی احساس رہے کہ ہوسکتا ہے خدا کوئی بات کہے بغیر صدیاں گزار دے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ایک ہی آیت میں صدیوں کا فاصلہ طے کر لے جیسا کہ ہم لوقا ۴:۱۸۔۲۱ کے یسعیاہ ۶۱:۱۔۲ کے ساتھ موازنہ میں دیکھتے ہیں، جسے یسوع نے اقتباس کیا اور ہمارے لئے اس کی تفسیر بھی کی۔

۲۔ اس بات کا تعین کریں کہ آیا نبوت کی تکمیل تاریخی اعتبار سے ہو چکی ہے:

ہمیں اس بات کا تعین پہلے کر لینا چاہیئے کہ ممکن ہے کتاب مقدس کے دوسرے پیرے دی ہوئی نبوت کی تکمیل کی بابت بتا رہے ہوں۔ یہ بات اس حقیقت کو جاننے میں مدد دیتی ہے کہ کون سی نبوتیں ابھی پوری ہونا باقی ہیں اور اُن کی تکمیل ہمارے مستقبل میں ہوگی۔

اس اُصول کی ایک مثال نوح کا طوفان ہے جو کہ نبوت کے ۱۲۰ سال بعد آیا (پیدائش ۶:۳)۔ کلام مقدس ہمیں بتاتا ہے کہ اُسکی تکمیل ہوئی تھی (پیدائش ۷۔۸)۔

کتاب مقدس اس سلسلہ میں بھی نبوت کرتی ہے کہ خداوند فوق الفطرت طریقہ سے اسرائیل قوم کو از سرِ نو اکٹھا کرے گا (زکریاہ ۱۴:۹، متی ۲۴:۳۱)۔ یہ بات بڑی واضح ہے کہ یہ نبوت ابھی تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچی۔ اس بات کا تعین ہم نہ صرف کلامِ مقدس سے بلکہ تاریخ سے بھی کر سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمیں بیرونی ذرائع مثلاً دنیا کی تاریخی کتب پر بھی نگاہ رکھنی ہے تا کہ یہ جان سکیں کہ کوئی نبوت کب پوری ہوئی تھی۔ یاد رہے کہ دنیا کی تاریخی کتب خدا کی تحریک سے نہیں لکھی گئیں، اسلئے ممکن ہے بعض اوقات یہ کتب خدا کے کلام سے متفق نہ ہوں لیکن بائبل کے طالب علموں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ خدا کے کلام کو درست تسلیم کریں۔

۳۔ نبوت کی زبان کو تسلیم کریں:

نبوت میں ہمیں خطابت یا خیال کے اظہار کی اشکال (مثلاً مکاشفہ ۵ باب میں ''یہوداہ کے قبیلے کا ببر'' یا ''خدا کا برہ'' کے استعارات خداوند کی نمائندگی کے لئے استعمال کئے گئے ہیں)، علامات (مثلاً مکاشفہ ۱۳ باب کے ''حیوان'') اور اقسام (مثلاً خروج ۲۵۔۴۰ ابواب میں پایا جانے والا خیمۂ اجتماع) پر غور کرنا از حد ضروری ہے۔ اب تک یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے کہ پہلے ہمیں نبوتی زبان کی بائبلی تشریحات پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ قیاس آرائی کو تفسیر نہیں کہا جاسکتا۔ قیاس آرائی اُس وقت کی جاتی ہے جب کوئی شخص نبوتی زبان کے مفہوم کے بارے اندازہ لگاتا ہے۔ کسی بھی شخص کے لئے یہ بات آسان ہے کہ وہ کسی شخصی قیاس آرائی کو ''تعلیم'' میں تبدیل کر دے۔ تاہم ہمیں یہ ضرور محسوس کرنا چاہیئے کہ کسی نبوتی زبان کو اُس وقت تک نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کہ اس کا مناسب وقت نہ ہو (دانی ایل ۱۲:۴، ۸۔۱۰)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 3و

1۔ 2۔پطرس 19:1 پڑھیں۔ جب یسوع مسیح پیدا ہوئے، مر گئے اور پیشن گوئی کی تکمیل کرتے ہوئے دوبارہ جی اُٹھے، تو ہم نبوتی کلام کے متعلق کیا کہہ سکتے ہیں؟

2۔ 2۔پطرس 20:1 پڑھیں۔ حقیقی نبوت کے متعلق کیا اہم ہے؟

3۔ 2۔پطرس 21:1 پڑھیں۔ کس کو اور کیسے حقیقی نبوت بخشی گئی؟

4۔ لوقا 18:4-21 اور یسعیاہ 61:1-2 پڑھیں۔ یسوع نے کیا کہا کہ اس لمحہ کیا ہو رہا تھا؟

5۔ پیدائش 6-8 پڑھیں۔ 3:6 میں پیشنگوئی کا ذکر ہے۔ کیا یہ پوری ہو چکی ہے؟

6۔ یسعیاہ 14:7 اور متی 18:1-25 پڑھیں۔ کیا یہ پیشنگوئی پوری ہو چکی ہے؟

7۔ یوحنا 14:1-3 پڑھیں۔ کیا یہ پیشنگوئی پوری ہو چکی ہے؟

8۔ 1۔تھسلنیکیوں 16:4-17 پڑھیں۔ کیا یہ پیشنگوئی پوری ہو چکی ہے؟

9۔ زکریاہ 14:1-8 پڑھیں۔ کیا یہ پیشنگوئی پوری ہو چکی ہے؟

10۔ 1۔تھسلنیکیوں 16:4-17 اور زکریاہ 14:1-8 میں بیان کردہ واقعات سے مختلف واقعات کا تعین کرنے کی تلاش کریں۔

11۔ مکاشفہ 4:5-6 پڑھیں۔ اور ان مختلف تشبیہاتی اصطلاحات کی فہرست بنائیں جو یسوع مسیح کو بیان کرنے کیلئے استعمال کی گیں۔

چوتھا اُصول

چوتھا اُصول: خدا کے کلام کا بخوبی اطلاق کرتے ہوئے مسیحی طرزِ زندگی گزارنے کے طالب ہونا:

یہ اُصول یوحنا ۷:۱۷ میں پائے گئے خداوند یسوع مسیح کے براہِ راست بیان سے ملتا ہے۔ اگر ہم واقعی خدا کے کلام کو جاننا چاہتے ہیں تو پھر ضرور ہے کہ ہم اُسکے کلام پر عمل کرنے کے لیے رضامند ہوں۔ یہ اُصول خدا کے کلام کے مطالعہ میں از حد دیانتداری کی ضرورت کا احاطہ کرتا ہے۔ ہمیں اپنے تعصب اور پہلے سے قیاس کیے گئے خیالات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور دیانتداری سے خدا کے روح سے روشنی کا طالب ہونا چاہئے (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۴)۔ اس اُصول کا اطلاق شخصی علم کی تفتیش کا باعث بنتا ہے۔ مثال کے طور پر اپنے جذبات کی پاکیزگی کی تشخیص کرنا (۲۔کرنتھیوں ۱۳:۵)۔

یہ ہمارے لیے آسان ہے کہ ہم ایک شخصی تعصب یا غیر مستند رائے قائم کریں اور پھر اُنکے بائبلی ثبوت کی تلاش میں لگ جائیں۔ تاہم اس طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے ہم کچھ بھی ثابت کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ ہمیں اُس پیرے کو نہ سمجھنے میں دوسری سمت میں لے جا سکتا ہے یا ایسے پیروں کی طرف جو ہمیں غیر متوازیت تلاش کرنے کی لگن دیتے ہیں۔

مثال کے طور پر جو کوئی شخص بت سبع کے متعلق داؤد بادشاہ کے کاموں پر غور کر سکتا ہے جو کہ اُس کے بہت ہی وفادار سورماؤں میں سے ایک کی بیوی تھی (۲۔سیموئیل ۱۱)۔ کچھ لوگ ہو سکتا ہے اس پیراگراف کو یہ ثابت کرنے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کریں کہ وہ شخص جو اختیار میں ہے اُسکے لیے قتل اور زناکاری کا مرتکب ہونا قابلِ تسلیم ہے۔ اس شخص کو اگلا باب پڑھنے کی ضرورت ہے اور دس احکام کے ساتھ اس کا موازنہ کرے (خروج ۲۰:۱-۱۷) اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ ہمارے خدا کے نزدیک قتل اور زناکاری ناقابلِ تسلیم ہیں۔ داؤد کو بطور بادشاہ قائم کیا گیا۔ داؤد کی توبہ کے لیے خدا کے فضل کا اظہار ہوا (زبور ۵۱)۔

الف۔ پندھرواں اُصول: درست اطلاق:

خدا کے کلام کا مناسب اطلاق موزوں تشریح سے وجود میں آتا ہے۔ کسی آیت کا اطلاق بہت سے طریقوں سے ہو سکتا ہے مگر اس کی تشریح ایک ہی ہوگی۔ مثال کے طور پر ا۔تیمتھیس ۳:۱-۷ کلیسیا میں ایک نگہبان کی خوبیاں بیان کرتا ہے۔ یہاں پر تشریح اُس شخص کی مطلوبہ خوبیوں/اوصاف سے متعلق ہے جو اُس عہدے کو سنبھالتا ہے۔ اطلاق اس بات پر غور کرتا ہے کہ ایک نگہبان کو نَو مرید نہیں ہونا چاہئے اور بیان کئے گئے اوصاف پختگی کی نمائندگی کرتے ہیں جو کہ کلیسیا میں تمام لوگوں کا بالخصوص راہنماؤں کا نصب العین ہونا چاہئے۔

خدا کے کلام کے درست اطلاق کے معنی ہیں کہ ایک شخص نے اُصولوں اور قوانین کو استعمال کیا ہے۔ جو کہ پُرخلوص اور توجہ طلب انداز سے تسلیم کئے گئے ہیں۔ ایک ہے جس نے خدا کا علم اُس کے ساتھ رفاقت کے مقصد سے حاصل کیا اور اُس کی بنیاد ایمان اور فضل پر ہے۔ اُس نے خداوند یسوع مسیح کو بھی خدا کے پاک روح کی قوت اور خدمت کے ذریعہ حاصل کیا۔

شفاف پیرا ایک شخص کے لئے راہنمائی بن جاتا اور شاگرد خدا کے کلام سے مطابقت کا مصمم ارادہ رکھتا ہے (جیسا کہ کلام مقدس میں اُس کے علم کی حد اُسے سمولے گی) کہ وہ ایسی زندگی بسر کرے جو راستبازی پر مبنی ہو نہ کہ شریعت پر اور مسیح کے رویہ کو ہر بات میں شریک کرے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھاباب حصہ 4الف

1۔ 1۔تیمتھیس 3:1-7 پڑھیں اور نگہبان کیلئے جو خوبیاں درکار ہیں ان کی فہرست بنائیں۔

2۔ جو پاسبان کا عہدہ چاہتے ہیں، انھیں ان تمام تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اُنہیں اپنا جائزہ لینے کا موقع دیں۔

ب۔موزوں اطلاق کے لئے پانچ اقدام

پہلاقدم: فہم، یادداشت اور روحانی اُصولوں کے مناسب اطلاق کے لئے دُعا کریں (یعقوب ۱:۵)۔

دوسراقدم: زیرِغور پیراگراف کو درست اور مکمل طور سے سمجھنے کے لئے جستجو کریں۔اس میں رابطے کا مطالعہ شامل ہے جس سے الفاظ کو جملوں میں اور جملے عبارات میں اور عبارات کتابوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں (۲۔تیمتھیس ۲:۱۵)۔

تیسراقدم: ان روحانی اُصولوں کا تعین کرنا جو کہ ایک خاص پیراگراف کی تشریح کے لئے درکار ہیں۔روحانی اُصول وقت اور ثقافت کا حصّہ ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر جنسی بداخلاقی (رشتۂ ازدواج سے باہر جسمانی تعلق) تمام ادوار اور ثقافتوں میں گناہ رہا ہے۔روحانی اُصول یہ ہے کہ جنسی بداخلاقی سے پرہیز کیا جائے (رومیوں ۱۳:۸۔۱۰)

چوتھاقدم: پُرخلوص انداز میں اپنی زندگی کی جانچ پڑتال کریں کہ آپ بائبل مقدّس کے کسی روحانی اُصول کے ساتھ متصادم تو نہیں ہیں اور خطاؤں کی درستگی کے لئے اپنے آپکو خدا کے تابع کردیں۔اس میں مخلصانہ طور پر اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا کے سامنے پیش کرنا ہے (۱۔یوحنا ۱:۹) اپنے ایمان میں خدا کے ساتھ رفاقت کی تجدید کرنا ہے (کلسیوں ۲:۶)۔طالب علم کو زبور ۵۱ کا پورے طور سے مطالعہ کرنا چاہئے اور بت سبع سے زنا کے متعلق داؤد کی توبہ کے پہلوؤں کو تحریر کریں (۲۔کرنتھیوں ۱۳:۵)۔

پانچواں قدم: ایمان اور فضل میں چلیں۔پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ **"پس جس طرح تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا اُسی طرح اُس میں چلتے رہو** (کلسیوں ۲:۶)۔ہم نے ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے اُسے قبول کیا ہے (افسیوں ۲:۸۔۹) لہٰذا ہمارے ایسے نیک اعمال ہونے چاہئیں جو اُس فضل سے مطابقت رکھتے ہوں جو ہمیں حاصل ہے (افسیوں ۲:۱۰)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھاباب حصہ 4ب

1۔ یعقوب 5:1 پڑھیں۔یہ حوالہ کیا بتاتا ہے کہ ہم کس بات کیلئے دعا کریں؟

2۔ 2۔تیمتھیس 15:2 پڑھیں۔کلام کو سمجھنے اور اس کا اطلاق کرنے کیلئے کیا ضروری ہے؟

3۔ 1۔تیمتھیس 3:1-7 کے حوالہ سے آپ سب سے بڑا روحانی اصول کس کو تصور کریں گے؟

4۔ جب نگہبان بننے کیلئے ان خوبیوں کی ضرورت ہے تو کیا عام ایماندار کو اس کی آرزو نہیں رکھنی چاہیے؟

5۔ ان اصولات کی روشنی میں اپنی زندگی کا تجزیہ کریں؟

6۔ کیا کوئی ایسے پہلو ہیں جن میں خداوند کے حضور گناہ کے طور پر ان کا اقرار کرنے کی ضرورت ہے؟ اگر ایسا ہے تو ایسا کریں۔

7۔ کیا ایسے پہلو بھی ہیں جن میں آپکو ازسرِنو اپنی ایمان کی دوڑ کو شروع کرنے کی ضرورت ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا آپ تیار ہیں؟

موزوں تشریح کرنے میں چھ رکاوٹیں:

خدا کے کلام کی تشریح کرنے میں بہت سی رکاوٹیں ہوسکتی ہیں۔ہم اُن میں سے چھ کو بغور دیکھیں گے جو تشریح میں غلطی کا باعث بنتی ہیں۔یاد رکھیں کوئی بھی خطا سے مبرا نہیں ہے۔یہ پُر حکمت ہے مزید برآں ا۔کرنتھیوں ۱۰:۱۲ میں پولس رسول کے انتباہ کو یاد رکھیں **"پس جو کوئی اپنے آپ کو قائم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گر نہ پڑے"**۔

ا۔نفسانیت:

موزوں تشریح کرنے میں جو پہلی رکاوٹ ہے وہ نفسانیت ہے۔نفسانیت گناہ آلودہ طرز زندگی میں چلتے رہنا ہے اکثر اوقات اُسے "شہوت" کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے (ا۔کرنتھیوں ۳:۳)۔اس کے معنی ہیں کہ ایک ایماندار نے جسمانی کاموں کے ذریعہ سے گناہ کا انتخاب کیا ہے بجائے اس کہ وہ پاک روح کی راہنمائی میں چلے اور اُس کے پھلوں پر غور کرے (گلتیوں ۵:۱۹۔۲۳)۔یہ زندگی توبہ کی کمی (ا۔یوحنا ۱:۹) اور گناہ کا اعتراف نہ کرنے کے ساتھ ہے (۲ کرنتھیوں ۱۲:۲۱)۔

اگر ایک شخص جو خدا کے کلام کا مطالعہ کرتا ہے اور وہ جسم کے کاموں میں ملوث ہے جیسے کہ حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بت پرستی، جادوگری، عداوتیں، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقے، جدائیاں، بدعتیں، بغض، نشہ بازی، ناچ رنگ اور اور انکی مانند (گلتیوں ۵:۱۹۔۲۱)۔تب اُس کی تشریح یقیناً غلط ہوگی۔مثال کے طور پر ایک اُستاد جو جنسی حرامکاری میں ملوث ہو اُس کے اندر اس بات کا میلان ہوگا کہ اِس مضمون کے پیراگراف کو بگاڑ کر پیش کرے گا۔

تاہم سچائی پاک روح کے ذریعہ سے ظاہر کی گی ہے (یوحنا ۱۶:۱۳) اور "نفسانی" آدمی نے ایسی راہ پر چلنے کا چناؤ کیا ہے جو روح القدس کی راہنمائی سے بعید ہے (اگرچہ یہ ایک مختصر دور کے لئے ہو) "نفسانی" آدمی سچائی کو غلط طریقہ سمجھے گا کیونکہ وہ کلام کو روحانی طور پر نہیں پرکھ رہا۔

نفسانی آدمی فطرتی آدمی جیسا ہی ہے (ا۔کرنتھیوں ۲:۱۴) مگر تھوڑا سا مختلف ہوتا ہے۔فطرتی آدمی ایک غیر ایماندار کی نمائندگی کرتا ہے جو **"خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں"** (ا۔کرنتھیوں ۲:۱۴)۔فطرتی آدمی روح القدس تک رسائی نہیں رکھتا جبکہ جسمانی/نفسانی آدمی جو کہ ایماندار ہے پاک روح کی رفاقت میں نہیں رہتا اور نہ ہی خدا کے کلام کو درست طور سے سمجھنے کے قابل ہے۔

۲۔خود بینی:

خود بینی یہ ہے کہ قدر شناسی یا شہرت کی تلاش کرنا، اُس شخص میں پائی جاتی ہے جو آدمیوں سے اپنی تعریف کی خواہش کرتا ہے۔خود بینی بھی نامناسب تشریح کی طرف لے جا سکتی ہے۔ہمیں امثال ۱۶:۱۸ میں انتباہ کیا گیا ہے **"ہلاکت سے پہلے تکبر اور زوال سے پہلے خود بینی"**۔ایک تشریح کرنے والے کے لئے یہ ایک اچھی نصیحت ہے۔

جب کہ یہ سچ ہے کہ ہمیں خدا کے کلام کا مطالعہ جانفشانی سے کرنا چاہئے اور یہ بھی سچ ہے کہ ہم "خدا کے کلام کو دُرستگی سے کام میں لائیں" (۲۔تیمتھیس ۲:۱۵)۔ضرور ہے کہ ہمارا مطالعہ خداوند اور دوسروں کے لئے محبت کا موجب ہو (مرقس ۱۲:۲۹۔۳۱) نہ کہ ہماری اپنی بصیرت کی پہچان کی خواہش ہو۔کچھ نیا سیکھنا ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے جو کہ ہماری ذاتی سمجھ میں وسعت لاتا ہے لیکن اگر ہم دوسروں کو متاثر کرنے کے لئے خدا کے کلام کی تحقیق کرتے ہیں تو ہم بے فائدہ تحقیق کر رہے ہیں کیونکہ ہمارے جذبات خالص نہیں ہیں۔

ہمیں اپنے طریقۂ مطالعہ پر اس قدر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ ہم خیال کریں یہ بالکل دُرست تشریح کا ضامن ہے۔مبادا کلام مقدس کو سمجھنے میں پاک روح کے بنیادی کردار کو بھول جائیں۔

۳۔جانب داری:

مناسب تشریح کرنے میں تیسری رکاوٹ جانبداری ہے۔بے جا پاسداری تعصب ہے جس کی بنیاد انفرادی ترجیحات پر ہے اور یہ بنیادی طور پر متن کو منفی رویے سے بگاڑ دیتی ہے "میں نہیں چاہتا کہ کچھ اس طور سے ہو"۔اگر ایسا رویہ کافی حد تک مضبوط ہے تو یہ ہوسکتا ہے کہ خدا کے کلام کے حصّوں کو بگاڑ دے۔بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت

سے لوگ اپنی کوشش سے خدا کے کلام کو ثابت کرنے کے لئے ذاتی تعصّبات کو استعمال کرتے ہیں جو کہ انتہائی خوفناک رویہ ہے جبکہ بائبل مقدس بھی بالکل اسکی مخالف ہے۔

''اور تم سب جتنوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا مسیح کو پہن لیا۔ نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عورت کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو ۔اور اگر تم مسیح کے ہو تو ابرہام کی نسل اور وعدہ کے مطابق وارث ہو'' (گلتیوں ۳: ۲۷۔۲۹)۔

اگر خدا طرفدار ہوتا تو غیر اقوام (غیر یہودی) میں سے کوئی نجات نہ پاتا۔

۴۔مستقل مزاجی کی کمی:

جب ہم خدا کے کلام کی تشریح کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بہت سی روحانی مشقوں میں مستقل مزاج نہیں تو ہم غلط تشریح کا شکار ہو سکتے ہیں۔

الف۔ باقاعدہ شخصی تشخیص اور اقرار کی مشق:

۲۔کرنتھیوں ۱۳: ۵ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ **''تم اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں۔ اپنے آپ کو جانچو!''** ہم نہ صرف اپنے اعمال کو بلکہ اپنے جذبات کو بھی خداوند کے سامنے پیش کریں اُس کے معیار کے ساتھ موازنہ کرنے کے لئے۔ جب ہم دیکھیں کہ ہم ناکام ہو گئے ہیں تو اپنی ناکامیوں کو اُس کے سامنے پیش کریں اور پاک صاف ہوں۔ ا۔یوحنا ۱: ۹ کہتا ہے کہ **''اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک میں سچا اور عادل ہے''۔**

اس مشق میں ناکامی نفسانیت کا باعث بنی ہے جو خدا کے کلام کی تشریح میں بگاڑ اور غلطی پیدا کرتی ہے۔

ب۔ مستقل مزاجی سے دعا کی مشق:

متی ۷: ۷۔۸ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ **''مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُسکے واسطے کھولا جائے گا''۔** ہمیں خدا کے کلام کو سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے مستقل مزاجی سے دعا کرنی چاہئے۔

اس مشق میں ناکامی خدا باپ سے قطع تعلق کا باعث بنتی ہے۔ جس کے کلام کی تشریح کی آپ کوشش کر رہے ہیں۔

ج۔ مستقل مزاجی سے مطالعہ کرنے کی مشق:

ہمیں ۲۔تیمتھیس ۲: ۱۵ میں ایک اہم بات بتائی گئی ہے کہ ہمیں خدا کے کلام کے اُس حصّے کو جس کی تشریح کرنا ہے ٹھیک طور سے جانفشانی سے عمل میں لانا چاہئے۔ **''اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ نہ ہونا پڑے اور جو حق کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو''۔**

بائبل مقدس کے مطالعہ میں مستقل مزاجی کی کمی متن میں مخصوص آیت کو دیکھنے میں ناکامی کا باعث ہوگی۔

۵۔غلط طریقۂ تعلیم:

ہمارا طریقۂ تشریح بھی درستگی میں رکاوٹ کا باعث ہو سکتا ہے۔ متن کے حوالہ سے ہمارے بنیادی عقائد یقیناً ہمارے سمجھنے کے طریقہ کار کو متاثر کریں گے۔ مثال کے طور پر اگر ہم اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ تمام بائبل خدا کے الہام سے ہے (۲۔تیمتھیس ۳: ۱۶۔۱۷)، پھر ہو سکتا ہے کہ ہم معجزات کے واقعات کو سائنسی دلیل کے ساتھ عقلی رنگ دینے کی کوشش کریں۔ اگر یقین رکھتے ہیں ساری بائبل لغوی طور پر سچائی کا کلام ہے تو پھر ہم معجزات کو تاریخ میں الٰہی مداخلت کے طور پر تشریح کریں۔

کچھ لوگ اس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں صرف چند مسیحی لوگ ہیں جنھیں خدا کے کلام کی تشریح کرنے کی نعمت دی گئی ہے۔ جبکہ بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ ہم سب کاہن ہیں (۱پطرس ۲: ۵،۹)۔ بطور کاہن ہمیں خدا کے تخت تک رسائی حاصل ہے (عبرانیوں ۴: ۱۶) یہاں ہمیں براہِ راست خدائے پاک روح کے ذریعہ سکھایا جاتا ہے (ا۔کرنتھیوں ۲: ۱۵)۔

کچھ ایسے ہیں جو عبارات کی تشریح مجازی یا دیومالائی طریقہ سے کرنے سے بائبل کو بگاڑتے ہیں جنھیں لغوی معنوں میں لینا چاہئیے۔ مجازی معنوں میں تشریح کرنے والے

متن میں مختلف معانی شامل کرتے ہیں۔اگر ہم اس بات کا دعویٰ کریں کہ نوح کا عالمگیر طوفان ظاہری طور پر عظیم حادثہ نہ تھا بلکہ دُکھوں کی تصویر ہے جو انسانیت کو ضرور برداشت کرنی پڑی، تب ہم مجازی تشریح کرتے ہوئے خطا کار ٹھہریں گے۔

دیومالائی سچائی کو جھوٹا کر کے بیان کرنے اور مبالغہ آرائی کو بڑا کر کے بیان کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔اگر ہم نوح کے طوفان کو محض چھوٹے طوفان کے طور پر دیکھیں کہ مقامی باشندوں نے اس چھوٹے سے طوفان کو بڑھا چڑھا کر عالمگیر تباہی بیان کیا، ہم دیومالائی تشریح کریں گے۔کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ دیومالائی میں ایک چھوٹی سی سچائی بہت سے جھوٹوں سے گھری ہوئی ہے۔

کچھ لوگ تو یہاں تک کہ خداوند یسوع مسیح ،صلیب اور جی اُٹھنے کی تشریح کے مجازی اور دیومالائی طریقہ کا اطلاق کرنے چل نکلتے ہیں۔اگر اس طرح کی تشریحات درست تھیں، تب خداوند یسوع مسیح حقیقت میں ہمارے گناہوں کے واسطے نہیں موا، نہ دفن ہوا نہ ہی ہماری نجات کے لئے جی اُٹھا۔پولس رسول کے مطابق اگر یہ واقعات ظاہری طور پر واقع نہ ہوتے تو ہم شدید مشکلات میں ہوتے (۱۔کرنتھیوں ۱۵)۔

خالصتاً ظاہری طریقہ بھی جو کہ تشبہات کو زیرِ غور نہیں لاتا تشریح میں رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے۔مثال کے طور پر سلیمان کی کتاب جس کا نام ''غزل الغزلات'' ہے، غیر معمولی طور پر ظاہری کام ہے، جس کی ظاہری طور پر کی گئی تشریح کوئی معنی نہ دیگی۔اس طور سے درست طریقہ میں ظاہری تشریح شامل ہے جو کہ تشبہات اور مخصوص زبان کو تسلیم کرنا ہے۔ہم اس مضمون پر بعد میں مزید بحث کریں گے۔

۶۔ناقص دلیل:

انسانی عقل پورے طور پر کبھی بھی لامحدود خدا کو سمجھ نہیں سکتی۔اگر ہم انسانی استعداد سے مکمل طور پر خدا کو سمجھ سکتے ہیں تو ہم یقیناً گھمنڈی بن جائیں گے۔امثال ۳: ۵۔۷ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ **''سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا۔تو اپنی ہی نگاہ میں دانشمند نہ بن۔خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر''**۔خدا یہ چاہتا ہے کہ ہم ایمان سے چلیں نہ کہ اپنی سمجھ سے۔

ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ایک دن ہم مکمل طور پر سمجھیں گے۔ پولس ۱۔کرنتھیوں ۱۳: ۱۲ میں لکھتا ہے کہ **''اب ہم کو آئینہ میں دُھندلا سا دکھائی دیتا ہے مگر اُس وقت رُوبرو دیکھیں گے۔اس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اُس وقت اُسے پورے طور پر پہچانونگا جیسے میں پہچانا گیا ہوں''**۔بائبل مقدس کے متعلق تمام لاجواب سوالات جو ہمارے پاس ہیں ایک دن جب ہم خداوند کو رُوبرو دیکھیں گے تو ہمارے پاس جواب ہوں گے (۲۔کرنتھیوں ۳: ۱۸)۔

پہلی صدی کے یہودیوں کے ساتھ چند مسائل تھے جب وہ دلیل دینے کے لئے اپنی خوبیوں پر انحصار کرتے تھے جس سے وہ خداوند یسوع مسیح کو مسیحا کے طور پر پہچاننے میں ایک حادثاتی غلطی کا شکار ہو گئے۔متی ۲۲: ۴۱۔۴۶ میں بیان کی گئی خداوند یسوع مسیح اور فریسیوں کے درمیان گفتگو پر غور کریں:

''اور جب فریسی جمع ہوئے تو یسوع نے اُن سے یہ پوچھا۔کہ تم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے اُس سے کہا داؤد کا۔اُس نے اُن سے کہا پس داؤد رُوح کی ہدایت سے کیونکر اُسے خداوند کہتا ہے کہ۔خداوند نے میرے خداوند سے کہا۔میری دہنی طرف بیٹھ۔جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں۔پس جب داؤد اُس کو خداوند کہتا ہے تو وہ اُس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا۔اور کوئی اُس کے جواب میں ایک حرف نہ کہہ سکا اور نہ اُس دن سے پھر کسی نے اُس سے سوال کرنے کی جرات کی''۔

خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں سے پوچھتے ہوئے کہ کیسے ایک ہی وقت مسیحا داؤد کا بیٹا اور خداوند ہو سکتا ہے زبور ۱۱۰: ۱ کا حوالہ دیا۔جواب یہ ہے کہ مسیحا خدا بھی ہے اور انسان بھی؛ انسانی عقل سے اس طرح کی دلیل متصادم ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔کیا ایسا نہیں ہے؟

شخصی مطالعہ کیلئے: چوتھا باب حصہ 4ج

1۔ 1۔کرنتھیوں 3:3 پڑھیں۔ پولس کن دو باتوں کی نشاندہی کرتا ہے جو''جسمانی'' ''دنیاوی'' زندگی کا حصہ ہیں؟

2۔ گلتیوں 5:19-21 پڑھیں۔حسد اور جھگڑے کو کیا کہا گیا ہے؟

3۔ حسد اور جھگڑے میں شریک اور ایک شخص کسطرح تفسیر کو تبدیل کرنے کی کوشش کرسکتا ہے؟

4۔ امثال 3:5-6 اور 1۔کرنتھیوں 8:1 پڑھیں۔ہمیں کس چیز پر بھروسہ نہیں کرنا چاہتے اور کیوں؟

5۔ کیا ہم اپنے مطالعہ کی عادات یا طریقہ کے باعث مغرور ہوسکتے ہیں اور یوں اپنی تفسیر میں غلط اور نفسانی بن سکتے ہیں؟

6۔ کیا ہمیں اپنی خواہشات کے مطابق تفسیر کرنی چاہیے؟ کیوں؟

7۔ خدا کے کلام کے مطالعہ میں انتہائی اہم بات کیا ہے؟

8۔ 2۔کرنتھیوں 13:5 اور 1۔یوحنا 1:9 پڑھیں۔ہمارے مطالعہ میں کونسی دو باتیں اہم ہیں؟

9۔ متی 7:7-8 اور یعقوب 1:5 پڑھیں۔ ہمیں اپنے مطالعہ میں کیا تلاش کرنا چاہیے؟

10۔ ہمیں اپنے مطالعہ میں کیوں ثابت قدم ہونا چاہیے؟

11۔ 2۔تیمتھیس 3:16-17 پڑھیں۔صحیح تفسیر تلاش کرنے کا آغاز کرنے سے پہلے ہمیں بائبل کے متعلق کیا ایمان رکھنے کی ضرورت ہے؟

12۔ یسعیاہ 55:8-9 پڑھیں۔خدا کے کلام پر انسانی دلائل کا اطلاق کرنے کی کوشش میں ہمیں کس بات کو یاد رکھنا چاہیے؟

13۔ یعقوب 3:14 پڑھیں۔اطلاق کرنے میں کونسی تین چیزیں ناکامی کا باعث بنتی ہیں؟

ج۔اطلاق کو ناکام کرنے کے آٹھ طریقے:

ان آٹھ طریقوں کو انتہائی سادہ طور سے بیان کیا گیا ہے لیکن کلام خدا کے طالب علم کو غور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہر ایک کے ساتھ ناکامی کے درجے ہیں۔یہ اچھا ہے کہ دوبارہ ہماری راہنمائی کے لئے درست آیت کا حوالہ دیا جائے۔آئیں ہم امثال ۳: ۵۔۶ پر غور کریں جو بیان کرتی ہے:**''سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا''۔**

۱۔ اپنی قوت اور اطلاق کے بجالانے میں خداوند پر انحصار کرنے میں ناکامی۔

۲۔ رویوں یا اعمال کی تبدیلی سے مزاحمت جو خدا کی سچائی سے متصادم ہوں۔

۳۔ اُصولوں کی نافرمانی جو درست سمجھے جاتے ہوں۔

۴۔ دنیاوی معیار کے مطابق ہونے کے دباؤ سے مغلوب ہونا۔

۵۔ اپنی زندگی میں خدا کے کلام کے اطلاق میں عدم دلچسپی۔

۶۔ گناہ کو ضابطہ پرست یا عدم وجود کے انداز میں دیکھنا۔

۷۔ دانشمندانہ چناؤ کے متبادل جذباتی احساسات کا ہونا۔

۸۔ تعصب بے جا طرفداری یا کاہلی کے باعث سوچ کا بگاڑ۔

باب 5
خدا کی شخصیت کے متعلق تعلیمات

پہلا حصہ

تثلیث

الف: تثلیث کا ایک بیان/ تثلیث کی تعریف :

ہم واضح طور پر اس بات کو بیان کرنے کے اہل ہیں کہ صرف ایک ہی سچا خدا ہے (استثنا ۴:۳۵، ۶:۴؛ ا۔کرنتھیوں ۸:۴۔۶؛ افسیوں ۴:۳۔۶؛ یعقوب ۲:۱۹) جس نے اپنے آپ کو خدا باپ (یوحنا ۶:۲۷)، خدا بیٹا (یوحنا ۱:۱) اور خدا روح القدس (اعمال ۵:۳۔۴) کے طور پر ظاہر کیا۔ اُسکی قدرت کے ٹھیک اندرونی کاموں سے ہماری عقل غافل ہے۔

تثلیث کی مکمل اور حتمی تعریف تشکیل دینا مشکل ہے کیونکہ اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ خدا ہمارے سارے فہم سے بالاتر ہے، اسلئے کہ وہ خدا ہے (رومیوں ۱۱:۳۳)۔ مسیح کے ساتھ ہمارا رشتہ ایمان میں اس طرح کا ہونا چاہیئے کہ ہم اُسے خوش کر سکیں (عبرانیوں ۱۱:۶)۔ ہم خدا کے متعلق سب کچھ جان اور سمجھ سکتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوگا جب ہم آسمان پر جائیں گے تو وہ اُس وقت، ہم خدا کے متعلق سب کچھ جان سکیں گے۔ اُن دنوں میں سے ایک دن ہم خدا کے بارے میں مکمل طور پر جانیں گے (ا۔کرنتھیوں ۱۳:۱۲)، جو باتیں اب ہمیں پورے طور پر سمجھ نہیں آتیں ضرور ہے کہ ہم اُنہیں ایمان کے ساتھ قبول کریں۔ تثلیث کی ایک تشریح انڈے میں پائی جاتی ہے۔ اُس کا ایک خول، ایک زردی اور سفیدی ہوتی ہے۔ تین مختلف حصّے مگر ایک انڈہ۔

ہم اس بات کو بیان کرنے کے لائق ہیں کہ تثلیث کے ارکان کے تین کردار ہیں۔ باپ منصوبہ ساز ہے (اعمال ۲:۲۳)، بیٹا تعمیل کرنے والا جس کے معنی ہیں وہ جو منصوبے کو بجالائے (یوحنا ۵:۳۶)؛ اور روح القدس ظاہر کرنے والا (یوحنا ۱۶:۱۳)۔ جب ہم ان کے مختلف کرداروں کا مطالعہ کریں گے۔ ضرور ہے کہ ہم تثلیث کو الگ الگ نہ دیکھیں۔ باپ بیٹا اور روح القدس برابر خوبیوں کے مالک ہیں جو کہ صرف خدا ہی رکھ سکتا ہے۔

یہ بات ہمارے لئے مسئلہ نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم ایک آٹو موبائل کی اندرونی کارکردگی کو نہیں سمجھ سکتے لیکن جب ہم انجن کو سٹارٹ کرتے ہیں تو اُس کے نتائج کو دیکھتے ہیں اور اپنی منزل کی طرف چلتے ہیں۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے ہم اُسی سے اُس کی الٰہی فطرت کے نتائج کو دیکھ سکتے ہیں (رومیوں ۱:۲۰)۔

ب۔ ثبوت:

تثلیث کا ثبوت اس حقیقت میں دکھائی دیتا ہے کہ باپ، بیٹا اور روح القدس خدا کہلاتے ہیں جیسا کہ پچھلے نقطہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر باپ، بیٹا اور روح القدس وہی اوصاف کے حامل ہیں جن کا حامل صرف خدا ہی ہو سکتا ہے اور وہی کام کرتے ہیں جو صرف خدا ہی سرانجام دے سکتا ہے، پھر یہ واضح ہونا چاہیئے کہ حقیقت میں تینوں ایک ہیں جو خدا ہے۔

چوتھے باب کے حصہ اوّل میں ''تشریح کی بنیاد الٰہی جوہر پر ہے''۔ خدا کے جوہر کا تعارف دیا گیا ہے۔ اب ہم خدا کی خوبیوں کی تشریح کو واضح طور پر بیان کریں گے اور ہر خوبی کو تثلیث کے ہر ایک رکن سے منسلک کریں گے۔ اس مطالعہ کا یہ اہم ترین حصہ ہے۔ یہ آیات تمام بائبل کو علم الٰہیات کی دو مرکزی بنیادوں پر قائم کرتی ہیں جنھیں کلام مقدس کے طالب علم کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ پہلی بنیاد یہ ہے ''ایک اور صرف ایک ہی خدا ہے''۔ دوسری ''میں وہ نہیں ہوں''۔

ج۔ ذاتِ الٰہی کے اُوصاف:

پہلی قوسیں ( ) اُن آیات کوظاہر کریں گی جوخداباپ کی طرف اشارہ کرتی ہیں، دوسری < > بیٹے کے لئے آیات اور تیسری [ ] پاک روح کے لئے۔

ا۔ حاکمیت:

خداحاکم اعلیٰ ہےجس کے معنی ہیں خدابادشاہ ہےاوراُس کے مطابق کام کرتا ہے(دانی ایل۴:۱۷،۱۔تیمتھیس ۱:۱۷، زبور۴۷:۲،۷)، < مکاشفہ ۱۹:۱۶، یوحنا۵:۲۱ >، [زکریاہ۴ :۶ ،۱۔پطرس۴:۱۴، ۱۔کرنتھیوں۱۲:۱۱]۔

حاکمیت کے معنی ہیں محدود سطح پر اعلیٰ ترین اختیار کوعمل میں لانا۔خدا کسی بھی بیرونی اختیار سے آزاد تمام مخلوقات پر اعلیٰ ترین اختیار رکھتا ہے۔وہ خالق ہے تخلیق نہیں (رومیوں ۱:۲۰،۲۵)۔

خدا کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ اپنے منصوبے،قوانین اور عدالتوں کو رائج کرے۔وہ اختیار رکھتا ہے کہ جس طرح چاہے کام کرسکتا ہے، اگر چہ اُس کے مقاصد کو سمجھنا مشکل ہے۔

۲۔ راستبازی:

خدامکمل طور پر راستباز ہے، جس کے معنی ہیں کہ وہ ہراعتبار سے کامل ہے(یوحنا۱۷:۲۵،۱۔یوحنا۱:۵)،< ۱۔یوحنا۲:۱،لوقا۱:۳۵،عبرانیوں ۷:۲۶>،[یسعیاہ۳۲:۱۵۔۱۸، زبور۱۴۳:۱۰،نحمیاہ۹:۲۰]۔وہ ہراعتبار سے راستبازی کا معیار ہے۔وہ اخلاقی اعتبار سے کامل ہے،اس معیارقائم کرتے ہوئے وہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اُس کے ہم شکل ہوں (افسیوں ۵:۱)۔

۳۔ انصاف (عدل):

خدامنصف ہے۔وہ پورے طور سے صادق ہے(یسعیاہ ۴۵:۲۱،ایوب ۳۷:۲۳)،<یوحنا۵:۲۲،۳۰ ، مکاشفہ ۱۹:۱۱>،[یسعیاہ۴:۴،۲۸:۴)۔خدا کا انصاف اس اُسکی راستبازی کا تقاضا ہے۔خدا آدمیوں کا طرفدار نہیں (رومیوں۲:۱۱)۔وہ پاسداری کوظاہر نہیں کرتا ہے۔ جہاں گناہ (اُسکی شریعت کی عدولی) ہوتا ہے(رومیوں ۵:۱۳)، ضرور ہے کہ اُس کا انصاف پوراہو۔

انسان اس قابل نہیں کہ وہ خدا کی راستبازی کو پورا کرے،لہٰذا ایک مسیحا کی ضرورت ہے جوخدا کے انصاف کو پورا کر سکے(غضب کوٹھنڈا کر سکے)۔خداوند یسوع مسیح نے صلیب پرگناہ کے کفارہ کو پورا کیا، جب وہ تمام دنیا کے گناہوں کا فدیہ ادا کرنے کے لئے موا(۱۔یوحنا۲:۱۔۲)۔

۴۔ محبت:

خدامحبت ہے، جس کے معنی ہیں کہ کامل اور غیر مشروطی محبت صرف اُسی میں پائی جاتی ہے(۱۔یوحنا۴:۸۔۱۰،ططس ۳:۴، یوحنا۱۷:۲۴۔۲۶)،<یوحنا۱۵:۹>،[گلتیوں ۵:۲۲]۔

خدا کی یہ خوبی ہمیں اس بات کی بنیاد مہیا کرتی ہے کہ خدانے یسوع مسیح کو بنی نوع انسان کی نجات کے لئے بھیجا(یوحنا۳:۱۶)۔وہ محبت جوخدانے ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے صلیب پر کی <لوقا۲۳:۳۴>، پاک روح کے پھل میں یہ پہلا عنصر ہے[گلتیوں ۵:۲۲]۔

محبت کے معنی ہیں وہ کرنا جودوسروں کے لئے بہترین اور درست ہے،حتیٰ کہ اگر ایسا کرتے ہوئے چاہے ناخوشگوار احساسات ہی ہوں۔مسیحیوں کوخدا کی محبت میں شریک ہونا چاہئے اوراُسے دوسروں تک پھیلانا چاہئے تا کہ سب لوگ خدا کو جان سکیں (یوحنا۱۳:۳۴۔۳۵)۔

۵۔ ابدی زندگی:

خداابدی زندگی ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا (یسعیاہ ۵۷:۱۵)،< یوحنا ۸:۵۴، ۱۔ یوحنا ۵:۱۱-۱۲، میکاہ ۵:۲، مکاشفہ ۱:۸، ۱۷)>، [عبرانیوں ۹:۱۴]۔

ابدی زندگی کا کوئی شروع یا آخر نہیں ہے۔ ہم مسیحیوں کے پاس اصل میں ہمیشہ کی زندگی ہے جس کا ایک نقطہ آغاز ہے لیکن اختتام نہیں۔ خدا کی ابدی زندگی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ وہ کبھی موت کے تابع نہیں ہے۔

۶۔ قادر مطلق۔ تمام قدرت کا سرچشمہ:

خدا قادر مطلق ہے، جس کے معنی ہیں کہ وہ سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے (مرقس ۱۴:۳۶، ۱۔ پطرس ۱:۵)،< متی ۲۸:۱۸، مکاشفہ ۱۹:۶ >، [۲۔ تیمتھیس ۱:۷، رومیوں ۱۵:۱۳]۔

اُسکے قادر مطلق ہونے کی ایک مثال آسمان اور زمین کی تخلیق ہے (پیدائش ۱:۱)۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے ''آسمان خداوند کے کلام سے اور اُس کا سارا لشکر اُس کے منہ کے دم سے بنا'' (زبور ۳۳:۶)۔

۷۔ الموجود۔ ہر جگہ موجود:

خدا الموجود ہے، اسکے معنی ہیں کہ وہ ایک ہی وقت میں ایک جیسی قدرت کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے (امثال ۱۵:۳، ۲۔ تواریخ ۲:۶)،< متی ۱۸:۲۰، ۲۸:۲۰ >، [زبور ۱۳۹: ۷-۱۶]۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ سب کچھ خدا ہی ہے، (وحدت الوجود کا عقیدہ) لیکن یہ کہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ یہ ہم پر خدا کی شخصی فطرت کو عیاں کرتی ہے۔

خدا کی اس خوبی سے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خدا مختلف مقامات پر مختلف قدرت کے ساتھ موجود نہیں بلکہ وہ ہر مقام پر یکساں ہے (زبور ۱۳۹:۷-۱۷)۔ یہ نہیں کہ وہ کسی ایک جگہ پر زیادہ اور دوسری جگہ پر کم توجہ دیتا ہے۔ حقیقت میں وہ ہر جگہ موجود ہے اس کے معنی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ایک وقت میں ایک سے زیادہ مقامات پر ظاہر کر سکتا ہے۔

۸۔ الخبیر۔ سب کچھ جاننے والا (سب باتوں کا علم رکھنے والا):

خدا الخبیر ہے، وہ ماضی، حال اور مستقبل کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے (زبور ۱۳۹:۱-۶، عبرانیوں ۴:۱۳)،< یوحنا ۲:۲۴-۲۵، ۱۸:۴، متی ۹:۴>، [۱۔ کرنتھیوں ۲:۱۰-۱۱، یسعیاہ ۱۱:۲]۔

وہ تمام چیزوں کے نتائج کے بارے میں بھی جانتا ہے، نہ صرف اصلیت کے بارے بلکہ وہ تمام ممکنات کے بارے میں بھی جانتا ہے۔ وہ سارے اثرات کے بارے جانتا ہے، ہر وقت کے ہر فیصلہ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔ اُس کی ابدی منصوبہ بندی ان تمام تر پہلوؤں پر غور کر چکی ہے (رومیوں ۸:۲۸-۳۰)۔

۹۔ قدیم الایام۔ لاتبدیل:

خدا قدیم الایام ہے، جسکے معنی ہیں کہ اُس کی ذات کے پہلوؤں میں کبھی تبدیلی نہیں آتی (یعقوب ۱:۱۷، عبرانیوں ۶:۱۷، ملاکی ۳:۶)،< عبرانیوں ۱۳:۸>، [۱۔ کرنتھیوں ۱۲:۴، افسیوں ۱:۱۳]۔

یہ خوبی انسان کے لئے مفید ہے کہ خدا ہمیشہ وہ کرتا ہے جو وہ وعدہ کرتا ہے۔ وہ اپنا ذہن تبدیل نہیں کرتا؛ جب اُس نے کہا، **''پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں''** (رومیوں ۸:۱)، ہم پُر اعتماد ہو سکتے ہیں کہ وہ اپنا ذہن تبدیل نہیں کرے گا۔ وہ جو خداوند یسوع مسیح پر بھروسہ رکھتے ہیں اُنکے لئے اُس نے ابدی زندگی کا وعدہ کیا ہے، اُس نے اس خوشخبری کے ساتھ ابدی زندگی کا وعدہ کیا ہے (یوحنا ۳:۱۶)۔ اگر خدا نے اپنے وعدہ کو تبدیل کیا تو وہ جھوٹا اور ناراست ہوگا (عبرانیوں ۶:۱۷-۱۸)۔

کائنات میں جو کچھ بھی کیوں نہ ہو تبدیل ہو رہا ہو۔ صرف خدا ہی لاتبدیل ہے۔ اس لئے اُس پر ہی اُمید بھی ہماری جانوں کے لئے ایک لنگر ہو سکتی ہے (عبرانیوں ۶:۱۹)۔

۱۰۔ صادق القول:

خدا برحق ہے (استثنا ۳۲:۴، یوحنا ۷:۲۸، ۱۷:۳) <یوحنا ۱۴:۶، ۱۔یوحنا ۵:۲۰> [۱۔یوحنا ۵:۷، ۸، ۴:۶، یوحنا ۱۴:۱۷، ۱۵:۲۶، ۱۶:۱۳]۔
خدا کی یہ خوبی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا ہر وہ بات جو اپنی زبان سے کہتا ہے مکمل طور پر قابل یقین ہے (گنتی ۲۳:۱۹)۔ حقیقت میں یہ بات ناممکن ہے کہ خدا جھوٹ بولے (ططس ۱:۲)۔ سچائی یہ ہے کہ خدا نے خود کو شخصی طور پر خداوند یسوع میں ظاہر کیا۔ <یوحنا ۱۴:۶>۔ تمام تر تاریخ میں سچائی کو سادہ طور پر خیال، بیان یا اُصول کی صورت میں دیکھا گیا۔ اس لئے ہر وہ بات جسے انسان سچائی سمجھتا ہے یا تصوّر کرتا ہے، ضرور ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے کلام سے اُس کا موازنہ کیا جائے۔ <ا۔ تیمتھیس ۶:۳>۔

شخصی مطالعہ کیلئے: پانچواں باب حصہ 1

1۔ پہلے پڑھیں استثنا 5-4:6 پھر پڑھیں یوحنا 27:6، یوحنا 1:1 اور اعمال 4-3:5 یہاں کتنے سچے خداؤں کا ذکر ہے؟

2۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کے مطابق خدا کون ہے؟

3۔ اعمال 23:2 پڑھیں۔ باپ کا بنیادی کردار کیا ہے؟

4۔ یوحنا 36:5 پڑھیں۔ بیٹے کا بنیادی کردار کیا ہے؟

5۔ یوحنا 14-13:16 پڑھیں۔ روح القدس کا بنیادی کردار کیا ہے؟

6۔ ہم کیسے ثابت کرتے ہیں کہ باپ، بیٹا اور روح القدس خدا ہیں؟

7۔ خدا کی حاکمیت کے متعلق ذیل میں دیئے گئے حوالہ جات پڑھیں:

الف۔ باپ ۔ دانی ایل 17:4؛ 1۔ تیمتھیس 17:1 اور زبور 7,2:47

ب۔ بیٹا ۔ مکاشفہ 16:19 اور یوحنا 21:5

ج۔ روح القدس۔ زکریاہ 6:4؛ 1 پطرس 14:4 اور 1۔ کرنتھیوں 11:12

کیا تثلیث اعلیٰ اختیار کی حامل ہے؟

8۔ خدا کی راستبازی سے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

الف۔ باپ ۔ یوحنا 25:17 اور 1 یوحنا 5:1

ب۔ بیٹا ۔ 1 یوحنا 1:2؛ لوقا 35:1 اور عبرانیوں 26:7

ج۔ روح القدس۔ یسعیاہ 15:32-18؛ زبور 10:143 اور نحمیاہ 20:9

کیا تثلیث مکمل طور پر راستباز ہے؟

9۔ خدا کے انصاف کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

الف۔ باپ ۔ یسعیاہ 21:45 اور ایوب 23:37

ب۔ بیٹا ۔ یوحنا 30,22:5 اور مکاشفہ 11:19

ج۔ روح القدس۔ یسعیاہ 4:4 اور 6:28

کیا تثلیث میں انصاف پایا جاتا ہے؟

10۔ خدا کی محبت سے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

الف۔ باپ ۔ 1۔یوحنا4:8-10؛ ططس 3:4اور یوحنا17:24-26

ب۔ بیٹا ۔ یوحنا15:9

ج۔ روح القدس۔ گلتیوں5:22

کیا تثلیث کے اندر کامل محبت پائی جاتی ہے؟

11۔ خدا کی ازلی زندگی کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

الف۔ باپ ۔ یسعیاہ57:15

ب۔ بیٹا ۔ یوحنا 8:54؛ 1۔یوحنا5:11-12؛ میکاہ 5:2اور مکاشفہ 1:8,17

ج۔ روح القدس۔ عبرانیوں 9:14

کیا تثلیث کے اندر ازلی زندگی پائی جاتی ہے؟

12۔ خدا کے قادرِ مطلق ہونے کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

ا۔ باپ ۔ مرقس14:36اور 1۔پطرس 1:5 پڑھیں۔

ب۔ بیٹا ۔ متی28:18اور مکاشفہ 19:6

ج۔ روح القدس۔ 2۔تیمتھیس 1:7اور رومیوں 15:13

کیا تثلیث قادرِ مطلق ہے؟

13۔ خدا کے ہر جگہ موجود ہونے کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

ا۔ باپ ۔ امثال15:3اور 2۔تواریخ 2:6

ب۔ بیٹا ۔ متی18:20اور 28:20

ج۔ روح القدس۔ زبور139:7-16

کیا تثلیث ہر جگہ موجود ہے؟

14۔ خدا کے سب کچھ جاننے کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

ا۔ باپ ۔ زبور 139:1-6اور عبرانیوں4:13

ب۔ بیٹا ۔ یوحنا 2:24-25;18:4اور متی9:4

ج۔ روح القدس۔ 1۔کرنتھیوں2:10-11اور یسعیاہ11:2

کیا تثلیث سب کچھ جانتی ہے؟

15۔ خدا کے لاتبدیل ہونے کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

ا۔ باپ ۔ یعقوب1:17؛ عبرانیوں 6:17اور ملاکی3:6

ب۔ بیٹا ۔ عبرانیوں13:8

ج۔ روح القدس۔ 1۔کرنتھیوں12:4اور افسیوں1:13

کیا تثلیث لاتبدیل ہے؟

16۔ خدا کی سچائی کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں:

ا۔ باپ ۔ استثنا4:32؛ یوحنا28:7اور 3:17

ب۔ بیٹا ۔ یوحنا 6:14اور 1۔یوحنا20:5

ج۔ روح القدس۔ 1۔یوحنا5:7-8؛6:4؛یوحنا14:17؛2615اور 13:16

کیا تثلیث میں سچائی پائی جاتی ہے؟

حصّہ۲

خدا کے نام

تعارف:

یہ حصّہ خدا کے اُن ناموں یا القاب کی عکاسی کرتا ہے جو کتابِ مقدس میں ہیں۔عبرانی اور یونانی زبان میں خدا کے لئے بہت سی مختلف اصطلاحات ہیں جو اُس کی ہستی، وجود اور کردار کے مخصوص پہلوؤں کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

کچھ تراجم میں عبرانی اور یونانی الفاظ بڑی سادگی سے نئی زبان (جو کہ نقل لفظ کہلاتے ہیں) میں تبدیل ہوجاتے ہیں جنکی بنیاد اپنے لب ولہجہ پر ہوتی ہے۔یہ مطالعہ طالب علم کو خدا کے لیے حقیقی القاب جو عبرانی یا یونانی اور ترجمہ میں استعمال ہوئے ہیں فراہم کرتا ہے۔

الف۔ عبرانی نام:

ا۔ خدا:

جس عبرانی لفظ کا ترجمہ ''خدا'' کیا گیا ہے وہ ایلوہیم (ELOHIM) ہے۔یہ پہلے پیدائش ۱:۱ میں اور پھر (۲،۵۰۰) پچیس سومرتبہ پرانے عہدنامہ میں ملتا ہے۔اس لفظ کا مطلب خدا کی ذات مطلق اور اُس کی تمام تر صفات کو بطور ایک پیش کرتا ہے۔اسی دوران بہت دفعہ یہ لقب باپ کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے، طالب علم یہ دیکھے گا کہ یہ لقب بیٹے اور روح القدس کو بیان کرنے کے لئے بھی استعمال ہوا ہے، کیونکہ تثلیث خدا ہے۔ایلوہیم جمع کا صیغہ ہے (جسکا مطلب ہے ایک سے زیادہ)، جسے مفکرین نے ''عظمت وجلال کی جمع'' کے طور پر بیان کیا ہے۔یہ اُس کی لامحدود عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔یہ لفظ اگرچہ جمع ہے اور یکساں طور پر واحد فعل کے لئے استعمال ہوا ہے اور ایک دفعہ پھر ظاہر کرتا ہے کہ خدا ایک ہے (استثنا ۶:۵)۔لفظ ایلوہیم اکثر دوسرے لفظ سے ملادیا جاتا ہے جو کہ خدا کے متعلق مزید معلومات فراہم کرتا اور اُس کیلئے ایک اور لقب بن جاتا ہے۔

الف۔ خدائے قادر:

''خدائے قادر'' حسبِ معمول ''ایل شیڈائی (ELSHADDAI)'' کا ترجمہ ہے۔''ایل'' ایلوہیم کا مخفف ہے۔یہ اکثر اُن برکات کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوا جو خدا نے اپنے لوگوں پر نازل کیں۔

یہ اِن حوالہ جات میں پایا جاتا ہے: پیدائش ۱۷:۱؛ ۲۸:۳؛ ۳۵:۱۱؛ ۴۳:۱۴؛ ۴۸:۳؛ ۴۹:۲۵؛ خروج ۶:۳؛ گنتی ۲۴:۴، ۱۶؛ رُوت ۱:۲۰، ۲۱؛ ایوب ۵:۱۷؛ ۶:۴، ۱۴؛ ۸:۳، ۵؛ ۱۱:۷؛ ۱۳:۳؛ ۱۵:۲۵؛ ۲۱:۱۵، ۲۰؛ ۲۲:۳، ۱۷، ۲۳، ۲۵، ۲۶؛ ۲۳:۱۶؛ ۲۴:۱؛ ۲۷:۲، ۱۰، ۱۱، ۱۳؛ ۲۹:۵؛ ۳۱:۲، ۳۵؛ ۳۲:۸؛ ۳۳:۴؛ ۳۴:۱۰، ۱۲؛ ۳۵:۱۳؛ ۳۷:۲۳؛ ۴۰:۲، زبور ۶۸:۱۴؛ ۹۱:۱؛ یسعیاہ ۱۳:۶؛ حزقی ایل ۱:۲۴؛ ۱۰:۵؛ یوایل ۱:۱۵۔

ب۔ خداتعالیٰ:

''خداتعالیٰ'' عموماً ایل ایلون (ELELYON) کا ترجمہ ہے جو کہ تمام اُمور اور معاملات میں اُس کی برتری اور کل اختیار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ اِن حوالہ جات میں ہے:

پیدائش ۱۴:۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲؛ ۴۰:۱۷، گنتی ۲۴:۱۶؛ استثنا ۲۶:۱۹؛ ۲۸:۱؛ ۳۲:۸؛ یشوع ۱۶:۵؛ ۲۔سیموئیل ۲۲:۱۴؛ ۱۔سلاطین ۹:۸؛ ۲۔سلاطین ۱۵:۳۵؛ ۱۸:۱۷؛ ۱۔تواریخ ۷:۲۴؛ ۲۔تواریخ ۷:۲۱؛ ۸:۵؛ ۲۳:۲۰؛ ۲۷:۳؛ ۳۲:۳۰؛ نحمیاہ ۳:۲۵؛ زبور ۷:۱۷؛ ۹:۲؛ ۱۸:۱۳؛ ۲۱:۷؛ ۴۶:۴؛ ۴۷:۲؛ ۵۰:۱۴؛ ۵۷:۲؛ ۷۳:۱۱؛ ۷۷:۱۰؛ ۷۸:۱۷، ۳۵، ۵۶؛ ۸۲:۶؛ ۸۳:۱۸؛ ۸۷:۵؛ ۸۹:۲۷؛ ۹۱:۱، ۹؛ ۹۲:۱؛ ۹۷:۹؛ ۱۰۷:۱۱؛ یسعیاہ ۷:۳؛ ۱۴:۱۴؛ ۳۶:۲؛ یرمیاہ ۲۰:۲؛ ۳۶:۱۰؛ نوحہ ۳:۳۵، ۳۸؛ حزقی ایل ۹:۲؛ ۴۱:۷؛ ۴۲:۵۔

ج۔ ابدی خدا:

بیانی لقب ''ابدی خدا'' حسبِ معمول ایل اولم (ELOLAM) کا ترجمہ ہے۔ عبرانی لفظ اولم ابدی کے معنوں میں (جسکا نہ آغاز ہے نہ انجام) ابدتک سے زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے (جسکا کوئی آخر نہیں)۔ یہ پیدائش ۲۱:۳۳ اور یسعیاہ ۴۰:۲۸ میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ابدیت کا ذکر بہت دفعہ کیا گیا ہے جہاں لفظ ''ابدی'' (اولم) استعمال ہوا ہے۔

۲۔ خداوند:

یہواہ کا ترجمہ اکثر اور زیادہ تر ''خداوند'' ہوا ہے اور بڑے حروفِ تہجّی میں ہوا ہے تا کہ دوسرے الفاظ سے امتیاز کر سکے جو کہ ''خداوند'' اور ''مالک'' کے طور پر ترجمہ کئے جاتے ہیں۔ یہواہ اکثر دوسری اصطلاحات کے ساتھ ملتا ہے جو کہ اُس کی ذات اور کردار کو بیان کرتی ہیں۔

خدا کے نام ''خداوند'' کا ترجمہ حسبِ معمول عبرانی لفظ یہواہ (YAHWEH) سے ہوا ہے۔ یہواہ خدا کا شخصی نام ہے (خروج ۳:۱۴) اور پُرانے عہدنامہ میں ۵،۳۰۰ سو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ یہ اُس کے مستعد اور باشعور وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ''خداوند'' کا پہلی بار پیدائش ۲:۴ میں استعمال ہوا ہے جہاں یہ ایلوہیم سے مربوط ہے اور اِس کا ترجمہ خداوند خدا ہے۔

بابلیوں کے ۵۸۶-۵۱۶ قبل از مسیح جلاوطن ہونے کے بعد اسرائیل میں خدا کا شخصی نام مُقدس ٹھہرا اُنہوں نے حتمی طور پر اُس کا نام نہیں لیا مگر اس کی بجائے اُنہوں نے اُسے عیدونائی (ADONAI) کہہ کر پکارا۔ چھٹی اور ساتویں صدی بعد از مسیح کے دوران لفظ یہواہ کو تشکیل دینے کے لئے عیدونائی کے حروفِ عطف ''یاوے'' (JEHOVAH) حروفِ صحیح کے ساتھ یکجا کر دیا گیا تا کہ قاری اپنی یادداشت کے لئے ''یاوے'' کو عیدونائی (YHWH as ADONAI) کے طور پر پکارے۔

الف۔ خداوند مہیا کرے گا:

''خداوند مہیا کرے گا'' لقب ''یہواہ یری'' (YAHWEHYIREH) کا ترجمہ ہے۔ لقب پیدائش ۲۲:۱۴ میں پایا جاتا ہے اور اُس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب خدا نے ابراہام کو قربانی کے لئے مینڈھا اُس کے بیٹے اضحاق کی جگہ مہیا کیا۔

ب۔ خداوند میرا جھنڈا ہے:

’’خداوند میرا جھنڈا ہے‘‘لقب’’یہواہ نسی‘‘(YAHWEHNISSI) کا ترجمہ ہے۔ یہ لقب خروج ۱۷:۱۵ میں ہے اور یہ موسیٰ کی طرف سے خداوند کو عمالیقیوں کی شکست کے بعد ملا۔

ج۔ خداوند سلامتی ہے:

لقب’’خداوند سلامتی ہے‘‘یہواہ شالوم (YAHWEHSHALOM) کا ترجمہ ہے۔ یہ قضاۃ ۶:۲۴ میں استعمال ہوا ہے۔

د۔ لشکروں کا خداوند:

’’لشکروں کا خداوند‘‘یہواہ سبوتھ‘‘ (YAHWEHSABBOTH) کا ترجمہ ہے۔ یہ ایک فوجی اصطلاح ہے، جسکا مطلب ہے کہ خداوند اپنی فوجوں کا سپہ سالار ہے اور اُسکے ساتھ ہی فرشتوں اور اسرائیل کی فوجوں کا بھی۔ یہ پہلی دفعہ ا۔سیموئیل ۱:۳ میں استعمال ہوا اور پھر سو سے زیادہ بار۔

۳۔ خداوند حاکم اور مالک:

عیدونائی(ADONAI) بھی ایلوہیم (ELOHIM) کی طرح جمع کا صیغہ ہے جو کہ خدا کی شان وشوکت اور جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم ایلوہیم کی طرح نہیں یہ ایدون (ADON) کی طرح واحد کے صیغہ میں پایا گیا ہے۔لفظ’’ایدون‘‘کے معنی ہیں خداوند حاکم اور مالک کے مفہوم میں یہ اختیار کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ پہلی بار پیدائش ۱۸:۳ میں استعمال ہوا جہاں ابراہام نے خداوند کو مخاطب کرنے کے لئے اُسے استعمال کیا۔

ب۔ یونانی نام:

ا۔ خدا:

خدا کے لیے یونانی لفظ’’تھیوس‘‘(THEOS) ہے۔عبرانی لفظ ایلوہیم کی مانند یہ لقب خدا کی تمام تر صفات کو پیش کرتا ہے۔ یوحنا ۱:۱ میں جو کہ پیدائش ۱:۱ سے مماثلت رکھتا ہے،ہم لفظ’’تھیوس‘‘کا ایلوہیم کے لئے استعمال دیکھتے ہیں جو کہ اُن کے واضح تعلق کی توضیح کرتا ہے۔

۲۔ خداوند:

خداوند کے لئے یونانی لفظ’’کریوس (KURIOS)‘‘ ہے۔ یہ سات سو بار نئے عہدنامہ میں استعمال ہوا ہے اور کُل اختیار کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ لفظ عزت کے لقب کے لئے بھی سادگی کے ساتھ استعمال ہوسکتا ہے۔

پچھلے نکتہ میں ہم نے دیکھا کہ تھیوس اور ایلوہیم کا مطلب ایک ہی ہے۔ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ کریوس اور یہاوے اپنے معنوں میں برابر ہیں یا ایک دوسرے کے مساوی ہیں۔مرقس ۱۱:۹ میں مصنف زبور ۱۱۸:۲۶ کا حوالہ دے رہا ہے جو کہتا ہے کہ **’’مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے‘‘**۔ زبور ۱۱۸ میں عبرانی لفظ یہاوے ہے جبکہ ترجمہ کے لئے جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ کریوس ہے۔

۲۔ مالک (آقا):

’’مالک‘‘حسبِ معمول لفظ مطلق فرمانروا (DESPOTES) کا ترجمہ ہے۔ مالک اختیار۔ حاکمیت کے نظریہ سے زیادہ ملکیت کو واضح کرتا ہے جو کہ لفظ کریوس (KURIOS) سے نمایاں ہوتا ہے۔ یہ اِن حوالہ جات میں پایا جاتا ہے: ا۔تیمتھیس ۶:۱،۲؛ ۲۔تیمتھیس ۲:۲۱؛ ططس ۲:۹؛ ا۔پطرس ۲:۱۸؛ ۲۔پطرس ۲:۱؛ یہوداہ ۱:۴؛ مکاشفہ ۶:۱۰۔

شخصی مطالعہ کیلئے: پانچواں باب، حصہ 2

1۔ خدا کے عبرانی ناموں کو صحیح عبرانی لفظ کے ساتھ ملائیں:

ا۔ خدا	1۔ یہواہ سبووتھ
ب۔ خدائے قادر	2۔ یہواہ نسی
ج۔ خداتعالیٰ	3۔ ایلوہیم
د۔ ابدی خدا	4۔ ادونائی
ہ۔ خداوند	5۔ ایل شیدائی
و۔ خداوند مہیا کرے گا	6۔ یہواہ شالوم
ز۔ خداوند میرا جھنڈا ہے	7۔ ایل اولام
ح۔ خداوند میری سلامتی ہے	8۔ ایل ایلیون
ط۔ لشکروں کا خدا	9۔ یہواہ
ی۔ خداوند، مالک، آقا	10۔ یہواہ یری

2۔ ذیل میں خدا کے یونانی ناموں کو صحیح یونانی لفظ کے ساتھ ملائیں:

ا۔ خدا	1۔ کریوس
ب۔ خداوند	2۔ مطلق فرماں روا
ج۔ مالک	3۔ تھیوس

خدا باپ (علمِ پدریت)

الف۔ اُس کی شخصیت (ذات):

باپ کو بیان کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُن اصطلاحات کو جانچا جائے جو وہ اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے کلام میں استعمال کرتا ہے۔ ہمارے مطالعہ میں تثلیث جو کہ مکمل ہے، ہم نے دیکھا کہ باپ، بیٹا اور روح القدس کی خصوصیات یکساں ہیں اور یہ اپنی خوبیوں میں برابر کے حصّہ دار ہیں۔ اب ہم اُن بیانی اصطلاحات پر غور کریں گے جو کہ کتابِ مقدس ہمیں ہمارے آسمانی باپ کے متعلق سکھانے کے لئے استعمال کرتی ہے۔

غور کریں کہ باپ، بیٹے اور روح القدس میں امتیاز پایا جاتا ہے لیکن خدا ایک ہی ہے (استثنا ۶:۴)۔ بہت دفعہ یہ امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے کہ تثلیث کا کونسا رکن مخصوص اور مقررہ آیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس اُلجھن کو سمجھنا اور دِل سے سیکھنا ہے کہ خدا علیحدہ یا تقسیم نہیں ہوسکتا (یوحنا ۱۰:۳۰؛ ۱۴:۹)۔ خدا کی شخصیت یا ذات کے مطالعہ اور جانچ پڑتال میں الفاظ اور عبارات کا انتخاب کیا گیا ہے جو کہ اُس کے بارے میں سمجھنے اور حوصلہ افزائی کو بڑھائیں گے کہ وہ کون ہے۔

کئی بار بیانی لفظ جیسا کہ ''میرا'' لفظ ''باپ'' کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ باپ کی شخصی فطرت کو بیان کرنے کے لئے ہوا ہے۔ جب ایک لفظ جیسا کہ ''تمہارا''، ''اُسکا'' یا ''اُسکی'' لفظ ''باپ'' کے ساتھ لگایا جاتا ہے تو یہ شخصی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ جب جمع کے صیغے جیسا کہ ''ہمارا''، ''تمہارا'' یا ''اُن کا'' لگایا جائے تو یہ اجتماعی تعلق کو بیان کرتے ہیں۔

ب۔ خدا کی شخصیت اس طرح بیان کی جاتی ہے:

☆ قادر مطلق: جو کہ برکت کے لئے اُس کی قُدرت اور قائمیت کو بڑھاتا ہے۔ پیدائش ۴۹:۲۵؛ گنتی ۲۴:۴، ۱۶؛ روت ۱:۲۰، ۲۱؛ ایوب ۵:۱۷؛ ۶:۴، ۱۴؛ ۸:۳، ۵؛ ۱۱:۷؛ ۱۳:۳؛ ۱۵:۲۵؛ ۲۱:۱۵، ۲۰؛ ۲۲:۳، ۱۷، ۲۳، ۲۵، ۲۶؛ ۲۳:۱۶؛ ۲۴:۱؛ ۲۷:۲، ۱۰، ۱۱، ۱۳؛ ۲۹:۵؛ ۳۱:۲، ۳۵؛ ۳۲:۸؛ ۳۳:۴؛ ۳۴:۱۰، ۱۲، ۳۵:۱۳؛ ۳۷:۲۳؛ ۴۰:۲؛ زبور ۶۸:۱۴؛ ۹۱:۱؛ یسعیاہ ۱۳:۶؛ حزقی ایل ۱:۲۴؛ یوایل ۱:۱۵؛ مکاشفہ ۱:۸۔

☆ قدیم اُلایام: جو کہ اس کی ابدی فطرت کی طرف اشارہ ہے۔ دانی ایل ۷:۹، ۱۳، ۲۲

☆ ابدیت کا باپ: جو کہ اُس کی ابدیت کی طرف اشارہ ہے پیدائش ۲۱:۳۳؛ یسعیاہ ۴۰:۲۸

☆ وفادار خدا: یہ اُس کی محبت کے لاتبدیل ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ استثنا ۷:۹

☆ جلال کا باپ: یہ اُس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام جلال اُسی کو ہے۔ افسیوں ۱:۱۷

☆ رحیم باپ: یہ اُس کے لاثانی اور بے مثال فضل کی طرف اشارہ ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱:۳

☆ خدا تعالیٰ: اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس کائنات میں سب سے اعلیٰ مقام اور کُل اختیار اُسی کا ہے۔ پیدائش ۱۴:۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲؛ زبور ۵۷:۲؛ ۷۸:۳۵؛ عبرانیوں ۷:۱

☆ وفاداری کا خدا (ناانصافی اور ظلم کے بغیر): وہ بدی سے مُبرا ہے۔ استثنا ۳۲:۴

☆ جلال کا خدا: اُس کی عظیم الیشان فطرت کی طرف اشارہ ہے۔ زبور ۲۹:۳؛ اعمال ۷:۲

☆ اِلٰہوں کا اِلٰہ: یہ تمام معبودوں پر اُس کی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے، وہ معبود جو دنیاوی مذاہب کے ہیں۔ استثنا ۱۰:۱۷؛ زبور ۱۳۶:۲؛ دانی ایل ۲:۴۷؛ ۱۱:۳۶

☆ سلامتی کا خدا: اُس کی طرف اشارہ ہے کہ خدا لڑائی اور تصادم کو پسند نہیں کرتا۔ رومیوں۱۵:۳۳؛ ۱۶:۲۰؛ فلپیوں۴:۹؛ ۱۔تھسلنیکیوں۵:۲۳؛عبرانیوں۱۳:۲۰

☆ زندوں کا خدا: ابدی فطرت کی طرف اشارہ ہے۔ متی۲۲:۳۲؛ مرقس۱۲:۲۳؛ لوقا۲۰:۳۸

☆ خدائے عظیم: یہ اُس کی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ تعظیم کے لائق ہے۔ میکاہ۶:۶

☆ سچائی کا خدا: یہ ظاہر کرتا ہے صرف وہی ہے جو سچائی کو قائم کرتا ہے۔ زبور۳۱:۵؛ یسعیاہ۶۵:۱۶

☆ خدائے عظیم ومہیب: یہ اُس کی شان وشوکت اور جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ استثنا۷:۲۱؛ نحمیاہ۱:۵؛ دانی ایل۹:۴

☆ خدائے عظیم وقادر: یہ اُس کی قدرت اور عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ یرمیاہ۳۲:۱۸؛ نحمیاہ۹:۳۲

☆ سب اِلٰہوں پر شاہِ عظیم: یہ تمام معبودوں پر اُس کی حاکمیت اور اختیارِ کُل کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور۹۵:۳

☆ وہ جس سے ڈرنا چاہئے: اُس کی عزت کی طرف اشارہ ہے جس کے وہ لائق ہے۔ زبور۷۶:۱۱

☆ مقدس: اُس کی منفرد کامل راستبازی کے متعلق ہے۔ ۲۔سلاطین۱۹:۲۲؛ ایوب۶:۱۰؛ زبور۲۲:۳؛ ۷۱:۲۲؛ ۷۸:۴۱؛ ۸۹:۱۸؛ امثال۹:۱۰؛ ۳۰:۳؛ یسعیاہ۱:۴؛ ۵:۱۹،۲۴؛ ۱۰:۱۷،۲۰؛ ۱۲:۶؛ ۱۷:۷؛ ۲۹:۱۹،۲۳؛ ۳۰:۱۱،۱۲،۱۵؛ ۳۱:۱؛ ۳۷:۲۳؛ ۴۰:۲۵؛ ۴۱:۱۴،۱۶،۲۰؛ ۴۳:۳،۱۴،۱۵؛ ۴۵:۱۱؛ ۴۷:۴؛۴۸:۱۷؛۴۹:۷؛۵۴:۵؛ ۵۵:۵؛۶۰:۹،۱۴؛یرمیاہ۵۰:۲۹؛۵۱:۵؛حزقی ایل۳۹:۷؛ہوسیع۱۱:۹؛۱۱:۱۲؛ حبقوق۱:۱۲؛ ۳:۳؛۱۔یوحنا۲:۲۰

☆ غیور: وہ اپنے لوگوں سے دوسرے معبودوں کی پرستش پسند نہیں کرتا۔ خروج۳۴:۱۴

☆ غیور اور انتقام لینے والا خدا: یہ اُس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ اُن لوگوں پر عدالت کو لائے گا جو اُس کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ (ناحوم ۱:۲)۔

☆ جلال کا بادشاہ: یہ اُس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہی سارے جلال وعزت کا حق دار ہے اور تمام جلال اُسی کو واجب ہے۔ زبور۲۴:۷،۸،۹،۱۰

☆ زندہ اور سچا خدا: اُس کی ابدیت اور فطرت کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ ۱۔تھسلنیکیوں۱:۹

☆ خداوند خدا قادرِ مطلق: یہ اُس کے اختیار (خداوند)، فطرت (خدا) اور قوت (قادرِ مطلق) ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مکاشفہ۴:۸؛ ۱۱:۱۷؛ ۱۵:۳؛ ۱۶:۷؛ ۱۹:۶؛ ۲۱:۲۲

☆ سلامتی: یہ اُس کی باطنی محبت اور مٹھاس کو پیش کرتا ہے قضاۃ۶:۲۴

☆ آسمانوں سے اُونچا خدا: اس طرف اشارہ ہے کہ اُس کے پاس کُل اختیار ہے۔ زبور۷:۱۷؛ ۴۷:۲

☆ خداوند ہمارا خدا: اُس کے شخصی اختیار کی طرف اشارہ ہے۔ زبور۹۰:۱۷؛ دانی ایل۹:۹،۱۵؛ مرقس۱۲:۲۹؛اعمال۲:۳۹

☆ محبت: اُس کی فطرت میں موجود جبلی خلوص اور عقیدت کو ظاہر کرتا ہے ا۔یوحنا۴:۸،۱۶

☆ شفقت: یہ اُس کی وفاداری کو ظاہر کرتا ہے جو اُس کی محبت کی سیرت بیان کرتی ہے۔ خروج۳۴:۶،۷؛ استثنا۵:۱۰؛ ۷:۹،۱۲؛ ۱۔سلاطین۸:۲۳؛ ۱۔تواریخ۱۶:۳۴؛ ۲۔تواریخ۶:۱۴؛ عزرا۳:۱۱؛ نحمیاہ۱:۵؛ ۹:۱۷؛ ایوب۳۷:۱۳؛ زبور۶:۴؛ ۱۳:۵؛ ۲۶:۳؛ ۳۱:۱۶؛ ۳۲:۱۰؛ ۳۶:۵،۷؛ ۶۳:۳؛ ۸۹:۲،۱۴؛۱۰۳:۸،۱۱؛ ۱۳۶:۱۔۲۸؛ ۱۳۸:۸؛ نوحہ۳:۲۲،۳۲؛ یوایل۲:۱۳

☆ افضل جلال: اُس کی عجیب فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ ۲۔پطرس۱:۱۷

☆ آسمانوں میں بلند: اُس کے اعلیٰ مرتبے اور اعلیٰ ظرف ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ عبرانیوں۱:۳؛ ۸:۱

☆ مُہیب: اُس کے اعلیٰ رُتبے کی انفرادیت کو ظاہر کرتا ہے۔ یسعیاہ۳۳:۲۱

☆ سب سے اُونچا: سادہ بیان ہے جو اس حقیقت کو بیان کرتا ہے وہ سب سے بلند و بالا ہے۔گنتی ۲۴:۱۶؛ استثنا ۳۲:۸؛ ۲۔سموئیل ۲۲:۱۴؛ زبور ۷:۱۷؛ ۹:۲؛ ۱۸:۳؛ ۲۱:۷؛ ۴۶:۴؛ ۴۷:۲؛ ۵۰:۱۴؛ ۵۷:۲؛ ۷۳:۱۱؛ ۷۷:۱۰؛ ۷۸:۱۷، ۳۵، ۵۶؛ ۸۲:۶؛ ۸۳:۱۸؛ ۸۷:۵؛ ۹۱:۱، ۹؛ ۹۲:۱؛ ۹۷:۹؛ ۱۰۷:۱۱؛ یسعیاہ ۱۴:۱۴؛ نوحہ ۳:۳۵، ۳۸؛ دانی ایل ۳:۲۶؛ ۴:۲، ۱۷، ۲۴، ۲۵، ۳۲، ۳۴؛ ۵:۱۸، ۲۱؛ ۷:۱۸، ۲۲، ۲۵، ۲۷؛ ہوسیع ۷:۱۶؛ ۱۱:۷؛ مرقس ۵:۷؛ لوقا ۱:۳۲، ۳۵، ۷۶؛ ۶:۳۵؛ ۸:۲۸؛ اعمال ۷:۴۸؛ ۱۶:۱۷؛ عبرانیوں ۷:۱

☆ میرا نغمہ: (میرا راگ): یہ موسیقی کے اظہار کے مقصد کو ظاہر کرتا ہے۔خروج ۱۵:۲؛ زبور ۱۱۸:۱۴؛ ۱۱۹:۵۴؛ یسعیاہ ۱۲:۲

☆ واحد خدا: یہ اُس کی اُلوہیت کی سچی انفرادیت ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا ۵:۴۴؛ ۱۔تیمتھیس ۱:۱۷؛ یہوداہ ۱:۲۵

☆ واحد حکیم خدا: یہ اُس کی حکمت کی انفرادیت پر روشنی ڈالتا ہے۔رومیوں ۱۶:۲۷

☆ کامل: اس کا مطلب ہے کہ اُس میں کوئی گناہ نہیں۔وہ ہر خطا سے پاک اور مُبرا ہے۔متی ۵:۴۸

☆ سچّا خدا: اِسکا مطلب ہے کہ اُس نے انسان کو تخلیق کیا اور انسان نے اُسے پیدا نہیں کیا۔۲۔تواریخ ۱۵:۳؛ یرمیاہ ۱۰:۱۰؛ ۱۔یوحنا ۵:۲۰

ج۔ باپ کا کردار:

تثلیث میں باپ کا کردار اُس منصوبے سے تعلق رکھتا ہے جسے اُس نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ترتیب دیا تھا۔ افسیوں ۱:۱۱؛ ۳:۱۱

د۔ باپ کا کردار اِس طور سے بیان کیا گیا ہے:

☆ ''معمار'' ایک عمارت کے ڈایزئن اور خاکے کو بنانے کے لئے اُس کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے جو کہ اندرونی و بیرونی دباؤ اور اثرات کو برداشت کر سکے۔اس کے علاوہ یہ عمارت کے ہر حصّے کو ایک دوسرے کے ساتھ ملاتا ہے۔عبرانیوں ۱۱:۱۰۔

☆ گھر کا بنانے والا: یہ اُس کی ایک منصوبہ کو حقیقت میں بدلنے کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے۔عبرانیوں ۳:۴، ۱۱:۱۰

☆ رحیم اور مہربان خدا: یہ انسان پر اُس کے تحمّل اور صبر کو ظاہر کرتا ہے۔خروج ۳۴:۶

☆ مسکین کے لئے قلعہ اور پناہ گاہ: یہ زور آور لوگوں کے لئے اُس کی ناپسندیدگی کو ظاہر کرتا ہے جو کہ کمزوروں کو ملامت کرتے ہیں۔یسعیاہ ۲۵:۴

☆ ابدی بادشاہ: یہ اُس کی ابدی حاکمیت کو ظاہر کرتا ہے۔یرمیاہ ۱۰:۱۰

☆ نوروں کا باپ: جو دنیا میں روشنی پھیلانے کے لیے نعمتیں بخشتا ہے۔یعقوب ۱:۱۷

☆ رحیم باپ: اُس کے فضل کو ظاہر کرتا ہے جو اُس نے اپنی مخلوق پر کیا۔۲۔کرنتھیوں ۱:۳

☆ روحوں کا باپ: اُن لوگوں کی روحانی زندگی کی نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔عبرانیوں ۱۲:۹

☆ **یتیموں کا باپ**: یہ یتیم پر اُس کے رحم اور ترس کو ظاہر کرتا ہے۔زبور ۶۸:۵

☆ **معافی کا خدا**: یہ انسانوں کو اُن کے گناہوں سے بچانے کے لئے اُس کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔نحمیاہ ۹:۱۷، زبور ۹۹:۸

☆ **زندگی کے پانی کا چشمہ**: یہ اِس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ صرف وہی ہے جو ابدی زندگی بخشتا ہے اور اُسے قائم رکھتا ہے۔یرمیاہ ۲:۱۳، ۱۷:۱۳

☆ **باغبان**: یہ رُوحانی پھل کی پیداوار پر اُس کی توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا ۱۵:۱

☆ **اسرائیل کا جلال**: یہ اسرائیل کے لئے اُس کے مستقل مزاج اور صادق القول ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔۱۔سموئیل ۱۵:۲۹، میکاہ ۱:۱۵

☆ **ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ**: خداوند یسوع مسیح کے بدن کی الہامی تخلیق ظاہر کرتا ہے۔رومیوں ۱۵:۶، ۲۔کرنتھیوں ۱:۳، افسیوں ۱:۳، ۱۔پطرس ۱:۳

☆ **خدا میرا خالق:** یہ انسانی بدن کی تعمیر میں اُس کے دخل یا شراکت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایوب ۳۵:۱۰

☆ **خدا میری چٹان:** اُس مستقل مزاجی کو جو وہ ایمانداروں کو مضبوط کرنے کے لئے رکھتا ہے زبور ۴۲:۹۔

☆ **ابرہام، اضحاق اور یعقوب کا خدا:** ابرہام کے عہد میں اُس کے حصّہ یا کردار کو ظاہر کرتا ہے۔ خروج ۳:۱۶، اعمال ۳:۱۳، ۷:۳۲

☆ ہر طرح کی تسلی کا خدا: یہ اُس مدد کو ظاہر کرتا ہے جو وہ دُکھ اور مصیبت کے اوقات میں دیتا ہے۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱:۳

☆ **تمام بشر کا خدا:** یہ اُس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کا وسیلہ ہے۔ یرمیاہ ۳۲:۲۷

☆ **اُمید کا خدا:** یہ اُس اعتماد کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم مستقبل کے لئے اُس کے منصوبہ میں ہیں۔ رومیوں ۱۵:۱۳

☆ **امن اور محبت کا خدا:** اُس کی خواہش کا اظہار کہ مشکل وقت میں ہمارے ساتھ شریک ہو۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۳:۱۱

☆ **میری نجات کا خدا:** یہ ہماری ابدی نجات کی شخصی اور انفرادی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۱۸:۴۶، ۲۵:۵، ۲۷:۹، ۵۱:۱۴، میکاہ ۷:۷، حبقوق ۳:۱۸، لوقا ۱:۴۷

☆ **خدا میری قُوت اور زور:** یہ بنی نوع انسان کی مدد کے لئے اُس کی شخصی اور انفرادی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۴۳:۲

☆ **انتقام لینے والا خدا:** اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ خطا کاروں کی عدالت کرے گا۔ یرمیاہ ۵۱:۵۶

☆ **انسانوں کی روحوں کا خدا:** اُس کی زندگی دینے والی قدرت کا بیان۔ گنتی ۲۷:۱۶

☆ **خدا ہمارا باپ:** یہ خاندانی تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو کہ ایماندار اُس کے ساتھ رکھتے ہیں۔ رومیوں ۱:۷، ۱۔ کرنتھیوں ۱:۳، ۲۔ کرنتھیوں ۱:۲، گلتیوں ۱:۳، افسیوں ۱:۲، فلپیوں ۱:۲، کلسیوں ۱:۲، ۲۔ تھسلنیکیوں ۲:۱۶، فلیمون ۱:۳، یعقوب ۱:۲۷

☆ **خدا ہماری قوت ہے:** اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ وہ نہ صرف شخصی بلکہ اجتماعی قوت کا ذریعہ بھی ہے۔ زبور ۸۱:۱

☆ **زمین کی سب سلطنتوں کا خدا:** یہ فرشتوں اور انسانوں پر اُس کی فضلیت اور برتری کو ظاہر کرتا ہے۔ ۲۔ سلاطین ۱۹:۱۵، یسعیاہ ۳۷:۱۶۔

☆ **خدا باپ:** یہ اُس کے سب کچھ مہیا کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا ۶:۲۷، ۱۔ کرنتھیوں ۸:۶، ۱۵:۲۴، گلتیوں ۱:۱، افسیوں ۵:۲۰، ۶:۲۳، فلپیوں ۲:۱۱، کلسیوں ۱:۳، ۳:۱۷، ۱۔ تھلسنیکیوں ۱:۱، ۲۔ تھلسنیکیوں ۱:۲، ۱۔ تیمتھیس ۱:۲، ططس ۱:۴، ۱۔ پطرس ۱:۲، ۲۔ پطرس ۱:۱۷، ۲۔ یوحنا ۱:۳، یہوداہ ۱:۱

☆ **خدا جو میرا انتقام لیتا ہے:** یہ اُس کے شخصی انتقام کو جو وہ بُرائی کرنے والے سے لیتا ہے ظاہر کرتا ہے۔ ۲۔ سیموئیل ۲۲:۴۸، زبور ۱۸:۴۷

☆ **خدا جو صبر اور تسلی دیتا ہے:** یہ اُس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ صرف وہی ہے جو مشکلات کے اوقات میں ایماندار کو سنبھالتا ہے۔ رومیوں ۱۵:۵

☆ **خدا جو عذاب نازل کرنے سے باز رہتا ہے:** یہ اُس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ وہ قوم پر عذاب کو روک سکتا ہے۔ یوناہ ۴:۲

☆ خدا جو دیکھتا ہے: یہ بنی نوع انسان پر اُس کی توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ پیدائش ۱۶:۱۳

☆ یتیموں کا مددگار: یہ یتیموں کے لئے اُس کی مدد کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۱۰:۱۴

☆ **وہ جو تسلی دیتا ہے:** دکھوں میں تسلی دینے کی صلاحیت۔ یسعیاہ ۵۱:۱۲

☆ **جو انسان پر اپنے خیالات ظاہر کرتا ہے:** یہ بنی نوع انسان پر اُس کی سوچ اور مکاشفہ کو ظاہر کرتا ہے۔ عاموس ۴:۱۳

☆ **وہی جو اُن سب کے دلوں کو بناتا ہے:** یہ بنی نوع انسان کے باطن میں اُس کی تخلیقی قُدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۳۳:۱۵

☆ **وہ جو ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے:** یہ اُس کے ناممکنات کو ظاہر کرتا ہے۔ افسیوں ۳:۲۰

☆ **جس نے یسوع کو مُردوں میں جلایا:** یہ خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے میں اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔ رومیوں ۸:۱۱

☆ **قدوس باپ:** یہ اُس کی کامل راستبازی کو ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا۱۷:۱۱

☆ **تیرے درمیان سکونت کرنے والا قدوس:** یہ اُس کی پاک حضوری کو ظاہر کرتا ہے۔ ہوسیع۱۱:۹

☆ **تیرا شوہر:** اپنی تخلیق کو محبت فراہم کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔ یسعیاہ۵۴:۵

☆ **بیوہ کے لئے منصف:** یہ بے سہارا چھوڑے گئے کے ساتھ اُس کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور۶۸:۵

☆ **دنیا کا اِنصاف کرنے والا:** یہ اُس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ اُسکے اختیار کی حدود دنیا کے ہر حصّے میں ہے۔ پیدائش۱۸:۲۵

☆ **آسمان کا بادشاہ:** یہ اُسکے تخت کے مقام کو ظاہر کرتا ہے۔ دانی ایل۴:۳۷

☆ **زندہ باپ:** یہ اُس کی موجودہ محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا۶:۵۷

☆ **خداوند:** جسکا مطلب ہے کہ وہ آقا ہے۔ لوقا۲:۲۹

☆ **خداوند میرا جھنڈا:** یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ صرف وہی ہے جسے ہر وقت تکنا چاہئے۔ خروج۱۷:۱۵

☆ **خداوند میری چٹان:** ایماندار کو مضبوط بناتا ہے۔ زبو۱۹:۱۴، ۲۸:۱، ۱۴۴:۱

☆ **تمام روئے زمین کا بادشاہ:** ساری زمین اُس کے اختیار میں ہے۔ یشوع۳:۱۱، ۱۳، زبور۹۷:۵، میکاہ۴:۱۳، زکریاہ۴:۱۴

☆ **آسمان اور زمین کا خداوند:** کائنات کا ہر حصّہ اُس کے اختیار میں ہے۔ متی۱۱:۲۵، لوقا۱۰:۲۱، اعمال۱۷:۲۴

☆ **بادشاہوں کا خداوند:** یہ زمین کے بادشاہوں پر اُس کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔ دانی ایل۲:۴۷

☆ **خداوند ہمارا بنانے والا:** انسانوں کے بنانے میں اختیار کا استعمال۔ زبور۹۵:۶

☆ **خداوند ہماری سپر:** یہ اُس کے لوگوں کے لئے اُس کی محافظت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور۵۹:۱۱

☆ **خداوند جو تم کو شفا دیتا ہے:** یہ بیماری پر اُس کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔ خروج۱۵:۲۶

☆ خداوند جو تمہیں پاک کرتا ہے: یہ اُس حقیت کو ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے تمہیں دُنیا سے الگ کیا ہے۔ خروج۳۱:۱۳۔ احبار۲۰:۸، ۲۲:۳۲

☆ خداوند جو سزا دیتا ہے: یہ اُس الٰہی عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہے جو وہ مختلف اوقات میں اپنے لوگوں پر لاتا ہے۔ حزقی ایل۷:۹

☆ **خداوند جو مہیا کرے گا:** اس حقیقت کا بیان کہ وہ اپنے لوگوں کو مہیا کرتا ہے۔ پیدائش۲۲:۱۴

☆ **تمہارا بنانے والا:** ہماری تخلیق میں اُس کا کردار۔ یسعیاہ۵۴:۵

☆ **تمام چیزوں کا بنانے والا:** اُس کے تخلیقی کام کا بیان۔ واعظ۱۱:۵، یرمیاہ۱۰:۱۶، ۵۱:۹

☆ **آسمان پر مالک:** یہ اُس مثال کی طرف اشارہ کرتا ہے جو وہ اختیار والوں کے لئے قائم کرتا ہے۔ کلسیوں۴:۱

☆ میرا گواہ: اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے دفاع میں کھڑا ہوتا ہے۔ ایوب۱۶:۱۹

☆ **میرا توکل:** یہ اُس پر ہمارے اعتماد اور بھروسے کی شخصی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور۷۱:۵

☆ **میری مدد:** یہ رہائی کی شخصی فطرت پر روشنی ڈالتا ہے۔ خروج۱۸:۴، زبور:۲۷:۹، ۴۰:۱۷، ۵۴:۴، ۶۳:۷، ۷۰:۵، ۱۱۸:۷، ۱۲۱:۱، عبرانیوں۱۳:۶

☆ **میرے چھپنے کی جگہ:** یہ لوگوں کے لئے پناہ کی شخصی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور۳۲:۷

☆ **میری اُمید:** یہ مستقبل کے حوالے سے خدا پر بھروسہ کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور۲۵:۵، ۲۱، ۳۹:۷، ۶۲:۵، ۷۱:۵، ۱۱۹:۷۴، ۸۱، ۱۱۴، ۱۴۷، اعمال۲۳:۶، ۲۶:۶

☆ **میری روشنی:** یہ راہنمائی اور راہبری کے تعلق سے اُس کی شخصی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۲۷:۱، میکاہ ۷:۸

☆ **مصیبت کے دن میری پناہ گاہ:** یہ مشکلات کے اوقات میں اُس کی محافظت کو ظاہر کرتا ہے۔ یرمیاہ ۱۷:۱۷، زبور ۵۹:۱۶

☆ **میرا سہارا:** یہ اُس کی فراہمی کی شخصی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ ۲۔ سیموئیل ۲۲:۱۹، زبور ۱۸:۱۸

☆ وہ جو تیرے گناہوں کو مٹاتا ہے: یہ معافی کے حوالے سے اُس کی شخصی فطرت ظاہر کرتا ہے۔ یسعیاہ ۴۳:۲۵

☆ ہماری پناہ گاہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا حقیقی مسکن وہی (خدا) ہے۔ زبور ۹۰:۱

☆ ہمارا منصف: وہ سارے انسانوں کی عدالت کرتا ہے۔ ۱۔ سموئیل ۲۴:۱۵، یسعیاہ ۳۳:۲۲

☆ ہمارا شریعت دینے والا: اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کے معیار متعین کرنے کا اختیار اُس کے پاس ہے۔ یسعیاہ ۳۳:۲۲

☆ **ہمارا فدیہ دینے والا:** اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس تمام نے بنی نوع انسان کے لئے نجات مول لی ہے یا نجات کا مول ادا کیا ہے۔ یسعیاہ ۴۷:۴، ۶۳:۱۶

☆ **ہماری پناہ اور قوت:** اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔ زبور ۴۶:۱

☆ **آسمان اور زمین کا مالک:** اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام اشیا کا مالک ہے۔ پیدائش ۱۴:۱۹، ۲۲

☆ **کمہار:** اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہوُ سے وہ گھڑتا ہے۔ یسعیاہ ۲۹:۱۶، ۴۵:۹، ۶۴:۸، یرمیاہ ۱۸:۴، ۶، زکریاہ ۱۱:۱۳، رومیوں ۹:۲۱

☆ **تمھارا مخلصی دینے والا:** اس کا مطلب ہے کہ اُس نے اپنے لیے نہیں بلکہ لوگوں کے لیے نجات خریدی ہے۔ یسعیاہ ۵۴:۵

☆ **اپنے لوگوں کے لیے پناہ گاہ:** یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو حفاظت کی پیشکش کرتا ہے۔ یوایل ۳:۱۶

☆ **آندھی سے پناہ گاہ:** یہ آدمی کے تشدد یا دشمن اور تندخو لوگوں سے محافظت کی طرف اشارہ ہے۔ یسعیاہ ۲۵:۴

☆ **عادل باپ:** یہ اُس کی پاکیزگی ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا ۱۷:۲۵

☆ **عادل منصف:** یہ اُس کے درست فیصلوں کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۷:۱۱، یرمیاہ ۱۱:۲۰، ۲۔ تیمتھیس ۴:۸

☆ **میری چٹان جس پر میں بھروسہ کرتا ہوں:** یہ اُس کی محافظت کی مستقل مزاجی کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۹۴:۲۲

☆ **میری قوت کی چٹان:** یہ اُس مستقل مزاجی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شخصی قوت بخشتی ہے۔ زبور ۶۲:۷

☆ **میری نجات کی چٹان:** یہ اُس مستقل مزاجی کو ظاہر کرتی ہے جس پر ہماری نجات قائم ہے۔ زبور ۹۵:۱

☆ **ایک مقدس:** یہ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ وہ ہمارے چھپنے کی جگہ ہے۔ یسعیاہ ۸:۱۴، حزقی ایل ۱۱:۱۶

☆ **نجات کا قلعہ:** اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک پناہ گاہ ہے۔ زبور ۲۸:۸

☆ **گرمی سے بچانے کو سایہ:** یہ بحران کے اوقات میں اُس کی مدد کو ظاہر کرتا ہے۔ یسعیاہ ۲۵:۴

☆ **قوت:** یہ قوت و ہمت کی فراہمی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یسعیاہ ۲۸:۶

☆ **میرے دل کی قوت:** ایمانداروں کے دلوں میں قوت بھر دیتا ہے۔ زبور ۷۳:۲۶

☆ **میری قوت کی چٹان:** یہ ہماری نجات کے پس پردہ اُس کی قوت کو ظاہر کرتا ہے۔ زبور ۱۴۰:۷

☆ **دکھیوں کے لیے پناہ گاہ:** جو آدمیوں کے دباؤ میں ہو اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ زبور ۹:۹

☆ **مصیبت کے وقت پناہ گاہ:** جب بھی مشکل وقت ہو وہ ہمیں بچاتا ہے۔ زبور ۹:۹

☆ **میری جان کو سنبھالنے والا:** یہ اُس کی روحانی مدد کی شخصی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔زبور ۵۴:۴

☆ **اُستاد:** لوگوں کو سکھانے کے لئے اُس کی قابلیت ظاہر کرتا ہے۔ایوب ۳۶:۲۲،یسعیاہ ۳۰:۲۰

☆ **وہ جو دعاؤں کو سنتا ہے:** اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے دلوں کی خواہشات کو جانتا ہے۔زبور ۶۵:۲

☆ **جو اپنے عہد و شفقت کو قائم رکھتا ہے:** اس کا مطلب ہے کہ وہ محبت کے عہد کو قائم رکھتا ہے۔ا۔سلاطین ۸:۲۳،۲۔تواریخ ۶:۱۴

☆ **مصیبت میں مستعد مددگار:** اس کا مطلب یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ہمارے ساتھ رہتا ہے۔زبور ۴۶:۱

شخصی مطالعہ کیلئے: پانچواں باب حصہ 3

1۔ جب اسمِ ضمیر واحد (یعنی ایسے الفاظ جو کسی کے نام کی جگہ استعمال کئے جاتے ہیں) یعنی ''میرا''، ''تیرا''، یا ''اُس کا'' خدا کے لئے استعمال کئے جائیں تو ان سے کس طرح کے تعلق کا اشارہ ملتا ہے؟

2۔ جب ''ہمارے''، ''انکے''، جیسے جمع اسم ضمیر خدا کے ناموں یا القاب کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں تو اس سے کس قسم کے تعلق کی طرف اشارہ ملتا ہے؟

3۔ حصہ ب میں بیان کردہ باپ کی شخصیت کے مختلف باتوں کو لیں اور ذیل میں دی گئی الٰہی نوعیت کی خصوصیات سے ملائیں: لیکن یہ ضروری ہے کہ انہیں اس مشق میں صرف ایک کے ساتھ ملایا جائے آپ اپنی خوبی پر اس کتاب میں ا، ب، ج وغیرہ کے نشانات لگا سکتے ہیں۔

ا۔ مطلق العنانی (حاکمیتِ مُطلق)	ب۔ راستبازی
ج۔ انصاف	د۔ محبت
ہ۔ ابدی زندگی	و۔ قادرِ مطلق
ز۔ ہر جگہ موجود	ح۔ سب کچھ جاننے والا
ط۔ لاتبدیل	ی۔ سچائی

4۔ حصہ ''د'' میں باپ کے کردار کے متعلق مختلف بیانات کو لے کر ذیل میں باپ کی سرگرمیوں کے بیانات کے ساتھ ملائیں۔ایک بار پھر، ان بیانات کو ایک سے زیادہ درجہ بندی کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔آپ سرگرمیوں سے متعلق بیانات کو اس کتاب میں ا، ب، ج وغیرہ کے ساتھ ظاہر کرنا چاہیں گے۔

ا۔ اختیار	ب۔ خالق
ج۔ دفاع کرنے اور حفاظت کرنے والا	د۔ نمونہ
ہ۔ بخشنے والا	و۔ منصف
ز۔ راہنما	ح۔ محبت کرنے والا
ط۔ پیدا اور مہیا کرنے والا	ی۔ قائم رکھنے والا

خدا بیٹا (علم المسیح)

الف: مسیح یسوع کی شخصیت:

یسوع مسیح ، بیٹا، جسم میں خدا ہے۔ وہ محض اچھا انسان نہیں جو دیوتا بن گیا بلکہ وہ خدا ہے جو انسان بن گیا (یوحنا ۱:۱، ۱۴)۔ وہ خدا کی ذات کا نقش ہے (یوحنا ۱۴: ۸۔۹ ؛ عبرانیوں ۱:۳)۔

1۔ اُسکی قبل از تجسم ہستی:

یسوع اپنی طبعی پیدائش سے پہلے بھی موجود تھا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ **''کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اندیکھی۔ تخت ہو یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات۔ سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں''** (کلسیوں ۱:۱۶) یسوع نے خود یہودیوں کو بتایا کہ **''پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہوا، میں ہوں''**۔ (یوحنا ۸:۵۸)۔

یوحنا کی انجیل مسیح کی قبل از تجسم ہستی کو بیان کرتی ہے۔ یوحنا کی انجیل ایسے شروع ہوتی ہے **''ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُسکے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔''** (یوحنا ۱:۱۔۳)۔ بعد ازاں اسی باب میں یوحنا کہتا ہے **''اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔''** (یوحنا ۱:۱۴)۔

2۔ خدا اور انسان کا اتحاد:

یسوع خدا اور انسان ہے۔ وہ کامل خدا اور کامل انسان ہے۔ اس سچائی کو سمجھنا قدرے مشکل ہے لیکن درحقیقت یہ سچائی ہے۔

یسوع مسیح نے اپنی صلیبی موت سے تھوڑی دیر پہلے فریسیوں سے سوال کیا (متی ۲۲: ۴۱۔۴۶)۔ اُس نے پوچھا ''کیونکر مسیح داؤد بادشاہ کا ''خداوند'' اور بیٹا ہو سکتا ہے؟''۔ مسیح کے لیے یہ فقط ایک ہی طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ خدا اور انسان ہو۔

3۔ اُسکی کاملیت:

یسوع ہر طرح سے کامل تھا۔ خدائی حیثیت سے وہ کامل تھا لیکن بعض اُسکی انسانیت کی کاملیت پر اعتراض اٹھاتے ہیں۔

ہم رومیوں کی کتاب میں پڑھتے ہیں **''پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لیے کہ سب نے گناہ کیا۔''** (رومیوں ۵:۱۲)۔ ایک آدمی کے گرنے سے گناہ اور موت سب آدمیوں میں پھیل گئی (رومیوں ۵: ۱۳۔۱۹)۔ یسوع کا زمینی باپ تو نہ تھا، وہ روح القدس کے وسیلے پیدا ہوا (لوقا ۱: ۳۵)۔ یہی ایک بات نہ تھی کہ وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے بلکہ یہ بھی کہ گناہ اور موت جو پہلے آدمی یعنی آدم سے پھیل گئی تھی اُس میں منتقل نہ ہو سکے۔ دوسری انسانیت کی طرح یسوع میں آدم کی گناہ آلودہ فطرت نہ تھی۔ اگرچہ آدم کامل طور پر تخلیق کیا گیا مگر وہ مرتبے سے گر گیا، یسوع کامل پیدا ہوا مگر اپنے مرتبے سے گرا نہیں۔

خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ یسوع نے کامل زندگی بسر کی اور ہمیشہ کامل رہا **''نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی''** (۱۔ پطرس ۲:۲۲)۔ جسم میں اُسکی بے عیب زندگی کی وجہ سے اُسے ہمیشہ کے لیے کامل کیا گیا (عبرانیوں ۵:۹، ۷:۲۸)۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کبھی گناہ نہیں کرے گا۔

ب۔ یسوع مسیح کا کردار:

خدا کے منصوبے میں یسوع کا کردار یہ تھا کہ وہ نجات کے تمام تقاضوں کو پورا کرے۔ اس نے اُن تمام تقاضوں کو پورا کیا جو بنی نوع انسان کے گناہوں کی قیمت چکانے کے لیے درکار تھے تاکہ بنی نوع انسان نجات پا سکے (۲۔کرنتھیوں ۵:۲۱)

1۔ یسوع کی آمد بچے کے طور پر:

پرانے عہد نامے میں یسوع کی پیدائش کی بنوت کی گئی خاص طور پر یسعیاہ نبی کے ذریعہ سے (یسعیاہ ۷:۱۴، ۹:۶، ۱۱:۱، ۵۳:۲)۔ ''یسوع مسیح عورت کی موعودہ نسل سے ہے'' (پیدائش ۳:۱۵)۔

یہ نبوت کی گئی کہ وہ بیت لحم میں پیدا ہوگا (میکاہ ۵:۲) اور سلسلہ نسب سے ابرہام کی نسل سے ہوگا پیدائش ۲۲:۱۸؛ متی ۱:۱؛ گلتیوں ۳:۱۶)، اضحاق (پیدائش ۲۱:۱۲)، یعقوب (پیدائش ۳۵:۱۰۔۱۲)، یہوداہ (پیدائش ۴۹:۸۔۱۱)، یسی (یسعیاہ ۱۱:۱) اور داؤد (۲۔سیموئیل ۷:۱۲۔۱۶؛ یرمیاہ ۲۳:۵؛ زبور ۱۳۲:۱۱) کے ذریعہ۔

2۔ کنواری سے پیدائش:

خدا کے منصوبے کا تقاضا تھا کہ یسوع مسیح کنواری سے پیدا ہو (یسعیاہ ۷:۱۴)۔ اگرچہ علم الٰہی کے نقطہ نظر سے یہ اہمیت کا حاصل تھا لیکن یہ امر بھی قابل غور ہے کہ یسوع کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی۔ یہ نبوت واضح طور پر مقدسہ مریم میں پوری ہوئی (متی ۱:۲۰۔۲۱)

3۔ مسیح کی موت:

مسیح کی موت نے بہت سی باتوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ وہ موت کا مستحق نہ تھا (لوقا ۲۳:۴)۔ وہ جنہوں نے گناہ کیا تھا (رومیوں ۳:۲۳) موت کے مستحق تھے (رومیوں ۶:۲۳)۔ ہم سب نے گناہ کیا ہے اس لیے ہم موت کے سزاوار ہیں۔ یسوع موت کا سزاوار نہ تھا کیونکہ اُس نے گناہ نہیں کیا تھا، اس لیے وہ آزاد تھا کہ اپنی آزاد مرضی سے پاک اور عادل خدا کے سامنے ہماری جگہ گناہوں کی قیمت چکانے کا انتخاب کرے (یوحنا ۱۰:۱۵۔۱۷)۔

الف۔ عوضی:

''عوضی'' کا مطلب ہے کہ یسوع نے صلیب پر ہماری جگہ لے لی۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ''**وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لیے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی**'' (۱۔پطرس ۲:۲۴)۔ یسوع محض ہماری خاطر صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہماری جگہ صلیب پر چڑھا۔ اُس نے ہماری لعنت اُٹھائی (گلتیوں ۳:۱۳)۔

ب۔ مخلصی:

''مخلصی'' کا مطلب ہے کسی کی قیمت چکا کر آزاد کرانا۔ یہ ایسی غیر ارادی غلامی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے جو خریداری سے پہلے موجود تھی اور اب اُس کی قیمت ادا کر دی گئی ہے۔ مخلصی گناہوں سے معافی ہے جو ہمیں شیطان کے اختیار سے چھڑا کر خدا کی بادشاہی میں داخل کرتی ہے (کلسیوں ۱:۱۳۔۱۴)۔

مسیح نے تمام بنی نوع انسان کی قیمت ادا کی ہے (۲۔پطرس ۲:۱) تاکہ تمام لوگ گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد ہو سکیں (رومیوں ۸:۲)۔ قیمت اُس کا اپنا خون تھا جو صلیب پر اُس کی موت ہے (مکاشفہ ۵:۹۔۱۰)۔ چونکہ ہماری آزادی کی قیمت ادا کر دی گئی ہے اب ہم آزاد ہیں خداوند کی خدمت کریں مجبوری سے نہیں بلکہ اُس فضل کے باعث (۱۔کرنتھیوں ۶:۱۹۔۲۰) شکر گزاری کے وسیلے سے۔ ہمیں پہلے مسیح کے زرخرید غلام بننے کا فیصلہ کرنا چاہئے جو مالک کی عظمت کے سبب سے اپنے آپ کو اُسکے تابع کر دیتا ہے نہ کہ آدمیوں کے خوف سے (۱۔کرنتھیوں ۷:۱۹۔۲۳)۔

مسیح میں جو آزادی ہمیں دی گئی ہے اسے برقرار رکھنے کے لیے ہمیں جہدِ مسلسل سے گذرنا پڑتا ہے (گلتیوں ۵:۱)۔ ہماری انسانی فطرت ہماری روح کو آزمائشوں اور

گناہوں کی طرف قائل کر کے اُنکا غلام بنا دیتی ہے تاکہ ہم بے ایمانوں کی مانند کام کریں (افسیوں ۵:۱۔۱۴)۔ ہماری آزادی جسکی قیمت مسیح نے چکائی ہے اور ہمیں فضل کے طور پر ملی ہے اُسے جسمانی باتوں کا موقع نہ بناؤ بلکہ محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کرو (گلتیوں ۵:۱۳)۔

ج۔ میل ملاپ:

''ملاپ'' دو پارٹیوں کے درمیان دشمنی کو ختم کرتا ہے۔ لہٰذا ملاپ کا نتیجہ صلح ہے۔

بے ایمانوں کو ''خدا کے دشمن'' کہا گیا ہے (رومیوں ۵:۱۰) اور اس لیے وہ خدا کے غضب کا سامنا کر رہے ہیں (رومیوں ۵:۹)۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ نجات کے لیے مسیح پر ایمان لانے سے پہلے ہر شخص خدا سے دشمنی کی حالت میں ہے (یوحنا ۳:۱۶، ۱۸، ۳۶؛ افسیوں ۲:۳)۔ یسوع آیا تاکہ یہودیوں اور یونانیوں (غیر قوم) دونوں کو اپنے بدن کی قربانی کے وسیلے سے خدا سے ملائے اور صلح کی بنیاد قائم کرے (افسیوں ۲:۱۶؛ کلسیوں ۱:۲۲)۔

خدا سے ملاپ کرانے کیلئے گناہ کی قیمت چکانا ضروری تھی (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۹)۔ یسوع نے دشمنی کی بنیاد کی ذمہ داری اپنے اُوپر لے لی اور خدا اور انسان کے درمیان میل ملاپ کی خدمت ہمیں سونپ دی (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۸۔۲۱)۔ جب ہم دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں جو ایک دوسرے کے دشمن ہوں تو ہم اپنی انفرادی ملاپ کی خدمت کا استعمال کرتے ہیں (متی ۵:۹)۔

یہ حقیقت ہے کہ خدا کے ساتھ ہمارا ملاپ ہوا ہے اور اُسکی محبت کی عظمت اور بزرگی کا اظہار ہے (رومیوں ۵:۸؛ لوقا ۶:۳۱۔۳۵)۔ خدا سے ملاپ تمام بنی نوع انسان کے لیے دستیاب ہے (کلسیوں ۱:۲۰)۔

د۔ کفارہ:

''کفارے'' کا مفہوم ہے کہ پاک خدا کے عدل اور راستبازی کی تشفی کرنا ہے۔ یہ قربانی کے وسیلہ کی جاتی ہے۔

خدا گناہ کے بارے میں غضب اور غصّہ رکھتا ہے۔ اُسکے غصے کی حقیقت کو نئے پرانے دونوں عہد ناموں میں واضح طور پر سکھایا گیا ہے (استثنا ۶:۱۴؛ یشوع ۲۳:۱۶؛ زبور ۷۸:۲۱؛ یوحنا ۳:۳۶؛ رومیوں ۱:۱۸؛ افسیوں ۲:۳؛ ۱۔تھسلنیکیوں ۲:۱۶ اور بہت سارے حوالہ جات)۔ خدا پیار کرنے والا اور رحم دل بھی ہے جیسا کہ چارلس رائیری فرماتے ہیں: ''پس پرانے عہد نامہ کا خدا بت پرستوں کے خدا کی طرح نامقبول نہیں ہے جو راضی ہونے کا مطالبہ کرتا رہتا ہے بلکہ راستباز خدا ہے جو گناہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا بلکہ اپنے ساتھ رفاقت کے ذرائع مہیا کرتا ہے''۔

اس لیے خدا کے غضب کی تشفی مطلوب ہے اور مسیح کی موت نے گناہ کے بارے خدا کے غضب کی مانگ پوری کر دی ہے (رومیوں ۳:۲۳۔۲۵)۔ اُس نے خدا کی محبت کے اظہار کے طور پر (۱۔یوحنا ۴:۱۰) تمام بنی نوع انسان کے لیے خدا کے غضب کی تسلی کر دی (۱۔یوحنا ۲:۲)۔ یہ ہمیشہ سے ہی خدا کے منصوبہ کا حصّہ تھا اور اس وجہ کا اہم حصّہ بھی کہ یسوع انسان کیوں بنا (عبرانیوں ۲:۱۷۔۱۸)۔

4۔ یسوع مسیح کی قیامت:

''قیامت'' ایک خاص اصطلاح ہے جو اُس کے لئے استعمال کی جاتی ہے جو کہ غیر فانی جسم میں مُردوں میں سے جی اُٹھے جو کہ دوبارہ کبھی نہیں مر سکتا (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۴۲، ۵۴)۔ اُسے لفظ ''دوبارہ جان ڈالنا'' سے الگ کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس بدن میں مُردوں میں سے لوٹ آنا جو کہ آخر کار دوبارہ ضرور مرے گا (۱۔سلاطین ۱۷:۲۱۔۲۲، ۲۔سلاطین ۴:۳۴۔۳۵، یوحنا ۱۱:۴۳)۔

خداوند یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ کتاب مقدس واضح بتاتی ہے کہ بے شک یسوع مردہ حالت میں تھا وہ سو نہیں رہا تھا اور نہ ہی سکتہ کی حالت میں تھا (متی ۲۷:۶۲۔۶۶، مرقس ۱۵:۳۹۔۴۴، لوقا ۲۳:۴۸، ۴۹، یوحنا ۱۹:۳۳)۔ قبر نے اس نبوت کی تکمیل کی جب یسوع کو کفن پہنایا گیا اور قبر میں رکھا گیا (یسعیاہ ۵۳:۹، متی ۲۷:۵۷۔۵۸، مرقس ۱۵:۴۲۔۴۵، لوقا ۲۳:۵۰۔۵۲، یوحنا ۱۹:۳۸، متی ۲۷:۵۹۔۶۰، مرقس ۱۵:۴۶، لوقا ۲۳:۵۳۔۵۴، یوحنا ۱۹:۴۰۔۴۲، متی ۲۷:۶۲۔۶۶)۔ حتیٰ کہ یہودی جانتے

تھے کہ اُسے رومی پہرے داروں کی نگرانی میں کہاں دفن کیا گیا اور پھر قبر پر مہر کی گئی (متی ۲۷: ۶۲۔۶۶)۔اس کے بعد یہودیوں نے یہ افواہ پھیلا دی کہ یسوع کے شاگرد اُس کی لاش چُرا کر لے گئے ہیں (متی ۲۸: ۱۱۔۱۵، مرقس ۱۴: ۱۵)۔

تیسرے روز پتھر چٹان پر سے لڑھکا ہوا تھا (متی ۲۷: ۶۰ میں یونانی لفظ کلیو (KULIO) استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب "لڑھکانا" ہے۔ مرقس ۱۶: ۳۔۴ لفظ ایناکلیو (ANAKULIO) کا مطلب ہے "لڑھکایا گیا" لوقا ۲۴: ۲ لفظ آپوکلیو (APOKULIO) ہے جس کا مطلب "لڑھکا ہوا" ہے اور یوحنا ۲۰: ۱ ایرو (AIRO) مطلب "اُٹھا ہوا" ہے۔ پتھر پہلے لڑھکایا گیا اور پھر اُٹھایا گیا اور قبر خالی تھی (متی ۲۸: ۵۔۸، مرقس ۱۶: ۲۔۸، لوقا ۲۴: ۱۔۸ یوحنا ۲۰: ۱)۔

قبر کے اندر صرف جو چیز رہ گئی تھی وہ اُس کا کفن تھا۔ یہ سب کچھ اس طور پر ترتیب دیا گیا تھا کہ جسم حرکت نہیں کر سکتا تھا ماسوائے مافوق الفطرت طریقے کے (یوحنا ۲۰: ۲۔۱۰)۔ یسوع کو کپڑے کی پٹیوں میں لپٹا گیا تھا۔ صرف سر کا حصّہ تھا جو باہر رکھا گیا تھا تاکہ پتہ چلے کہ اُس کا جسم یہاں ہے۔ یہ آسان نہیں تھا کہ کوئی دوبارہ جسم کو کھول سکتا اور اسی طریقے سے دوبارہ جسم کو پٹیوں میں لپیٹ سکتا۔ لاش خود ہی آسانی سے اُٹھ چکی تھی۔

اُس کے جی اُٹھنے کے بعد یسوع مریم مگدلینی (یوحنا ۲۰: ۱۴)، دوسری عورتوں (متی ۲۸: ۹۔۱۰)، پطرس (لوقا ۲۴: ۳۴، ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۵)، دو شاگردوں کو اماؤس کی راہ پر (لوقا ۲۴: ۱۳۔۳۳)، شاگردوں پر توما کی غیر موجودگی میں (لوقا ۲۴: ۳۶۔۴۳، یوحنا ۲۰: ۱۹۔۲۴) اور دوبارہ اُس کی موجودگی میں (یوحنا ۲۰: ۲۶۔۲۹)، گلیل کی جھیل کے کنارے سات شاگردوں پر (یوحنا ۲۱: ۱۔۲۳) اور گلیل میں پہاڑ پر پانچ سو شاگردوں (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۶)، اپنے بھائی یعقوب (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۷) اور آسمان پر جاتے وقت گیارہ شاگردوں (متی ۲۸: ۱۶۔۲۰، لوقا ۲۴: ۳۳۔۵۲، اعمال ۱: ۳۔۱۲) اور پھر آسمان پر جانے کے بعد پولس پر ظاہر ہوا (اعمال ۹: ۳۔۶، ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۸)۔

مسیح کی قیامت خوشخبری کے موضوع اور مضمون کا ایک معیاری اور فیصلہ کن حصّہ ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۱۔۳)۔ یہ دُنیاوی مذاہب کے باقی راہنماؤں سے اُسے الگ کرتا ہے جن میں سے کوئی بھی مُردوں میں سے جی نہیں اُٹھا۔

خداوند یسوع نے اپنے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا (متی ۱۶: ۲۱، ۱۷: ۹، ۲۲۔۲۳، ۲۰: ۱۸۔۱۹، ۲۶: ۳۲، مرقس ۹: ۱۰، لوقا ۹: ۲۲۔۲۷) اور ظاہری اور تاریخی طور پر یہ ظہور پذیر ہو چکا ہے، اگر مسیح مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتا تو اُس کی ساری خدمت رائیگاں ہوتی اور ہم ابھی بھی گناہ میں زندگی بسر کر رہے ہوتے (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۱۶۔۱۷)۔

خدا باپ اُس کے جی اٹھنے محرک تھا (کلسیوں ۲: ۱۲، ۱۔تھسلنیکیوں ۱: ۱۰، ۱۔پطرس ۱: ۲۱، عبرانیوں ۱۳: ۲۰) جیسا کہ روح القدس تھا (اعمال ۲: ۲۴، رومیوں ۸: ۱۱، ۱۔پطرس ۳: ۱۸)۔

یسوع مسیح کی قیامت اس حقیقت کا ثبوت تھا کہ اُس نے جو کچھ کہا وہ دُرست اور صحیح تھا۔

مسیح کی قیامت کا ماننا ہماری مسیحی زندگی کی بنیاد ہے (رومیوں ۶: ۴)۔

5۔ یسوع مسیح کا صعود :

مسیح کا صعود اُس کے جی اٹھنے کے بعد زمین سے دوبارہ آسمان پر جانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ باپ کے داہنے ہاتھ بیٹھ گیا اور تمام مخلوقات سے افضل مقام پایا (زبور ۱۱۰: ۱، افسیوں ۱: ۲۰، کلسیوں ۳: ۱، عبرانیوں ۱: ۳، ۱۳، ۸: ۱، ۱۰: ۱۲، ۱۔پطرس ۳: ۲۲)۔

صعود پنتکست کے روز سے دس دن پہلے وقوع میں آیا۔ پھر اُس نے رُوح القدس کو بھیجا (اعمال ۲: ۳۳) جس کا اُس نے وعدہ کیا تھا (یوحنا ۱۴: ۱۶۔۱۷) اور کلیسیا کو مضبوط کیا (اعمال ۱: ۹۔۱۱ موازنہ کریں اعمال ۲)۔ اُس کا صعود اس بات کا ثبوت ہے کہ اُس نے فرشتوں سے جنگ جیتی ہے (عبرانیوں ۱: ۳۔۱۳)۔

جب یسوع آسمان پر گیا تو وہ اُن قیدی روحوں کو ساتھ لے گیا جو "ابرہام کی گود" میں تھیں (لوقا ۱۶: ۲۲، افسیوں ۴: ۷۔۱۰)۔ اُس نے "آدمیوں کو انعام بھی دیئے (افسیوں ۴: ۸) جو کہ رُوح القدس کی طرف کلیسیا میں بانٹے گئے (۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۱)۔

ج۔ مسیح کا تختِ عدالت:

مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے جب تک کہ وہ آمدِ ثانی پر واپس آتا ہے اور اُسے ہم ''عدالت'' کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ خدا کے منصوبہ کے مطابق وہ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھے جب تک کہ وہ آخری فتح کے لئے زمین پر آئے، **جب اُس کے دشمن اُس کے پاؤں تلے کی چوکی بنیں** (زبور ۱۱۰:۱)۔

عدالت مسیح کے افضل مقام کو ظاہر کرتی ہے جیسا کہ اُوپر اُٹھایا جانا اور جلال پانا۔ یہ اِس کی تصویر کشی کرتی ہے کہ ''**سارا اختیار اُسے دیا گیا ہے**'' (متی ۲۸:۱۸) اور یہ کہ ''**اُس کے نام پر ہر گھٹنا جھکے گا**'' (فلپیوں ۲:۱۰)۔ یہ دانی ایل کی نبوت کی تکمیل ہے (دانی ایل ۷:۱۳۔۱۴)۔

اپنی حکومت اور اختیار کے دوران خداوند یسوع بنی نوع انسان کی اس طریقے سے خدمت کرتے ہیں:

1۔ شفاعت کرنے والا:

ایک ''شفاعت کرنے والے'' کی حیثیت سے مسیح باپ سے اپنے مقدسین کے لئے درخواست کرتا ہے (عبرانیوں ۷:۲۵)۔ یہ روح القدس کے ساتھ شراکت ہے (رومیوں ۸:۲۶، ۲۷، ۳۴) اور باپ سے درخواست ہے کہ ''**تمام چیزیں مل کر بھلائی پیدا کرتی ہیں**'' (رومیوں ۸:۲۸)۔

2۔ گواہ:

ایک ''گواہ'' کی حیثیت سے خداوند یسوع مسیح ہماری مدد کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور خدا کے فرزندوں پر ابلیس کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا جواب دیتا ہے (۱۔یوحنا ۲:۱، مکاشفہ ۱۲:۱۰)۔

3۔ درمیانی:

ایک ''درمیانی'' کی حیثیت سے یسوع رخنہ میں کھڑا ہونے والا شخص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے۔ ایک درمیانی وہ ہے جو اُن گروہوں کے لئے تشکیل دیا جائے جنکا آپس میں سمجھوتہ نہیں ہے یا اُنہیں صلح کی ضرورت ہے۔

خداوند یسوع واحد درمیانی ہے جو کہ خدا اور انسان کے درمیان ہے (۱۔تیمتھیس ۲:۵)۔ اپنے اختیار سے اُس نے خدا اور انسان کے درمیان ایک نیا عہد باندھا جس کی بنیاد شریعت پر نہیں بلکہ رحم پر رکھی گئی ہے (عبرانیوں ۸:۶۔۱۳)۔ نیا عہد نامہ گناہوں کی معافی کے لئے قربانی کے باعث عمل میں آیا، یہ موسوی شریعت کی بنیاد پر پرانے عہد کے قصوروں کی معافی کے بدلے ہوا (عبرانیوں ۹:۱۳۔۱۵)۔ یہ نیا عہد ابدیت کے لئے آخری ہوگا (عبرانیوں ۱۲:۲۲۔۲۴)۔

یسوع نے خود واضح کیا کہ وہ خدا اور انسان کے بیچ درمیانی ہے جب اُس نے اس بات کا اعلان کیا کہ ''**میرے وسیلے کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آسکتا**'' (یوحنا ۱۴:۶)۔

4۔ سردار کاہن:

مسیح باپ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہمارا ''بڑا سردار کاہن'' ہے۔ وہ لاوی کے گھرانے سے نہیں تھا اس لئے وہ اس مقام کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا (عبرانیوں ۵:۴۔۱۰، ۷:۵۔۲۸)۔ یسوع مسیح کی عظیم اور اعلیٰ کہانت عبرانیوں کی کتاب کا سب سے بڑا مضمون اور موضوع ہے۔

خداوند یسوع ملک صدق کے طور کا سردار کاہن ہے جو کہ ابرہام کے وقت میں لاوی کہانت سے چار سو سال پہلے رہا (عبرانیوں ۷:۱۔۳)۔ بشریت جو آزمائے جانے کے قابل ہو کہانت کے لئے درکار تھی تاکہ وہ رحم دل اور دیانتدار ہو سکے اور باپ کو مطمئن کر سکے (عبرانیوں ۲:۱۷، ۴:۱۴۔۱۵)۔ اُس کی کہانت ابد تک ہے (عبرانیوں ۶:۲۰، ۷:۳، ۲۴)۔

ایک کاہن کی ذمہ داری اور فرض قربانی چڑھانا ہے (عبرانیوں ۸:۱۔۳)۔ یسوع نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا (عبرانیوں ۹:۶۔۱۴) بطور ''**ایک قربانی ہمیشہ کے لئے**'' (عبرانیوں ۱۰:۱۰، ۱۲)۔ اُس کا ''شفاعتی کام'' اور ''درمیانی ہونا'' دونوں اُس بڑی کہانت کے وسیع ہونے کی گواہی دیتی ہیں۔ ہم سب جو کلیسیا میں کاہن ہیں

(۱۔پطرس۲: ۵، ۹، مکاشفہ ۱: ۶)، ہم مسیح کے ہمشکل ہیں (۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۱) کہ خدا کی مرضی سے اپنے بدن قربانی کے لیے پیش کریں (رومیوں ۱۲: ۱)۔

5۔ کلیسیا کا سر:

یسوع مسیح کلیسیا کا ''سر'' ہے (افسیوں ۱: ۲۲۔۲۳، کلسیوں ۱: ۱۸)۔ وہ تمام جو یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں اس ''دلہن'' یا ''بدن'' کو تشکیل دیتے ہیں جسے کلیسیا کے طور پر جانا جاتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۳)۔

یسوع کلیسیا کا موعودہ شوہر ہے (افسیوں ۵: ۲۳) اور اس حیثیت سے وہ اپنی لاتبدیل محبت کو لگاتار بڑھاتا ہے (افسیوں ۵: ۲۵۔۲۷)۔ حقیقی ''شادی کی تقریب'' مسیح کی دوسری آمد سے کچھ ہی پہلے آسمان میں ہوگی (مکاشفہ ۱۹: ۷۔۱۰ کا موازنہ کریں ۱۱۔۱۶) لیکن اُس کا پیار اور وفاداری اب بھی موجود ہے۔ کلیسیا کو 'دلہن' کے طور پر اُس کے شوہر کے لئے تیار کیا جا رہا ہے (افسیوں ۴: ۱۵، ۵: ۲۶۔۲۷)۔

6۔ چرواہا:

اصلاح ''پاسبان'' کا اصل مطلب ہے ''چرواہا''۔ خداوند یسوع مسیح نے ایک اچھے چرواہے کی حیثیت سے اپنی بھیڑوں کے لیے جان دی (یوحنا ۱۰: ۱۱) جو اُسے ایک ''اچھے چرواہے'' کے طور پر پیش کرتا ہے (عبرانیوں ۳: ۲۰)۔

اپنی موجودہ حکومت کے دوران جبکہ وہ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے وہ ایک ''بڑا چرواہا'' ہے (۱۔پطرس ۵: ۴) جو کہ اپنی بھیڑوں کی حفاظت اور راہنمائی کرتا ہے۔

د۔ خداوند یسوع مسیح کو اس طور سے بیان کیا گیا ہے:

- ☆ **ایک گواہ (مددگار):** اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ باپ سے ہماری مدد کے لیے درخواست کرتا ہے (۱۔یوحنا ۲: ۱)۔
- ☆ **الفا اور اومیگا:** یہ یونانی حروف تہجی کے پہلے اور آخری حروف ہیں جو کہ اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ رابطے کی بنیاد ہے (مکاشفہ ۱: ۸، ۲۱: ۶، ۲۲: ۱۳)۔
- ☆ **آمین:** اس کا مطلب ہے کہ ہر مضمون اور موضوع کا آخری لفظ وہی ہے (۲۔کرنتھیوں ۱: ۲۰؛ مکاشفہ ۳: ۱۴)۔
- ☆ **ممسوح:** یہ یسوع کے مسیحا کی حیثیت سے اس ابدی اور الٰہی چناؤ کو ظاہر کرتا ہے (۱۔سیموئیل ۲: ۳۵، ۲۔تواریخ ۶: ۴۲؛ زبور ۲: ۲، ۲۸: ۸، ۸۴: ۹؛ ۸۹: ۳۸، ۵۱؛ ۱۳۲: ۱۰، ۱۷؛ دانی ایل ۹: ۲۵، ۲۶؛ اعمال ۴: ۲۶)۔
- ☆ **رسول:** جو اشارہ کرتا ہے کہ اُسے اختیار کے ساتھ بھیجا گیا ہے (عبرانیوں ۳: ۱)۔
- ☆ **ہمارے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا:** اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی حیثیت سے مسیح نے بنی نوع انسان کے لیے منصوبہ بنایا اور بشر کی حیثیت سے مکمل کیا (عبرانیوں ۱۲: ۲)۔
- ☆ **نجات کا بانی:** یہ نجات کے بانی کی حیثیت سے اس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے (عبرانیوں ۲: ۱۰)۔
- ☆ **ابتدا اور انتہا:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ زندگی کا مرکزی فیصلہ یا نقطہ ہے (مکاشفہ ۲۱: ۶؛ ۲۲: ۱۳)۔
- ☆ **خدا کی خلقت کا مبدا:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ مخلوق خدا پر حکمران ہے (مکاشفہ ۳: ۱۴)۔
- ☆ **مبارک اور واحد حاکم:** اس کے اعلیٰ و افضل اختیار کو ظاہر کر رہا ہے (۱۔تیمتھیس ۶: ۱۵)۔
- ☆ **خداوند کی شاخ:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ بشریت اُسی سے اپنی خوراک لیتی ہے اور وہ سب کی پرورش کرنے والا ہے (یسعیاہ ۴: ۲)۔
- ☆ **زندگی کی روٹی:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ زندگی کا الٰہی سہارا وہ ہے۔ (یوحنا ۶: ۳۵، ۴۸)

☆ **دولہا:** یہ ایمانداروں کے ساتھ اُس کے تعلق کی گہری اور قلبی محافظ فطرت کو ظاہر کرتا ہے(یسعیاہ۶۲:۵؛ متی۹:۱۵،۲۵:۱،۵،۶،۱۰؛ مرقس۲:۱۹،۲۰؛ لوقا۵:۳۴،۳۵؛ یوحنا۲:۹،۳:۲۹؛ مکاشفہ۱۸:۲۳)۔

☆ **صبح کا چمکتا ہوا ستارہ:** اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ روحانی تاریکی کا احاطہ کرنے والا روشن ترین ستارہ ہے(مکاشفہ۲۲:۱۶)۔

☆ بڑا چرواہا: اس کا مطلب یہ ہے صرف وہی ہے جو اپنے گلّے کا ذمہ دار ہے (ا۔پطرس۵:۴)۔

☆ **کونے کے سرے کا چنا ہوا قیمتی پتھر:** یہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ پیمائش کا خاص اور منتخب معیار وہی ہے۔ایک عمارت کے لیے کونے کا پتھر معیاری ہوتا ہے (افسیوں۲:۲۰،ا۔پطرس۲:۴،۶)۔

☆ **مسیح یسوع میرا خداوند:** اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع ہی مسیحا ہے اور میری زندگی پر اُسی کا اختیار ہے(فلپیوں۳:۸)۔

☆ **مسیح یسوع ہماری اُمید:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ خداوند یسوع مسیحا ہونے کی حیثیت سے مستقبل کے لیے ہمارا بھروسہ ہے(ا۔تیمتھیس۱:۱)۔

☆ **خدا کا مسیح:** یہ مسیحا کی حیثیت سے اس کے انتخاب کو ظاہر کرتا ہے(لوقا۹:۲۰،۲۳:۳۵)۔

☆ **لشکروں کا سپہ سالار:** فوجوں پر اُس کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے(دانی ایل۸:۱۱)۔

☆ **اسرائیل کی تسلی:** یہ اُس حوصلہ افزائی اور تسلی کو ظاہر کرتا ہے جو مسیح دیتا ہے(لوقا۲:۲۵)۔

☆ **لوگوں کے لیے عہد:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح ابتدا ہونے کی حیثیت سے ایمانداروں کے لیے ایک نیا عہد ہے(یسعیاہ۴۲:۶)۔

☆ **دروازہ:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کا دروازہ ہے(یوحنا۱۰:۷،۹)۔

☆ **ازلی باپ:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہی سے خدا ہے(یسعیاہ۹:۶)

☆ **ابدی زندگی:** ہمیں سکھانے کے لیے کہ یہ ایک شخصیت میں پائی جاتی ہے نہ کہ محض ایک خیال ہے (ا۔یوحنا۱:۲)۔

☆ **ابدی چٹان:** وہ مستقبل مزاجی سکھانے کے لیے جو ہمیشہ اُس میں پائی جاتی ہے(یسعیاہ۲۶:۴)۔

☆ **اُس کی ذات کا نقش:** یہ جسم میں مسیح کی بشریت کو بطور خدا ظاہر ہونے کو بیان کرتا ہے(عبرانیوں۱:۳)۔

☆ **وفادار اور سچا:** یہ اُس کی یکسانیت(مستقبل مزاجی)اور دیانتداری و وفاداری کو ظاہر کرتا ہے(مکاشفہ۱۹:۱۱)۔

☆ **وفادار اور سچا گواہ:** یہ نبوتی واقعات کے تعلق سے اُس کی مستقل مزاجی اور وفاداری کو ظاہر کرتا ہے(مکاشفہ۱:۵)۔

☆ **وفادار گواہ:** یہ اُس کے جی اُٹھنے کی گواہی کو ظاہر کرتا ہے(مکاشفہ۱:۵)۔

☆ **اوّل و آخر:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ خلقت کا واحد سہارا وہی ہے(مکاشفہ۱:۱۷،۲:۸،۲۲:۱۳)۔

☆ **مردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلوٹھا:** یہ بتاتا ہے کہ وہ اوّل ہے جس نے موت پر فتح پائی اور جلالی بدن پایا(کلسیوں۱:۱۸؛ مکاشفہ۱:۵)۔

☆ **تمام مخلوقات سے پہلے مولود:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ تمام مخلوقات کی ابتدا ہے(کلسیوں۱:۱۵)۔

☆ **جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پھل:** اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جی اُٹھنے کی پہلی برکت ہے(ا۔کرنتھیوں۱۵:۲۰)۔

☆ **خوشبو:** جسکا مطلب ہے کہ وہ اپنی قربانی کی خوشبو ہے(افسیوں۵:۲)۔

☆ **گناہ گاروں اور محصول لینے والوں کا یار:** یہ معاشرے کی طرف سے رد کیے گئے لوگوں اور شریعت کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے اُس کی فکر کو ظاہر کرتا ہے (متی۱۱:۱۹،لوقا۷:۳۴)۔

☆ **امت اسرائیل کا جلال:** یہ حمد و تعظیم اور ستائش کے لیے اُس کے حق کو ظاہر کرتا ہے (لوقا ۲:۳۲)۔

☆ **تمام رویِ زمین کا خدا:** اس کو ظاہر کرتا ہے کہ بنی نوع انسان کے لیے اُس کا تعلق اور رشتہ وسیع ہے (یسعیاہ ۵۴:۵)۔

☆ **خدائے محمود:** یہ اس بات کی طرف خاص اشارہ ہے کہ وہ اسرائیل کا خدا ہے (رومیوں ۹:۵)۔

☆ **اچھا چرواہا:** یہ اُس کی راہنمائی اور حفاظت کرنے والی فطرت کو ظاہر کرتا ہے (یوحنا ۱۰:۱۱)۔

☆ **بڑا سردار کاہن:** اس کام کی طرف اشارہ کرتا ہے جس سے وہ عہدے کو عمل میں لاتا ہے (عبرانیوں ۴:۱۴)۔

☆ **بڑی روشنی:** یہ تاریکی کو دور کرنے کے لیے اُس کی حدود کے پھیلاؤ کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ ۹:۲؛ متی ۴:۱۶)۔

☆ **عظیم چرواہا:** یہ اس کی محافظت و فراہمی کی برتری کو ظاہر کرتا ہے (عبرانیوں ۱۳:۲۰)۔

☆ **بہتر عہد کا ضامن:** جس کا مطلب ہے کہ خداوند یسوع خدا کے ساتھ بہتر معاہدے کا وعدہ تھا۔ (عبرانیوں ۷:۲۲)۔

☆ **تمہاری روحوں کا نگہبان:** یہ ایمانداروں کی روحوں کے لیے اُس کی محافظت کو ظاہر کرتا ہے (۱۔ پطرس ۲:۲۵)۔

☆ **سر:** یہ اُس کی قیادت کے پس پشت اُس کی ذہانت کو ظاہر کرتا ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱۱:۳؛ افسیوں ۴:۱۵؛ کلسیوں ۲:۱۹)۔

☆ **جو غیر قوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھتا ہے:** یہ مسیح کے غیر یہودیوں پر اختیار کو ظاہر کرتا ہے (رومیوں ۱۵:۱۲)۔

☆ **وہ جو پاک کرتا ہے:** یہ خدمت کے لیے الگ کرنے کے لیے اُس کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے (عبرانیوں ۲:۱۱)۔

☆ **دلوں اور خیالوں کا جانچنے والا:** یہ بنی نوع انسان کے ارادوں اور مقاصد کو جاننے کے لیے خداوند یسوع کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے (مکاشفہ ۲:۲۳)۔

☆ **بدن یعنی کلیسیا کا سربراہ:** یہ کلیسیا کے لیے اُس کی سربراہی کو ظاہر کرتا ہے (کلسیوں ۱:۱۸)۔

☆ **کلیسیا کا سربراہ:** یہ ایمانداروں کے لیے اُس کی سربراہی کو ظاہر کرتا ہے (افسیوں ۵:۲۳)۔

☆ **ساری حکومت اور اختیار کا سربراہ:** یہ اُس کے مکمل اور کل اختیار کو ظاہر کرتا ہے (کلسیوں ۲:۱۰)۔

☆ **سب چیزوں کا وارث:** اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے تمام چیزیں اُسی کی ہیں۔ (عبرانیوں ۱:۲)۔

☆ **عظیم سردار کاہن:** یہ اس عہدے اور مقام کو ظاہر کرتا ہے جو اُس کے پاس ہے (عبرانیوں ۲:۱۷؛ ۳:۱؛ ۴:۱۴،۱۵؛ ۵:۵،۱۰؛ ۶:۲۰؛ ۷:۲۶؛ ۸:۱؛ ۹:۱۱؛ ۱۳:۱۱،۱۲)۔

☆ **جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہمارے گناہوں سے ہمیں خلاصی بخشتا ہے:** یہ مسیح کی معافی کو ظاہر کرتا ہے جو اُس نے اپنی محبت کے باعث ہمارے گناہوں سے ہمیں بخشی (مکاشفہ ۱:۵)۔

☆ **اُس کا پہلوٹھا بیٹا:** یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح تمام بنی نوع انسان سے منفرد ہے۔ (یوحنا ۳:۱۶؛ عبرانیوں ۱۱:۱۷؛ ۱۔ یوحنا ۴:۹)۔

☆ **قدوس اور راستباز:** یہ اُس کے کامل کردار کو پیش کرتا ہے (اعمال ۳:۱۴)۔

☆ **خدا کا قدوس:** یہ اُس کی کامل انسانی زندگی پیش کرتا ہے (مرقس ۱:۲۴؛ لوقا ۴:۳۴؛ یوحنا ۶:۶۹)۔

☆ **پاک خادم:** اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے ایک بچے کی مانند فرمانبرداری سیکھی (اعمال ۴:۲۷،۳۰)۔

☆ **اسرائیل کی اُمید:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اسرائیل کے لیے کامل اُمید اور بھروسے کی بنیاد ہے۔ (یرمیاہ ۱۴:۸؛ ۱۷:۱۳؛ اعمال ۲۸:۲۰)۔

☆ **نجات کا سینگ:** یہ اس قوت و قدرت کو ظاہر کرتا ہے جو نجات کے باعث ہوتی ہے (لوقا ۱:۶۹)۔

☆ **ان دیکھے خدا کی صورت:** اسکا مطلب ہے کہ یسوع بشر کی صورت میں خدا ہے (کلسیوں ۱:۱۵)۔

☆ **عمانوایل:** یہ ایک عبرانی لفظ کا مفہوم ہے ''خدا ہمارے ساتھ'' (یسعیاہ ۷:۱۴؛ ۸:۸؛ متی ۱:۲۳)۔

☆ **بخشش جو بیان سے باہر ہے:** اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس خداوند یسوع مسیح کی عظمت کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں (۲۔کرنتھیوں ۹:۱۵)۔

☆ **ناصرت کا یسوع:** یہ اس قصبے یا علاقے کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں وہ بڑھا اور پروان چڑھا (متی ۲۶:۷۱، مرقس ۱:۲۴، ۱۰:۴۷، لوقا ۴:۳۴، ۱۸:۳۷، ۲۴:۱۹، یوحنا ۱:۴۵، ۱۸:۵، ۷، اعمال ۲:۲۲، ۶:۱۴، ۱۰:۳۸، ۲۲:۸، ۲۶:۹)۔

☆ **زندوں اور مُردوں کا منصف:** یہ اُس کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے کہ سزا اور فتویٰ کیلئے حوالے کرنے کا اختیار اُس کے پاس ہے (اعمال ۱۰:۴۲؛ ۲۔تیمتھیس ۴:۱)۔

☆ **بادشاہوں کا بادشاہ:** یہ بلندترین اور اعلیٰ اختیارات پر اُس کی برتری اور فضیلت کو ظاہر کرتا ہے (مکاشفہ ۱۹:۱۶)۔

☆ **قوموں (اُمتوں) کا بادشاہ:** یہ سیاسی گروہوں پر اُس کی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے (مکاشفہ ۱۵:۳)۔

☆ **خدا کا برہ:** یہ اُس قربانی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو خداوند یسوع نے خدا کی راستبازی کی خوشنودی کی خاطر دی اور اُس کے لیے اپنے آپ کو پیش کر دیا (یوحنا ۱:۲۹، ۳۶)۔

☆ **پچھلا آدم:** یہ اس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ وہ آخری ہے جو گناہ کے بغیر پیدا ہوا۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۴۵)۔

☆ **زندگی:** یہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ سچی اور حقیقی زندگی صرف مسیح کی شخصیت اور ذات میں ملتی ہے۔ (یوحنا ۱:۴، ۱۱:۲۵، ۱۴:۶)۔

☆ **زندگی بخشنے والی روح:** یہ روح القدس کے ساتھ مسیح کی شراکت کو ظاہر کرتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۴۵)۔

☆ **غیرقوموں کو روشنی دینے والا نور:** اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع مسیح کو تمام بنی نوع انسان پر روشن (عیاں) کیا گیا (لوقا ۲:۳۲)۔

☆ **زندگی کا نور:** اُن باتوں اور منازل میں ہماری راہنمائی کو ظاہر کرتا ہے جو ہمیں زندگی میں مشکل نظر آتی ہیں (ایوب ۳۳:۳۰؛ زبور ۴۹:۱۹؛ ۵۶:۱۳؛ یوحنا ۸:۱۲)۔

☆ **آدمیوں کا نور:** یہ اس راہنمائی کو ظاہر کرتا ہے جو تمام بنی نوع انسان کو دستیاب ہے (یوحنا ۱:۴)۔

☆ **دنیا کا نور:** یہ دنیا کی روحانی تاریکی کے حوالے سے اُس کی راہنمائی کو ظاہر کرتا ہے (یوحنا ۸:۱۲، ۹:۵)۔

☆ **زندہ:** یہ اُس کے زندہ ہونے کی ابدی فطرت کو ظاہر کرتا ہے (مکاشفہ ۱:۱۷۔۱۸)۔

☆ **زندہ پتھر:** یہ اُس کی زندگی میں مستقبل مزاجی کو ظاہر کرتا ہے (۱۔پطرس ۲:۴)۔

☆ **خداوند:** یہ اُس کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے (اعمال ۴:۲۴؛ مکاشفہ ۶:۱۰)۔

☆ **خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح:** اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے بنی نوع انسان کو اُس کے گناہوں سے آزاد کرنے کے لیے اپنا اختیار استعمال کیا (۲۔پطرس ۱:۱۱، ۲۰؛ ۳:۱۸)

☆ **جلال کا خداوند:** یہ اُس کے اختیار کی عجیب فطرت کو ظاہر کرتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۲:۸)۔

☆ **خداوندوں کا خدا:** یہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ تمام اختیارات پر اُس کا اختیار ہے (مکاشفہ ۱۹:۱۶)۔

☆ **اطمینان کا خداوند:** یہ خدا اور انسان کے بیچ صلح کو قائم کرنے کے لیے اختیار کیا ستعمال کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ (۲۔تھسلنیکیوں ۳:۱۶)۔

☆ **فصل کا مالک:** یہ خوشخبری کی وسعت (پھیلاؤ) کے لیے اُس کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔ (متی ۹:۳۸؛ لوقا ۱۰:۲)۔

☆ **سبت کا مالک:** یہ دس احکام میں سے چوتھے حکم پر اُس کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے (متی ۱۲:۸؛ لوقا ۶:۵)۔

☆ **خداوند ہماری صداقت:** یہ اس حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ ہماری راستبازی کا معیار ہے (یرمیاہ ۲۳:۶؛ ۳۳:۱۶)۔

☆ **ہمارے لیے خدا کی طرف سے آزمایا ہوا:** یہ خدا کی طرف سے اُس کی پسندیدگی کو بیان کرتی ہے۔ (اعمال ۲:۲۲)۔

☆ **آسمانی آدمی:** یہ اُسکی الٰہی فطرت کو ظاہر کرتا ہے (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۴۷)۔

☆ **مردِ غمناک:** یہ بنی نوع انسان کے لیے اُس کے رحم و ترس کو ظاہر کرتا ہے جنہوں نے اکثر اُسے رد کر دیا (یسعیاہ ۵۳:۳)۔

☆ **مالک:** اُس کے اختیار کی فضلیت کو ظاہر کرتا ہے۔ (لوقا ۵:۵؛ ۸:۲۴، ۴۵؛ ۹:۳۳؛ ۱۷:۱۳؛ افسیوں ۶:۹؛ کلسیوں ۴:۱؛ ۲۔تیمتھیس ۲:۲۱)۔

☆ **نئے عہد کا درمیانی:** اس کا مطلب یہ ہے کہ وہی ہے جس نے خدا کے ساتھ ایک بہتر عہد باندھا۔ (عبرانیوں ۹:۱۵؛ ۱۲:۲۴)۔

☆ **رحم دل اور دیانت دار سردار کاہن:** یہ اُس کے عہدہ و اختیار کی مستقل مزاجی اور رحم کو ظاہر کرتا ہے۔ (عبرانیوں ۲:۱۷)۔

☆ **عہد کا رسول:** جو خدا کے ساتھ نئے معاہدہ کی خبر لائے گا (ملاکی ۳:۱)۔

☆ **مسیحا:** اس کا مطلب ہے کہ وہ خدا کی طرف سے منتخب کیا گیا کہ لوگوں کو اُن کے گناہوں سے آزاد کرے۔ (یوحنا ۱:۴۱؛ ۴:۲۵)۔

☆ **خدائے قادر:** یہ اُس کی خدائی قوت کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ ۹:۶)۔

☆ **صبح کا ستارہ:** یہ اُن ستاروں کے درمیان بڑی روشنی کے ہونے کو ظاہر کرتا ہے جو کہ تاریکی میں گھرے ہوئے ہیں (۲۔پطرس ۱:۱۹؛ مکاشفہ ۲۲:۱۶)۔

☆ **ناصری:** یہ اُس کی تضحیک اور حقارت کا لقب ہے (متی ۲:۲۳)۔

☆ **داؤد کی اصل و نسل:** یہ اُس کی اس بشریت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ داؤد بادشاہ کے گھرانے سے ہے۔ (مکاشفہ ۲۲:۱۶)۔

☆ **جو باپ کے ساتھ ہے:** یہ خدا کی ذات کے ساتھ اُس کے اتحاد اور مشابہت کو ظاہر کرتا ہے (یوحنا ۱۰:۳۰)۔

☆ **باپ کا اکلوتا:** یہ اُس کے وجود کی انفرادیت کو ظاہر کرتا ہے (یوحنا ۱:۱۴، ۱۸)۔

☆ **خدائے واحد اور منجی:** یہ اُس کی ذات اور ذمہ داری کی انفرادیت کو ظاہر کرتا ہے (یہوداہ ۱:۲۵)۔

☆ **ہمارا جلالی خداوند:** یہ ایمانداروں میں اُس کے اختیار کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے (یعقوب ۲:۱)۔

☆ **ہمارا خدا اور نجات دہندہ:** کلیسیا میں مسیح کے تعلق اور کام کا بیان (۲۔پطرس ۱:۱)۔

☆ **ہماری زندگی:** یہ اُس زندگی کو ظاہر کرتا ہے جو وہ کلیسیا کو دیتا ہے (کلسیوں ۳:۴)۔

☆ **ہمارا خداوند:** یہ اُس کے اختیار کے لیے کلیسیا کی قبولیت کو ظاہر کرتا ہے (رومیوں ۱:۴؛ ۵:۲۱؛ ۷:۲۵؛ ا۔کرنتھیوں ۱:۹؛ یہوداہ ۱:۲۵)۔

☆ **ہمارا واحد مالک اور خداوند:** یہ اُس کی برتری اور اختیار کے لیے کلیسیا کی پہچان و شناخت کو ظاہر کرتا ہے۔ (یہوداہ ۱:۴)۔

☆ **ہمارا فسح:** یہ اُس قربانی کو ظاہر کرتا ہے جو اُس نے کلیسیا کے لیے دی (ا۔کرنتھیوں ۵:۷)۔

☆ **ہماری سلامتی:** یہ خدا اور کلیسیا کے درمیان صلح کے قیام کو ظاہر کرتا ہے (افسیوں ۲:۱۴)۔

☆ **ہمارا مُنجّی:** یہ اُس رہائی کو ظاہر کرتا ہے جو اُس نے کلیسیا کو اُس کے گناہوں سے بخشی (ططس ۳:۶)۔

☆ **طبیب:** یہ اُسکی شفا بخشنے کی قدرت اور قابلیت کو ظاہر کرتا ہے (لوقا ۴:۲۳)۔

☆ **مالک اور مُنجّی:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ صرف وہی ہے جو زندگی اور نجات میں بازی لے گیا (اعمال ۵:۳۱)۔

☆ **زندگی کا مالک:** اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ زندگی کو جیت لیا ہے (اعمال ۳:۱۵)۔

☆ **مالکوں کا مالک:** اسکا مطلب ہے کہ اُس سے بڑا کوئی راہنما نہیں ہے (دانی ایل ۸:۲۵)۔

☆ **نبی:** یہ اُس کی نبوت کی تکمیل کو ظاہر کرتا ہے (استثنا ۱۸:۱۸؛ اعمال ۳:۲۲)۔

☆ **ہمارے گناہوں کا کفارہ:** اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے باقی راستبازی اور انصاف کو پورا کیا (۱۔یوحنا ۲:۲)۔

☆ **پاک کرنے والا:** یہ انسان کے اندر سے گناہ دور کرنے اور مٹانے کے لیے اُس کی سرگرمی کو ظاہر کرتا ہے۔(ملاکی ۳:۳)۔

☆ **اُس کے جلال کا پرتو:** یہ باپ کے کردار کی روشنی کر ظاہر کرتا ہے (عبرانیوں ۱:۳)۔

☆ **سب کے لیے فدیہ:** اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے سب کی رہائی کی قیمت ادا کی ہے (۱۔تیمتھیس ۲:۶)۔

☆ **قیامت اور زندگی:** یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ قیامت سے ابدی زندگی کو جانا صرف یسوع مسیح کے وسیلے ہی ہے۔(یوحنا ۱۱:۲۵)۔

☆ **صادق منصف:** اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کامل معیار کے مطابق وہ اجر دیتا ہے۔(زبور ۷:۱۱، ۲۔تیمتھیس ۴:۸)۔

☆ **راستباز:** یہ اُس کے کامل شخصی معیار کے اطلاق کو ظاہر کرتا ہے۔(یسعیاہ ۲۴:۱۶؛ اعمال ۳:۱۴، ۷:۵۲، ۲۲:۱۴؛ ۱۔یوحنا ۲:۱)۔

☆ **داؤد کی نسل:** یہ اُس کی ابدی فطرت کو بیان کرتا ہے کہ داؤد کے بنانے میں اُس کا ہاتھ تھا (مکاشفہ ۲۲:۱۶)۔

☆ **زمین کے بادشاہوں پر حاکم:** یہ زمین پر اُس کے اعلیٰ احکام پر اختیارات کی برتری کو ظاہر کرتا ہے۔ (مکاشفہ ۱:۵)۔

☆ **دنیا کا منجی:** اس کا مطلب ہے کہ صرف وہی گناہوں سے رہائی دے سکتا ہے (یوحنا ۴:۴۲؛ ۱۔یوحنا ۴:۱۴)۔

☆ **چرواہا:** یہ اُس فکر کو نمایاں کرتا ہے جو خداوند یسوع اپنے محبت کرنے والوں سے کرتا ہے۔(پیدائش ۴۹:۲۴؛ زبور ۸۰:۱؛ واعظ ۱۲:۱۱)۔

☆ **تمہاری روحوں کا گلہ بان:** یہ انسان کے غیر مادی حصّے کے لیے اُس کی فکر کو ظاہر کرتا ہے (۱۔پطرس ۲:۲۵)۔

☆ **لوگوں کے لیے نشان:** اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ایسی شخصیت ہے جس کو تلاش کرنے کی لوگوں کو ضرورت ہے (یسعیاہ ۱۱:۱۰)۔

☆ **خدا کا بیٹا:** تثلیث میں اُس کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے (یوحنا ۱۰:۳۶؛ ۱۱:۴)۔

☆ **خداتعالیٰ کا بیٹا:** یہ بیان کرتا ہے کہ اُس کا تعلق حقیقی خدا کے ساتھ ہے نہ کہ بتوں کے ساتھ (متی ۱۶:۱۶)

☆ **قادرِ مطلق کا بیٹا:** یہ بتاتا ہے کہ کس طرح فرشتے بھی اُس پر غور کرتے ہیں (مرقس ۵:۷؛ لوقا ۸:۲۸)۔

☆ **ابدی نجات کا وسیلہ:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نجات کی بنیاد ہے (عبرانیوں ۵:۹)۔

☆ **تیرے زمانہ میں امن:** یہ اُس کی زمینی زندگی کے دوران مشکلات کو برداشت کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔(یسعیاہ ۳۳:۶)۔

☆ **پتھر:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ انسانوں کو زندگی مہیا کرنے والا ہے (یسعیاہ ۲۸:۱۶)۔

☆ **پتھر جسے معماروں نے رد کیا:** یہ اُس اٹل شخصیت کو ظاہر کرتا ہے جسے اسرائیلی راہنماؤں نے اپنے حملوں کے لیے منتخب کیا (زبور ۱۱۸:۲۲؛ متی ۲۱:۴۲؛ مرقس ۱۲:۱۰؛ لوقا ۲۰:۱۷؛ ۱۔پطرس ۲:۷)۔

☆ **اُستاد (ربونی):** یہ اُس کے سکھانے اور تعلیم دینے کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے (یوحنا ۲۰:۱۶)۔

☆ **آزمودہ پتھر:** یہ زندگی میں مسیح کے تجربہ کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ ۲۸:۱۶)۔

☆ مناسب وقتوں کی گواہی: یہ خداوند یسوع مسیح کی اُس گواہی کو ظاہر کرتا ہے جو کہ خدا کے مقررہ اور مکمل وقت پر ظاہر کی گئی (۱۔تیمتھیس ۲:۶)۔

☆ **حقیقی روٹی:** اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع ہی حقیقی روحانی غذا ہے جو کہ خدا کی طرف سے ہے (یوحنا ۶:۳۲)۔

☆ **حقیقی نور:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ نور کا منبع وہی ہے (یوحنا۱:۹؛ ا۔یوحنا۲:۸)۔

☆ **انگور کا حقیقی درخت:** اس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی پھلوں کو بخشنے والا روحانی وسیلہ یسوع ہی ہے (یوحنا۱۵:۱)۔

☆ **سچائی:** یہ اُسکی زندگی کے ہر ایک پہلو میں کاملیت کو ظاہر کرتا ہے (یوحنا۵:۳۳؛ ۸:۳۱۔۳۲؛ ۶:۱۴)۔

☆ **راہ:** اس کا مطلب یہ ہے کہ نجات اور الٰہی راہنمائی کا وسیلہ وہی ہے (متی ۷:۱۴؛ یوحنا۱۴:۵۔۶)۔

☆ **نجات کی دولت:** یہ بنی نوع انسان کی رہائی میں اس کی قدر و قیمت کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ۳۳:۶)۔

☆ **حکمت:** یہ خدا کے کلام کو سمجھنے میں اُس کی حکمت کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ۳۳:۶)۔

☆ **راستبازی، پاکیزگی اور مخلصی دینا:** اس کا مطلب یہ ہے کہ نجات اور روحانی بلوغت صرف اُس کی شخصیت میں دریافت ہوتی ہے نہ کہ محض خیال ونظریات میں (ا۔کرنتھیوں۱:۳۰)۔

☆ **جو ہمارے لیے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ حکمت بھی صرف اُس کی شخصیت میں ہی پائی جاتی ہے (ا۔کرنتھیوں۱:۳۰)۔

☆ **لوگوں کے لیے گواہی:** یہ اُس گواہی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اُس نے اپنے بارے میں بنی نوع انسان کو دی۔ (یسعیاہ۵۵:۴)۔

☆ **عجیب مشیر:** یہ اُس کی مکمل مدد کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے جو وہ مصیبت کے وقت دیتا ہے (یسعیاہ۹:۶)۔

☆ **کلام:** اسکا مطلب ہے کہ تمام رابطے کی بنیاد وہی ہے (زبور۱۱۹:۸۱؛ یوحنا۱:۱،۱۴؛ ا۔یوحنا۱:۱؛ مکاشفہ۱۹:۱۳)۔

☆ **خدا کا کلام:** وہ خدا کے ساتھ تمام رابطے اور وسیلے کی بنیاد ہے (۲۔پطرس۳:۵؛ یوحنا۱:۱۔۵؛ مکاشفہ۱۹:۱۳)۔

☆ **زندگی کا کلام:** جس کے معنی ہیں وہ عمارت کا تراشا ہوا بنیادی پتھر ہے ان تمام کا جو زندہ ہیں۔(فلپیوں۲:۱۶؛ ا۔یوحنا۱:۱)۔

☆ **تیرا شوہر:** یہ ممکن حد تک گہری رفاقت کو اُس کے ساتھ ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ۵۴:۵)۔

☆ **تیرا خالق:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہی بنی نوع انسان کا خالق ہے (یسعیاہ۵۴:۵)۔

☆ **تیرا مخلصی دینے والا:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہی ہے جس نے بنی نوع انسان کو اُن کے گناہوں سے رہائی دی۔ (یسعیاہ۵۴:۵)۔

☆ **تمہاری نجات:** جو انسانوں کو گناہوں سے رہائی بخشتا ہے (لوقا۲:۲۹۔۳۰)

شخصی مطالعہ کیلئے: پانچواں باب حصہ 4

1۔ کلسیوں 16:1 اور یوحنا 58:8 پڑھیں۔ یہ آیات یسوع مسیح کے متعلق کیا بتاتی ہیں؟

2۔ متی 22:41-46 پڑھیں۔ مسیحا کس طرح بیک وقت داؤد کا خداوند اور اسکا بیٹا ہے؟

3۔ 1۔پطرس 22:2 پڑھیں۔ یہ حوالہ یسوع مسیح کی زندگی میں گناہ کے متعلق کیا بتاتا ہے؟

4۔ یسعیاہ 14:7؛ 6:9؛ 11:1-2 اور 2:53 مختصر خلاصہ بیان کریں کہ یہ حوالہ جات مسیح کی آمد کے متعلق کیا بیان کرتے ہیں۔

5۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں اور بتائیں کہ یسوع کی موت نے ہمارے لئے کیا کیا:

ا۔ گلتیوں 1:3 ب۔ کلسیوں 1:13-14

ج۔ افسیوں 2:14-16 د۔ 1۔یوحنا 2:1-2

6۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں اور یسوع کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے چند حقائق بیان کریں:

ا۔ متی 27:62-66 ب۔ یوحنا 20:2-10

ج۔ یوحنا20:14؛متی28:9-10؛یوحنا20:26-29؛21:1-23اور1۔کرنتھیوں15:6

7۔ اعمال 1:9اورکلسیوں3:1پڑھیں۔مسیح نے جی اُٹھنے کے بعد کیا کیا؟

8۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں اور بتائیں کہ اس وقت یسوع باپ کی دہنی طرف بیٹھ کر کیا کر رہا ہے:

ا۔ عبرانیوں 7:25 ب۔ 1۔یوحنا 2:1

ج۔ 1۔ تیمتھیس2:5 د۔ عبرانیوں4:14

9۔ افسیوں 1:22-23پڑھیں۔مسیح کلیسیاء کیلئے کیا ہے؟

10۔ یوحنا10:11؛عبرانیوں13:20اور1۔پطرس5:4پڑھیں۔ہمارا خداوند کس قسم کا چرواہا ہے؟

11۔ حصہ''د''میں بیٹے کی شخصیت اور کردار کے متعلق مختلف بیانات کو لیں اور ذیل میں بیٹے کے کاموں کے متعلق بیانات کے ساتھ ملائیں۔ایک بار پھر،ان بیانات کا ایک سے زیادہ درجہ بندی کے ساتھ تعلق ہوسکتا ہے۔آپ بیٹے کے کاموں کی نشاندہی 1،2،3وغیرہ کے ساتھ کرسکتے ہیں۔

ا۔ اس کا وجود ماقبل ب۔ خدا۔ انسان کی یگانگت

ج۔ اسکی کاملیت د۔ اسکی پیدائش اور زندگی

ہ۔ اسکی موت و۔ اسکا مردوں میں سے جی اُٹھنا

ز۔ اسکا آسمان پر اُٹھایا جانا اور تخت پر بیٹھنا ح۔ اسکی خدمت

خدائے رُوح القدس (علم الروح القدس)

الف۔ اُسکی شخصیت:

یہ پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے کہ رُوح القدس خدا ہے۔ رُوح القدس ایک شخصیت ہے نہ کہ محض ایک لقب جو الٰہی مقصد یا قوت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ اُن تمام تین خوبیوں کا مالک ہے جو کہ ایک شخصیت میں پائی جاتی ہیں: ذہانت، احساس، اور مرضی۔ ایک شخصیت کے موضوع اور رُوح القدس کے کام (سرگرمی) پر کلیسیا کی تمام تاریخ میں غیر رضامندی پائی گئی ہے۔ ہمیں اِس اُصول کی طرف ضرور توجہ دینی ہے **"اور اسی کوشش میں رہو کہ رُوح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔"** (افسیوں ۴:۳)۔ رُوح القدس پر بھروسہ اور اُس کے متعلق صحیح سمجھ ہمیں محبت کی راہ دکھائے گی (گلتیوں ۵:۲۲) جو کہ نہ صرف خدا کے لئے ہماری محبت کو بلکہ ایک دوسرے کے لئے بھی (یوحنا ۴:۲۰)۔

رُوح القدس کی "ہیکل" مسیح کا بدن ہے۔ مقدس پولس رسول کہتا ہے **"کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن رُوح القدس کا مقدس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے ملا ہے؟ اور تم اپنے نہیں"** (۱۔کرنتھیوں ۶:۱۹)۔ اس سے پہلے بھی پولس رسول نے سوال پوچھا ہے کہ **"کیا تم (سب) جانتے ہو کہ تم خدا کا مقدس ہو اور خدا کا پاک رُوح تمہارے (سب) اندر بستا ہے؟"** (۱۔کرنتھیوں ۳:۱۶)۔ رُوح القدس مسیح کے بدن (کلیسیا) میں انفرادی طور پر سب کے ساتھ تعلق اور رابطہ رکھتا ہے۔ ہمیں خبردار کیا گیا ہے کہ ہم نے اپنی ناپاک حرکات سے "مقدس" کو نقصان نہیں پہنچانا ہے (۱۔کرنتھیوں ۳:۱۷)۔ خداوند یسوع مسیح کی صرف ایک ہی دُلہن ہے۔

۱۔ اُس کی ذہانت:

رُوح القدس خدا کی باتوں کو جاننے اور پرکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۰-۱۱)۔ یہ سکھاتا ہے کہ وہ ایک سوچ رکھتا ہے (رومیوں ۸:۲۷) اور لوگوں کو سکھانے کی قابلیت رکھتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۳)۔

۲۔ اُسکا احساس:

خدا کا کلام خاص طور پر یہ کہتا ہے کہ رُوح القدس رنجیدہ ہوسکتا ہے (یسعیاہ ۶۳:۱۰، افسیوں ۴:۳۰) جو کہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ احساس رکھتا ہے۔ اگر وہ محض ایک اثر اور قوت ہوتا تو ان احساسات کا مالک نہ ہوتا۔ حقیقت میں یہ گواہی اور شہادت ملتی ہے کہ اُس کی بے ادبی اور بے حرمتی ہوسکتی ہے (مرقس ۳:۲۹)۔

۳۔ اُسکی مرضی:

یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ وہ مرضی کے انتخاب کی قابلیت اور اہلیت رکھتا ہے۔ یہ اپنی حاکمیت سے مسیح کے بدن میں روحانی نعمتیں بانٹتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۱۱)۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ مسیحیوں کی سرگرمیوں اور ذمہ داریوں میں راہنمائی کرتا ہے (اعمال ۱۶:۶-۱۱)۔

۴۔ اُسکی شکل:

صرف ایک بار (بائبل مُقدس میں) خداوند یسوع کے بپتسمہ لینے پر ہم رُوح القدس کو کبوتر کی شکل میں دیکھتے ہیں۔ یہ سلامتی کی نشانی ہے (متی ۳:۱۶، مرقس ۱:۱۰، لوقا ۳:۲۲، یوحنا ۱:۳۲)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: پانچواں باب، حصہ 5 الف

1۔ ایک شخص کی تین خصوصیات کیا ہیں؟

ا۔ 1۔کرنتھیوں 2:10-11 پڑھیں۔ یہ حوالہ روح القدس کے متعلق ہمیں کیا سیکھا تا ہے؟

ب۔ افسیوں 4:30 پڑھیں۔ یہ حوالہ روح القدس کے متعلق کیا سیکھا تا ہے؟

ج۔ 1۔کرنتھیوں 12:11 پڑھیں۔ یہ حوالہ روح القدس کے متعلق کیا سیکھا تا ہے؟

ب۔ اُس کا کردار:

ا۔ تخلیق:

یہ واضح ہے کہ تخلیق اور آسمان و زمین کے بنانے میں رُوح القدس کا حصّہ (کردار) ہے۔ زمین کے ویران اور بے شکل ہونے کے بعد ''**خدا کی رُوح پانی پر جنبش کرتی تھی**'' (پیدائش ۱:۲) جیسا کہ ایک پرندہ اپنے بچوں پر منڈلاتا ہے (استثنا ۳۲:۱۱)۔ بائبل مقدس بتاتی ہے کہ خدا نے بڑی سادگی کے ساتھ یہ کہنے سے کہ ''ہو جا'' آسمانوں کو وسعت بخشی اور رُوح القدس نے اُن میں نجوم کو رکھا (زبور ۳۳:۶)۔ رُوح القدس اپنی مخلوق یا تخلیق پر اختیار رکھتا ہے (ایوب ۲۶:۱۳)۔

رُوح القدس کا بنی نوع انسان کی تخلیق میں بھی کردار ہے (ایوب ۳۳:۴) جیسا کہ جانوروں کی تخلیق میں بھی (زبور ۱۰۴:۲۴۔۲۵، موازنہ کریں زبور ۱۰۴:۳۰)۔

اُس کا کردار تخلیق کے عمل میں خدا کو ظاہر کرنا ہے (یسعیاہ ۴۰:۱۲۔۱۳ موازنہ کریں رومیوں ۱:۲۰، یوحنا ۱۶:۱۳۔۱۴)۔

۲۔ مکاشفہ:

مکاشفہ میں رُوح القدس کا کردار یہ ہے کہ وہ واضح طور پر انسان کو نئی سچائیوں سے آگاہ کرتا ہے (یوحنا ۱۶:۱۳)۔ وہ سچائی سے آگاہی کے لئے انسانی ذرائع استعمال کرتا ہے (۲۔سیموئیل ۲۳:۲) اور بعض دفعہ یہ سچائی ایک بُری خبر ہوتی ہے (میکاہ ۳:۸)۔

کتابِ مقدس خود رُوح القدس کا ایک مکاشفہ ہے (متی ۲۲:۴۲۔۴۳، اعمال ۱:۱۶، ۴:۲۴۔۲۵، ۲۸:۲۵۔۲۶، عبرانیوں ۱۰:۱۵۔۱۶)۔

۳۔ سمجھ:

رُوح القدس نے بنی نوع انسان کو روحانی معلومات فراہم کی ہیں مگر ان میں سے بعض کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۳:۱۲)۔ اس لئے رُوح القدس کلام کے اُن حصّوں کو جو ہماری زندگی پر لاگو ہوں (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۲۔۱۶) اور ہمارے لئے اُن کا سمجھنا مشکل ہو، اُن کو سمجھنے میں ہمیں مدد دیتا ہے (لوقا ۱۲:۱۱۔۱۲، عبرانیوں ۳:۷۔۸)۔ زندگی میں اس روحانی سمجھ کو ''حکمت'' کہتے ہیں۔

۴۔ رُوحانی خیال، الہام، تاثیر:

رُوح القدس نے پاک نوشتے لکھنے کے لئے مقررہ اور منتخب اشخاص میں تحریک پیدا کی (۲۔پطرس ۱:۲۱)۔ ہمیں خدا کے کلام سے پتہ چلا ہے کہ تمام کتاب مقدس ''خدا کا سانس ہے'' جسکا لفظی مطلب یہ ہے ''خدا کے رُوح سے لکھی ہوئی''۔ تمام بائبل مقدس خدا رُوح القدس کا الہامی خیال ہے اور یہ رُوح القدس کی تحریک سے لکھی گئی ہے (۲۔تیمتھیس ۳:۱۶۔۱۷)۔ پولس رسول نے پیرا لکھتے ہوئے ایک یونانی لفظ استعمال کیا تھا جو اور کہیں نہیں ملتا۔ یہ لفظ تھیوپینیوستوس (THEOPNEUSTOS) ہے جو دو الفاظ تھیوس (THEOS) اور پنیوما (PNEUMA) سے مل کر بنا ہے جس کا مطلب ہے ''خدا اور رُوح القدس''۔ ساری بائبل مقدس خدائے روح القدس کا الہام ہے۔

۵۔ معجزات:

خداوند یسوع نے رُوح القدس کی قدرت سے معجزات کیے(لوقا۴:۱۸)۔

دوسرے معجزاتی کاموں میں بھی رُوح القدس براہِ راست کارکن ہے۔اس کی واضح مثال یہ ہے کہ جب فلپس نے حبشی خوجہ کو بپتسمہ دیا اور اُس کے بعد وہ اُٹھالیا گیا(اعمال ۸:۳۶۔۳۹)۔ایک دوسری مثال کنواری سے پیدائش ہے۔

۶۔ کنواری سے پیدائش:

مقدسہ مریم کنواری کو جبرائیل فرشتہ نے بتایا کہ وہ حاملہ ہوگی اور وہ رُوح القدس سے مولود ہوگا اور خدا کا بیٹا کہلائے گا(لوقا۱:۲۷،۳۵)۔یہ عبارت نہ صرف ہمیں یہ بتاتی ہے کہ تثلیث کا کونسا رکن یسوع کا آسمانی باپ ہے بلکہ یہ ثبوت بھی دیتی ہے کہ رُوح القدس خدا ہے۔

مقدسہ مریم کے حاملہ ہونے کے بعد ایک فرشتہ یوسف پر ظاہر ہوا جس کے ساتھ مریم کی منگنی ہوئی تھی اور یوسف کو بتایا کہ مریم رُوح القدس سے حاملہ ہے(متی۱:۱۸۔۲۰)۔

۷۔ گناہ کی قائلیت:

رُوح القدس کا ایک اور اہم کام بنی نوع انسان کو گناہ کے بارے میں قائل کرنا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ صرف اجتماعی طور پر بلکہ انفرادی طور پر بھی بتاتا ہے کہ اُنہوں نے خدا کی شریعت کی تابعداری نہیں کی اور ابھی تک گناہ میں ہیں اور اُنہیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے(یوحنا۱۶:۸)۔وہ ہمارے ضمیر کے ذریعے ہمیں گناہ کے متعلق قائل کرتا ہے(رومیوں۹:۱)۔

۸۔ دوبارہ پیدائش:

اصطلاح''دوبارہ پیدا ہونا'' کا مطلب ہے''نئی پیدائش''۔خدا کے کلام کے وعدہ کے نتیجہ میں رُوح القدس وہ شخصیت ہے جو نئی پیدائش کا تجربہ دیتا ہے(۱۔پطرس۱:۲۳ موازنہ کریں ططس۳:۵)۔

۹۔ بپتسمہ:

مسیحیت میں رُوح القدس کے بپتسمہ سے متعلق بہت اُلجھنیں پائی جاتی ہیں۔آئیں واضح طور پر اور بغور تحقیق کریں کہ اِس موضوع پر بائبل مقدس کیا کہتی ہے۔

یونانی لفظ''بپتسمہ''(BAPTIDZO) کا مطلب ہے''ڈبونا''اور یہ یونانیوں کے درمیان کپڑے کو رنگنے کے لئے اشارتاً استعمال کیا جاتا تھا یا برتن کو ڈبو کر پانی نکالنے کے لئے یا سوالات کی بوچھاڑ کردینا۔جب بپتسمہ یا''ڈبونے'' کی رسم شروع ہوئی(جیسا کہ کسی شخص کو پانی میں ڈبونا یا جنگ سے قبل سپاہی بھالے کو خون میں ڈبوتے) تو اس کا مطلب قبولیت یا دوسرے شخص یا وجہ کی تابعداری تھا۔یہ معاہدہ کرنے کا ایک طریقہ تھا، وہ معاہدہ چاہے زبانی، جسمانی یا جذباتی ہو، دوسری پارٹی کے ساتھ طے پاچکا ہے یا مخصوص حالات میں کیا گیا ہے۔مثال کے طور پر، مسیح نے کہا کہ وہ''بپتسمہ'' لینے کو ہے جو درحقیقت صلیب کی طرف اشارہ تھا(مرقس۱۰:۳۸) جبکہ اُس کا پانی کا بپتسمہ پہلے ہی ہو چکا تھا(مرقس۱:۹)۔یسوع مسیح کا پانی کا بپتسمہ اُس کی زندگی کے لیے باپ کے منصوبہ کی قبولیت کی تصویر ہے۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے کا پیغام اس وعدہ کے ساتھ شامل ہے کہ مسیحا آئے گا جو تمہیں **''رُوح القدس سے بپتسمہ دے گا''**(متی۳:۱۱، مرقس۱:۸، لوقا۳:۱۶، یوحنا۱:۳۳، اعمال ۱:۵)۔اس لیے رُوح القدس کا بپتسمہ اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک کہ خداوند نے پنتکست کے روز رُوح القدس کو نازل نہ کیا(یوحنا۱۴:۱۶۔۱۷، اعمال۲:۱۔۴) اُسے پطرس نے''ابتدا'' کہا(اعمال۱۱:۱۶)۔نہ ہی کسی ایماندار نے اُس دن سے پہلے اُسے پایا۔یہ کلیسیا کے لئے نیا تجربہ تھا جو پنتکست کے روز اُنہیں حاصل ہوا۔

یہ جانے بغیر رُوح القدس کے بپتسمہ کو سمجھنا ناممکن ہے کہ اِس کا مقصد یہ تھا کہ ایمانداروں کو پنتکست کے روز سے ایک بدن کرنے کے ساتھ''مسیح کے بدن'' کی حیثیت سے جانا جائے(۱۔کرنتھیوں۱۲:۱۲۔۱۳) یا کلیسیا (افسیوں۵:۲۲۔۳۰)۔غور کریں کہ گناہ اور شہوت پرستی کسی کو اس''جسم'' سے جدا نہیں کرسکتے، اگر ایسا ہوتا تو کرنتھیوں کی کلیسیا

اس جسم سے جدا ہو جاتی جو مختلف قسم کے گناہوں میں پڑی ہوئی تھی (پڑھیں ا۔کرنتھیوں ا۔۱۱)۔

کتابِ مقدس میں ''رُوح القدس کے بپتسمہ'' کے لئے کوئی حکم اور نصیحت نہیں ملتی۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جب ایک شخص خداوند یسوع مسیح کی موت پر، اُس کے دفن ہونے اور جی اُٹھنے پر ایمان لاتا ہے (ا۔کرنتھیوں ۱۵: ۱-۴)۔ یہ صرف ''گیلا'' بپتسمہ ہی نہیں بلکہ ''سوکھا'' بھی ہے۔

پولس رسول ایمانداروں کے لئے بپتسمہ کی روحانی سچائی کو واضح طور پر یوں بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

''کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جتنوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں میں سے جلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔ کیونکہ جب ہم اُسکی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہو گئے تو بے شک جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ پیوستہ ہونگے'' (رومیوں ۶: ۳-۵)۔

رُوح القدس کا بپتسمہ جس میں رُوح القدس ایماندار کے اندر رہتا ہے (یوحنا ۱۴: ۱۷، رومیوں ۵: ۵) اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتا ہے اور اپنے اعمال کے ساتھ اُن کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

۱۰۔ مُہر کرنا:

''مُہر'' ایک نشان یا نقش یا ٹھپہ کو ظاہر کرتی ہے۔ یہودیوں نے خداوند یسوع کی قبر پر مُہر لگائی اور وہ بتا سکتے ہیں کہ وہ پتھر جو قبر کے منہ پر رکھا گیا وہ ہٹ چکا تھا (متی ۲۷: ۶۶)۔ جو شخص خداوند یسوع پر ایمان لاتا ہے رُوح القدس اُس پر خدا کی اندیکھی مُہر کر دیتا ہے (افسیوں ۱: ۱۳)۔

جس شخص پر یہ مُہر لگ جاتی ہے وہ قبول کیا جا چکا ہے۔ وہ شخص ہمیشہ کے لیے یسوع مسیح کے ساتھ شامل ہو چکا ہے اور رُوح القدس، جو خدا بھی ہے، نے بھی ''خدا کی مُہر'' جو اندیکھا نشان ہے لگا دیتا ہے (۲۔کرنتھیوں ۱: ۲۲)۔

جب رُوح القدس نے ایمانداروں پر الٰہی مُہر کر دی تو ہمیں رُوح القدس کو اپنے گناہوں کے اعمال سے رنجیدہ نہیں کرنا چاہئے (افسیوں ۴: ۳۰)۔

ہم پر مخلصی کے دن کے لئے مُہر ہوئی (افسیوں ۴: ۳۰، ۱: ۱۴) یہ مستقبل کی طرف اشارہ ہے جہاں ہماری مخلصی قیامت کے دن مکمل ہوگی (رومیوں ۸: ۲۳)۔

۱۱۔ (اندر رہنا) سکونت کرنا:

رُوح القدس اُس وقت اندر سکونت کرتا ہے جب کوئی نجات حاصل کرتا ہے۔ یسوع مسیح کے اُس وعدہ کی تکمیل ہے جو اُس نے کیا۔ اس میں وہ بیان کرتا ہے، **''اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی رُوحِ حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا''** (یوحنا ۱۴: ۱۶، ۱۷)۔

پنتکُست کے دن تک کہا جاتا تھا کہ روح القدس ایمانداروں پر نازل ہوگا جبکہ پنتکُست کے دن سے روح القدس اُن کے اندر یا ایمانداروں کے اندر سکونت رکھتا ہے۔ روح القدس کا کلیسیا کے اندر سکونت کرنا عجیب ہے (رومیوں ۸: ۹، ا۔کرنتھیوں ۳: ۱۶، ۶: ۱۹، ۲۔تیمتھیس ۱: ۱۴)۔

رُوح القدس کی مختلف ابتدائی خدمات جیسے کہ گناہ کے لئے قائلیت اور سچائی کا مکاشفہ یہ ایک جیسی تھیں صرف اُس کا ''مقام'' یا ''جگہ'' بدل گئی ہے۔

ایماندار کے اندر رُوح القدس کی تحریک رُوح القدس کے بپتسمہ کے وقت سے ہی ہوتی ہے یعنی نجات کے نکتہ پر۔ بپتسمہ اور روح القدس کا سکونت کرنا یہ دونوں خدا کی طرف سے نعمتیں ہیں (اعمال ۱۱: ۱۶-۱۷، رومیوں ۵: ۵) اور یہ الگ نہیں ہونگے (رومیوں ۱۱: ۲۹)۔ رُوح القدس ایماندار سے گناہ کا مرتکب ہونے پر بھی الگ نہیں ہوتا جیسا کہ کرنتھیوں کی کلیسیا سے ثابت ہو چکا ہے۔ ا۔کرنتھیوں ۱: ۲، ۳: ۱۶ اور ۶: ۱۹ میں کرنتھس کے ایماندار بہت سے گناہوں کے باوجود نجات یافتہ ہی مانے جاتے ہیں جیسا کہ پولس باب ۵ اور ۶ میں کہتے ہیں۔

اعمال کی کتاب میں دومثالیں درج ہیں جہاں رُوح القدس نجات پانے کے بعد نازل ہوا (اعمال ۱۰:۴۴، ۱۹:۱۔۶)۔اب اُمید کی جاتی ہے کہ طالب علم کوضرور سوال پوچھنے کی اہمیت کوسمجھنا چاہیئے جیسا کہ ''کون؟'' ''کیا؟'' اور ''کب؟'' ان دونوں مثالوں میں لوگ ایمان رکھتے تھے کہ مسیح آئے گا لیکن یہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ بے شک وہ آچکا ہے۔یہ ہدایات دینے کے بعد کہ مسیح آچکا ہے اور اس رپورٹ پر ایمان لانے کے بعد، تب اُنہوں نے روح القدس حاصل کیا۔اس میں عقلمندی نہیں کہ پہلے واقعات کو خاص بنائیں اور پھر ایمان لائیں کہ وہ عام ہیں۔

۱۲۔ معموری:

پاک رُوح کی معموری کے مطالعہ میں ہم جوابات کے لئے دوبارہ کلام سے رجوع کریں گے۔ہم رُوح القدس کی معموری کے لئے بائبل مقدس کا بیان دیکھیں گے اور اپنی زندگی اُس کا مفہوم اور اہمیت تلاش کریں گے۔

الف۔ہم جانتے ہیں کہ رُوح القدس کی معموری ہے:

۱۔ خاص خدمات کے لئے بخشی گئی ہے جیسا کہ قیادت اور دستکاری

بنی اسرائیل کے دَور میں رُوح القدس کی معموری خاص لوگوں کو خاص مقررہ کام یا فرض ادا کے لئے عطا کی گئی۔روح القدس کے لیے درخواست بھی کی جاسکتی تھی (لوقا ۱۱:۱۳) لیکن یہ ضروری نہیں تھا۔کتابِ مقدس گواہی دیتی ہے کہ یہ بضلی ایل کو عطا کی گئی جو کہ خیمہ کی خدمت انجام دینے والوں میں سے تھا تا کہ اُس کی دستکاری کی خدا کی طرف سے عزت ہو (خروج ۳۱:۳، ۳۵:۳۱)۔یہ بھی کہتی ہے کہ ''**یشوع حکمت کی روح سے معمور تھا**'' (استثنا ۳۴:۹) جو کہ موسیٰ کی موت کے بعد بنی اسرائیل کا راہنما تھا۔

۲۔خاص خدمت، حوصلہ افزائی اور نبوت کے لئے بخشی گئی ہے:

لوقا کی انجیل میں ہم دیکھتے ہیں کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا (لوقا ۱:۱۵)، اُسکی ماں الیشبع (لوقا ۱:۴۱) اور اُسکا باپ زکریاہ (لوقا ۱:۶۷) رُوح القدس سے معمور تھے۔یہ حوالہ جات اُس بنیادی اصول کو قائم رکھتے ہیں کہ پاک رُوح کی معموری الٰہی قوت کا نشان ہے جو کہ خاص خدمت کے لئے بخشا گیا ہے۔

۳۔ یہ خاص رابطے اور وسیلے خاص سامعین کے لئے بخشی گئی ہے:

خداوند یسوع نے اپنے جی اُٹھنے اور آسمان پر جانے کے بعد شاگردوں سے کہا کہ رُوح القدس لو (یوحنا ۲۰: ۲۲)۔یہ رُوح القدس کی آواز کو سُننے اور اُسکی قوت کو پانے کے انتظار کے لئے گواہی ہے (اعمال ۱:۲، ۱:۸) جو اس کے چند دن بعد واقع ہوئی۔یہ اُن کو معاف کرنے کیلئے فضل دے گی جنہوں نے یسوع کو مصلوب کیا (یوحنا ۲۰:۲۳)۔ پنتکُست کے روز جب رُوح القدس نے اُنہیں معموری کے بعد قوت بخشی تو وہ غیر زبانیں بولنے لگے جنہیں وہ اس سے پہلے نہیں جانتے تھے (اعمال ۲:۱۔۱۱)، خاص آیات ۴، ۸، ۱۱۔پطرس نے رُوح کی قوت سے واعظ کیا جو کہ اِسی باب میں درج ہے (۲:۱۴۔۴۰) اور اُنکے لئے جنہوں نے یسوع کے متعلق پیغام کو قبول کیا اُنہیں رُوح القدس لینے کی دعوت دی (اعمال ۲:۳۸۔۴۰)۔یہ ایک گواہی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں تھی، پاک رُوح کی معموری ایک خاص خدمت کے لئے قوت بخشی تھی۔

۴۔ روحانی دفاع اور دلیری کے لئے بخشی گئی ہے:

رُوح القدس کی معموری کی دوسری مثال اُس وقت ملتی ہے جب پطرس نے یہودیوں کا دفاع کیا (اعمال ۴:۵۔۱۲) اور اس دفاع کی رپورٹ اپنے دوستوں کو دی۔پطرس اور اُس کے ساتھی رُوح القدس سے معمور ہو گئے تھے اور رُوح القدس نے اُنہیں دلیری کے ساتھ کلام کرنے کی قوت دی (اعمال ۴:۳۱)۔غور کریں کہ ان دونوں معموریوں میں غیر زبانیں بولنا شامل نہیں تھا۔لہذا یہ سوچنا کہ روح القدس کی معموری کا مطلب صرف غیر زبانیں بولنا ہے درست نہیں۔

روح القدس کی معموری کی ان پہلی مثالوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک دفعہ روح القدس ایمان داروں کی زندگی میں آگیا تو یہ ہمیشہ کے لیے ہے، روح القدس کی معموری ایک سے زیادہ دفعہ کے لیے ہے اور مستقل نہیں ہے۔اس کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ ایمانداروں کو یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے ''اندر'' روح القدس کو رکھیں بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے

کہ وہ ''معمور'' ہوں (افسیوں ۵:۱۸)۔ روح کی سکونت پذیری میں مقام شامل ہے (روح القدس ہمارے اندر ہے اور ہم مسیح میں) جبکہ روح القدس کی معموری اُس کی قوت کا اظہار ہے جو وہ ایماندار کے ذریعے کرتا ہے۔

۵۔ خدمت کو قوت دینے کے لئے بخشی گئی ہے:

کلیسیا میں رُوح القدس کی معموری ہمارے فرائض کو ایمانداروں کے تعلق سے انجام دینے کے لئے بخشی گئی ہے۔ ابتدائی کلیسیا میں جب بیواؤں کے تعلق سے خبرگیری میں غفلت ہوتی تھی تو بارہ شاگردوں نے جماعت سے کہا کہ نیک نام شخصوں کو چُن لیں جو رُوح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں جو کہ اِس معاملہ کی خبرگیری کریں اور جماعت نے ایسا ہی کیا (اعمال ۶:۱،۶:۲۔۵)۔ شاگردوں نے لوگوں کی رُوحانی قوت کی ضرورت کو دیکھا اور خدمات کو کلیسیا میں منظّم کیا۔

۶۔ ابلیس کے دھوکوں سے شناخت کے لئے بخشی گئی ہے:

ساؤل (پولس) اپنے پہلے مشنری سفر پر رومی صوبہ دار سرگیُس کو خدا کا کلام سُنا رہا تھا مگر الیماس جادوگر نے اُس کی مخالفت کی (اعمال ۱۳:۶۔۷)۔ پولس نے رُوح القدس سے معمور ہوکر معلوم کیا کہ الیماس خدا کے کلام کو بگاڑنے کے لئے اُسے آزما رہا تھا (اعمال ۱۳:۸۔۱۰)۔

۷۔ مسترد کیے جانے کے ساتھ نپٹنے کے لئے بخشی گئی ہے:

رُوح القدس کی معموری کی یہ گواہی پولس اور برنباس کے تعلق سے ہے جب وہ انطاکیہ اور پسدیہ میں یہودیوں کی طرف سے ردّ کئے گئے (اعمال ۱۳:۴۲۔۵۱)۔ اس پس منظر میں روح القدس کی معموری اس نکتہ پر اُن کی خدمت میں شامل ہے (۱۳:۵۲)۔

ب۔ ترقی پانے اور بڑھنے والے مسیحی میں رُوح القدس کی معموری:

جب ایمانداروں کو رُوح القدس سے معمور ہونے کے لئے حکم کیا جاتا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایماندار ہر وقت روح میں معمور نہیں ہوجاتا (افسیوں ۵:۱۸)۔

جب گناہ خدا کے ساتھ ایماندار کی رفاقت میں رکاوٹ بنتا ہے تو یہ قوت پانے یا رُوح القدس کی معموری میں بھی رکاوٹ بنے گا (۱۔ یوحنا ۱:۶)۔ رُوح القدس کی مسلسل اور جاری معموری مسیحی چال چلن کا مظہر ہے جو کہ اشارہ کرتی ہے کہ ''نور میں چلنا'' (یوحنا ۸:۱۲، ۱۲:۳۵۔۳۶، افسیوں ۵:۷۔۱۰، ۱۔ یوحنا ۱:۷)۔ ایماندار گناہ کا مرتکب ہوگا (۱۔ یوحنا ۱:۸،۱۰)۔ یہ گناہ خدا کے ساتھ ہماری رفاقت کو نقصان پہنچائے گا اسلئے گناہ گار کے لئے گناہ کا اقرار کرنا ضروری ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خدا وفادار ہے اور وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے (۱۔ یوحنا ۱:۹)۔

برائے مہربانی غور کریں کہ روح القدس کی معموری واضح طور پر ایک مکمل عمل رہا ہے، لگاتار رہنے والا عمل اور ایسا نہیں ہے کہ وہ اُدھورا کام ہے۔ کسی کے لیے بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ آدھا یا تھوڑا روح القدس سے بھرا ہوا ہے اور روح کی معموری کا تعلق کسی کی مسیحی پختگی سے نہیں ہے۔ اس لیے روح کی معموری (۱) سب ایمانداروں کے لیے دستیاب ہے چاہے وہ ایمان کے کسی درجہ پر ہوں اور (۲) یہ مکمل ہے۔ یہ بھی ضرور واضح ہونا چاہئے کہ روح القدس مزاحمت بھی کرسکتا ہے (اعمال ۷:۵۱)، لہذا شخصی طور پر معمور ہونے کے لیے اُس کے تابع ہو۔

ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ رُوح القدس کی معموری ایماندار کو مسیحی زندگی گزارنے کے لئے قوت دیتی ہے۔ یہ مسیحی زندگی کا مقصد ہی نہیں بلکہ کنجی ہے جو کہ مسیحی زندگی کا آغاز کرتی ہے اور اُسے سنبھالتی ہے۔

پاک رُوح کی معموری کے چار اہم نتائج اور حواصل ہیں:

۱۔ ستائش کی قوت (بیرونی اظہار)	۲۔ خدا کی پرستش (اندرونی اظہار)
۳۔ خدا کی شکرگزاری	۴۔ ایک دوسرے کی تابعداری

۱۳۔ دعا کرنا:

رُوح القدس کی معموری کے باب میں ہم نے یکسانیت کی اہمیت دیکھی ۔ہمیں یہ بھی سکھایا گیا ہے کہ رُوح میں دعا کرنا اہم ہے، یہ ہماری خدا اور رُوح القدس کے ساتھ رفاقت کی طرف اشارہ کرتی ہے (افسیوں ۶:۱۸، یہوداہ ۱:۲۰۔۲۱)۔ ہماری دعائیہ زندگی کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم خدا کے ساتھ رفاقت رکھیں اور ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار کرتے رہنا ہے (۱۔یوحنا ۱:۹)۔

بعض اوقات ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا دعا کرنی ہے، کیا الفاظ استعمال کریں اور یہاں تک کہ ہم کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب ایسا ہوتا ہے تو ہمیں تسلی ہوتی ہے کہ رُوح القدس ہمارے لئے باپ سے شفاعت کرتا ہے (رومیوں ۸:۲۶۔۲۷)۔

۱۴۔ یقین دہانی:

رُوح القدس کے کردار کا حصّہ ایماندار کو نجات اور ابدی برکات کا یقین بخشتا ہے۔ ''وہ گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند اور مسیح کے ہم میراث ہیں'' ۔(رومیوں ۸:۱۶۔۱۷)۔

روح القدس ابدی میراث کے لیے ہمارا بیعانہ ہے (افسیوں ۱:۱۳۔۱۴)۔

۱۵۔ شفاعت:

رُوح القدس یہ یقین دہانی کراتا ہے کہ خدا ہماری خواہشوں کو جانتا ہے جبکہ ہم اُن کا اظہار کرنے کے بھی قابل نہیں ہیں (رومیوں ۸:۲۶)۔

۱۶۔ انعام دینا:

جب خداوند یسوع اپنے باپ کے پاس آسمان پر گئے تو اُس نے آدمیوں کو انعام دیئے (افسیوں ۴:۱۱)۔ یہ نعمتیں رُوح القدس نے ایمانداروں میں تقسیم کیں (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۱۱، ۱۸، عبرانیوں ۲:۴)۔

روحانی نعمت خدا کی دی گئی نعمت ہے جو کہ مسیح کے بدن کی ترقی اور فائدہ کے لئے ہوتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۲)۔ ہر ایماندار کے پاس ایک نعمت ہے جسے وہ دوسرے ایمانداروں کی خدمت کے لئے استعمال میں لاسکتا ہے (۱۔پطرس ۴:۱۰)۔

رُوح القدس آپ کی فطری صلاحیتوں کو روحانی نعمت کے ذریعے استعمال کرتا ہے۔ پورے کام اور عمل کے لئے آپکو روحانی نعمت کے استعمال کے لئے قابلیت کی ضرورت ہے۔مثال کے طور پر اگر آپکو موسیقی کی خدمت یا نعمت دی گئی ہے تو اس کا استعمال ستائش کے ذریعے کیا جاسکتا ہے (رومیوں ۱۲:۸)۔

آپکو روحانی نعمت کے استعمال کے لئے کچھ صلاحیتوں کی ضرورت ہے تا کہ وہ روحانی نعمت صحیح طور پر کام کر سکے۔مثال کے طور پر اگر آپکو معلم کی خدمت یا نعمت دی گئی ہے (رومیوں ۱۲:۷، ۱۔کرنتھیوں ۱۲:۲۸، افسیوں ۴:۱۱) تو آپ کو کلام کے مطالعہ کی ضرورت ہے (۲۔تیمتھیس ۲:۱۵) اور یہ سیکھنا ہے کہ کس طرح پڑھانا ہے۔ آنے والے باب میں ہم رُوحانی نعمتوں کے مطالعہ کو وسیع طور پر سمجھیں گے۔

۱۷۔ تعلیم:

رُوح القدس کا ایک اہم کردار ہمیں خدا کے بارے میں تعلیم دینا ہے (یوحنا ۱۴:۲۶)۔ وہ ہمیں ہماری مخصوص ضرورت کے مطابق فوراً جلدی سے سیکھا سکتا ہے (لوقا ۱۲:۱۱۔۱۲) اور سکھانے کے عمل کے وسیلے وہ ہماری راہنمائی کر سکتا ہے (یوحنا ۱۶:۱۳۔۱۵)۔

صرف رُوح القدس کی تعلیمی خدمت کے ذریعے ہی ہم روحانی باتیں سیکھ سکتے ہیں (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۰۔۱۶)۔

۱۸۔ راہنمائی:

رُوح القدس مسیحی زندگی میں ہمارا راہنما ہے۔ اُسکا ابتدائی مقصد ہمیں یسوع کے بارے میں تعلیم دینا ہے (یوحنا ۱۶:۱۳) تا کہ ہم اُس کے ہمشکل بن سکیں۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۱:۱،

افسیوں ۵:۱)۔

جہاں خدا کی مرضی اپنے کلام کے ذریعے ظاہر ہوگی یہاں تک کہ اخلاقی معاملہ میں، وہاں خدا کی راہنمائی واضح ہوگی (۱۔ تیمتھیس ۱:۸۔۱۱، رومیوں ۸:۱۲۔۱۴) جبکہ روح القدس نے ہی بائبل کو الہام بخشا یہاں تک کہ ہم اُس کی مرضی جو کلام میں لکھا ہے جان سکتے ہیں اس طرح یہ ہمارا راہنما بن جاتا ہے (۲۔ تیمتھیس ۳:۱۶۔۱۷، ۲۔ پطرس ۱:۲۱)۔ جب دو بہتر اور اچھی باتوں کے درمیان انتخاب میں خدا کی مرضی اُس کے کلام میں واضح طور پر نہ ہو تو ہمیں زندہ اور پاک قربانی کی مانند اپنے آپ کو اُسکی تابعداری میں دے دینا ہے (رومیوں ۱۲:۱) تا کہ ہم اُس معاملے میں خدا کی مرضی کو جان سکیں (رومیوں ۱۲:۲)۔

رُوح القدس کی راہنمائی کی دوسری مثالیں ان حوالہ جات میں دیکھیں (اعمال ۸:۲۹، ۱۰: ۱۹۔۲۰، ۱۳:۲۔۴، ۱۶:۶۔۷، ۲۰:۲۰۔۲۳)۔

۱۹۔ پھل:

جب رُوح القدس ہمارے اندر سکونت کرتا ہے تو وہ ہمارے ذریعے پھل پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یہ پھل محبت، خوشی، اطمینان تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، حلم اور پرہیزگاری ہے (گلتیوں ۵:۲۲۔۲۳)۔ یہ اُس وقت ہوگا جب ہم رُوح القدس کو اپنے مسیحی چال چلن (گلتیوں ۵:۱۶۔۲۵) اور زندگی میں اپنی بھرپور طور پر کام کرنے دیں گے تا کہ جسم اور اُس کے گناہ آلودہ اعمال مغلوب ہوسکیں (گلتیوں ۵:۱۷۔۲۱)۔

۲۰۔ خوشی کرنا اور شادمان ہونا:

رُوح القدس ہمارے اندر خوشی کو متحرک کرتا ہے اور شادمانی ہمارے اندر سے نکلتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ خوشی شدید اذیت اور تکلیف کے اوقات میں بھی وقوع پذیر ہوسکتی ہے (۱۔ تھسلنیکیوں ۱:۶) اور باپ کی یہ برکت سب پر ہوتی ہے نہ کہ صرف کسی ایک پر (لوقا ۱۰:۲۱)۔

۲۱۔ محبت کے جھرنے:

جب رُوح القدس اُس شخص میں سکونت کرتا ہے جو کہ یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے تو وہ سچی (خدا کی) محبت اور اُمید کو دِل میں رکھتا ہے جو کہ کبھی مایوس نہیں ہوتی (رومیوں ۵:۵)۔

۲۲۔ راستبازی، اطمینان اور خوشی:

ایماندار کی زندگی میں رُوح القدس خدا کی بادشاہی کی اہم برکات کو ظاہر کرتا ہے جو کہ جسمانی سے زیادہ رُوحانی ہیں (رومیوں ۱۴:۱۷)۔

۲۳۔ اختیار:

رُوح القدس ایماندار کے لئے قوت اور اختیار کو لاتا ہے تا کہ ایماندار پُر اُمید ہو (رومیوں ۱۵:۱۳) اور پھر ابدی اور آسمانی خوشخبری کی منادی کر سکے (۱۔ پطرس ۱:۱۲)۔

۲۴۔ پاکیزگی:

ہم خدا کے لئے (الگ) مقدس کیے گئے ہیں تا کہ ہم خدا کو شکر گزاری کی قربانیاں پیش کریں اور دُوسروں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئیں اور نیکی کریں (رومیوں ۱۵:۱۶ موازنہ کریں عبرانیوں ۱۳: ۱۵۔۱۶)۔ رُوح القدس ہمیں پاکیزگی بخشا ہے کیونکہ وہ جو غیر اخلاقی اعمال میں شریک ہوتے ہیں اُن کی روحانی ترقی کا عمل رُک جاتا ہے (۱۔ تھلسینکیوں ۴:۱۔۸)۔ ہماری پاکیزگی کا ایک حصّہ یہ بھی ہے کہ وہ ہمیں پاک بناتا ہے جیسا کہ وہ خود پاک ہے (۱ پطرس ۱:۱۶)۔

۲۵۔ رفاقت:

رُوح القدس ایمانداروں کے درمیان رفاقت پیدا کرتا ہے جسکی بنیاد باپ کی محبت اور خداوند یسوع مسیح کے فضل پر ہے (۲۔ کرنتھیوں ۱۳:۱۴)۔

2۔ مندرجہ ذیل آیات پڑھیں اور روح القدس کے کردار کو بیان کریں:

الف)۔ ایوب 4:33	ب)۔ یوحنا 13:16
ج)۔ 1۔کرنتھیوں 16-12:2	د)۔ 2۔پطرس21:1
ہ)۔ لوقا 18:4	و)۔ لوقا 27:1اور35
ز)۔ یوحنا 8:16	ح)۔ ططس 5:3
ط)۔ متی 11:3	ی)۔ افسیوں
ک)۔ یوحنا17-16:14	ل)۔ افسیوں 18:5
م)۔ افسیوں 18:6	ن)۔ رومیوں 17-16:8
س)۔ رومیوں 26:8	ع)۔ 1۔کرنتھیوں11:12اور18
ف)۔ یوحنا 26:14	ص)۔ گلتیوں 23-22:5
ق)۔ 1۔تھسلنیکیوں6:1	ر)۔ رومیوں5:5
ش)۔ رومیوں17:14	ت)۔ رومیوں13:15
ث)۔ رومیوں16:15	خ)۔ 2۔کرنتھیوں 14:13

ج۔ رُوح القدس کو اِس طور سے بیان کیا گیا ہے:

☆ دُوسرا مددگار: یہ یسوع کی طرح اُس کی تسلّی دینے اور حوصلہ افزائی کی خدمت ظاہر کرتا ہے۔(یوحنا۱۴:۱۶)

☆ **قادرِ مطلق کا دم:** یہ اُس کی زندگی بخشنے والی قدرت کو ظاہر کرتا ہے(ایوب۳۲:۸؛ ۳۳:۴)۔

☆ **تحفہ:** اُس کی موجودگی خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے(اعمال۲:۳۸، ۸:۱۹-۲۰، ۱۰:۴۵)

☆ **مددگار:** یہ لوگوں کو صداقت وسچائی کی تعلیم دینے میں حوصلہ افزائی کو ظاہر کرتا ہے(یوحنا۱۴:۲۶)۔

☆ **بیعانہ:** یہ ہماری نجات کے تعلق سے دیئے گئے نشان کو ظاہر کرتا ہے(۲۔کرنتھیوں۱:۲۲؛ ۵:۵؛ افسیوں۱:۱۴)۔

☆ **موعودہ:** یہ خدا کے منصوبہ میں اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے(اعمال۲:۳۳ ؛ افسیوں۱:۱۳)۔

☆ **لے پالک ہونے کی رُوح:** یہ ہمیں خدا کے خاندان میں شامل کرنے کے لئے اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔(رومیوں۸:۱۵)۔

☆ **رُوحِ عدل اور رُوح سوزان:** یہ خدا کی حیثیت سے اُس کے انصاف اور راستبازی کو ظاہر کرتا ہے۔(یسعیاہ۴:۴)۔

☆ **مسیح کا رُوح:** یہ خداوند یسوع مسیح کی بشریت میں اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔(رومیوں۸:۹؛ فلپیوں۱:۱۹، ۱۔پطرس۱:۱۱)۔

☆ **حکمت اور خرد کی رُوح:** اُس ترس اور مدد کو ظاہر کرتا ہے جو وہ ضرورت مندوں کو بخشتا ہے(یسعیاہ۱۱:۲)۔

☆ **ایمان کی رُوح:** یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُسی پر ایمان لانا واجب ہے(۲۔کرنتھیوں۴:۱۳)

☆ **جلال کا رُوح:** یہ اُس کی شان وشوکت اور جلالی ہونے کو ظاہر کرتا ہے (۱۔پطرس ۴: ۱۴)۔

☆ **خدا کا رُوح:** یہ اُس کی الٰہی فطرت کو ظاہر کرتا ہے (پیدائش ۱: ۲؛ خروج ۳۱: ۳؛ ۳۵: ۳۱؛ گنتی ۲۴: ۲؛ ۱۔سیموئیل ۱۰: ۱۰؛ ۱۱: ۶؛ ۱۹: ۲۰، ۲۳؛ ۲۔تواریخ ۱۵: ۱؛ ۲۴: ۲۰؛ ایوب ۳۳: ۴؛ زبور ۱۰۶: ۳۳؛ حزقی ایل ۱۱: ۲۴؛ متی ۳: ۱۶؛ ۱۲: ۲۸؛ رومیوں ۸: ۹، ۱۴؛ ۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۱، ۱۴؛ ۷: ۴۰؛ افسیوں ۴: ۳۰؛ فلپیوں ۳: ۳؛ ۱۔یوحنا ۴: ۲)۔

☆ **الٰہی رُوح (خدا کی رُوح):** یہ بطور خدا اُسکی فطرت کو ظاہر کرتا ہے (پیدائش ۴۱: ۳۸)۔

☆ **فضل اور مناجات کی رُوح:** یہ اُس کے پُرفضل روّیہ اور دُعا کے سننے میں اُسکی مرضی کو ظاہر کرتا ہے (زکریاہ ۱۲: ۱۰)۔

☆ **اُس کے بیٹے کا رُوح:** یہ اُس کی تثلیث کی طرف اشارہ ہے (گلتیوں ۴: ۶)۔

☆ **پاکیزگی کا رُوح:** اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صرف رُوح نہیں ہے جو پاک ہے (علیحدہ کیا گیا) بلکہ وہ پاکیزگی کے متعلق حقائق کو بیان کرتا ہے (رومیوں ۱: ۴)۔

☆ **عدالت کا رُوح:** یہ اُس کی عدالت کے مکاشفہ کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ ۴: ۴)۔

☆ **انصاف کی رُوح:** یہ اُس کے انصاف کی طرف اشارہ ہے (یسعیاہ ۲۸: ۶)۔

☆ **معرفت اور خدا کے خوف کی رُوح:** یہ اُس معرفت کو ظاہر کرتا ہے جو وہ خداوند کے عزت واحترام کے لئے بخشتا ہے (یسعیاہ ۱۱: ۲)۔

☆ **زندگی کا رُوح:** یہ رُوحانی زندگی بخشنے میں اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے (رومیوں ۸: ۲)۔

☆ **ہمارے خدا کا رُوح:** یہ کلیسیائی زندگی میں خدا کے ظہور کے لئے اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔(۱۔کرنتھیوں ۶: ۱۱)۔

☆ **زندہ خدا کا رُوح:** یہ خدا اور معبودوں (بتوں) کے درمیان تضاد (فرق) کو واضح کرتا ہے۔(۲۔کرنتھیوں ۳: ۳)۔

☆ **خداوند کا رُوح:** یہ مالک کے لئے اُس کی مدد کو ظاہر کرتا ہے جو خدا ہے۔(لوقا ۴: ۱۸، اعمال ۵: ۹؛ ۸: ۳۹؛ ۲۔کرنتھیوں ۳: ۱۷)۔

☆ **خداوند خدا کا رُوح:** یہ خدا کے لئے جو کہ مالک اور آقا ہے اُسکی مدد کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ ۶۱: ۱)۔

☆ **سچائی کا رُوح:** کیونکہ اُس میں جھوٹ نہیں ہے (یوحنا ۱۴: ۱۷، ۱۵: ۲۶، ۱۶: ۱۳، ۔یوحنا ۴: ۶)۔

☆ **حکمت اور سمجھ کی رُوح:** یہ اُس کی صحیح فہم عطا کرنے کی قابلیت، اور خدا کے کلام کا استعمال جو زندگی پر لاگو ہوتا ہے ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ ۱۱: ۲)۔

☆ **حکمت اور مکاشفہ کی رُوح:** اُس کی درست راہنمائی کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے اور کلام کا فہم عطا کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے تاکہ خدا کو مزید جانا جا سکے (افسیوں ۱: ۱۷)۔

☆ **قادرِ مطلق کی آواز:** یہ خدا کے خبررساں کی حیثیت سے اُس کے کردار کو ظاہر کرتا ہے (حزقی ایل ۱: ۲۴)۔

☆ **خداوند کی آواز:** یہ کُل اختیار کے لئے اُس کے تعلق و رابطے کو ظاہر کرتا ہے (یسعیاہ ۶: ۸)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: پانچواں باب، حصہ 5ج

3۔ حصہ ج میں روح القدس کی شخصیت اور کردار کے متعلق مختلف بیانات کو لیں اور ذیل میں روح کے متعلق بیانات کے ساتھ ملائیں۔ایک بار پھر، یہ بیانات ایک سے زیادہ درجہ بندی کے ساتھ ملائے جا سکتے ہیں۔آپ اس کتاب میں روح کے کاموں کی نشاندہی کرنے کیلئے ا، ب لکھ سکتے ہیں۔

ا۔ اسکا کردار　　　ب۔ اسکی شخصیت

باب 6
خدا کی تخلیق کی تعلیمات

حصہ اوّل

تخلیق کائنات (علم التخلیق)

بائبل کی پہلی آیت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ **''ابتدا میں خدانے آسمان اور زمین کو پیدا کیا''** (پیدائش ۱:۱)۔ یہاں ''پیدا کرنے'' کے لئے عبرانی کا لفظ ''برا'' (BARA) استعمال کیا گیا ہے جسکے معنی ہیں ''کسی نئی چیز کا آغاز کرنا'' جس میں ''نیست سے ہست'' کا سفر یعنی'' کچھ بھی نہیں ہے اور اُس میں سے پیدا کرنا'' بھی شامل ہے۔ یہ صرف خدا ہی ہے جو نیست سے چیزوں کو پیدا کرتا (BARA) ہے۔

بائبل میں مختلف جگہوں پر اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ خداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا (یسعیاہ ۴۰: ۲۶۔ ۲۸، ۴۲: ۵، ۴۵: ۱۲، ۱۸)۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اس حقیقت کو تسلیم کریں کیونکہ اِس کیلیئے ہمیں بنی نوع انسان کو درپیش سوالوں میں سب سے بڑے سوال کا جواب ملتا ہے کہ ''بنی نوع انسان کا آغاز کسطرح سے ہوا؟ دیکھئے جواب اسکا نہایت آسان ہے کہ خدا نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا۔

عبرانیوں کا مصنف ہمیں یہ بتاتا ہے کہ **''ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہو''** (عبرانیوں ۱۱: ۳)۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ خدا کے کہنے سے آسمان معرضِ وجود میں آئے۔ تخلیق کا یہ سارا کام خدا کی قدرت اور اختیار سے معرضِ وجود میں آیا ہے نہ کہ ارتقائی عمل سے (زبور ۳۳: ۶، ۱۴۸: ۴۔ ۵)۔

بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ ساری کائنات (مخلوقات) خدا نے بنائی (پیدائش ۱: ۲۱) اور اس تخلیق میں انسانوں کی ارواح بھی شامل ہیں (پیدائش ۱: ۲۷، ۵: ۲، ۶: ۷، یسعیاہ ۴۵: ۱۲) اور اپنے تخلیقی کام سے پھر اُس نے ''آرام'' کیا۔ تاہم مستقبل میں وہ وقت آنے والا ہے کہ وہ نئے آسمان اور زمین پیدا کرے گا (یسعیاہ ۶۵: ۱۷، ۲ پطرس ۳: ۱۰۔ ۱۳، مکاشفہ ۲۱: ۱)۔

شخصی مطالعہ کیلیئے: چھٹا باب، حصہ 1

1۔ پیدائش 1:1 پڑھیں۔ کس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا؟

2۔ عبرانیوں 3:11 پڑھیں۔ خدا نے کس طرح اُنہیں پیدا کیا؟

3۔ پیدائش 1:2-31۔ پڑھیں۔ خدا نے اور کیا پیدا کیا؟

4۔ 2۔ پطرس 3:10-13 اور مکاشفہ 1:21 پڑھیں۔ خدا مستقبل میں اور کیا خلق کرے گا؟

فرشتے (علم الفرشتگان)

الف۔ فرشتوں کی شخصیت:

خداوند کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ بنی نوع انسان کے علاوہ ایک اور بھی ذی شعور مخلوق موجود ہے جسے ''فرشتے'' کہا جاتا ہے۔ پیدائش سے مکاشفہ تک ان کا کئی دفعہ ذکر ہے اور اُنہیں متعدد بار دیکھا گیا ہے۔ بائبل کی دونوں زبانوں عبرانی (MAL'AK) اور یونانی (AGGEOLOS) میں ''فرشتے'' کا مطلب ''پیامبر'' ہے۔ یہ مخلوق سوچنے اور پیغام رسانی کے قابل ہیں۔ یہ مخلوقات فہم وفراست کی مالک ہیں (متی ۸:۲۹، ۲۔کرنتھیوں ۱۱:۳، ۱۔پطرس ۱:۱۲)، جذبات اور احساسات بھی پائے جاتے ہیں (لوقا ۲:۱۳، یعقوب ۲:۱۹، مکاشفہ ۱۲:۱۷)، انتخاب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں (لوقا ۸:۲۸۔۳۱، ۲۔تیمتھیس ۲:۲۶ اور یہوداہ ۶) جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ شخصیت رکھنے والی مخلوق ہیں۔

فرشتے ''روحانی'' ہستیاں ہیں (عبرانیوں ۱:۱۴) جو کہ خداوند کے حکم سے انسانی شبیہ اختیار کر سکتی ہیں (لوقا ۹:۲۴،۴:۴)۔ یہ مافوق الفطرت مخلوق ہیں جو کہ انسانوں سے برتر ہیں (عبرانیوں ۲:۷)۔ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخلوق انسانوں سے زیادہ ذی شعور اور قوی ہے (مکاشفہ ۱۰:۱۔۳) تاہم ابھی بھی اُنہیں ہر چیز کا علم نہیں (۱۔پطرس ۱:۱۲) یا سارا اختیار رکھتے ہیں (متی ۲۵:۴۱) اور نہ ہی وہ خدا کی طرح قادرِ مطلق اور ہر جگہ پر موجود ہیں۔

کلام الٰہی میں ہمیں فرشتوں کے تین شخصی ناموں کا ذکر ملتا ہے۔ وہ ہیں مکائیل (دانی ایل ۱۰:۱۳، ۲۱؛ ۱۲:۱؛ یہوداہ ۱:۹، مکاشفہ ۱۲:۷)، جبرائیل (دانی ایل ۸:۱۶؛ ۹:۲۱؛ لوقا ۱:۱۹، ۲۶ اور ابلیس (مکاشفہ ۱۲:۹)۔

ب۔ فرشتوں کا تخلیق کار:

اس سے پہلے کہ خدا نے زمین کو رہنے کے قابل بنایا (ایوب ۳۸:۷) فرشتے جو خدا کی مخلوق ہیں اُنہیں بھی بنایا (زبور ۱۴۸:۲۔۵)۔ چونکہ فرشتے انسانوں کی طرح ''بچوں'' کو جنم نہیں دیتے (لوقا ۲۰:۳۵) اس لئے اُن پر موت بھی وارد نہیں ہوتی (لوقا ۲۰:۳۶)، اُن کی تعداد ہمیشہ سے یکساں ہے۔ گو کہ ہمیں اُن کی تعداد کا علم نہیں تاہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ اُن کی ایک بڑی تعداد موجود ہے (عبرانیوں ۱۲:۲۲، مکاشفہ ۵:۱۱)۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ خدا کامل (متی ۵:۴۸) اور گناہ سے مبرا ہے (۲۔کرنتھیوں ۵:۲۱)۔ کیونکہ وہ کامل ہے اور اُس میں بدی نہیں پائی جاتی، اس لئے تخلیق بھی کامل اور گناہ سے پاک ہوگی ''**بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی**'' (زبور ۵:۴)۔ اس بات کا اطلاق خصوصاً شیطان پر ہوتا ہے جسے خدا نے گناہ سے پاک تخلیق کیا لیکن اُس نے خود اپنے ارادہ سے خدا کی مخالفت کی (حزقی ایل ۲۸:۱۲۔۱۵، یسعیاہ ۱۴:۱۲۔۱۴)۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ فرشتے وہ انسان ہیں جو کہ مر چکے ہیں۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا چنداں مشکل نہیں کہ فرشتے انسان کی تخلیق سے پہلے موجود تھے اس لئے وہ انسان نہیں ہیں بلکہ بالکل الگ ہی تخلیق ہیں۔

ج۔ فرشتوں کی تنظیم:

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ فرشتوں میں صف بندی موجود ہے اور اُنکے کئی درجے ہوتے ہیں کیونکہ اُنکو بائبل میں ایک گروہ کی صورت میں دکھایا گیا ہے (زبور ۸۹:۵، ۷) اور وہ جنگ کیلئے تیار کئے گئے ہیں (مکاشفہ ۱۲:۷)۔

فرشتوں میں سب سے بڑا عہدہ مقرب فرشتے کا ہے، اس لقب سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکمران فرشتہ ہے۔ کئی مقرب فرشتوں میں سے صرف میکائیل (یہوداہ ۱:۹) ہی کا ذکر

بائبل میں پایا جاتا ہے(دانی ایل۱۰:۱۳)،اُس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سردار فرشتوں میں سے ایک ہے اور وہ مقرب فرشتہ کے طور پر مخصوص ہے۔اُسکا ذکر شیطان کے خلاف لڑائی میں خداوند کے فرشتوں کی قیادت کرتے ہوئے کیا گیا ہے(مکاشفہ۱۲:۷)،اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف ایک ہی مقرب فرشتہ ہے۔اُسکی آواز سب سے جدا ہے(۱۔تھسلنیکیوں۴:۱۶)۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ فرشتوں کو''حکمران'' کے طور پر بھی ظاہر کیا گیا ہے(رومیوں۸:۳۸،افسیوں۱:۲۱؛ ۳:۱۰؛ ۶:۱۲؛ کلسیوں۱:۱۶؛ ۲:۱۰،۱۵)''اختیار''(افسیوں۱:۲۱؛ ۲:۲؛ ۳:۱۰؛ ۶:۱۲؛ کلسیوں۱:۱۶؛ ۲:۱۰،۱۵؛ ۱۔پطرس۳:۲۲)،''قوت''(۲۔پطرس۲:۱۱)یا''تخت''(افسیوں۱:۲۱؛کلسیوں۱:۱۶؛ ۲۔پطرس۲:۱۰؛ یہوداہ۱:۸)۔بنیادی طور پر یہ حوالے فرشتوں کی صفوں میں پائے جانے والے افراق کو ظاہر کرتے ہیں۔فرشتوں کے دوسرے دو گروہوں میں''کروبی''اور''سرافیم'' شامل ہیں۔سرافیم کا ذکر بائبل میں صرف ایک دفعہ آیا ہے اور اُن کے چھ پر اور انسان نما جسم دکھایا گیا ہے(یسعیاہ۶:۲،۶)۔یہ وہ فرشتے ہیں جو آگ کے شعلوں سے پاکیزگی پیدا کرتے ہیں(اُنکے نام کا مطلب''جلانا'' ہے)۔فرشتوں کا دوسرا گروہ''کروبی'' بھی یقینی طور پر اعلیٰ منصب کے حامل ہیں کیونکہ شیطان بھی اُن میں سے ایک تھا(حزقی ایل۲۸:۱۴،۱۶)۔آدم اور حوا کے گناہ میں گر جانے کے بعد جب اُن کو باغِ عدن سے باہر نکال دیا گیا تو یہ''کروبی'' ہی تھے جن کو باغ میں زندگی کے درخت کی حفاظت پر مامور کیا گیا(پیدائش۳:۲۴)۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خیمہ اجتماع میں کروبیوں کو عہد کے صندوق پر(خروج۲۵:۲۲۔۱۸)مخمل کے پردے(خروج۲۶:۱)اور بڑے پردے(خروج۲۶:۳۱)پر دکھایا گیا تھا۔موسیٰ سے خدا عالم بالا سے اپنے تخت سے جو کروبیوں کے درمیان تھا سے مخاطب ہوا(گنتی۷:۸۹)۔

کروبی سلیمانی ہیکل کا بھی ایک ضروری حصّہ رہے ہیں۔ایسے دو فرشتوں کو زیتون کی لکڑی سے بنایا گیا،اُن کے اُوپر سونا منڈھا گیا،اُن کی اُونچائی ۱۵فٹ(۵۔۵میٹر)تھی اور اُن کے پروں کا پھیلاؤ بھی ۱۵فٹ(۵۔۵میٹر)تھا(۱۔سلاطین۶:۲۳۔۲۸)۔اُنہوں نے اپنے پَر عہد کے صندوق پر پھیلائے ہوئے تھے(۱۔سلاطین۸:۶۔۷)۔اُنہیں مقدس کی اندرونی دیواروں پر بھی کھودا گیا تھا(۱۔سلاطین۶:۲۹۔۳۵)۔اسکے علاوہ اُن کو ہیکل کے فرنیچر(۱۔سلاطین۷:۲۹،۳۶)پر بھی کندہ کیا گیا ہے۔

حزقی ایل نبی کو جو رویا دی گئی اُس میں بھی کروبی خدا کے تخت کو اُٹھائے ہوئے تھے(حزقی ایل۱۰:۱۔۲۲)۔ان سب باتوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ صحائف میں کروبی تاریخ کا ایک اہم حصّہ ہیں،گو کہ اس کو سمجھنا کچھ مشکل ہے۔اُنکا کام ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ آنے والی ہزار سالہ بادشاہت میں بھی اُن کا کام جاری رہے گا(حزقی ایل ۴۱:۱۸،۲۰،۲۵)جو ابھی آنے والی ہے۔

ان سب باتوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کروبی خدا کے منصوبے کا ایک اہم حصّہ ہیں۔آئندہ کے مطالعہ میں ہم اُن کے بارے میں مزید سیکھیں گے۔

د۔ فرشتوں کی خدمت:

فرشتے انسانی تاریخ کے تمام بڑے واقعات میں موجود رہے ہیں۔وہ اُس وقت خدا کی حمد وثنا کر رہے تھے جب اُس نے زمین کو بودوباش کے لائق بنایا(ایوب۳۸:۶۔۷)۔وہ موسوی شریعت دینے میں شریک تھے(گلتیوں۳:۱۹،عبرانیوں۲:۲)اور خدا کے کلام کی سچائی کا مکاشفہ دینے میں مصروف رہے ہیں(دانی ایل۷:۱۵۔۲۷،۸:۱۳۔۲۶،۹:۲۰۔۲۷،مکاشفہ۱:۱،۲۲:۶،۸)۔اُنکا تعلق صرف اسرائیل ہی سے نہیں رہا(دانی ایل۱۲:۱) بلکہ دوسری قوموں کے ساتھ بھی(دانی ایل۴:۱۷،۱۰:۲۱،۱۱:۱۔مکاشفہ۸۔۹،۱۶)۔

فرشتوں نے یسوع کی پیدائش کے بارے میں بتایا(متی۱:۲۰)،اُسکے ماں باپ کو تنبیہ کی کہ وہ مصر کو بھاگ جائیں(متی۲:۱۳۔۱۵)،کب مصر سے واپس آنا ہے(متی۲:۱۹۔۲۱)،اُس کی براہ راست خدمت کی جب وہ شیطان کی طرف سے آزمایا گیا(متی۴:۱۱)اور جب وہ گتسمنی کے باغ میں تھا(لوقا۲۲:۴۳)۔وہ اُسکے جی اُٹھنے کے وقت موجود تھے(متی۲۸:۱۔۲)اور باپ کی طرف اُٹھائے جانے کے وقت بھی موجود تھے(اعمال۱:۱۰۔۱۱)۔

ابتدائی کلیسیا کے دنوں میں بھی سرگرم عمل تھے اور مبشروں کو اُن لوگوں کے پاس لے جاتے جو انجیل سننے کے لئے تیار ہوتے(اعمال۸:۲۶،۱۰:۳)،اُن لوگوں کو رویا دیتے

جنھیں ہدایات کی ضرورت ہوتی (اعمال ۱۰:۳۔۷)، دُعاؤں کا جواب لے کرآتے (اعمال ۱۲:۵۔۱۰) اور لوگوں کو خطرات سے بچاتے (اعمال ۱۲:۱۱)۔ وہ اُن واقعات میں بھی شامل ہونگے جب یسوع مسیح دوبارہ آئیں گے (متی ۲۵:۳۱، ۲۔ تھسلنیکیوں ۱:۷) بلکہ وہ عدالت کے معاملات میں بھی موجود ہونگے (مکاشفہ ۷:۱، ۸:۲)۔

فرشتے خدا کی حمد کرتے (زبور ۱۴۸:۱۔۲، یسعیاہ ۶:۳)، اُسکی پرستش کرتے (عبرانیوں ۱:۶، مکاشفہ ۵:۸۔۱۳) اور اُسکا حکم مانتے ہیں (زبور ۱۰۳:۲۰، مکاشفہ ۲۲:۹)۔

ناراستوں پر خدا کی عدالت کو پورا کرتے ہیں۔ وہ آنے والی سزاؤں کو بیان کرتے ہیں (پیدائش ۱۹:۱۳، مکاشفہ ۱۴:۶۔۷، ۱۹:۱۷۔۱۸)، خدا کے احکامات کے مطابق لوگوں کو سزائیں دیتے ہیں (اعمال ۱۲:۲۳، مکاشفہ ۱۶:۱) اور سب سے آخر میں راستبازوں کو ناراستبازوں سے الگ کریں گے (متی ۱۳:۳۹۔۴۰)۔

فرشتے آج بھی ایمانداروں کی مدد کرتے ہیں (عبرانیوں ۱:۱۴) اور ہمیں کہا گیا ہے کہ **''مسافر پروری سے غافل نہ رہو کیونکہ اسی کی وجہ سے بعض نے بے خبری میں فرشتوں کی مہمانداری کی ہے''**۔ (عبرانیوں ۱۳:۲) وہ اب بھی غور کرتے ہیں کہ مسیحی کیا کرتے ہیں (۱۔کرنتھیوں ۴:۹) بلکہ وہ ہم سے سیکھتے ہیں (افسیوں ۳:۸۔۱۰، ۱۔پطرس ۱:۱۰۔۱۲)۔ خاص موقعوں پر وہ ہماری مدد اور حوصلہ افزائی کے لیے ہمارے پاس آ بھی سکتے ہیں (اعمال ۲۷:۲۳۔۲۴)۔ جب ہم مرتے ہیں تو وہ ہمیں ہمارے آسمانی گھر تک لے کر جاتے ہیں (لوقا ۱۶:۲۲)۔

ہ۔ شیطان:

ا۔ شیطان کون ہے!

شیطان ایک ذی شعور شخصیت رکھنے والی ہستی ہے (۲۔کرنتھیوں ۱۱:۳)، اس میں جذبات پائے جاتے ہیں (مکاشفہ ۱۲:۱۷، لوقا ۲۲:۳۱) اور اس میں انتخاب کرنے کی بھی صلاحیت ہے (یسعیاہ ۱۴:۱۲۔۱۴، ۲۔تیمتھیس ۲:۲۶)۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شیطان کوئی مخلوق نہیں ہے بلکہ بدی کی تاثیر ہے۔ یسوع مسیح نے واضح طور پر بتایا کہ شیطان اپنے کئے کا ذمہ دار ہے اور ایک دن آگ کی جھیل میں ڈالا جائیگا (متی ۲۵:۴۱)۔ کسی تاثیر کو سزا دینا ممکن نہیں اور شیطان کے مخلوق نہ ہونے پر اعتقاد نہ رکھنا یسوع مسیح کے سچا ہونے پر شک کرنے کے مترادف ہے۔

شیطان نے باغِ عدن سے لے کر اب تک خدا کے کلام پر شک کرنے کا حربہ انسانوں پر استعمال کیا ہے (پیدائش ۳:۱۔۵)۔

۲۔ کیا ہوا:

شیطان کروبیوں کی صف کا سب سے بڑا فرشتہ تھا اور اُسکو کامل اور گناہ سے مبرا تخلیق کیا گیا (حزقی ایل ۲۸:۱۲۔۱۵ میں جہاں ''صُور کا بادشاہ'' کا استعمال کیا گیا ہے تو اس سے ظاہر کیا گیا ہے کہ شیطان کے ساتھ کیا صورتحال پیش آئی۔ ''صُور کے بادشاہ'' کے پاس ایک خوبصورت باغ تھا (لیکن یہ باغ عدن نہ تھا)۔ قیمتی پتھر سے اُسکو ڈھانکا گیا تھا (۲۸:۱۳) مگر اس نے خدا کے مقدسوں کو ناپاک کیا (۲۸:۱۸) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فرشتوں میں سردار کاہن تھا۔ سردار کاہن ہونے اور اپنی تجارت کی فراوانی کے سبب سے اُس نے ایک تہائی فرشتوں کو گمراہ کر دیا (مکاشفہ ۱۲:۴)۔

شیطان نے خدا کو چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایسا اُسکے بیانات سے واضح ہے جو (یسعیاہ ۱۴:۱۲۔۱۴) میں پائے جاتے ہیں۔ اُسکے باطن مین پایا جانے والا گناہ فخر تھا (۱۔تیمتھیس ۳:۶) اور پانچ بیانات جو شخصی مرضی (خود ارادیت) کو ظاہر کرتے ہیں (جو میں چاہتا ہوں نہ کہ خدا کیا چاہتا ہے) یسعیاہ میں درج ہیں۔ گناہ کا موجد تو خود شیطان ہی ہے (حزقی ایل ۲۸:۱۵) اور وہی اسکا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے (متی ۲۵:۴۱)۔ گناہ اُسکے دل سے نکلا (یسعیاہ ۱۴:۱۳)۔

شیطان کی خود ارادیت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اُس نے کہا **''میں آسمان پر چڑھ جاؤنگا''** جسکا مطلب ہے کہ اُسکا منصوبہ خدا کے برابر ہونے کا تھا۔ اُسکا دوسرا بیان **''میں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بھی اُونچا کرونگا''** جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکی خواہش تھی کہ وہ آسمان کے سب فرشتوں پر حکمرانی کرے۔ اُسکا تیسرا بیان **''میں شمالی اطراف میں جماعت کے پہاڑوں پر بیٹھوں گا''** کا اشارہ بابلی خداؤں کی طرف ہے جن کے بارے میں خیال تھا کہ وہ کائنات پر حکومت کرتے ہیں۔ اُسکا چوتھا بیان **''میں بادلوں سے بھی اُوپر چڑھ جاؤنگا''** سے مُراد اُسکی خواہش خدا (جو اکثر بادلوں سے جوڑا جاتا ہے) کا اختیار اور قدرت چھین لینے کی ہے۔ پانچواں بیان **''میں اپنے آپ کو**

سب سے **بلند کروں گا**'' اُس کی خواہش کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ساری قوت اور اختیار کو حاصل کرے تاکہ خدا کی جگہ لے سکے۔

شیطان کے ان بیانات کو دیکھنے کے بعد یہ واضح ہے کہ کیوں ہمیں کہا گیا ہے کہ **''تفرقے اور بے جا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھو''** (فلپیوں ۲:۳)۔

۳۔ شیطان کے نام اور اُسکے القابات:

بائبل میں شیطان کے دیے گئے ناموں اور القابات سے اُسکے کردار پر خاص روشنی پڑتی ہے۔ اُسے ''صبح کا ستارہ'' کہا گیا ہے (یسعیاہ ۱۴:۱۲) جس کا مطلب ہے ''روشنی دینے والا'' اور اسی نام کا لاطینی ترجمہ ''لوسیفر'' ہے۔ صبح کا اصل ستارہ تو یسوع مسیح ہے (مکاشفہ ۲۲:۱۶)۔ گرائے جانے کے بعد سے شیطان اب صرف مسیح کا مخالف ہو کر رہ گیا ہے۔

اُسے شیطان کہا گیا ہے۔ یہ نام عبرانی لفظ سے نکلا ہے جو کہ ''شیطان'' ہے۔ اس کا مطلب ہے ''مخالفت کرنے والا'' (گنتی ۲۲:۲۲، ۳۲؛ ۱۔سموئیل ۲۹:۴؛ ۲۔سیموئیل ۱۹:۲۲؛ ۱۔سلاطین ۵:۴؛ ۱۱:۱۴، ۲۳، ۲۵؛ ۱۔تواریخ ۲۱:۱؛ ایوب ۱:۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲؛ ۲:۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۷؛ زبور ۱۰۹:۶؛ زکریاہ ۳:۱، ۲؛ متی ۴:۱۰؛ ۱۲:۲۶؛ ۱۶:۲۳؛ مرقس ۱:۱۳؛ ۳:۲۳، ۲۶؛ ۴:۱۵؛ ۸:۳۳؛ لوقا ۱۰:۱۸؛ ۱۱:۱۸؛ ۱۳:۱۶؛ ۲۲:۳، ۳۱؛ یوحنا ۱۳:۲۷؛ اعمال ۵:۳؛ ۲۶:۱۸؛ رومیوں ۱۶:۲۰؛ ۱۔کرنتھیوں ۵:۵؛ ۷:۵؛ ۲۔کرنتھیوں ۲:۱۱؛ ۱۱:۱۴؛ ۱۲:۷؛ ۱۔تھسلنیکیوں ۲:۱۸؛ ۲۔تھسلنیکیوں ۲:۹؛ ۱۔تیمتھیس ۱:۲۰؛ ۵:۱۵؛ مکاشفہ ۲:۹، ۱۳، ۲۴؛ ۳:۹؛ ۱۲:۹؛ ۲۰:۲، ۷)۔ شیطان لگاتار ایمانداروں پر الزام لگاتا ہے (مکاشفہ ۱۲:۱۰) لیکن یسوع مسیح ہمارا دفاع کرتا ہے (۱۔یوحنا ۲:۱۔۲)۔ شیطان لوگوں کو گناہ کرنے پر اُکساتا ہے (پیدائش ۳:۱۔۵؛ متی ۴:۳؛ ۱۔تھسلنیکیوں ۳:۵؛ اعمال ۵:۳؛ ۱۔کرنتھیوں ۷:۵)۔

اُسے ''ابلیس'' کہا گیا ہے۔ ابلیس لفظ یونانی کے لفظ ''ڈئیبو اولس'' (DIABOLOS) سے نکلا ہے جسکا مطلب ہے ''بہتان باندھنے والا'' (وہ جو کسی دوسرے کے بارے جھوٹ بولے)۔ (متی ۴:۱، ۵، ۸، ۱۱؛ ۱۳:۳۹؛ ۲۵:۴۱؛ لوقا ۴:۲، ۳، ۶، ۱۳؛ ۸:۱۲؛ یوحنا ۶:۷۰؛ ۸:۴۴؛ ۱۳:۲؛ اعمال ۱۰:۳۸؛ ۱۳:۱۰؛ افسیوں ۴:۲۷؛ ۶:۱۱؛ ۱۔تیمتھیس ۳:۶، ۷؛ ۲۔تیمتھیس ۲:۲۶؛ عبرانیوں ۲:۱۴؛ یعقوب ۴:۷؛ ۱۔پطرس ۵:۸؛ ۱۔یوحنا ۳:۸، ۱۰؛ یہوداہ ۱:۹؛ مکاشفہ ۲:۱۰؛ ۱۲:۹، ۱۲؛ ۲۰:۲، ۱۰)۔

اُسے پرانا سانپ کہا گیا ہے جس سے اُسکی چالاکی اور مکاری عیاں ہوتی ہے (پیدائش ۳:۱، ۲، ۴، ۱۳، ۱۴؛ ۲۔کرنتھیوں ۱۱:۳؛ مکاشفہ ۱۲:۹، ۱۴، ۱۵؛ ۲۰:۲)۔

شیطان کو ''بڑا سرخ اژدھا'' بھی کہا گیا ہے جس سے اُس کی جنگ میں تیزی و تندی ظاہر ہے (مکاشفہ ۱۲:۳، ۴، ۷، ۹، ۱۳، ۱۶، ۱۷؛ ۱۳:۲، ۴، ۱۱؛ ۱۶:۱۳؛ ۲۰:۲)۔

اُسے ''بعلزبول'' بھی کہا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''گوبر کے ڈھیر کا خداوند''۔ یہودی حقارت سے بدروحوں کے حکمران کو یہ کہا کر پکارتے تھے (متی ۱۰:۲۵؛ ۱۲:۲۴، ۲۷؛ مرقس ۳:۲۲؛ لوقا ۱۱:۱۵، ۱۸، ۱۹)۔

پولس رسول نے ایک دفعہ شیطان کو ''بلیعال'' (Belial) کر پکارا جس کے معنی بدکار اور بے وقعت کے ہیں (۲۔کرنتھیوں ۶:۱۵)۔

شیطان کو اس ''دنیا کا حکمران'' کہا گیا ہے (یوحنا ۱۲:۳۱)، ''اس جہاں کا خدا'' (۲۔کرنتھیوں ۴:۴)، ''**ہوا کی عملداری کا حاکم**'' (افسیوں ۲:۲) اور ''**نافرمانی کے فرزندوں میں کام کرنے والی تاثیر**'' (افسیوں ۲:۲)۔ ان تمام باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان بالکل خدا کے برعکس کام کر رہا ہے۔

۴۔ اُس کی موجودہ سرگرمیاں:

شیطان لگاتار اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ خدا کے منصوبے کو تباہ و برباد کر دے تاکہ وہ اپنی دیرینہ خواہشات کو پروان چڑھا سکے (یسعیاہ ۱۴:۱۲۔۱۴)۔ اُس کی خواہش ہے کہ خدا کے منصوبے کو بیکار اور جھوٹا ثابت کر دے۔ اس کام کیلئے وہ ہر طرح کے ذریعے بشمول گرائے ہوئے فرشتے استعمال کر رہا ہے (۱۔تیمتھیس ۴:۱) جو اب بدروحیں بن چکے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ایسے لوگوں کو استعمال کرتا ہے ''**جو اپنے آپ کو مسیح کے رسولوں کے ہمشکل**'' بنا لیتے ہیں (۲۔کرنتھیوں ۱۱:۱۳۔۱۵)۔

شیطان خدا کے منصوبے پر حملہ کرنے کے لیے اُس نظام پر صحیح سمت میں ترتیب وار کام کرتا ہے اور اُسے اپنی مرضی کے مطابق خدا کی مخالفت میں استعمال کرتا ہے۔ نظام کی

ترتیب کے لیے یونانی لفظ دنیا (world) جو کہ '' کاسموس'' (COSMOS) استعمال کیا گیا ہے۔'' کاسموس'' کا بنیادی نظریہ لفظ ترتیب (order) ہے۔

اپنے منصوبے کی تکمیل کے لیے شیطان سب سے پہلے ''عقل پر پردہ'' (۲۔کرنتھیوں۴:۴) ڈالتا ہے تاکہ غیر ایماندار یسوع مسیح کی خوشخبری پر ایمان نہ لے آئے اور جو الفاظ اُنھوں نے کلام سے سنے ہیں اُن کو چرا لینے کی کوشش کرتا ہے (لوقا۸:۱۲)۔غیر ایمانداروں کی عقل پر پردہ ڈالنے کیلئے وہ **مسیحیت کے مترادف کھوکھلی دین داری** کی وجہ کو پیش کرتا ہے (۲۔تیمتھیس۳:۵)۔ظاہری طور پر تو وہ مسیحی نظر آتے ہیں جبکہ باطنی طور پر شیطانیت اُن میں بھری ہوتی ہے (متی۲۳:۲۵۔۲۶)۔مسیحیت کے متبادل مختلف نظریات پیش کرتا ہے جس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو خودی کا شدت سے انکار کرتی ہو (کلسیوں۲:۱۶۔۲۳) اور اس میں گناہ کی پسندیدگی بھی شامل ہے (رومیوں۱:۳۲؛ مکاشفہ۲:۲۴)۔شیطان ہر اُس کاوش کو بروئے کار لائے گا جسکے ذریعے وہ کسی شخص کو بادشاہی میں داخل ہونے سے روک سکے (کلسیوں۱:۱۳،۱۔یوحنا۲:۱۵۔۱۷)۔

جب کوئی مسیحی یسوع مسیح کو قبول کرتا ہے تو وہ شیطان کے اُس منصوبے پر غالب آتا ہے جو اُس نے قائم کیا تھا (۱۔یوحنا۵:۴۔۵)۔شیطان ایمانداروں کو چھوڑ نہیں دیتا۔وہ ''چور'' کی طرح چرانے، ہلاک اور برباد کرنے والے کے طور پر آتا ہے (یوحنا۱۰:۱۰) کیونکہ بنی نوع انسان سے اُسے سخت نفرت ہے (زبور۶۹:۱۔۴،متی۱۰:۲۲)۔

بنیادی چیز جسے وہ تباہ کرنا چاہتا ہے وہ مسیحی گواہی ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسرے لوگ متاثر ہو کر خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہو جائیں۔وہ ایماندار کو دنیاوی چیزوں اور عیش وعشرت سے لالچ دیتا ہے (۱۔تھسلنیکیوں۳:۵،۱۔یوحنا۲:۱۵۔۱۷)۔وہ ایمانداروں کو اس طرح بھی آزماتا ہے کہ وہ اپنی خود غرضی کے گناہ کو دوسروں سے چھپائیں (اعمال۵:۱۔۳) اور یقیناً اُنہیں غیر اخلاقی کام کرنے پر اُکساتا ہے (۱۔کرنتھیوں۷:۵)۔

شیطان ''**گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے**'' (۱۔پطرس۵:۸)۔اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ڈھونڈتا ہے کہ کسی کو شکار کرے اور اُسے آزمائشوں میں پھنسائے تاکہ بھائیوں پر الزام لگا سکے (مکاشفہ۱۲:۱۰)۔جہاں تک اُسکو اجازت ہے وہ اپنا پورا زور لگائے گا کہ ایماندار یسوع کا شاگرد ہونے سے انکار کر دے (لوقا۲۲:۳۱)۔

ایماندار کو اِس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ شیطان اپنی فطرت میں جھوٹا ہے (یوحنا۸:۴۴)، اُس میں سچائی نہیں ہے۔وہ کسی بھی شخص یا چیز کو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔

و۔ شیطان کے فرشتے:

وہ فرشتے جنھوں نے شیطان کے ساتھ خدا کی مخالفت کرنے کا انتخاب کیا وہ شیطان کے فرشتے ہیں اور یہ کل فرشتوں کا ایک تہائی ہیں (مکاشفہ۱۲:۴)۔اِن فرشتوں کو ''بدروحیں'' یا ''ناپاک روحیں'' کہا گیا ہے۔یہ شیطان کی بغاوت میں حصّہ دار تھے وہ اُن کا سردار ہے (متی۱۲:۲۴)۔عبرانی کے جس لفظ کا ترجمہ ''بدروح'' سے کیا گیا ہے اس سے مراد گھٹیا غیر ایماندار شخصیت ہے۔''ناپاک روح'' سے مراد ایسی روح ہے جو بری اور گناہ کرنے میں شامل ہو۔جیسا کہ ہم پہلے ہی بات کر چکے ہیں کہ شیطان کی حکومت میں اُن کے مختلف عہدے ہیں۔بدروحیں جسمانی طور پر بہت طاقتور ہیں (مرقس۵:۳،اعمال۱۹:۱۶) لہٰذا وہ اپنے کئی کام طاقت کے بل بوتے پر انجام دے سکتی ہیں۔

شیطان کے فرشتے ذی شعور ہیں جسکا اندازہ ہمیں اس بات سے ہوتا ہے کہ اُنھوں نے یسوع کو پہچانا (مرقس۱:۲۴) اور اُنہیں اپنے انجام کا پتہ ہے (متی۸:۲۹) اور وہ اپنی ''تعلیم'' پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں (۱۔تیمتھیس۴:۱۔۳)۔اُنہیں نجات کے منصوبہ کا علم تو ہے لیکن وہ اُسے قبول نہیں کر سکتے (یعقوب۲:۱۹)۔

شیطانی فرشتوں کے کام میں ہر وہ چیز شامل ہے جس سے خدا کی مخالفت ہو۔وہ اُس کے دیئے گئے مکاشفہ کو بدل سکتے ہیں یا وہ خدا سے اچھی لے سکتے ہیں کیونکہ وہ حقیقی اچھائی کا منبع ہے۔

خدا کی مخالفت شیطان کے فرشتوں کا ایک واضح وصف ہے (اعمال۱۶:۱۶)۔بت پرستی اُس وقت ہوتی ہے جب کوئی کسی چیز یا شخص کو اپنے اور زندہ خدا کے درمیان لے آتا ہے۔بت لکڑی یا پتھر کا ہو سکتا ہے یا کوئی حقیقی انسان ہو سکتا ہے جسکی پرستش کی جائے جیسا کہ ہم مخالفِ مسیح کے معاملہ میں دیکھتے ہیں (مکاشفہ۱۳:۱۵)۔بنی نوع انسان اپنے

شعور کی پرستش کر سکتے ہیں (یوحنا ۵:۳۹۔۴۰)۔ بدروحیں خدا کے علاوہ کسی بھی چیز کی پرستش پر بنی نوع انسان کو اُکسا سکتی ہیں۔

بدروحیں جھوٹے مذاہب کو بھی بڑھاوا دیتی ہیں۔ جھوٹا مذہب ایسا اعتقاد ہے جس میں بے وقعت نجات دہندہ (۱۔ یوحنا ۴:۱۔۴)، کاموں کے ذریعے نجات (۱۔ تیمتھیس ۴: ۳۔۴ موازنہ کریں افسیوں ۲:۸۔۹)) یا بدی کے کام کرنے کے لئے آزادی درکار ہوتی ہے اور اُس میں برائی کو اچھائی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے (مکاشفہ ۲:۲۰۔۲۴، بموازنہ کریں گلتیوں ۵:۱۳، رومیوں ۶:۱)۔

بدروحیں انسانوں پر جسمانی اور دماغی بیماریاں لاسکتی ہیں (متی ۹:۳۳، مرقس ۵:۴۔۵) لیکن اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تمام جسمانی بیماریاں بدروحوں ہی کی وجہ سے ہوتی ہیں کیونکہ بائبل طبعی بیماری اور شیطان کی طرف سے بیماری میں فرق کرتی ہے (متی ۴:۲۴، مرقس ۱:۳۲، ۳۴، لوقا ۷:۲۱، ۹:۱)۔

بدروحیں آدمیوں اور جانوروں پر قابض بھی ہوسکتی ہیں (لوقا ۸:۳۲۔۳۳)۔ ''قبضہ'' سے مراد کسی شخص پر جسمانی کنٹرول حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ ہمیں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ **''جو تم ہے (روح القدس) وہ اُس سے بڑا ہے جو دنیا میں ہے''** (۱۔ یوحنا ۴:۴)، اس لئے یہ ناممکن ہے کہ کسی ایماندار پر بدروحوں کا قبضہ ہو۔ ایسا ہوسکتا ہے کہ ایماندار بدروحیں کے اتنا زیرِ اثر ہو کہ اُسکی حرکات سے ایسا لگے کہ وہ بدروحوں کے قبضہ میں ہے۔ جو لوگ بدروحوں کے زیرِ اثر ہوں وہ بہت شور برپا کر سکتے ہیں (لوقا ۸:۲۸۔۳۱) لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کے طور پر بھی پیش کر سکتا ہے (۲۔ کرنتھیوں ۱۱:۱۳۔۱۵)۔ اسکا فیصلہ ہم اِس بات سے کر سکتے ہیں کہ آیا وہ رُوح یسوع مسیح کے بارے میں کوئی ایسی بات تو نہیں بتا رہی جو کلامِ مقدس کے منافی ہے (۱۔ یوحنا ۴:۱۔۴)۔

یہ ضروری ہے کہ ہم شیطان کے حربوں سے واقف ہوں جو وہ لوگوں کو پچھاڑ کھانے کے لیے استعمال کرتا ہے (۲۔ کرنتھیوں ۲:۱۱)۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارے سامنے شہرت، دولت، طاقت، پیسہ اور عیش وعشرت کو رکھے۔ اسکا سب سے عام حربہ یہ ہے کہ وہ ایماندار کو وہی کچھ دیتا ہے جو کہ خدا نے اُس ایماندار کو پہلے ہی سے دیا ہو۔ خدا نے ایماندار کو ''شہرت'' دی ہے کیونکہ وہ خدا کے بیٹے بیٹیاں ہیں (۱۔ یوحنا ۳:۱)۔ اُس نے اُنہیں دولت دی ہے کیونکہ اُس نے اُن کو ابدی زندگی اور نئے یروشلیم کی شہریت دی ہے (افسیوں ۲:۱۹۔۲۰)۔ اُس نے اُن کو ''قوت'' دی ہے کیونکہ وہ اب خدا کے ساتھ ایک ہیں (رومیوں ۸:۱۔۲)۔ اُس نے اُن کو ایک ''نیا لطف'' دیا ہے یعنی اُس نے اُنہیں **''اطمینان بخشا ہے جو دلوں اور خیالوں کو مسیح میں محفوظ رکھتا ہے''** (فلپیوں ۴:۷)۔

جب ہم شیطان کے بارے میں سیکھتے ہیں تو ہمیں بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم خدا کے منصوبے سے زیادہ شیطان کے منصوبے کا مطالعہ کرنے میں لگے رہیں کیونکہ اس میں بھی شیطان کی کامیابی مضمر ہے۔ شیطان ہزاروں سالوں سے اپنے منصوبوں پر کام کر رہا ہے اس لئے اُس نے خدا کی مخالفت کے بے شمار طریقے اور منصوبے ایجاد کر رکھے ہیں۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ آپ کو حقیقی چیز کا بخوبی علم ہو تو پھر آپ شیطان کے منصوبوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

اگر ہم شیطان کے منصوبوں کا علم نہ ہو تو ہم خدا اور شیطان کے درمیان جاری جنگ میں متاثر ہو سکتے ہیں۔ پولس رسول نے ہمیں بڑے واضح الفاظ میں متنبہ کیا ہے:

''کیونکہ ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ اس واسطے تم خدا کے سب ہتھیار باندھ لو تا کہ بُرے دن میں مقابلہ کر سکو اور سب کاموں کو انجام دیکر قائم رہ سکو'' (افسیوں ۶:۱۲۔۱۳)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چھٹا باب، حصہ 2

1۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں اور بتائیں کہ فرشتوں میں کون کون سی خصوصیات پائی جاتی ہیں:

ا۔ 1۔پطرس 12:1 ب۔ لوقا 13:2

ج۔ یہوداہ 6

2۔ لوقا 4:24 پڑھیں۔ کیا فرشتے انسانوں کی صورت لے سکتے ہیں؟

3۔ عبرانیوں 2:6-7 پڑھیں۔ کیا بنی نوع انسان اس وقت اعلیٰ یا کمتر مخلوق ہے؟

4۔ زبور 148:2-5 پڑھیں۔ فرشتوں کو کس نے بنایا؟

5۔ لوقا 20:35 پڑھیں۔ کیا انکی اولاد ہوتی ہے؟

6۔ افسیوں 6:12 پڑھیں۔ کیا ابلیس کے فرشتوں میں درجہ بندیاں پائی جاتی ہیں؟

7۔ مکاشفہ 12:7 پڑھیں۔ کونسا فرشتہ خدا کے لشکروں کا سردار ہے؟

8۔ کلامِ مقدس میں کس قسم کے فرشتہ کا بار بار ذکر کیا گیا ہے، کروبی یا سرافیم؟

9۔ عبرانیوں 1:14 پڑھیں۔ فرشتوں کا بنیادی کردار کیا ہے؟

10۔ مکاشفہ 12:7-9 پڑھیں۔ ابلیس کون ہے؟

11۔ متی 25:41 پڑھیں۔ ابلیس کا آخری انجام کیا ہے؟

12۔ یسعیاہ 14:12-14 پڑھیں۔ ابلیس کے اصل گناہ میں کونسی چیز شامل تھی؟

13۔ ابلیس کے نام کا کیا مطلب ہے؟

14۔ شیطان کے نام کا کیا مطلب ہے؟

15۔ اس کے سانپ کے طور پر بیان کئے جانے کا کیا مطلب ہے؟

16۔ 2۔کرنتھیوں 11:13-15 پڑھیں۔ ابلیس اور اس کے کارکن دھوکہ دینے کیلئے کیا کرتے ہیں؟

17۔ 2۔کرنتھیوں 4:4 پڑھیں۔ ابلیس اور اس کی افواج کیا کام پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟

18۔ ابلیس کے فرشتوں کے دو بڑے القاب کیا ہیں؟

19۔ 1۔یوحنا 4:1-4 پڑھیں۔ کسی روح کے سچے یا جھوٹے ہونے کا تعین کرنے کیلئے سب سے اہم پہلو کیا ہے؟

20۔ افسیوں 6:12-13 پڑھیں۔ ایماندار کی حقیقی جنگ کس کے خلاف ہے؟

انسان (علم الانسان)

الف۔ انسان کی تخلیق:

انسان کی تخلیق کا منصوبہ خدا باپ، خدا بیٹے اور خدا روح القدس (جو کہ سب بطور ایک خدا ظاہر کیئے گئے ہیں) نے بنایا تھا۔ یہ منصوبہ اس آیت میں درج ہے جو کہتی ہے، **"آؤ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں"** (پیدائش ۱:۲۶)۔ خدائے ثالوث کے تینوں اقانیم انسان کی تخلیق میں شامل تھے۔

منصوبہ میں یہ شامل تھا کہ انسان کو خدا کی "شبیہ" پر اور خدا کی "مانند" بنایا جائے۔ "شبیہ" کے لئے دو الفاظ عبرانی زبان میں "تسلم" (TSELEM) اور یونانی زبان میں "ایکون" (EIKON) آئے ہیں جن کا بنیادی مطلب انسان کا مادی حصّہ ہے۔ لفظ "مانند" کے لئے عبرانی اور یونانی زبان میں آنے والے دو الفاظ بالترتیب "دیموتھ" (DEMUTH) اور "ہوموآئیوسس" (HOMOIOSIS) ہیں جو کہ بنیادی طور پر انسان کے غیر مادی حصّہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مادی اور غیر مادی کی اصطلاحات بڑی عام سی ہیں اور اُنہیں انتہائی پابندی کے ساتھ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا کا منصوبہ یہ تھا کہ انسان کو مکمل یعنی مادی بھی اور غیر مادی بھی بنایا جائے۔ انسان کو زندہ، ذہین، اخلاقی اور خدا کی مانند، خدا ہوتے ہوئے نہیں، فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھنے والا ہونا تھا۔ اس طرح اُسے خدا کے ساتھ رفاقت رکھنے کی صلاحیت کا حامل ہونا تھا۔

خداوند خدا نے خود پہلے انسان یعنی آدم کو بنایا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ **"خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا"** (پیدائش ۲:۷)۔ "جیتی جان" یعنی حرکت کرنے والا، وجود میں لفظ "جان یا وجود" کے لئے عبرانی لفظ "نیفیش" (NEPHESH) بمعنی "جان" استعمال ہوا ہے۔ خدا نے انسان کے مادی حصّہ کو مادی چیز سے بنایا جسے وہ پہلے ہی وجود میں لا چکا تھا یعنی زمین کی مٹی کو۔ اُس نے انسان کی روح کو (انسان کا وہ حصّہ جو مادی نہیں ہے) کسی چیز سے نہیں بنایا (پیدائش ۱:۲۷)۔ پھر اُس نے دونوں کو ملا کر ایک وجود بنایا جسے "انسان" کے طور پر جانا گیا۔

طالب علم کو یہ بات رکھنی چاہیئے کہ آدم ایک بے مثال تخلیق تھا۔ وہ عام انسانوں کی طرح پیدا نہیں ہوا تھا۔ وہ ایک بالغ مرد کے طور پر بنایا گیا تھا جو عقلی طریقہ سے وجود میں آیا تھا۔ خدا نے اُسے باغ میں رکھا اور اُسے تمام جانوروں کے نام رکھنے کو کہا (پیدائش ۲:۸،۱۹)۔

خدا نے کہا کہ **"آدم (انسان) کا اکیلا رہنا اچھا نہیں"** (پیدائش ۲:۱۸)، پس خدا نے فیصلہ کیا کہ وہ آدم کے لئے ایک مددگار بنائے جو اُس کی تکمیل کرے گا۔ وہ مددگار "ناری" کہلائے گی کیونکہ وہ الٰہی جراحت کے ذریعے "نر" سے نکالی گئی ہے (پیدائش ۲:۱۸۔۲۳) اور اس کا نام "حوا" ہوگا یعنی **"تمام زندوں کی ماں"** (پیدائش ۳:۲۰)۔ یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے عورت کو بنایا یعنی اُس نے وجود رکھنے والی مادی چیز (آدم کی "پسلی") کو استعمال کیا، اُسے عورت کے جسم کی صورت میں ڈھالا اور اُسے زندگی دی (پیدائش ۲:۲۱۔۲۳)۔ مرد اور عورت دونوں ہی براہِ راست، خاص اور فوری تخلیق کا نتیجہ تھے۔ وہ کسی پست مخلوق کے ارتقائی عمل کے ذریعے وجود میں نہیں آئے تھے۔

خدا نے جانوروں کو بھی **"زمین کی مٹی سے"** بنایا اور اُنہیں زندگی دی (پیدائش ۲:۱۹)۔ جانوروں کے بارے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ **"خدا کی شبیہ پر بنائے گئے"**۔ اس میں شک نہیں کہ اُن میں زندگی نہیں، زندگی ہے اور کسی حد تک سمجھ بھی لیکن وہ اخلاقی فیصلے (درست اور غلط کے درمیان فرق رکھنے) کرنے سے عاری ہیں۔ وہ زندہ ہیں لیکن کسی چیز کے متعلق دلائل دینے کی صلاحیت سے خالی ہیں (۲۔پطرس ۲:۱۲، یہوداہ ۱:۱۰)۔

ب۔ انسان کا گرنا:

مرد اور عورت (آدم اور حوا) جنہیں خدا نے بنایا تھا باغِ عدن میں رہتے تھے (پیدائش ۲:۱۰،۱۵)۔ انسان کے ذمہ یہ کام تھا کہ وہ باغ میں کھیتی باڑی کرے اور اُس کی نگہبانی

کرے (پیدائش ۲:۱۵)۔خدا نے انسان کو بتا دیا تھا کہ وہ ''**نیک و بد کی پہچان کے درخت**'' کے علاوہ جو کہ باغ کے درمیان میں زندگی کے درخت کے پاس لگایا گیا تھا باغ کے ہر درخت کا پھل کھا سکتا تھا (پیدائش ۲:۹)۔آدم کو (حوا کو بنانے سے پہلے) خبردار کر دیا گیا تھا کہ اگر اُس نے نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے کھایا تو وہ ''یقیناً مرے گا'' (پیدائش ۲:۱۷)،اس بات کی بھی نشاندہی کر دی گئی تھی کہ خدا کے کلام کے خلاف سرکشی کی سزا اُس کے جسم اور اُسکی روح دونوں پر اثر انداز ہوگی (عبرانی متن میں اس بات ''مرنا'' کو دہرایا گیا ہے، یہاں لفظی طور پر لکھا ہے مرنا ''تو مرے گا'')۔

''سانپ'' (جسے مکاشفہ ۱۲:۹ میں شیطان کہا گیا ہے) اس قابل تھا کہ عورت کے ذریعے مرد تک رسائی حاصل کرے۔اُس نے حوا کو دھوکہ دیا (۲۔کرنتھیوں ۱۱:۳، ۱۔تیمتھیس ۲:۱۴) تا کہ وہ ممنوعہ پھل کھائے۔پھر حوا نے آدم کو وہ پھل دیا اور اُس نے بھی خدا کے حکم کی نافرمانی کی (پیدائش ۳:۶)۔

آئیں ہم ان واقعات کا زیادہ تفصیل کے ساتھ تجزیہ کریں جو بنی نوع انسان کی گراوٹ کا باعث بنے۔اس بات پر غور کریں کہ سانپ اُس وقت عورت کے پاس آیا جب وہ مرد کے ساتھ نہیں تھی۔مرد باغ میں صاحبِ اختیار تھا کیونکہ اُس کے سپرد اُسکی ''نگہبانی'' کی گئی تھی (پیدائش ۲:۱۵)۔مرد اور عورت دونوں کو بتا دیا گیا تھا کہ وہ اس خاص درخت کا پھل نہ کھائیں (پیدائش ۳:۱)۔سانپ اُس کے پیچھے گیا جس کے بارے اُس نے گمان کیا کہ اُسے جال میں پھنسانا نسبتاً آسان ہوگا۔

شیطان نے گفتگو کا آغاز ایک سوال سے کیا اور یہ سوال اس کے بالکل برعکس تھا جسکی بابت خدا نے حکم دیا تھا۔سانپ نے پوچھا کیا خدا نے تمہیں باغ کے ہر درخت کا پھل کھانے سے منع کیا ہے (پیدائش ۳:۱)۔یہ سوال دراصل بالکل بے معنی تھا کیونکہ اگر وہ باغ کے اندر موجود پھل نہ کھا سکتے تو اُنہیں اس باغ کو چھوڑنا پڑتا تا کہ وہ اپنے لئے خوراک حاصل کر سکیں۔سوال نے خدا کی نیکی پر مکارانہ حملہ کیا۔سوال اس طرح سے بھی گھڑا گیا تھا تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ عورت کو کیا کچھ معلوم ہے اور وہ خدا کے حکم کے بارے کس حد تک سنجیدہ ہے۔

سانپ کے سوال پر عورت کا ردِعمل کافی واضح ہے (پیدائش ۳:۲۔۳)۔وہ سانپ کے بیان کو درست کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اُسے جواب دیتی ہے۔ایک مسئلہ ضرور ہے کہ اُس نے وہ الفاظ استعمال کئے جو خدا کے حکم کا حصّہ نہیں تھے،اس طرح وہ خدا کے حکم پر کچھ بڑھاتی ہے۔وہ ان الفاظ کا اضافہ کرتی ہے،''اُنہیں مت چھونا''۔کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہوسکتا ہے آدم نے خدا کا حکم حوا کو پہنچاتے وقت ان الفاظ کا اضافہ کیا ہو۔اضافہ آدم نے کیا ہو یا حوا نے،نتائج بہر حال ایک ہی ہیں کہ اُنہوں نے خدا کے کلام پر کچھ بڑھانا شروع کر دیا اور اس طرح کلام کے کافی ہونے پر سوال اُٹھائے۔شیطان نے اسی اضافہ کو پکڑ لیا اور خدا کی طرف سے صادر کردہ سزا (پیدائش ۳:۴) اور اُس کے مقاصد (پیدائش ۳:۵) کو براہِ راست چیلنج کر دیا۔اُس نے ''نیک و بد کی پہچان'' کو گویا ایسی چیز بنا کر پیش کیا جسے خدا اپنے پاس ہی رکھنا چاہتا ہے اور جس کا جاننا اُن کے لئے فائدہ مند ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اس ''نیکی یا اچھائی'' کو پہلے ہی بیان کر دیا گیا ہے جو کہ خدا کرتا ہے (پیدائش ۱:۴،۱۰،۱۲،۱۸،۲۱،۲۵،۳۱؛ ۲:۹،۱۲)۔ایسی ''اچھائی'' جس کی بابت جاننا ضروری نہیں اُس میں ضرور ایسی چیزیں شامل ہیں جن میں خدا کوئی حصہ نہیں لیتا لیکن وہ اپنی دانست میں دوسروں کے لئے نقصان دہ نہیں۔مثال کے طور پر،ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص کسی پیاسے کو اس خیال سے پینے کے لئے پانی دے کہ لوگ اس بارے جانیں کہ وہ کتنا مدد کرنے والا ہے بجائے اس کے کہ وہ اس پیاسے کو اس لئے پینے کے واسطے پانی دے کہ یہ خدا کی خواہش ہے (مرقس ۹:۴۱)۔یہ ''نیکی یا اچھائی'' کا ایک عمل ہے جس میں خدا کا کوئی حصّہ نہیں۔جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ شیطان کی یہ خواہش ہے کہ وہ دنیا میں ایسا نظام بنائے کہ خدا کی اُس میں کوئی حیثیت نہ رہے۔

سانپ نے عورت کی بینائی کی حس اور اُس کی عقل کو اُبھارا (پیدائش ۳:۶)۔اس نکتہ پر عورت ایمان پر چلنے سے رک گئی۔اُس نے خدا پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا اور خود پر بھروسہ کرنا شروع کر دیا۔شیطان نے اُسے بتایا کہ وہ بھی اتنی ہی عقلمند ہوسکتی ہے جتنا کہ خدا ہے (پیدائش ۳:۵)۔اگر وہ اتنی عقلمند یا ذہین ہوسکتی جتنا کہ خدا ہے تو وہ اپنی زندگی کے لئے خدا پر بھروسہ نہ کرتی اور اپنے لئے خود ہی قواعد وضوابط بنا لیتی۔شیطان دراصل اُسے خدائی کی پیشکش کر رہا تھا جسے کہ وہ خود حاصل کرنے کا زبردست خواہشمند تھا (یسعیاہ ۱۴:۱۲۔۱۴)۔ہم جانتے ہیں کہ ''**بغیر ایمان کے اُسکو پسند آنا ناممکن ہے**'' (عبرانیوں ۱۱:۶)۔عورت نے جب ممنوعہ پھل کھایا تو اُس نے خدا پر بھروسہ نہ کیا۔شیطان نے اس

بات پر ایمان رکھنے میں اُسے دھوکہ دیا تھا کہ خدا واقعی بھلا ہے اور یہ کہ اُسے خدا کی ضرورت نہیں۔ اُس نے سوچا کہ وہ ایمان کے بغیر ہی زندگی سے لطف اندوز ہونے کے قابل ہوگی (۲۔کرنتھیوں ۱۱: ۳)۔ پس اُس نے پھل کھالیا۔

کتابِ مقدس میں یہ لکھا ہے **"اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اُس نے کھایا"** (پیدائش ۳: ۶)۔ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ آدم کے پھل کھانے سے پہلے اُن کی آپس میں کیا بات چیت ہوئی۔ نہ ہی ہمیں آدم کے خیالات کے بارے کچھ بتایا گیا ہے سوائے اس کے کہ اُس نے سانپ سے دھوکا نہیں کھایا (ا۔تیمتھیس ۲: ۱۴)۔ آدم نے گناہ کرنے کا چناؤ ہوش و حواس میں کیا۔ کتابِ مقدس بڑی سادگی سے ہمیں بتاتی ہے "اور اُس نے کھایا" (پیدائش ۳: ۶)۔ ان دونوں نے گناہ کیا لیکن سزائیں مختلف ہوں گی۔

آدم اور حوا نے فوراً یہ محسوس کیا کہ اُنہوں نے خدا کے حکم کو توڑا ہے اور وہ ڈر گئے۔ اب وہ اپنے ننگے پن سے شرمانے لگے (پیدائش ۲: ۲۵ اور ۳: ۷ کا موازنہ کریں) اور اُنہوں نے شرم کے مسئلہ سے خود نپٹنے کے لئے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے آپ کو ڈھانپنے کی کوشش کی (پیدائش ۳: ۷)۔ اس کو بعد اُنہوں نے خدا سے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی (پیدائش ۳: ۸)۔ یہ اپنے آپ کو بچانے کی انسان کی پہلی کوشش ہے۔

ج۔ انسان کے گناہ میں گرنے کی سزائیں:

سانپ سزا پانے والا پہلا کردار تھا۔ وہ اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا (پیدائش ۳: ۱۴)۔ سانپ شیطان نہیں تھا لیکن شیطان سانپ میں تھا (شیطان بذاتِ خود زمین پر گھومنے پھرنے کے لائق تھا [ایوب ۱: ۶، ۲: ۱] وہ بھائیوں پر الزام لگانے کے لئے آسمان پر جانے کے قابل بھی تھا [مکاشفہ ۱۲: ۱۰])۔ سانپ جسے شیطان نے اپنا آلہِ کار بنا کر استعمال کیا اُس پر لعنت کی گئی کہ وہ زمین پر ایک خوفزدہ کرنے والا اور ایک قابلِ نفرت جانور بن کر وقت گزارے (پیدائش ۳: ۱۴)۔

چونکہ شیطان ہی سانپ کو بولنے کی طاقت دینے والا تھا، اسلئے اُسے بھی سزا ملی۔ اُسکے اور "عورت کی نسل" کے درمیان عداوت جاری رہے گی (پیدائش ۳: ۱۵)۔ یہ دراصل مسیح کے متعلق پیدائش کی کتاب میں پہلا حوالہ ہے۔ یہ حوالہ اُسکی (مسیح کی) خاص نوعیت کی پیدائش پر بحث کرتا ہے کیونکہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ "نسل" مرد سے چلتی ہے (پیدائش ۱۲: ۷، ۲۲: ۱۷، ۱۸)۔ مسیح کنواری سے پیدا ہوگا، یہ بات واضح طور پر کتابِ مقدس میں بعد میں پیش کی گئی (یسعیاہ ۷: ۱۴)۔ یہی وہ نبوت ہے جس کے گرد مسیح کے متعلق باقی تمام نبوتیں (پیشین گوئیاں) گھومتی ہیں (مکاشفہ ۱۲: ۴۔۵)۔ سانپ مسیح کی ایڑی پر کاٹے گا (جو دراصل صلیب کی ایک تصویر ہے) لیکن مسیح سانپ کے سر کو کچلے گا (جو مسیح کی فتحمندی کی نشاندہی ہے)۔

گناہ کی ابتدائی سزا جرم کا احساس ("ننگے پن پر شرمانا" پیدائش ۳: ۷) اور رفاقت کا کھودینا ("اپنے آپ کو چھپایا" پیدائش ۳: ۸) تھا۔

عورت سے یہ وعدہ کیا گیا **"تیرے دردِزہ کو بڑھاؤں گا"** (پیدائش ۳: ۱۶) اور یہ کہ وہ اپنے شوہر پر حکومت کرنے کی خواہش رکھے گی اور یہ کہ اُس کا شوہر اُس پر حکومت کرے گا۔ یہ دراصل وہی امتحان ہے جس کا سامنا حوا نے کیا جب وہ (پھل کے ساتھ) اپنے شوہر کی راہنمائی کرنا چاہتی تھی لیکن یہ خواہش نہ کی کہ وہ اُسے کسی طرح روکتا۔

تب خداوند نے عورت کے خلاف آدم کے الزامات کا جواب دیا (پیدائش ۳: ۱۷)۔ یہ بات واضح ہے کہ آدم کو اُسکی (عورت کی) بات نہیں سننی چاہئے تھی۔ جو شخص اس آیت کو پورے طور پر نہیں سمجھتا ہو سکتا ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اُسے کبھی بھی اپنی بیوی کی بات نہیں سننی چاہیئے۔ یہ سمجھ اس آیت کا غلط اطلاق ہے کیونکہ خدا نے ابرہام سے ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ وہ اپنی بیوی سارہ کی بات سنے (پیدائش ۲۱: ۱۲)۔ کسی کی باتوں کو قبول کرنے کا معیار ہمیشہ اس بات کی بنیاد پر ہونا چاہئے جو خدا نے کہا ہے۔ آدم کے گناہ کی بنیاد اپنی بیوی کی بات سننا نہ تھا بلکہ ممنوعہ پھل کو کھانے کے متعلق اُس کے اپنے فیصلہ پر تھا۔ آدم پر لعنت میں یہ شامل تھا کہ کھانے کے لئے اُسے سخت مشقت کرنا ہوگی (پیدائش ۳: ۱۷۔۱۹)۔

ممنوعہ پھل کھانے کے بارے حقیقی سزا فراموش نہیں کی گئی تھی۔ جب آدم نے گناہ کیا تو وہ روحانی اعتبار سے مرگیا کیونکہ اُس نے خدا کے ساتھ رفاقت گنوادی۔ اُسکی جسمانی موت تو ۹۳۰ سال بعد واقع ہوئی (پیدائش ۵: ۵)۔ خدا نے آدم اور حوا پر فضل کیا اور اُنہیں جانور کی کھال (چمڑے) کے کرتے پہنائے (پیدائش ۳: ۲۱)۔ جانور کی کھال حاصل کرنے کے لئے کسی معصوم جانور کو بطور قربانی جان سے مارنے کی ضرورت تھی۔ یہ دراصل گناہ کی قیمت ادا کرنے کے لئے قربانی کی ضرورت کی ایک تصویر ہے جس کی

تکمیل مسیح میں ہونا تھی (عبرانیوں ۱۰:۱۰،۱۲)۔

آدم اور حوا کو چمڑے کے کرتے پہنانے کے بعد خداوند نے اُنہیں باغِ عدن سے نکال دیا (پیدائش ۳:۲۲۔۲۴)۔ایسا ہونا ہی تھا ''**ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لیکر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔**''اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں کہ خدا نے ایسا کیوں کیا جب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ انسان اب گر چکا ہے اور یہ اچھا نہیں ہوگا کہ وہ اس گری ہوئی حالت میں لعنت کے تحت ہمیشہ تک جیتا رہے۔موت ایمانداروں کے لئے اچھی ہوگی کیونکہ وہ ایک نئے بدن کے ساتھ زندہ کئے جائیں گے، وہ بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کی طرح پاک اور کامل ہوں گے (ا۔یوحنا ۳:۲) اور وہ آسمان پر اُٹھا لئے جائیں گے جہاں زندگی کا درخت ہے اور کوئی لعنت نہیں (مکاشفہ ۲۲:۲۔۳)۔

د۔ انسان کی فطرت:

ا۔ بدن:

انسان کے ''بدن'' کا آغاز اُس وقت ہوا جب خدا نے آدم کو زمین کی مٹی سے اپنی شبیہ پر صورت بخشی (۱:۲۶) اور اُس کو بعد حوا کو آدم میں سے بنایا (پیدائش ۲:۷،۲۱)۔آدم اور حوا جنسی خواہش رکھتے تھے اور اُنہوں نے بچے پیدا کئے۔پہلے دو بچے قائن اور ہابل تھے (پیدائش ۴:۱،۲)۔باقی تمام نسلِ انسانی آدم اور حوا کے ذریعہ آئی۔حوا کے نام کا مطلب ہی درحقیقت ''**تمام زندوں کی ماں**'' ہے (پیدائش ۳:۲۰)۔

بدن انسان کا مادی حصّہ ہے۔یہ دیکھنے، چھونے، سننے، چکھنے اور سونگھنے کی حس رکھتا ہے۔ہم سب بدن کے مختلف حصوں مثلاً سر، ہاتھوں اور پاؤں سے بخوبی واقف ہیں۔اس بات کو جاننا ضروری ہے کہ ان سب اعضاء کے کام ایک سے نہیں۔ہم اپنے ہاتھوں پر نہیں چلتے اور نہ ہی پاؤں سے کھاتے ہیں۔ہمارے جسمانی بدن اس طرح بنائے گئے ہیں کہ ہمیں ہمارے روحانی بدن یعنی ''کلیسیا'' جو کہ ''مسیح کا بدن'' (رومیوں ۱۲:۴،۵) ہے کی بابت سکھایا جائے۔تمام ایماندار اس روحانی بدن کا حصّہ ہیں اور اس بدن میں سب کا ضروری لیکن فرق فرق کام ہے (ا۔کرنتھیوں ۱۲ اباب)۔

بدن خدا کا بنایا ہوا ایک ایسا زبردست عضویاتی نظام ہے اور اس لئے ہے کہ یہ انسان کے غیر مادی حصّہ کا مقدس (گھر) ہو۔خداوند نے ہمارے گناہوں کی خاطر اپنا بدن بطور قربانی کے پیش کیا (ا۔کرنتھیوں ۱۱:۲۴) اور باپ کے ساتھ ہمارا میل کروایا تا کہ ہم ''**مقدس، بے عیب اور بے الزام**'' (کلسیوں ۱:۲۱۔۲۲) بن سکیں۔خداوند نے اپنے بدن میں ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کی (ا۔پطرس ۲:۲۴)۔

اس طرح ''مسیح کی مانند'' ہوتے ہوئے (ا۔کرنتھیوں ۱۱:۱) ہمارا بدن بھی خداوند کے سامنے بطور زندہ قربانی پیش کرنے کے لئے ہے تا کہ وہ اُسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکے (رومیوں ۱۲:۱۔۲)۔مسیح کو ہمارے بدن کے ذریعے زندگی کے تمام شعبوں میں عزت پانا ہے حتیٰ کہ موت میں بھی (فلپیوں ۱:۲۰)۔

ہم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ہم اپنا حصّہ ادا کریں تا کہ اپنے بدنوں کو خدمت اور عبادت کے لئے تیار رکھیں (ا۔کرنتھیوں ۹:۲۷) یہ جانتے ہوئے کہ ایک دن اس بدن میں کئے گئے کاموں کے لئے ہم خداوند کے حضور جوابدہ ہوں گے (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۰)۔ہمیں اپنے بدن کے چھوٹے سے عضو یعنی زبان کی بھی (جو باتیں کرنے کا ذریعہ ہے) حفاظت کرنے کی از حد ضرورت ہے (یعقوب ۳:۲۔۵)۔ہمارے بدنوں کو اس بات کے لئے استعمال ہونا ہے کہ ہم اپنے گناہوں کی خاطر یسوع مسیح کی موت کے پیغام کو دوسروں تک لے کر جائیں تا کہ ہم زندگی پائیں (۲۔کرنتھیوں ۴:۱۰)۔

ایک دن یہ زمینی بدن ایک نئے بدن میں تبدیل ہوگا اور یہ نیا بدن موت کے تسلط سے آزاد ہوگا (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۴۰۔۴۴)۔یہ بدن یسوع مسیح کے جی اُٹھنے والے اور جلالی بدن کی مانند ہوگا (فلپیوں ۳:۲۰۔۲۱)۔یہ بدن ہمیں اس قابل بنائے گا کہ ہم خداوند یسوع مسیح کے ساتھ مکمل اور بھرپور رفاقت رکھ سکیں (۲۔کرنتھیوں ۵:۶۔۸)۔

۲۔ جان یا روح:

جان یا روح بنی نوع انسان کے غیر مادی حصّہ کا ایک جزو ہے۔اسے دیکھا، چھوا، سنا، چکھا یا سونگھا نہیں جا سکتا۔چونکہ انسانی جسم جان روح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا (پیدائش

۱۸:۳۵)۔اس کے لئے عبرانی لفظ ''**نیپ ہیش**''(NEPHESH)اور یونانی لفظ ''**پسوچے**''(PSUCHE)کو بہت دفعہ نہ صرف ''جان'' یا ''روح'' کے طور پر بلکہ ''زندگی'' یا ''شخص'' کے طور پر بھی ترجمہ کیا جاتا ہے۔

جب آدم تخلیق کیا گیا تو بائبل کہتی ہے ''**اور خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُسکے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا**'' (پیدائش ۲:۷، ا۔کرنتھیوں ۱۵:۴۵)۔ یہ بات اس مطالعہ کے دائرہ اختیار میں نہیں کہ ان تمام الفاظ کو اُن کے مختلف معنوں کے ساتھ دیکھا جائے جو زندگی کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ آئیں ہم سادگی سے اس بات پر ایمان رکھیں کہ خدا نے آدم اور حوا کی جانوں کو اپنے منہ کے دم سے بنایا اور یہ بھی کہ یہ نسلِ انسانی کے دوسرے ارکان کو دی جاتی ہیں (خروج ا:۵)۔ ''نیپ ہیش''(NEPHESH) جانوروں کی زندگی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے (پیدائش ا:۲۰، ۲۱، ۲۴، ۳۰؛ ۲:۱۹)۔

اس بات کا تعین کرنے کے لئے کہ روح بدن میں کیا کرتی ہے، اپنے مطالعہ کے دوران ہم یہ ضرور محسوس کریں گے کہ خدا میں روح ہے (متی ۱۲:۱۸، عبرانیوں ۱۰:۳۸) اور یہ کہ انسان اُس کی شبیہ پر تخلیق کیا گیا ہے (پیدائش ا:۲۶۔۲۷)۔

ہمیں یہ ضرور محسوس کرنا چاہئے کہ انسان کی روح میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ اخلاقی فیصلے (درست اور غلط میں چناؤ) کر سکے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روح میں ایسی جگہ ہے جہاں چناؤ کرنے سے پہلے مختلف باتوں کو سوچا یا سمجھا جاسکتا ہے۔ چناؤ کرنے کی صلاحیت کو انسانی مرضی کہا جاتا ہے۔ چونکہ روح میں ہی اخلاقی فیصلے کئے جاتے ہیں اس لئے ہمیں ضرور یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ روح کو گناہ سے چھٹکارا (زبور ۳۳:۱۸۔۱۹؛ اعمال ۲:۴۱؛ عبرانیوں ۱۰:۳۹؛ یعقوب ا:۲۱؛ ا۔پطرس ا:۸۔۹) اور گناہ سے شفا پانے (زبور ۴۱:۴) کی ضرورت ہے۔ یسوع نے کھوئے ہوئے انسان کو چھڑانے کے لئے نا صرف اپنا بدن دیا بلکہ اپنی جان بھی (متی ۲۰:۲۸؛ مرقس ۳:۴؛ یوحنا ۱۰:۱۱، ۱۵، ۱۷؛ ۱۵:۱۳) اور اس طرح ''**ہماری روحوں کا گلہ بان اور نگہبان**'' (ا۔پطرس ۲:۲۵) ٹھہرا۔ اگر بے اعتقادی کے باعث روح چھٹکارا نہیں پاتی تو یہ جہنم میں برباد کی جائے گی (متی ۱۰:۲۸؛ ۱۶:۲۶)۔

کچھ فیصلے جو بنی نوع انسان کو کرنے ہیں اُن میں خدا کو پیار کرنا (استثنا ۶:۵؛ ۱۰:۱۲۔۱۳؛ ۳۰:۶)، نیکی کر کے اپنے آپ کو خالق کے سپرد کرنا (ا۔پطرس ۴:۱۹) اور اپنی زندگیوں (روحوں) کو بھائیوں کے لئے قربان کرنا (ا۔یوحنا ۳:۱۶) شامل ہیں۔ انسان کی روح وہاں ہے جہاں غیر اخلاقی باتوں سے لڑائی ہے (ا۔پطرس ۲:۱۱) اور جہاں جھوٹے استاد روحانی طور پر بے قیام لوگوں کو پھنساتے ہیں (۲۔پطرس ۲:۱۲۔۱۴)۔

مزید یہ کہ وہ جگہ جہاں فیصلے کئے جاتے ہیں، روح یا جان ایسی جگہ بھی ہے جہاں سے جذبات آگے بڑھتے ہیں۔ جان ہمدرد (ایوب ۳۰:۲۵)، پریشان (۲۔سلاطین ۴:۲۷) ہوسکتی ہے، گہرے غم کا تجربہ کرسکتی ہے (زبور ۴۳:۵، یرمیاہ ۱۳:۱۷، متی ۲۶:۳۸)، چھد سکتی ہے (لوقا ۲:۳۵)، عذاب میں آسکتی ہے (رومیوں ۲:۹) اور نفرت کرسکتی ہے (۲۔سموئیل ۵:۸)۔ یہ محبت بھی کرسکتی ہے (غزل الغزلات ا:۷؛ ۳:ا۔۴)، خداوند کے نام کو سر بلند کرسکتی ہے (لوقا ا:۴۶) اور خوش ہوسکتی ہے (لوقا ۱۲:۱۹)۔

۳۔ انسانی روح:

روح کے لئے عبرانی زبان میں لفظ ''راچ''(RUACH) اور یونانی زبان میں ''نیما''(PNEUMA) ہے۔ کتابِ مقدس میں اس عنوان کا مطالعہ ایک مشکل بات ہے کیونکہ دونوں ہی الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں اور اُن کے معنی تیز ہوا یا آندھی، سانس، روح القدس، ناپاک روح اور انسانی روح کے ہوسکتے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ کہ یہ الفاظ کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں پیرے کا سیاق وسباق ہی کرسکتا ہے۔

انسانی روح انسانی زندگی کی قوت ہے اور یہ انسان کے اُس غیر مادی حصّہ کا ایک جزو ہے اور یہ خدا سے ہی نکلتی اور تشکیل پاتی ہے (واعظ ۱۲:۶۔۷، زکریاہ ۱۲:ا، عبرانیوں ۱۲:۹)، بالخصوص روح القدس (یوحنا ۳:۶، ۶:۶۳)۔ انسانی روح زندگی کے لئے ضروری ہے (لوقا ۸:۵۵، یعقوب ۲:۲۶)۔

تفسیر کے اُصولوں کے مطابق جنہیں ہم پہلے ہی سیکھ چکے ہیں ہم کچھ واضح پیرے لیں گے اور اُنہیں انسانی روح کے متعلق کچھ بنیادی حقائق کا تعین کرنے کے لئے استعمال کریں گے۔ جب ہم انسانی روح کی خوبیوں پر غور کریں گے تو ہم بہت جلد یہ دیکھیں گے کہ انسانی روح کی بہت سی خوبیاں، جان (ہمارے پچھلا عنوان) اور دل (ہمارا اگلا

عنوان) ایک جیسی ہوں گی۔ یہ بات ہمیں ضرور نوٹ کرنی چاہئے کہ خدا کا کلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انسانی روح، انسان کے دل اور جان سے مختلف ہے (عبرانیوں ۴:۱۲)۔ جب ہم انسانی روح سے متعلق آیات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے چار کام ہیں:

الف۔ معلومات وصول کرنا:

یہ وہ معلومات وصول کرتی ہے جو اُس کے سامنے آتی ہیں جیسے فضل (گلتیوں ۶:۱۸، فلیمون ۱:۲۵)، اخلاقی سچائی (ملاکی ۲:۱۵۔۱۶) اور مکاشفہ (افسیوں ۱:۱۶۔۱۷)۔ اُسے تحریک دی جاسکتی ہے (اعمال ۱۷:۱۶) اور اُبھارا (۱۔تواریخ ۵:۲۶، عزرا ۱:۱،۵) بھی جاسکتا ہے۔

ب۔ معلومات کا تجزیہ کرنا:

انسانی روح اُن معلومات کا تجزیہ بھی کرسکتی ہے جو یہ موصول کرتی ہے۔ یہ واقعات کو اپنے اندر رکھ سکتی (ایوب ۶:۴)، ہمارے خیالات کو جان سکتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۱)، غور وخوض کرسکتی ہے (زبور ۷۷:۶)، سمجھ سکتی ہے (ایوب ۲۰:۳، ۳۲:۸) اور جانچ پڑتال کے سلسلہ میں حکمت والی ہوسکتی (خروج ۲۸:۳، استثنا ۳۴:۹، افسیوں ۱:۱۶۔۱۷) ہے۔

ج۔ فیصلے کرنا:

معلومات وصول کرنے اور اس کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرسکتی ہے کہ اب کس قسم کا اقدام اُٹھانا ہے۔ یہ اس بات کا چناؤ کرسکتی ہے کہ روح القدس کے ذریعے راہنمائی حاصل کرے (اعمال ۲۰:۲۲۔۲۳)، اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتی رہے (زبور ۳۱:۵)، ایمان رکھے (۲۔کرنتھیوں ۴:۱۳۔۱۴)، فروتن اور شکستہ دل رہے (یسعیاہ ۵۷:۱۵، ۶۶:۲) یا خدا کے خلاف ہوجائے (ایوب ۱۵:۱۳) اور اُس کے ساتھ وفادار نہ رہے (زبور ۷۸:۸)۔

د۔ ردِعمل کا اظہار کرنا:

صورت حال جاننے، اس کا تجزیہ کرنے اور فیصلے کرنے کے بعد انسانی روح کئی طرح سے ردِعمل ظاہر کرسکتی ہے یہاں تک کہ گناہ کی صورت میں بھی۔

انسانی روح کو درج ذیل کئی طرح سے بیان کیا جاتا ہے:

☆غصّہ میں آسکتی ہے (قضاۃ ۸:۳، واعظ ۷:۹، ۱۰:۴)
☆بہت جلد غصہ میں آسکتی ہے (امثال ۱۴:۲۹)
☆ تلخ یا بے چین ہوسکتی ہے (ایوب ۷:۱۱)
☆متکبر ہوسکتی ہے (زبور ۷۶:۱۲، امثال ۱۶:۱۸، واعظ ۷:۸)
☆ شکستہ ہوسکتی ہے (زبور ۵۱:۱۷، امثال ۱۵:۱۳، ۱۷:۲۲، ۱۸:۱۴، یسعیاہ ۶۵:۱۴)
☆کم گو اور متین ہوسکتی ہے (امثال ۱۷:۲۷)
☆ مجبور کرسکتی ہے (ایوب ۳۲:۱۸)
☆کچلی جاسکتی ہے (زبور ۳۴:۱۸، امثال ۱۵:۴)
☆دھوکہ دینے والی ہوسکتی ہے (زبور ۳۲:۲)
☆اُسے خراب یا گندا کیا جاسکتا ہے (۲۔کرنتھیوں ۷:۱)
☆اُسے افسردہ کیا جاسکتا ہے (خروج ۶:۹)، نااُمیدی یا مایوسی ''روح کی تلخی یا بے چینی'' ہے۔
☆ قدر شناس یا ہمدرد ہوسکتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۵:۳۔۵، کلسیوں ۲:۵)
☆غلطی کرسکتی ہے (یسعیاہ ۲۹:۲۴)
☆خداوند کی حضوری کا تجربہ کرسکتی ہے (۲۔تیمتھیس ۴:۲۲)
☆اپنا اظہار کرسکتی ہے (امثال ۲۹:۱۱)
☆نڈھال اور غمزدہ ہوسکتی ہے (زبور ۷۷:۳، ۱۴۳:۷، یسعیاہ ۵۷:۱۶، ۶۱:۳، حزقی ایل ۲۱:۷)
☆انسان کے ساتھ وفادار ہوسکتی ہے (امثال ۱۱:۱۳، قابلِ بھروسہ ''وفادار روح'')

☆ پُر جوش ہوسکتی ہے (اعمال ۱۸:۲۵، رومیوں ۱۲:۱۰۔۱۱)
☆ نرم مزاج ہوسکتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۴:۲۱، گلتیوں ۶:۱، ۱۔پطرس ۳:۴)
☆ رنجیدہ ہوسکتی ہے (یسعیاہ ۵۴:۶)
☆ پاک ہوسکتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۷:۳۴)
☆ فروتن ہوسکتی ہے (امثال ۱۶:۱۹، ۲۹:۲۳)
☆ خدا کی مرضی میں رہ سکتی ہے (۱۔پطرس ۴:۶)
☆ اُسے پختہ بنایا جاسکتا ہے (عبرانیوں ۱۲:۲۳)
☆ رحم اور ترس سے بھر سکتی ہے (یوحنا ۱۱:۳۳)
☆ اُس پر ظلم ہوسکتا ہے (۱۔سیموئیل ۱:۱۵)
☆ یہ منصوبہ بنا سکتی ہے (اعمال ۱۹:۲۱)
☆ دُعا کر سکتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۱۴۔۱۶)
☆ یہ خاموش ہوسکتی ہے (۱۔پطرس ۳:۴)
☆ نئے سرے سے تازہ ہوسکتی ہے (۲۔کرنتھیوں ۷:۱۳)
☆ اُسے نیا بنایا جاسکتا ہے (افسیوں ۴:۲۱۔۲۴)
☆ اُسے بیدار کیا جاسکتا ہے (پیدائش ۴۵:۲۷، ۱۔سموئیل ۳۰:۱۲)
☆ یہ افسردہ ہوسکتی ہے (۱۔سلاطین ۲۱:۵)
☆ یہ خدمت کر سکتی ہے (رومیوں ۱:۹)
☆ آہ بھر سکتی ہے (مرقس ۸:۱۲)
☆ توانا ہوسکتی ہے (لوقا ۱:۸۰)
☆ سپرد کر سکتی ہے (عبرانیوں ۱۲:۹)
☆ بے وقوف ہوسکتی ہے (حزقی ایل ۱۳:۳)
☆ خداوند کو دی جاسکتی ہے (اعمال ۷:۵۹)
☆ سخت ہوسکتی ہے (استثنا ۲:۳۰)
☆ عزت پا سکتی ہے (۲۔کرنتھیوں ۱۲:۱۸)
☆ حاسد ہوسکتی ہے (گنتی ۵:۱۴)
☆ وفا شعار ہوسکتی ہے (گنتی ۱۴:۲۴)
☆ لوگوں کو تحریک دے سکتی ہے (خروج ۳۵:۲۱، امثال ۱۶:۲، مکاشفہ ۱۹:۱۰)
☆ اُسے نیا بنایا جاسکتا ہے (حزقی ایل ۱۱:۱۹، ۱۸:۳۱، ۳۶:۲۶)
☆ یہ نڈھال ہوسکتی ہے (زبور ۱۴۲:۳، ۱۴۳:۴)
☆ یہ غریب ہوسکتی ہے (متی ۵:۳)
☆ اُسے محفوظ کیا جاسکتا ہے (ایوب ۱۰:۱۲، ۱۔تھسلنیکیوں ۵:۲۳)
☆ نسلی خصوصیات کی حامل ہوسکتی ہے (یسعیاہ ۱۹:۳، یرمیاہ ۵۱:۱۱)
☆ خوش ہوسکتی ہے (لوقا ۱:۴۷)
☆ اُسے آرام کی ضرورت ہوسکتی ہے (۲۔کرنتھیوں ۲:۱۳)
☆ اُس پر حکمرانی کی جاسکتی ہے (امثال ۱۶:۳۲)
☆ یہ خداوند کی تلاش کر سکتی ہے (یسعیاہ ۲۶:۹)
☆ بیماری برداشت کر سکتی ہے (امثال ۱۸:۱۴)
☆ ثابت قدم رہ سکتی ہے (زبور ۵۱:۱۰)
☆ دوسروں کے ماتحت ہوسکتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۳۱۔۳۲)
☆ اُسکی تربیت کی جاسکتی ہے (۲۔تیمتھیس ۱:۷)
☆ مشکل میں پڑ سکتی ہے (پیدائش ۴۱:۸، ایوب ۲۱:۴، دانی ایل ۲:۱۔۳، یوحنا ۱۳:۱۸۔۲۱)
☆ بے قابو ہوسکتی ہے (امثال ۲۵:۲۸)
☆ دوسرے ایمانداروں کے ساتھ متفق ہوسکتی ہے (فلپیوں ۱:۲۷)
☆ رضامند ہوسکتی ہے (زبور ۵۱:۱۰۔۱۲)
☆ ہماری نجات کی تصدیق کر سکتی ہے (رومیوں ۸:۱۶)
☆ خداوند کے ساتھ اتفاق کر سکتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۶:۱۷)
☆ اُسے کمزور کیا جاسکتا ہے (یشوع ۲:۱۱، قضاۃ ۱۵:۱۹، ۱۔سلاطین ۱۰:۴۔۵)
☆ پرستش کر سکتی ہے (یوحنا ۴:۲۳)

۴۔ دل:

انسان کا ’’دل‘‘ وہ عنوان ہے جس کا ذکر بائبل مقدس میں لگا تار کیا گیا ہے۔ عبرانی لفظ ’’لیبھ‘‘ (LEBH) اور یونانی لفظ ’’کارڈیا‘‘ (KARDIA) اکٹھے تقریباً ایک ہزار دفعہ استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ الفاظ جسم کے اندر موجود عضّو جو چھوٹی بڑی نسوں کے ذریعے جسم کو خون پہنچاتا ہے (۲۔سموئیل ۱۸:۱۴،۲۔سلاطین ۹:۲۴) کے لئے بہت کم استعمال کئے گئے ہیں۔ اس کی بجائے یہ لفظ اکثر اوقات اندرونی انسان میں سرگرمی کے مرکز کی نشاندہی کرتا ہے۔

جب ہم مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں کہ لفظ ’’دل‘‘ بائبل مقدس میں کس طرح استعمال ہوا ہے تو اس کے چار معنی سامنے آتے ہیں:

الف۔ ذہانت کا مرکز:

دل کو ذہانت کے مرکز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں تجزیہ کرنے کی صلاحیت ہے (استثنا ۸:۵)، سراہنے (زبور ۱۱۹:۱۱) اور منصوبہ بندی کرنے (عبرانیوں ۴:۱۲) کی صلاحیت موجود ہے۔ دل بُرے خیالات اور بُرے اعمال کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے (متی ۱۵:۱۹۔۲۰)۔

ب۔ جذبات کا مرکز:

دل کو جذبات کے مرکز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ محبت کر سکتا ہے (استثنا ۶:۵)، خواہشات رکھتا ہے (زبور ۳۷:۴)، خوشی اور شادمانی کر سکتا ہے (زبور ۱۰۴:۱۵، یسعیاہ ۳۰:۲۹، کلسیوں ۳:۱۶)۔ دل مغموم یا رنجیدہ بھی ہو سکتا ہے (نحمیاہ ۲:۲، رومیوں ۹:۲)، اس میں کڑواہٹ بھی آ سکتی ہے (زبور ۷۳:۲۱) اور یہ اپنے آپ کو جھڑک بھی سکتا ہے (ایوب ۲۷:۶)۔

ج۔ ارادہ کی تبدیلی کا مرکز:

دل ارادہ کی تبدیلی کا مرکز ہے۔ یہ خدا کو تلاش کر سکتا ہے (استثنا ۴:۲۹)، تبدیل ہو سکتا ہے (خروج ۱۴:۵) یا خدا کی طرف سے سخت بھی ہو سکتا ہے (خروج ۸:۱۵، عبرانیوں ۴:۷)۔

د۔ روحانی زندگی کا مرکز:

دل روحانی زندگی کے مرکز کی جگہ پر ہے۔ خدا کا کلام کہتا ہے ’’دل سے انسان ایمان لاتا ہے اور اُس کے نتیجہ میں راستبازی حاصل کرتا ہے‘‘ (رومیوں ۱۰:۹۔۱۰)۔ ایماندار کے لئے دل بیٹے (۱۔پطرس ۳:۱۵، افسیوں ۳:۱۷) اور روح القدس کا مقدِس ہے (۲۔کرنتھیوں ۱:۲۲)۔

۵۔ ضمیر:

’’ضمیر‘‘ کا لفظ صرف نئے عہد نامہ میں آتا ہے۔ پرانے عہد نامہ میں ضمیر کے کاموں کی ترجمانی لفظ ’’دل‘‘ کرتا ہے (۱۔سموئیل ۲۴:۵، ایوب ۲۷:۶)۔ یونانی لفظ ’’سنیدیسس‘‘ (SUNEIDESIS) کا لفظی مطلب ہے ’’کے ساتھ جاننا‘‘ یا ’’اپنے پاس علم رکھنا‘‘۔ یہ کسی شخص کے درست اور غلط تصورات کو ظاہر کرتا ہے۔ ضمیر انسان کا وہ حصّہ ہے جو اُسے درست سکھائے یا بتائے گئے کام کو کرنے پر اُبھارتا ہے۔ ضمیر ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ درست اور غلط کیا ہے۔ کوئی شخص کسی غلط کام کو بھی ’’درست یا اچھا‘‘ سمجھ کر کر سکتا ہے کیونکہ اُسے اُس کے بارے غلط ہی بتایا گیا ہے۔

کسی غیر نجات یافتہ شخص کا ضمیر ممکن ہے اُسے صحیح راہنمائی فراہم کرے (یوحنا ۸:۹، رومیوں ۲:۱۵) اگر اُسے درست یا غلط کی بابت خدا کے معیار کے متعلق ٹھیک بتایا یا سکھایا گیا ہے۔ ضمیر ’’**گرم لوہے سے داغا**‘‘ جا سکتا ہے (۱۔تیمتھیس ۴:۲) جب کوئی شخص لگاتار خدا کے معیار کو رد کرتا چلا جائے۔ جب کوئی شخص خدا کے معیار کو رد کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اُس کا ضمیر ’’گناہ آلودہ‘‘ ہو جاتا ہے (ططس ۱:۱۵) لیکن ضمیر کو برائی سے پاک کیا جا سکتا ہے (عبرانیوں ۱۰:۲۲)۔

مسیحی کے ضمیر کو روح القدس کی قائل کرنے والی خدمت کے باعث اس پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ وہ ایسا کام کرے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں درست ہو۔ اُسے (ضمیر کو)

اُس پر (ایماندار پر) دباؤ ڈالنا چاہئے کہ وہ اس حکومت کے تابع رہے جس کے ماتحت وہ رہتا ہے (رومیوں ۱۳:۵)، اُسے غیر منصف مالک کی برداشت کرنی چاہئے (۱۔پطرس ۲:۱۹) اور کسی کمزور بھائی کے ضمیر کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے (۱۔کرنتھیوں ۸:۷، ۱۰، ۱۲)۔

۶۔ دماغ (ذہن):

''دماغ'' کے لئے یونانی لفظ ''نوس'' (NOUS) آیا ہے۔ دماغ وہ جگہ ہے جہاں تمام احساسات، جذبات اور ذہانت اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ چیزوں کا تجزیہ کیا جائے اور کسی نتیجہ پر پہنچا جائے۔ اس اصطلاح میں انسانی ذہن اور روح کی تمام سرگرمیاں شامل ہیں، پس یہ انسان کے مادی اور غیر مادی حصّوں کے ملنے کی جگہ ہے۔ ڈبلیو۔ ای۔ وائینز کہتے ہیں:

''دماغ'' وہ نشست ہے جس پر شعور یا احساس سے متعلق باتوں پر غور کیا جاتا ہے، یہ دریافت وعلم اور فہم وادراک کا وہ ادارہ ہے جس میں احساس، پرکھ اور تعین سبھی کچھ شامل ہے''۔ اس سے علاقہ یا تعلق رکھنے والے یونانی الفاظ ''ڈایانویا'' (DIANONIA) بمعنی ''کے ذریعے سوچنا'' اور ''اینویا'' (ENNOIA) بمعنی ''خیال، جذبہ یا ارادہ'' ہیں جبکہ دماغ اور دل ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں، اس لئے وہ مختلف ہیں (عبرانیوں ۸:۱۰، ۱۶)۔

چونکہ ''دماغ'' کا تصور پرانے عہدنامہ میں زیر بحث آیا ہے، اس لئے اُس کے لئے کوئی ایک عبرانی لفظ نہیں ہے۔ اسے دل، جان اور روح کی اصطلاح میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس لئے ہم دماغ کے لئے استعمال ہونے والے یونانی لفظ سے اس کا فہم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

نجات یافتہ اور غیر نجات یافتہ دونوں ہی دماغ رکھتے ہیں (رومیوں ۱۴:۵)۔ یہ بات خدا کے نزدیک اہم ہے کہ کوئی شخص اُس کے عطا کردہ ذہن سے کس طرح سوچتا اور اُسے استعمال میں لاتا ہے (افسیوں ۴:۱۷، ۱۸، عبرانیوں ۴:۱۲ جہاں لفظ ''اینویا'' (ENNOIA) کا استعمال اور اس کا ترجمہ ''ارادے'' کیا گیا ہے)۔ چونکہ خداوند ''دماغ'' رکھتا ہے اور اُسے کھوجتا اور سمجھتا ہے (رومیوں ۱۱:۳۴، ۱۔کرنتھیوں ۲:۱۶)، اُس نے ہمیں دماغ دیا ہے تاکہ ہم اُسے پیار کریں (متی ۲۲:۳۷، مرقس ۱۲:۳۰، لوقا ۱۰:۲۷) اور اُسے سمجھیں (لوقا ۲۴:۴۵)۔ مسیحی کا دماغ اس طرح سے بنایا گیا ہے کہ وہ باپ اور بیٹے میں پائی جانے والی سچائی کو جانیں (۱۔یوحنا ۵:۲۰ جہاں ''ڈایانویا'' (DIANOIA) کا ترجمہ ''ادراک یا سمجھ'' کیا گیا ہے)۔

جو دماغ ہمیں خداوند نے دیا ہے وہ منطقی انداز سے دلائل دے سکتا ہے۔ اس بات کو اس حقیقت سے ثابت کیا جاتا ہے کہ یہ حسابی فارمولوں کا اندازہ لگا سکتا ہے (مکاشفہ ۱۳:۱۸) اور منطقی خیال کے نتائج کو سمجھ سکتا ہے (مکاشفہ ۱۷:۹)۔ اس صلاحیت اور سمجھ کے ذریعے دماغ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ کون سے معیار اس کے راہنما بنیں گے اور کسی شخص کا ضمیر بنائیں گے (رومیوں ۷:۲۳، ۲۵)۔ یہ شخصی ترقی دوسروں کو ہدایت کرنے کی صلاحیت کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۱۹) اور اُمید کی جاتی ہے کہ یہ کافی پختہ ہو اور مسیح کے بدن میں یگانگت لانے کا باعث بنے (۱۔کرنتھیوں ۱:۱۰)۔ دماغ کو اپنے ساتھ، خدا کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ دیانت دار ہونا چاہیے (۲۔پطرس ۳:۱)۔ دماغ کو اُن تمام شعبوں میں انسانی روح کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے بنایا گیا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۱۵)۔

جس طرح دماغ کو خدا کی خدمت کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے (مرقس ۱۲:۳۰)، اسی طرح یہ خدا کے خلاف بھی چلنے کا چناؤ کر سکتا ہے یا ''بگاڑ'' کی طرف بھی آ سکتا ہے جس کا مطلب ہے کہ الٰہی معیار کا دامن چھوڑ دیا جائے (رومیوں ۱:۲۸، ۱۔تیمتھیس ۶:۵، ۲۔تیمتھیس ۳:۸)۔ اس کا رویہ خدا کی طرف سخت بھی ہو سکتا ہے (کلسیوں ۱:۲۱)۔ اس لئے دماغ گناہ آلودہ ہو سکتا ہے (ططس ۱:۱۵)۔

ایک ایماندار کا دماغ بھی بیکار ہو سکتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۱۴) جب وہ متکبر اور خودغرض ہو یا صرف جسم کے بارے میں سوچے (لوقا ۱:۵۱، افسیوں ۲:۳، کلسیوں ۲:۱۸)۔ یہ جھوٹی تعلیم کو سچ ماننے کے باعث ہل بھی سکتا ہے (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۲ جہاں ''نوس'' (NOUS) کا ترجمہ ''ذہن کی حالت'' کیا گیا ہے)۔

بہت زیادہ شکرگزاری کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی مرضی جاننے سے اُسے نیا بھی بنایا جا سکتا ہے (رومیوں ۱۲:۲)، گناہ آلودہ راہوں سے پھر کر (افسیوں ۴:۲۲۔۲۴)، کام کے لئے تیار ہوں (۱۔پطرس ۱:۱۳)، جو تکلیفیں ہم پر نہیں آنی چاہئیں اُنہیں بھی سہنے کیلئے تیار ہوں (۱۔پطرس ۴:۱ جہاں ''اینویا'' (ENNOIA) کا ترجمہ ''مقصد''

کیا گیا ہے) اور خدا کا اطمینان تمہاری حفاظت کرے (فلپیوں ۴: ۷)۔

۷۔ جسم (گوشت):

بعض اوقات لفظ ''جسم'' کسی زندہ مخلوق کی مادی حالت کو بیان کرتا ہے، یہاں تک کہ کسی بدن کے کسی حصّے (پیدائش ۲: ۲۱، خروج ۱۲: ۸، لوقا ۲۴: ۳۹) یا اُس کے سارے مادی وجود کو ڈھانپنے والے حصّوں کو بھی جسم کہا جاتا ہے (پیدائش ۶: ۱۷، ۱۹، ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۳۹، عبرانیوں ۵: ۷)۔ بائبل کے اعتبار سے لفظ ''جسم'' یہ ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے کہ انسان کے مادی اور غیر مادی حصّے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

خدا یسوع مسیح کی صورت میں مجسم ہوا (یوحنا ۱: ۱، ۱۴، ۱۔ تیمتھیس ۳: ۱۶) اور داؤد کی نسل سے آیا (رومیوں ۱: ۳، ۹: ۵)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا حقیقی انسان بنا۔ وہ گناہ آلودہ جسم کے مشابہ بنایا گیا لیکن اُس کے جسم میں گناہ نہ تھا (رومیوں ۸: ۳)۔ وہ ایک ہی وقت داؤد کا ''خداوند'' بھی تھا اور ''بیٹا'' بھی (متی ۲۲: ۴۵)۔ یسوع ہمارے گناہ اُٹھانے آیا تا کہ وہ خدا کے ساتھ بنی نوع انسان کی صلح کروا سکے (افسیوں ۲: ۱۴۔ ۱۵، کلسیوں ۱: ۲۲۔ ۲۳) اور شیطان کے اختیار کا خاتمہ کر سکے (عبرانیوں ۲: ۱۴)۔ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ جھوٹے استاد اُٹھ کھڑے ہوں گے جو یہ دعویٰ کریں گے کہ یسوع حقیقی طور پر مجسم نہیں ہوا (۱۔ یوحنا ۴: ۲، ۲۔ یوحنا ۱: ۷)۔

پرانے عہد نامہ نے اس ضرورت کی تصویر کشی کی تھی کہ خدا جسم میں ظاہر ہو۔ خیمہ اجتماع اور ہیکل کا ''پردہ'' اس حقیقت کی علامت تھا کہ یسوع کا جسم خدا کے ساتھ بنی نوع انسان کیلئے ابدی زندگی کا دروازہ کھولے گا (عبرانیوں ۱۰: ۱۹۔ ۲۰، متی ۲۷: ۵۱)۔ ''من'' جس نے بیابان میں یہودیوں کی چالیس سال تک کفالت کی اس چھٹکارے اور کفالت کی علامت تھا جو مسیح اپنے جسم کے وسیلہ لائے گا اور جو فضل سے مہیا کی جائیگی جس میں ایمان کے ذریعے شریک ہونا ہوگا (خروج ۱۶: ۳۱۔ ۳۵، یوحنا ۶: ۵۱۔ ۵۶)۔ داؤد کے ایک زبور میں بھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح کے گوشت کی سڑنے تک نوبت نہیں پہنچے گی، جو اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی منظر کشی تھی (زبور ۱۶: ۱۰، اعمال ۲: ۳۱) اور خدا کی طرف سے دعا کا جواب (عبرانیوں ۵: ۷)۔

مسیح کے جسم کے دُکھ اور اُس کے جسم کا مقصد بنی نوع انسان کی تقلید کے لئے ایک نمونہ بن گیا (۱۔ پطرس ۴: ۱۔ ۲)۔ بنی نوع انسان کے جسم کو اکثر اوقات کتاب مقدس میں گناہ کے مضبوط قلعہ اور روح القدس کے ساتھ لگا تار لڑائی کے طور پر دیکھا جاتا ہے (گلتیوں ۵: ۱۶، ۱۷)۔ روح القدس کے کردار کا ایک حصّہ گناہ کے مسئلہ اور اُس کے نتائج کی نشاندہی کرنا ہے (یوحنا ۱۶: ۸۔ ۱۱)۔

جسم کی کچھ خصوصیات ہیں جن کا ذکر خدا کے کلام میں کیا گیا ہے۔ جسم روح کے بغیر زندہ نہیں ہوتا (یوحنا ۶: ۶۳) اور چونکہ جسم صرف جسم کو جنم دے سکتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ روح القدس جسم کے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے روح دے (یوحنا ۳: ۶)۔ ہم اپنے جسم سے پیار کرتے اور اُسے پالتے پوستے ہیں (افسیوں ۵: ۲۸۔ ۲۹) اور جسم کچھ حکمت بھی رکھ سکتا ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱: ۲۶۔ ۲۹)۔

جسم آزمائش کے خلاف کمزور ہے (متی ۲۶: ۴) اور نجات سے پہلے جسم کا ملوث ہونا بنی نوع انسان کی زندگی کا ایک معمول ہے (افسیوں ۲: ۳)۔ اس لئے جسم اُسی طرح اثر انداز ہوتا ہے جس طرح دماغ سوچتا ہے (کلسیوں ۲: ۱۸)۔ جسم کا بُری خواہشات میں ملوث ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ اختیار کو پسند نہیں کرتا (۲۔ پطرس ۲: ۹۔ ۱۰) پس مسیحی اُن لوگوں کی خدمت گزاری سیکھنے سے نشوونما پاتے ہیں جو اُن پر جسمانی اختیار رکھتے ہیں (افسیوں ۶: ۵)۔ اختیار کو قبول کرنا ایک لڑائی ہے کیونکہ جسم جذباتی طور پر الٰہی قوانین کے معیار کے خلاف ہے (رومیوں ۷: ۵)۔

جسم میں ہماری زندگی کو لوگ دیکھتے اور پرکھتے ہیں تو بھی ہمیں جسم کے اعتبار سے لوگوں کو نہیں پرکھنا (یوحنا ۸: ۱۵)۔ ہمیں جسم کے کاموں کی بنیاد پر دوسروں کی عزت نہیں کرنی (۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۶) اور نہ ہی رسم ورواج، توالد وتناسل کے متعلق، شہریت کے متعلق، کاموں کے متعلق یا ظاہرداری کی راستبازی کے متعلق جسمانی باتوں پر اعتماد کرنا ہے (فلپیوں ۳: ۲۔ ۷)۔ جسم میں ہمارا وقت خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے میں گزرنا چاہئے (۱۔ پطرس ۴: ۶)۔

جسم میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ یہ گناہ کے خلاف مزاحمت کرنے میں کمزور ہے (رومیوں ۶: ۱۹) اور دنیا جسم کی خواہش کے لئے گناہ آلودہ چیزیں پیش کرتی ہے (۱۔ یوحنا

۱۶:۲)۔اگر جسم کو اس کے حال پہ چھوڑ دیا جائے تو یہ بہت سے گناہ کرے گا اور یہ گناہ اُس سے ابدی برکات چھین لیں گے (گلتیوں ۵:۱۹۔۲۱)۔جسم کے پیچھے خود غاضانہ طریقہ سے بھاگنا جسم کے لئے بدعنوانی لائے گا (گلتیوں ۶:۸)۔جسم آخر کار مرجھا جائے گا (۱۔پطرس ۱:۲۴۔۲۵)۔جھوٹے اُستاد اپنے پیچھے آنے والوں کو اُن جسمانی خواہشات سے فریب دیتے ہیں (۲۔پطرس ۲:۱۸۔۱۹)۔

جنسی معاملات میں بھی جسم کی کمزوریاں ہیں۔شادی ایک مرد اور ایک عورت کا ایک جسم کی صورت میں ملاپ ہے۔جسم کی بُری خواہشوں میں ''عجیب خواہشات'' شامل ہیں مثلاً مردوں کی مردوں کے ساتھ روسیاہی،عورتوں کی ہم جنس پرستی اور حیوانیت (مرقس ۱۰:۸، یہوداہ ۱:۷)۔اپنی مرضی سے کیا گیا گناہ جسم کی بربادی کی طرف لے جا سکتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۵:۵)۔

جسم کی ایک اور کمزوری یہ ہے کہ یہ بڑی اور تیزی سے ہونے والی تبدیلیوں کے لئے آزاد ہوتا ہے (۲۔کرنتھیوں ۱:۱۷) جو کسی ایماندار کی زندگی میں عدم استحکام لانے کا باعث بن سکتا ہے۔اگر ہم اپنے ذہن کو لحظہ بہ لحظہ کی تبدیلیوں کی بنیاد پر تیزی سے تبدیل کرتے رہیں تو ہم بہت جلد پریشان ہو جائیں گے۔

جسم کی حدود بھی ہیں۔جسم کے ساتھ ہونے والے کام (مثلاً ختنہ) روحانیت کی نشاندہی نہیں کرتے (رومیوں ۲:۲۸)۔رسم و رواج جسم کی کمزوریوں اور حدوں کے مسائل حل نہیں کریں گے (کلسیوں ۲:۲۳،۱۔پطرس ۳:۲۱)۔

جسم کو شریعت پر عمل کرنے کی بنا پر راستباز نہیں ٹھہرایا جا سکتا (رومیوں ۳:۱۹۔۲۰) اور محض جسم نیکی پیدا نہیں کرے گا (رومیوں ۷:۱۸)۔نہ ہی خدا کی برکات صرف جسم اور خون کے لئے بنائی گئی ہیں (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۰)۔جسم کو الٰہی بصیرت کی ضرورت ہے (متی ۱۶:۱۷)۔

ایماندار کی زندگی میں اُس کی جسم کے ساتھ جنگ بھی ہے۔جب کوئی شخص یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے تو وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ یسوع اُس کے جسم کے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لئے مر گیا (گلتیوں ۵:۲۴)۔اس حقیقت کی پسندیدگی ایماندار کی زندگی میں کچھ روحانی ترقی کا تقاضا کرتی ہے۔ممکن ہے کہ ایک ناپختہ ایماندار یہ نتیجہ نکالے کہ وہ خدا کے ہاتھوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے (یوحنا ۱۰:۲۷۔۳۰) اور یہ کہ اُسے یسوع مسیح نے آزاد کر دیا ہے (گلتیوں ۵:۱)، پس وہ یہ غلطی کرتے ہوئے اپنے جسم کی خواہشات کے پیچھے بھاگنا چاہتا ہے۔اس طرح کی ضمانت اور آزادی جسمانی باتوں کے پیچھے بھاگنے کے لئے مواقع فراہم کرنے کے لئے نہیں دی گئی (گلتیوں ۵:۱۳)۔یہ جنگ کا حصّہ ہے۔

جنگ کا ایک اور حصّہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ جسم کی ایک مرضی ہے (یوحنا ۱:۱۲۔۱۳) اور جسم گناہ کی رغبت کے باعث ذہن کے ساتھ (رومیوں ۷:۲۵) اور روح القدس کے ساتھ جنگ کرتا ہے (گلتیوں ۵:۱۶)۔ایماندار کو ضرور یہ چننا ہے کہ آیا اُسے جسم کے گناہوں کے پیچھے بھاگنا ہے یا روح القدس کی باتوں کے پیچھے چلنا ہے (رومیوں ۸:۳۔۱۳)۔صرف روح القدس کی قوت سے جسم کی خواہشات پر غلبہ پایا جا سکتا ہے (گلتیوں ۳:۳ اور ۵:۱۶)۔تاہم یہ بات یاد رہے کہ وہ حقیقی روحانی لڑائیاں جو ہمیں درپیش ہوتی ہیں وہ دوسرے لوگوں کے جسم کی طرف سے نہیں ہوتی (۲۔کرنتھیوں ۱۰:۲۔۳) بلکہ شیطان اور اُس کی فوجوں کے ساتھ ہوتی ہیں (افسیوں ۶:۱۲)۔

ہمارے روحانی سفر کا حصّہ پاک بن کر (۲۔کرنتھیوں ۷:۱) جسم کی تمام آلودگی سے صاف ہونے کی تلاش کرنا ہے۔ضرور ہے کہ ہم اپنی زندگی اور جسم کی خواہشات میں یسوع مسیح کو شامل کرنے کی تلاش کریں (رومیوں ۱۳:۱۴) تاکہ یسوع ہمارے جسموں کے ذریعہ ظاہر ہو سکے (۲۔کرنتھیوں ۴:۱۱)۔ایسا صرف یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والی زندگی کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے (گلتیوں ۲:۲۰) تاکہ ہمارے جسم مسیح کے بدن کے لئے وقف کئے جا سکیں (کلسیوں ۱:۲۴)۔

آئیں ہم یہ بھی محسوس کریں کہ خدا ہمیں پیار کرتا ہے اور وہ ہمارے ''جسم میں کانٹا'' بھی چبھو سکتا ہے تاکہ ہم فخر کر کے پھول نہ جائیں (۲۔کرنتھیوں ۱۲:۷)۔

۸۔ گناہ آلودہ فطرت:

یہ حقیقت کہ آدم کا گناہ نسلِ انسانی کے ہر ایک رکن تک پھیل گیا ہے اُسے ''گناہ آلودہ فطرت'' کی اصطلاح سے بیان کیا گیا ہے۔اس سے مُراد یہ ہے کہ نسلِ انسانی کا ہر ایک رکن (سوائے یسوع مسیح کے جس کا کوئی زمینی باپ نہ تھا) نافرمانی کے گناہ کے نتیجہ میں آدم کی گناہ آلودہ فطرت اپنے اندر رکھتا ہے (رومیوں ۵:۱۲۔۱۴،۱۸۔۱۹)۔یہ ''گناہ

آلودہ فطرت''، جسم کا حصّہ ہے اور کسی فرد کی زندگی میں شخصی گناہوں کو تحریک دیتی ہے۔

ہم انسان کی گناہ آلودہ فطرت کی بابت اگلے حصّہ ''خدا کا منصوبہ'' میں مطالعہ کریں گے۔

۹۔ مرضی (خواہش):

دو یونانی زبان کے الفاظ انسان کی مرضی کی نشاندہی کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ پہلا لفظ ''تھلما'' (THELMA) ہے جس سے مراد ہے خواہش۔ دوسرا لفظ ''بولما'' (BOULEMA) ہے جس کا مطلب منصوبہ یا ارادہ ہے۔ یہ دونوں الفاظ ہی اکثر اوقات خدا کی خواہش یا منصوبہ کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن چونکہ انسان خدا کی شبیہ پر بنا ہے (اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ بھی ''مرضی'' رکھتا ہے)، یہ دونوں الفاظ ہی انسان کی خواہش یا ارادہ کو بھی بیان کرنے کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ انسان کی مرضی مضبوط ہو سکتی ہے۔ جس طرح انسان خدا کے لئے کسی بات کا چناؤ کر سکتا ہے، اُسی طرح وہ اُس کے خلاف بھی کسی بات کا چناؤ کر سکتا ہے (یشوع ۲۴:۱۵) اور ''**جسم اور ذہن کی خواہشات میں پڑنا**'' (افسیوں ۲:۳)۔ انسان کی مرضی از خود اتنی مضبوط نہیں کہ وہ اپنے اندر گناہ آلودہ فطرت پر غلبہ پا سکے (رومیوں ۷:۱۵۔۲۱)۔ روح القدس مسیح کے ذریعے ''**سب کچھ کرنے**'' کی قوت دیتا ہے (فلپیوں ۴:۱۳)۔

انسان کی مرضی چاہے کتنی مضبوط کیوں نہ ہو وہ اُسے نجات نہیں دی سکتی (یوحنا ۱:۱۲۔۱۳)۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا کی بخشش یسوع مسیح کو قبول کرے اور اُس کے نام پر ایمان لائے (یوحنا ۱:۱۲۔۱۳، اعمال ۴:۱۲)۔ جب کوئی شخص خدا کے بیٹے یسوع مسیح پر ایمان لائے گا تو وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور اُسے کبھی نہ کھویا جائے گا (یوحنا ۶:۳۹۔۴۰)۔

خدا چاہتا ہے کہ انسان کی مرضی (خواہش) وہی ہو جو خدا کی ہے۔ یسوع مسیح نے بذات خود اس کی تعلیم دی اور اس کے مطابق زندگی بسر کی (یوحنا ۵:۳۰، ۶:۳۸، ۳۹)۔ داؤد کے بارے یہ کہنا ''میرے دل کے موافق شخص'' (اعمال ۱۳:۲۲) اس لئے کہا گیا کیونکہ وہ خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی خواہش رکھتا تھا اگرچہ وہ بہت دفعہ اس میں بُری طرح سے ناکام بھی ہوا۔

ہماری سمجھ کے مطابق خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی خواہش مشکل بات ہے (یوحنا ۷:۱۷)۔ خدا اپنی مرضی سرسری طور پر نہیں چاہتا بلکہ تبدیل شدہ زندگی دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ شخص جو خدا کے کلام کا مطالعہ صرف اُسے جاننے کے لئے کرتا ہے اور اُس کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے نہیں کرتا وہ ہمیشہ ہی زندگی کی طرف ٹوٹا پھوٹا نظریہ رکھے گا۔

خدا کے کلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ بنی نوع انسان اپنے تحفظ کے لئے (متی ۱:۱۹)، دوسروں کے خلاف قانونی معاملہ لانے کے سلسلہ میں (متی ۵:۴۰) اور دوسروں سے اُدھار لینے کے لئے (متی ۵:۴۲) اپنی مرضی کو عمل میں لا سکتا ہے۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ انسان مسیح کی پیروی (متی ۱۶:۲۴۔۲۵)، بڑا بننے (متی ۲۰:۲۶۔۲۷)، مسیح میں خدا پرستی کی زندگی بسر کرنے (۲۔ تیمتھیس ۳:۱۲) اور دوسروں کے اپنے ساتھ کسی خاص طریقے سے پیش آنے کے سلسلہ میں (متی ۷:۱۲) اپنی مرضی کر سکتا ہے۔

جب ''مرضی'' ایک قدم آگے بڑھتی ہے تو یہ ''خواہش'' ترقی پا کر ''منصوبہ'' بن جاتی ہے۔ یونانی لفظ ''بولما'' (BOULEMA) سے مراد یہ ہے کہ خواہشات منصوبے بن گئی ہیں۔ اس لفظ کو کئی مختلف انداز سے ترجمہ کیا گیا ہے لیکن تمام انداز اس تصور کو بیان کرتے ہیں کہ منصوبے کی طرف خواہش کے ساتھ بڑھنا۔ خدا مرضی رکھتا ہے منصوبے کے ساتھ (رومیوں ۹:۱۹)۔ بیٹا اُس منصوبے میں ایک خاص کردار رکھتا ہے (متی ۱۱:۲۷)۔

منصوبے ایک خواہش سے ارتقا پا سکتے ہیں تاکہ دوسروں کو تحفظ دیا جا سکے (اعمال ۲۷:۴۳)، اُنہیں نقصان پہنچایا جائے (یوحنا ۱۱:۵۳، یوحنا ۱۲:۱۰، اعمال ۵:۳۳) یا اپنے آپ کو بچانے کے لئے (اعمال ۲۷:۳۹)۔ سفر کرنے کے لئے (اعمال ۱۵:۳۷)، حقائق دریافت کرنے کے لئے (اعمال ۲۳:۸)، جنگ کرنے کے لئے (لوقا ۱۴:۳۱) اور گناہ کرنے کے لئے بھی (۱۔ پطرس ۴:۳) منصوبے بنائے جا سکتے ہیں۔ منصوبے خدا کی طرف سے یا ہمارے جسم کی طرف سے بھی آ سکتے ہیں (۲۔ کرنتھیوں ۱:۱۷)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چھٹا باب، حصہ 3

1۔ پیدائش 1:26 پڑھیں۔ انسان کس کی صورت پر پیدا کیا گیا؟

2۔ پیدائش 2:7 پڑھیں۔ خدا کے دم کے باعث انسان کیا بن گیا؟

3۔ پیدائش 2:18 پڑھیں۔ عورت کو کیوں بنایا گیا؟

4۔ 2۔پطرس 2:12 اور یہوداہ 1:10 پڑھیں۔ وہ کونسا کام ہے جو انسان کرتا ہے اور جانور نہیں کرتا ہے؟

5۔ پیدائش 2:16-17 پڑھیں۔ آدم کو کس چیز سے منع کیا گیا؟

6۔ پیدائش 2:17 پڑھیں۔ کیا سزا دی گئی؟

7۔ پیدائش 3:8-19 پڑھیں۔ خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے بعد مرد اور عورت کی زندگی کسطرح تبدیل ہوگئی؟

8۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں۔اور انسان کی فطرت کے بنیادی عناصر کو بیان کریں؟

ا۔ پیدائش 2:7

ب۔ یعقوب 2:26

ج۔ رومیوں 10:9-10

د۔ 1۔ تیمتھیس 2:4

ہ۔ رومیوں 2:12

و۔ پیدائش 2:21

ز۔ رومیوں 5:12-14

ح۔ یوحنا 1:12-13

جنگِ ملائک (روحانی جنگ)

یہ حقیقت کہ خدا اور شیطان کے مابین ایک جنگ ہے ہمارے اس مطالعہ کے دوران بہت دفعہ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس جنگ کو ''فرشتوں کی کشمکش'' کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس کشمکش کی تفصیلات بہت وسیع ہیں اور اس پروگرام کے دائرے سے دُور ہیں۔ تاہم اس کا خاکہ دینا ضروری ہے کیونکہ یہ اس سوال کا جواب دینے میں مدد دیتا ہے کہ ''بنی نوع انسان یہاں پر کیوں ہے؟''۔

انسان کی تخلیق سے پہلے کسی موقع پر خدا نے اس بات کا انتخاب کیا کہ وہ ایک اور قسم کی مخلوق بنائے۔ ان مخلوقات کو ''فرشتوں'' کے طور پر جانا جاتا ہے۔ سب سے بڑا فرشتہ لوسیفر تھا جس نے خدا کی جگہ لینے کی کوشش کا چناؤ کیا (یسعیاہ ۱۴:۱۲-۱۴)۔ لوسیفر نے گناہ کیا (حزقی ایل ۲۸:۱۱-۱۹) اور ابلیس یا شیطان کے طور پر جانا گیا (مکاشفہ ۱۲:۹)۔ شیطان کو اُس ہمیشہ کی آگ میں ڈالنے کی سزا دی گئی جو اُس کے لئے اور اُن فرشتوں کے لئے تیار کی گئی تھی جنہوں نے اُس کی پیروی کی تھی (متی ۲۵:۴۱)۔

شیطان نے خدا کے فیصلے پر اپیل کی کیونکہ سزا پر ابھی عمل درآمد نہیں ہوا تھا۔ اُس پر عمل درآمد یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت کے بعد کیا جائے گا (مکاشفہ ۲۰:۱۴)۔ انسان درمیان میں ہے اور اس لئے اُسے خدا اور شیطان کے درمیان کشمکش میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔

پولس رسول نے یہ بات واضح کی کہ یہ کشمکش ایمانداروں کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے (افسیوں ۶:۱۲) میں اُس نے کہا ''**کیونکہ ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں**''۔ ایمانداروں کی حقیقی کشتی یا جنگ شیطان اور اُس کی قوتوں کے ساتھ ہے دوسرے انسانوں کے ساتھ نہیں۔ اس جنگ میں شریک ہونے کے لئے ہمیں تیار ہونا ہے ''**اس واسطے تم خدا کے سب ہتھیار باندھ لو تا کہ بُرے دن میں مقابلہ کرسکو اور سب کاموں کو انجام دے کر قائم رہ سکو**'' (افسیوں ۶:۱۳)۔

اس کشمکش (جنگ) کی تمام تفصیلات اور اُس میں ہمارا خاص کردار ہم پر پورے طور پر واضح نہیں لیکن ایک دن یہ ہم پر ظاہر کیا جائے گا (۱-کرنتھیوں ۱۳:۱۲)۔ جو کچھ اب ہم جانتے ہیں ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ ہمیں ایمان سے چلنا ہے (عبرانیوں ۱۱:۶) اور خدا سے اور ایک دوسرے سے محبت کرنی ہے (مرقس ۱۲:۲۹-۳۱)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: چھٹا باب، حصہ 4

1۔ یسعیاہ 14-12:14 پڑھیں۔ ابلیس کا اصل گناہ کیا تھا؟

2۔ حزقی ایل 19-11:28 پڑھیں۔ ابلیس کا اصل مقام کیا تھا؟

3۔ متی 41:25 پڑھیں۔ آگ کی جھیل کے بنائے جانے کا کیا مقصد تھا؟

4۔ مکاشفہ 14:20 پڑھیں۔ ابلیس اور اس کے فرشتوں کو کب آگ کی جھیل میں پھینکا جائے گا؟

5۔ یوحنا 11:16 پڑھیں۔ ابلیس کے ساتھ پہلے ہی کیا ہو چکا ہے؟

6۔ جبکہ ابلیس کی پہلے ہی عدالت کی جا چکی ہے اور ابھی اسکی سزا کے حکم کا اعلان کرنا باقی ہے تو ہم کس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں؟

7۔ جبکہ ابلیس آدم اور حوا کو دھوکہ دینے کے باعث پہلے ہی گرایا جا چکا ہے تو ہمیں ابلیس کے گرائے جانے کے وقت کے متعلق کیا نتیجہ اخذ کرنا چاہیے؟

8۔ جبکہ انسان ابلیس کی عدالت اور سزا کے حکم کے درمیان ہے تو ہم انسان کے زندہ رہنے کے متعلق کیا نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں؟

9۔ افسیوں 18-10:6 پڑھیں۔ ایک مسیحی کو ابلیس کی چالوں کا مقابلہ کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیے؟

باب 7
خدا کے منصوبہ کی تعلیمات

پہلا حصّہ

مکاشفہ: بائبل

(علم الکلام)

بائبل مقدس خدا کے مکاشفے کا انسان کے لیے اُس کا لکھا ہوا حصّہ ہے۔ جو کچھ اُس نے پیدا کیا اُس کے ذریعہ سے بھی خود کو ظاہر کیا ہے (رومیوں ۱:۲۰)۔ لفظ ''مکاشفہ'' کے لغوی معنی ہیں ''پردہ ہٹانا اِس طور سے کہ جو چیز چھپی ہے وہ سمجھی اور دیکھی جائے''۔ خدا اپنے لکھے ہوئے کلام کے ذریعہ ''جانا اور دیکھا'' گیا ہے۔ خدا نے تاریخ میں کئی آدمیوں کے ذریعہ سے اپنے آپ کو ظاہر کیا اور اُس نے اُنہیں کھڑا کیا کہ وہ اُس کے مکاشفہ کو تحریر کریں۔ یہ ''الہام'' کہلاتا ہے۔

خدا اِس مکاشفہ اور الہام کی نگرانی کرتا ہے، اصلی متن میں یہ بالکل لاخطا لکھا گیا۔ اس لئے بطورِ کلام خدا بائبل مقدس خدا کا اختیار رکھتی ہے، اسی لئے ہمارے تمام روحانی معاملات میں ہماری راہنما ہے۔

۱۴۵۰ سے ۴۰۰ قبل از مسیح تک خدا نے مختلف مصنفین کو اُبھارا کہ وہ ۳۹ کتابوں کو تحریر کریں۔ جن کو اکٹھا کیا گیا اور جو پُرانا عہد نامہ کہلایا۔ ۴۶ سے ۹۶ عسیوی تک خدا نے کئی اور مصنفین کو اُبھارا وہ ۲۷ اور کتابیں تحریر کریں جو کہ نیا عہد نامہ کہلایا۔ ان کتابوں کا مجموعہ شریعت کہلایا۔ یہ بات بائبل کے طالب علم پر واضح ہونی چاہئے کہ خدا نے اِس لئے خود کو روح القدس کی صورت میں مختلف بنی نوع انسان کی راہنمائی کی تاکہ اُن پاس خدا کا تحریر شدہ معتبر کلام ہو، جو اُس کی رضا تھی، یہ کتابوں کا مجموعہ شریعت بنا۔

شخصی مطالعہ کیلئے: ساتواں باب، حصہ 1

1۔ رومیوں 20:1 پڑھیں۔ خدا کی تخلیق سے کونسی بات واضح نظر آتی ہے؟

2۔ ''مکاشفہ'' کو بیان کریں۔

3۔ ''الہام'' کو بیان کریں۔

4۔ خدا کے کلام کے طور پر بائبل مقدس کیا ہے؟

5۔ روحانی معاملات میں ہمارا راہنما کون ہے؟

6۔ عہد عتیق اور عہد جدید کے امتزاج کو کیا کہتے ہیں؟

7۔ یوحنا 17:17 پڑھیں۔ خدا کا کلام کیا ہے؟

8۔ زبور 119 پڑھیں اور خدا کے کلام سے متعلق باتوں پر غور کریں۔

مشکل......گناہ

(عِلم اُلگناہ)

الف۔ تعارف:

عام طور پر گناہ کے معنی ہیں قائم شدہ الٰہی معیار کی حکم عدولی کرنا۔ خدا کا کلام اس بات کو واضح کرتا ہے کہ گناہ کے نمودار ہونے کی صورت میں خدا کے پاس اُسکا اپنا بنایا اُصول یا معیار ہے، اس لئے اگر خدا کے پاس کوئی الٰہی قائم شدہ قانون نہیں تو پھر گناہ بھی کوئی نہیں (رومیوں ۴:۱۵، ۵:۱۳)۔ گناہ کے لئے دو عبرانی اور یونانی الفاظ (چاٹا اور ہمارٹیا) (CHATA and HAMARTIA) جس کے معنی ہیں ''نشانہ خطا ہو جائے''۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہدف پر تیر چلایا جائے مگر وہ مرکز پر نہ لگے۔ اگر ایک شخص مرکز سے تھوڑا سا بھی دور رہ جائے تو اُس کا ''نشانہ خطا ہو جاتا ہے''۔

ب۔ خدا کے کلام میں گناہ کی تین مختلف اقسام ملتی ہیں:

۱۔ منسوب کیا گیا گناہ:

پیدائش ہی سے نسلِ انسانی کا ہر ایک رکن آدم کے ابتدائی گناہ کا ذمہ اور سزا اپنے اُوپر لیتا ہے۔ لفظ ''منسوب'' کے معنی ہیں کہ آدم کے ابتدائی گناہ کے باعث اُس کے بچوں (ہم سب) کو اُس کا مُرتکب ٹھہرایا گیا۔ رومیوں ۵:۱۲ میں بتایا ہے کہ **''پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا''**۔ رومیوں ۵:۱۸-۱۹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ **''غرض جیسا ایک گناہ کے سبب سے** (متن آدم کے گناہ طرف اشارہ کرتا ہے) **وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا، ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں۔ کیونکہ جس طرح ایک ہی آدمی کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے، اُسی طرح ایک آدمی کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہرے''**۔ آدم کا گناہ اور سزا آدم سے ہوتی ہوئی نسلِ انسانی کے ہر ایک رکن تک پہنچی۔

یہ بات توجہ طلب ہے کہ یہ گناہ زمینی باپ کے ذریعہ پہنچتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کا کوئی زمینی باپ نہیں، بلکہ آسمانی ہے، اس لئے وہ آدم کے گناہ سے منسوب نہیں کیا گیا۔

2۔ موروثی گناہ:

منسوب کئے گئے گناہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہر ایک شخص ذاتی گناہ کا مرتکب ہونے کی اہلیت کی فطرت کو میراث میں لیتا ہے۔ یہ عموماً ''گناہ کی فطرت'' کہلاتا ہے یا ''پرانا آدم''۔ اگرچہ آدم کا گناہ جس کا نتیجہ سزا ہے، ختم ہو گیا تو بھی گناہ کی فطرت جسمانی موت تک موجود رہتی ہے (رومیوں ۶:۶، ۸:۱)۔

رومیوں ۷:۱۶-۱۸ میں پولس رسول نے گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ اپنی جنگ کو تحریر کیا۔ وہ لکھتا ہے کہ **''اور اگر میں اُس پر عمل کرتا ہوں جسکا ارادہ نہیں کرتا تو میں مانتا ہوں کہ شریعت خوب ہے۔ پس اس صورت میں اُسکا کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں البتہ ارادہ تو مجھ میں موجود ہے مگر نیک کام مجھ سے بن نہیں پڑتے''**۔ اس عبارت سے ہم نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ حتیٰ کہ پولس رسول بھی اپنی گناہ آلودہ فطرت سے کچھ جنگیں ہار گیا تھا۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ حقیقت میں یہ جنگ پاک روح کے ساتھ ہے (گلتیوں ۵:۱۶-۱۷) اور ایماندار کو پرانی انسانیت کو اُتار دینے کا طالب ہونا چاہئے (افسیوں ۴:۲۰-۲۲)۔

یہاں پر غور کریں کہ خداوند یسوع مسیح سے کوئی گناہ منسوب نہیں کیا گیا اور نہ ہی وہ موروثی گناہ اپنے اندر رکھتا تھے۔

3۔ شخصی گناہ:

شخصی گناہ وہ اعمال ہیں جو خدا کے اُصولوں کو توڑتے ہیں۔ اگرچہ ہم موسوئی شریعت کی رسومات کے تابع نہیں ہیں مگر اخلاقی اُصولوں کی تعلیم اب بھی لاگو ہوتی ہے۔ پولس رسول ۱۔تیمتھیس ۱:۸۔۱۰ میں لکھتا ہے کہ **"مگر ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے بشرطیکہ کوئی اُسے شریعت کے طور پر کام میں لائے۔ یعنی یہ سمجھ کر کہ شریعت راستبازوں کے لئے مقرر نہیں ہوئی بلکہ بے شرع اور سرکش لوگوں اور بے دینوں اور گنہگاروں اور ناپاکوں اور رندوں اور ماں باپ کے قاتلوں اور خونیوں۔ اور حرامکاروں اور لونڈے بازوں اور بردہ فروشوں اور جھوٹوں اور جھوٹی قسم کھانے والوں اور ان کے سوا صحیح تعلیم کے برخلاف کام کرنے والوں کے واسطے ہے"**۔ گلتیوں ۵:۱۹۔۲۱ میں دوسرے گناہ جو "جسم کے کام" کہلاتے ہیں بیان کیے گئے ہیں۔ **"اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرامکاری۔ ناپاکی۔ شہوت پرستی۔ بت پرستی۔ جادوگری۔ عداوتیں جھگڑا۔ حسد۔ غصہ۔ تفرقے۔ جدائیاں۔ بدعتیں۔ بغض۔ نشہ بازی۔ ناچ رنگ اور اَور اِنکی مانند۔ اِنکی بابت تمھیں پہلے سے کہے دیتا ہوں جیسا کہ پیشتر جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے"**۔

ج۔ شخصی گناہوں کی تین مختلف اقسام ہیں:

ا۔ ذہن کے گناہ:

شخصی گناہ کی پہلی قسم کا تعلق اس سے ہے کہ ایک شخص کیسے سوچتا ہے۔ خداوند یسوع نے متی ۵:۲۸ میں ہمیں بتایا کہ **"جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا"**۔ ہمارے ذہن اور خیالات میں گناہ جنم لے سکتے ہیں۔ وہ گناہ ہیں کیونکہ وہ کوئی پاک خیالات نہیں ہیں اور ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے "پاک بنو جیسا کہ میں (خدا) پاک ہوں" (۱۔پطرس ۱:۱۶)۔ موسوئی شریعت کا دسواں حکم ذہن کے گناہ "لالچ" کے خلاف مخالفت ہے (خروج ۲۰:۱۷)۔

ذہن کے گناہ دوسرے گناہوں کی طرح محبت کے قانون کو توڑتے ہیں۔ یعقوب ۲:۸۔۹ میں ذہنی گناہ کی ایک مثال طرفداری پائی جاتی ہے۔ **"تو بھی اگر تم اس نوشتہ کے مطابق کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ اُس بادشاہی شریعت کو پورا کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو۔ لیکن اگر تم طرفداری کرتے ہو تو گناہ کرتے ہو اور شریعت تم کو قصوروار ٹھہراتی ہے"**۔ اگر ذہنی گناہ صریحی اعمال بن جاتے ہیں جو دیکھے جاسکتے ہیں۔

۲۔ زبان کے گناہ:

شخصی گناہ کی دوسری قسم کا تعلق اس سے ہے کہ کوئی کیا کہتا ہے۔ یعقوب کی کتاب میں زبان کے گناہ پر ایک لمبی عبارت پائی جاتی ہے (یعقوب ۳:۱۔۱۰)۔ نویں حکم میں زبان کے گناہ کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے **"تو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا"** (خروج ۲۰:۱۶)۔ شیطان (یعنی دشمن) جو کہ ابلیس ہے (یعنی الزام لگانے والا) دوسروں کو باتوں سے نقصان پہنچانے کا ماہر ہے۔ زبان کے گناہ کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ جب خدا اور دوسروں کے متعلق محبت کے ساتھ نہ بولا جائے۔

۳۔ صریحی گناہ:

شخصی گناہ کی تیسری اور آخری قسم کا تعلق اس سے ہے کہ کوئی کیا کرتا ہے۔ حقیقت میں وہ اعمال جو ایک شخص سرانجام دیتا ہے۔ صریحی گناہ کی تین واضح مثالیں چھٹے۔ ساتویں اور آٹھویں حکم میں پائی گئی ہیں:

(i) **"تو خون نہ کرنا"** (ii) **"تو زنا نہ کرنا"** (iii) **"تو چوری نہ کرنا"**

یعقوب ۴:۱۷ میں بیان کرتا ہے **"پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُسکے لئے یہ گناہ ہے"**۔ یہ بات توجہ طلب ہے کہ کچھ گناہوں میں یہ بیان کی گئی تینوں اقسام شامل ہوسکتی ہیں۔ خداوند یسوع نے تعلیم دی کہ قتل ذہن میں سوچنے اور زبان سے بھی ہوسکتا ہے اور ایسے ہی ہے جیسے کسی کی زندگی کا قتل عملی طور پر کیا جائے (متی ۵:۲۱۔۲۳)۔ خداوند یسوع سے کسی قسم کا شخصی گناہ سرزد نہیں ہوا (۱۔پطرس ۲:۲۲)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: ساتواں باب،   حصہ 2

1۔ رومیوں 15:4 اور 13:5 پڑھیں۔ گناہ کے وقوع میں آنے کیلئے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

2۔ رومیوں 12:5 اور 18:5-19 پڑھیں۔ آدم کے اصل گناہ کا کیا نتیجہ تھا اور کیوں؟

3۔ رومیوں 16:7-18 پڑھیں۔ گناہ آلودہ فطرت کہاں رہتی ہے؟

4۔ گلتیوں 19:5-21 پڑھیں۔ شخصی گناہ کیا کہلاتے ہیں؟

5۔ متی 28:5 پڑھیں۔ یہ حوالہ کس قسم کے گناہ کو بیان کرتا ہے؟

6۔ یعقوب 1:3-10 پڑھیں۔ یہ حوالہ کس قسم کے گناہ کو بیان کرتا ہے؟

7۔ خروج 13:20-15 یہ آیات کس قسم کے گناہ کو بیان کرتی ہیں۔

8۔ گلتیوں 19:5-21 میں مختلف گناہوں کی فہرست دی گئی ہے۔ شناخت کریں۔ کہ بنیادی طور پر ان کا تعلق سوچنے، بولنے یا کھلے عام گناہ کرنے سے ہے۔ کچھ شاید ایک سے زیادہ فہرستوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ الفاظ کی اضافی وضاحت ضرورت کے مطابق بیان کی گئی ہے۔

ا۔ حرامکاری
ب۔ ناپاکی (رسومات یا روایات کی وجہ سے نجاست)
ج۔ شہوت پرستی (نامناسب جنسی گمراہی)
د۔ بت پرستی
ہ۔ جادوگری
و۔ عداوتیں (طاقت کے لئے پوشیدہ ارادے)
ز۔ جھگڑا (دلائل، حیلہ بازی)
ح۔ حسد (شخصی املاک کے لئے غلط انداز کی غیرت)
ط۔ غصہ
ی۔ تفرقے (خودغرضی یا خود پرستی پر مبنی جذبہ)
ک۔ جدائیاں (نامناسب تقسیم)
ل۔ بدعتیں (جھوٹی تعلیمات کی بنیاد پر تقسیم)
م۔ بغض (دوسروں کی چیز کا لالچ، دوسروں کی چیز ہتھیانے کا جذبہ)
ن۔ نشہ بازی
س۔ ناچ رنگ (نشہ بازی کی محفلیں)

حلِ مشکل: نجات

(علم النجات)

الف۔ تعارف:

خداوند یسوع مسیح کے سوا گناہ ہر انسان کی مشکل ہے، تمام انسانیت کو اس کے اثر سے نجات کی ضرورت ہے۔ خدا نے اپنی اعلیٰ حاکمیت اور بصیرت میں ایک منصوبہ ترتیب دیا تھا جس کے تحت ایک شخص نجات پا سکتا تھا۔ اس منصوبے کی قیمت تھی جو کہ خداوند یسوع مسیح کی زندگی تھی۔ یسوع مسیح نے وہ قیمت ادا کرنے سے خدا باپ کی راستبازی اور انصاف کے تقاضے کو پورا کیا جو کوئی بنی نوع انسان ادا نہیں کر سکتا تھا۔ یہ گناہ کی قیمت تھی۔ انسان کو دعوت دی گئی ہے کہ خداوند یسوع پر ایمان لانے سے وہ اس قربانی میں شریک ہو جائیں (۲۔کرنتھیوں ۸:۹)۔

ب۔ انجیلِ مقدس:

لفظ انجیل کے معنی ہیں ''خوشخبری''۔ سادہ طور سے خوشخبری کو یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ''صرف یسوع مسیح ایمان کے ذریعہ نجات دے سکتا ہے''۔ اعمال ۱۶:۳۰ میں داروغہ نے پولس رسول سے پوچھا کہ ''میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟'' پولس نے جواب دیا کہ ''خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو نجات پائیگا'' (اعمال ۱۶:۳۱)۔ نجات کے لئے جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہے وہ خداوند یسوع پر ایمان لانا ہے (یوحنا ۳:۱۶، ۱۸، ۳۶)۔ آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ کوئی شخص نجات پا سکے (اعمال ۴:۱۲)۔

خدا یہ چاہتا ہے کہ تمام انسان نجات پائیں (ا۔تیمتھیس ۲:۴، ۲۔پطرس ۳:۹) اور اسی لیے خداوند یسوع نے تمام دنیا کے گناہوں کے لئے قیمت ادا کی (ا۔یوحنا ۲:۲) تا کہ وہ سب آدمیوں کو اپنی طرف کھینچ لے (یوحنا ۱۲:۳۲)۔ روح القدس دنیا کو گناہ کے متعلق مشکلات کے لئے قائل کرتا ہے اور اس بات کو آشکارہ کرتا ہے کہ یسوع مسیح ہی حل ہے (یوحنا ۱۶:۷۔۱۵)۔

بنیادی حقائق جو کسی شخص کو خداوند یسوع مسیح کے بارے میں تسلیم کرنا لازمی ہے وہ یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح ہی خدا ہے جو انسان بنا (یوحنا ۱:۱، ۱۴)، وہ اُسکے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لئے مرا، وہ دفن ہوا (جو یقیناً اُس کی موت کی طرف اشارہ کرتا ہے) اور وہ تیسرے دن جسمانی طور پر مُردوں میں سے جی اُٹھا (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۳۔۵)۔

ج۔ فضل:

فضل کے معنی ہیں کہ ہمیں وہ کچھ دیا گیا تھا جو ہم نے حاصل نہیں کیا یا جس کے ہم مستحق نہیں ہیں۔ اگر ہم کچھ کماتے ہیں اسے ہماری ''مزدوری'' تصور کیا جاتا ہے اور ہم اُسکے مستحق ہیں اس کی بنیاد ہمارے کام پر ہے۔ فضل ہم نجات میں حاصل کرتے ہیں اور یہ خدا کی طرف سے بخشش ہے۔ کلام یہ کہتا ہے کہ ''**کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمھاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے**'' (افسیوں ۲:۸۔۹)۔ خدا کے فضل نے نجات کی بخشش کی پیشکش کی جسے ہم ایمان سے قبول کرتے ہیں۔ خوشخبری کو خدا کے فضل کے طور پر بیان کیا جاتا ہے (اعمال ۲۰:۲۴)۔

خداوند یسوع مسیح خود انسانیت کے لئے فضل کا ایک نمونہ تھے (یوحنا ۱:۱۴۔۱۷)۔

د۔ ایمان:

ایمان اعتماد ہے۔ خوبی اس میں نہیں کہ کوئی شخص ایمان رکھتا ہے بلکہ اس میں ہے کہ وہ کس چیز پر ایمان رکھتا ہے۔ خداوند یسوع کی قبولیت نجات میں ملتی ہے۔ ایمان ایک عمل

نہیں ہے۔

بنی نوع انسان ہوتے ہوئے ہم نجات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بہت سے لوگ غلطی سے اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اُنہیں نجات حاصل کرنے کے لئے کام کرنا چاہیئے بجائے اس کہ وہ سادگی سے خدا کے فضل سے اس بخشش کو حاصل کریں۔ یہ سچ ہے کہ خدا نے **ہمیں نیک کام کرنے کیلئے پیدا کیا ہے** (افسیوں ۲: ۱۰) اس لئے ہمیں اپنی نجات کے نتیجہ میں اچھے کام کرنے چاہیئے نہ کہ ہم نجات حاصل کرنے کے لئے یہ نیک کام کریں۔

خداوند یسوع کی خدمت کے دوران ایک دفعہ جب وہ ابدی زندگی کے متعلق تعلیم دے رہے تھے اور یہ ایک بخشش تھی جو وہ دے سکتا تھا (یوحنا ۶: ۲۶۔ ۲۷)۔ لوگوں نے خداوند یسوع مسیح سے پوچھا کہ ''**ہم کیا کریں تا کہ خدا کے کام انجام دیں**'' (یوحنا ۶: ۲۸)۔ آخر کار اُس نے اُن سے کہا ''**خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ**'' (یوحنا ۶: ۲۹)۔ وہ اُن سے کہہ رہا تھا کہ اگر تم ایمان رکھتے ہو کہ نجات کے لیے تمھیں کچھ کام کرنا ہے پھر تمھارا ایمان ایک کام کہلاتا ہے۔ اگر ہمارا ایمان ایک کام تھا (اور یہ نہیں ہے) پھر اس کام کو خدا کے نجات کے کام سے اس قدر زیادہ قوی ہونا چاہیئے تو یقیناً یہ غیر ضروری ہوگا۔

خدا نے ہر ایک شخص کو ایمان رکھنے کی اہلیت دی ہے، انتخاب کی اہلیت۔ یہ وہ حصّہ ہے جس کے معنی ہیں کہ ''**ہم خدا کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں**'' (پیدائش ۱: ۲۶۔ ۲۷)۔ اگر چہ انسان کو انتخاب کرنے کی ایک کامل قابلیت دی گئی ہے، اس کے معنی یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ٹھیک انتخاب کریگا۔ انتخاب کرنے کی اہلیت ہر ایک فرد کو اُسکے / اُسکی فیصلوں کی ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ اس لیے ہر ایک بنی نوع انسان چناؤ کرنے کیلئے آزاد ہے، جنھوں نے خداوند یسوع کا انتخاب نہیں کیا وہ اُس کے مخالف کا انتخاب کر چکے ہیں (متی ۱۲: ۳۰، یوحنا ۳: ۱۸)۔ خداوند یسوع کا انتخاب نجات اور آسمان پر ابدی زندگی کو لاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے خلاف چناؤ ابدی لعنت اور جہنم میں ابدی زندگی کو لاتا ہے (یوحنا ۳: ۳۶)۔

ہ۔ توبہ:

توبہ کے معنی ہیں ''ذہن کا تبدیل ہونا''۔ اس کے معنی ہیں ایک عقیدہ دوسرے عقیدے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یسوع مسیح کی خواہش ہے کہ ہر ایک غیر ایماندار کا ذہن مسیح کی طرف ہو جائے تا کہ وہ ہلاک نہ ہوں (۲۔ پطرس ۳: ۹، اعمال ۲۰: ۲۱)۔ اس بات میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کی قیمت ادا نہیں کر سکتے بلکہ خداوند یسوع نے اُنکے گناہوں کی قیمت ادا کر دی ہے (لوقا ۲۴: ۴۵۔ ۴۷)۔ یہ ''ذہن کی تبدیلی'' نئی مسیحی زندگی کی بنیاد ہے (عبرانیوں ۶: ۱)۔

ایمانداروں کو بھی مختلف اوقات میں اپنے ذہن کو تبدیل کرنا ہوگا جب وہ نتیجہ اخذ کریں کہ جو کچھ اُنہوں نے درست یقین کیا وہ درست نہ تھا (۲۔ تیمتھیس ۲: ۲۴۔ ۲۵) یا جس کو اُنہوں نے گناہ محسوس نہ کیا وہ گناہ تھا (۲۔ کرنتھیوں ۷: ۹۔ ۱۰)۔ ان گناہوں کا (اور دوسرے تمام) خدا کے سامنے اقرار کیا جانا چاہیئے (۱۔ یوحنا ۱: ۹)۔

و۔ راستبازی:

راستبازی کے معنی ہیں کسی شخص کو راستباز ٹھہرانا۔ ایک گنہگار ہوتے ہوئے انسان راستباز نہیں ہے نہ ہی وہ راستبازی کو حاصل کر سکتا ہے جو کہ قدوس خدا کے ساتھ رفاقت کے لئے ضروری ہے (یسعیاہ ۶۴: ۶، رومیوں ۳: ۲۰)۔ یہ سنجیدہ مسئلہ انسان کو الجھن میں ڈال دیتا ہے: کیسے ایک شخص خدا کی حضوری میں داخل ہونے سے راستباز بن جاتا ہے؟ اس کے جوابات اُس کی تعلیمات میں پائے جاتے ہیں۔

رومیوں ۳: ۱۹۔ ۵: ۴ میں بنیادی عبارت پائی جاتی ہے۔ یہ عبارت بیان کرتی ہے کہ (۱) شریعت کے کاموں سے کوئی بھی راستباز نہیں ٹھہر سکتا (رومیوں ۳: ۲۰ بموازنہ کریں گلتیوں ۲: ۱۶، ۳: ۲۴)، (۲) راستبازی فضل کی دی ہوئی بخشش ہے کیونکہ یسوع مسیح نے گناہوں کا قرض ادا کر دیا ہے (نجات دی ہے) جس سے خدا کا راستبازی اور انصاف کا تقاضا پورا ہوتا ہے (رضامندی) (۳: ۲۴)، (۳) راستبازی یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ہے (رومیوں ۳: ۲۶)۔ جو شخص یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہے اُسے اُسکی راستبازی دی گئی ہے اور اس لیے وہ راستباز ٹھہرایا گیا ہے۔

خداوند یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلہ فضل سے یہ راستبازی ہمیں خدا کے ساتھ صلح عطا کرتی ہے (رومیوں ۵: ۱) اور یہ ہمیں اُسکے غضب سے رہائی دیتی ہے جو کہ اُسکی

راستبازی اور انصاف کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوتی ہے (رومیوں ۵:۹)۔ یہ ہمیں اس سزا سے آزاد کرتی ہے جو ہماری گناہ آلودہ فطرت کے باعث ہے (رومیوں ۶:۷) اور مسیح کے ساتھ ہمیں ہم میراث ٹھہراتی ہے (ططس ۳:۴۔۷)۔

ز۔ پاکیزگی:

پاکیزگی کے معنی ہیں کہ ہم بطور مقدس الگ کیے گئے ہیں۔ قدوسیت کو خدا کی راستبازی اور انصاف سے ناپا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے تو وہ شخص یسوع مسیح کے وسیلہ سے پاک بھی ٹھہرایا گیا ہے (اعمال ۲۶:۱۸، عبرانیوں ۲:۱۱) اُس کی قربانی کے وسیلہ جو ایک ہی دفعہ دے دی گئی (عبرانیوں ۱۰:۱۰۔۱۴، ۱۳:۱۲) اور روح القدس کے ذریعہ (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۱۳، ۱۔پطرس ۱:۲)۔ ایک بار جب ہم ایماندار بن جاتے ہیں تو ہم اس پاکیزگی کو ہر شخص کے ساتھ بانٹیں (عبرانیوں ۱۲:۱۴)۔

بنیادی پاکیزگی اس بات کی ضمانت نہیں دیتی کہ ایماندار گناہ سے مبرا ہوگا۔ کرنتھس کی کلیسیا نے تقریباً زندگی کے تمام شعبوں میں خطائیں کی تھیں جبکہ وہ مسیح میں پاک کیے گئے تھے اور ''مقدسین'' تھے (۱۔کرنتھیوں ۱:۲، ۳۰، ۶:۹۔۱۶)۔

خداوند یسوع مسیح نے پاکیزگی کا جو معیار ایمانداروں کے لیے قائم کیا اُنہیں اُس معیار کو قائم رکھنا ہے (۱۔تھسلنیکیوں ۴:۳، ۴، ۷، افسیوں ۵:۲۵۔۲۶، ۱۔پطرس ۳:۱۵)۔ یہ عمل پاکیزگی کے باعث بنتا ہے یہ اُس پاکیزگی کی پیروی کرتا ہے جو نجات پانے کے وقت حاصل ہوتی ہے (رومیوں ۶:۱۹، ۱۔تھسلنیکیوں ۵:۲۳)۔ یہ عمل خدا کے کلام پر ایمان لانے سے مکمل ہوتا ہے (یوحنا ۱۷:۱۷۔۱۹) اور پھر پاکیزگی کے لیے مالک کے سامنے اپنے آپ کو جھکانا ہے تا کہ ہر ایک اچھے کام کیلئے تیار ہوسکیں (۲۔تیمتھیس ۲:۲۱)۔ ایماندار کے ہدیے تب پاک روح کے ذریعہ خداوند یسوع مسیح کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں (رومیوں ۱۵:۱۵۔۱۶)۔ وہ جو یہ نہیں کرتے فضل کی بے حرمتی کرتے ہیں اور خداوند کی طرف سے انتہائی نظم وضبط کا سامنا کرینگے (عبرانیوں ۱۰:۲۹)۔

ح۔ معافی:

معافی کا مطلب ہے ''دور کرنا''۔ یہ یونانی لفظ (اپھیمی) (APHIEMI) سے نکلتا ہے جس کا اکثر بار ترجمہ ''چھوڑا'' ہوا ہے (متی ۴:۲۰، ۲۲، ۵:۲۴)۔ جس طرح کوئی دوسری جگہ پر جانے کے لئے پہلی جگہ کو چھوڑ دیتا ہے، اسی طرح گناہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اب کوئی اور بوجھ اُٹھانے کی ضرورت نہیں (عبرانیوں ۱۲:۲)۔ اس سے قبل یسوع مسیح کی صلیب کی وجہ سے گناہ اور خطائیں ''ڈھانکے گئے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ابھی تک موجود تھے مگر عدالت اُن کے بارے میں کوئی کاروائی نہیں کرتی کیوں کہ وہ معاف ہوچکے ہیں (زبور ۳۲:۱، رومیوں ۴:۷)۔ لفظ ''کفارہ'' کا مطلب ہے ''ڈھانکنا''۔ صلیب پر مسیح کی قربانی کی وجہ سے معافی کی راہ پیدا ہوئی (متی ۲۶:۲۷۔۲۸)۔ معافی یوحنا بپتسمہ دینے والے (لوقا ۳:۳۔۴) اور خداوند یسوع مسیح کے پیغامات کا ایک خاص حصّہ تھا (لوقا ۴:۱۸۔۱۹، اعمال ۵:۳۱)۔ معافی اُن چیزوں سے بھی ہوسکتی ہے جو ہمیں روکتی ہیں (متی ۶:۱۲۔۱۵)، ہمارے گناہوں (متی ۹:۲۔۶) اور دل کے خیالات وخدشات کے متعلق بھی ہوسکتی ہے (اعمال ۸:۲۲)۔

نجات کے لئے گناہوں کی معافی ضروری ہے (لوقا ۱:۷۷)۔ مسیح کی قربانی جس نے گناہ گاروں کے قرض اُٹھا لیے اس معافی کی بنیاد تھی (افسیوں ۱:۷، کلسیوں ۱:۱۳۔۱۴، عبرانیوں ۹:۲۲)۔ جب کوئی خداوند یسوع پر ایمان لاتا ہے تو اُس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں (اعمال ۱۰:۴۳، ۲۶:۱۸)۔ کیونکہ مسیح نے ہمارے گناہوں کا قرض ادا کیا ہے اس لیے اب قربانی کرنے کی ضرورت نہیں کہ ان گناہوں کا کفارہ ہو (عبرانیوں ۱۰:۱۷۔۱۸)۔

اس لیے معافی فضل کا عمل اور قدم ہے جو ہمارے گناہوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے، خدا نے نہ صرف ہمارے گناہوں کو پیچھے کیا ہے بلکہ انہیں رگڑ رگڑ کر مٹا دیا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے۔ **''اور اس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں اور جسم کی نامختونی کے سبب سے مردہ تھے اُسکے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کیے اور حکموں کی وہ دستاویز مٹا ڈالی جو ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف تھی اور اسکو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا''** کلسیوں ۲:۱۳، ۱۴۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے گناہ ''ہٹا دیئے گئے'' اور مٹائے گئے ہیں اس لیئے ہمیں خداوند کی حضوری میں تروتازگی کے ساتھ آنا چاہئیے (اعمال ۳:۱۹)۔

ایمانداروں کوخدااورخداوندمسیح کی مانند بننا ہے(افسیوں ۵:۱،۱۔کرنتھیوں ۱:۱۱)، یہ ہمیں واضح طور پر معافی کی روح کی تعلیم دیتی ہے(متی ۱۸:۲۱۔۲۲)۔یہ ضروری ہے کہ مسیحی معاف کرنے والے ہوں کیونکہ گناہوں کی معافی ارشادِاعظم کا اہم حصّہ ہے(لوقا ۲۴:۴۶۔۴۷،اعمال ۱۰:۴۳،۱۳:۳۸)۔جو کچھ ہم پڑھاتے ہیں اُس کے مطابق زندگی بھی بسر کرنی چاہیئے۔

جب ایماندار گناہ کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ وہ معافی اور پاکیزگی کے لئے خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کریں(۱۔یوحنا ۱:۶۔۱۰) تاکہ وہ مسیحی زندگی میں زیادہ سے زیادہ روحانی طور پر ترقی کرتے رہیں۔یسوع مسیح نے صلیب پر تمام گناہوں کی قیمت ادا کر دی ہے،اس لئے ہمیں تو پہلے ہی معافی مل چکی ہے۔جب ایک ایماندار اپنے گناہ(گناہوں) کا اقرار کرتا ہے تو وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ اُس کا قرض پہلے ہی ادا کیا جا چکا ہے۔

ط۔ ناقابلِ معافی گناہ(روح القدس کا گناہ)/(روح کے خلاف بولنا):

ایک ایسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہوسکتا: یہ روح القدس کے خلاف کفر بکنا ہے(متی ۱۲:۳۱۔۳۲)۔خدا کے خلاف کفر بکنا یہ دعویٰ ہے کہ وہ ایک حقیر چیز ہے جو کہ وہ نہیں ہے۔ جب کوئی شخص خدا کی ذات کے کسی حصّہ پر حملہ کرتا ہے تو وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ سچا نہیں ہے جو کہ ایک کفر ہے۔روح القدس جو کہ سچائی کا روح ہے خداوند یسوع کو مسیحا کے طور پر پیش کرتا ہے(یوحنا ۱۴:۶،۱۶:۱۳)۔جب ایک شخص یسوع کو مسیحا کی حیثیت سے رد کر دیتا ہے تو وہ یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ خدا یسوع مسیح کے متعلق جھوٹ بول رہا ہے(۱۔یوحنا ۵:۱۰)۔جب تک کوئی شخص جسمانی طور پر زندہ ہے اُس کے پاس موقع ہے کہ یسوع کو مسیحا کے طور پر قبول کرے۔اگر ہم مسیح کے متعلق ان حقائق کا انکار کریں تو روح القدس کو مسیح کے متعلق جھوٹا ٹھراتے ہیں جو کہ ''روح القدس کے خلاف کفر'' ہے اور یہ مرنے تک بھی معاف نہں ہوسکتا۔یہ بیہودہ بات نہیں ہے اگر ہم خدا کا زبان سے انکار کریں(موازنہ کریں جب پطرس نے متی ۲۶:۷۴ میں مسیح کا انکار کیا) لیکن ایمان نہ رکھنے کا گناہ عمر بھر کا ہے۔یہ گناہ یسوع کے کام اور اُسے نجات دہندہ قبول کرنے کے تعلق سے ایک سرکش اور ضدی انکار ہے اور اُسکا نتیجہ ابدی موت اور جہنم ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: ساتواں باب، حصہ 3

1۔ یوحنا 18,16:3 اور 36 پڑھیں۔نجات حاصل کرنے کیلئے کیا ضروری ہے؟

2۔ یوحنا 14,1:1 اور 1۔کرنتھیوں 15:3-5 ایک شخص کو یسوع مسیح کے متعلق کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

3۔ 1۔تیمتھیس 4:2 اور 2۔پطرس 9:3 پڑھیں۔انسان کی نجات کیلئے خدا کی کیا خواہش ہے؟

4۔ افسیوں 8:2-9 پڑھیں۔انسان کو کسطرح نجات ملی ہے؟

5۔ ایمان کیا ہے اور اس کا معیار کیا ہے؟

6۔ 2۔تیمتھیس 24:2-25 پڑھیں۔غلط سوچ کو تبدیل کرنے کیلئے کیا ضروری ہے؟

7۔ رومیوں 20:3، گلتیوں 16:2 اور 24:3 پڑھیں۔کونسی چیز ہمیں خدا کے حضور راستباز ٹھہراتی ہے اور کونسی چیز راستباز نہیں ٹھہراتی؟

8۔ 2۔تھسلنیکیوں 13:2 اور 1۔پطرس 2:1 پڑھیں۔مسیح پر ایمان لانے والوں کو کون پاک کرتا ہے؟

9۔ افسیوں 7:1 اور کلسیوں 13:1-14 پڑھیں۔ایک ایماندار کو کیوں معاف کیا جاتا ہے؟

10۔ متی 31:12-32، یوحنا 17:14؛ یوحنا 13:16 اور 1۔یوحنا 5-10 پڑھیں۔''روح القدس کے خلاف کفر بکنا کیا ہے''؟

تحفظ: خدا کے وعدے

الف۔ تعارف:

جب کوئی شخص خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات پاتا ہے تو فطری طور پر بہت سے سوالات اُس کے ذہن میں اُٹھیں گے جیسا کہ ''کیا ہم غیر نجات یافتہ ہو سکتے ہیں؟ اگر ہم نجات پانے کے بعد دوبارہ گناہ کریں تو کیا ہوگا؟ کیا ہمیں دوبارہ نجات پانی ہے؟ ہم خدا کی محفوظ محبت یا اپنی نجات کھونے کے خوف میں کیسے مسیحی زندگی بسر کر سکتے ہیں؟ ہم کیسے یقین کریں کہ ہمارے پاس ابدی زندگی (۱۔یوحنا ۵:۱۳) ہے؟ ہمارے مطالعہ کا یہ حصّہ ہماری نجات کے حوالے سے حقائق پر سے پردہ اُٹھائے گا تا کہ ایماندار ان سوالات کا جواب دے سکے۔

ب۔ پیش بینی کا علم اور معرفت:

پیش بینی کا مطلب ہے ''پہلے سے جاننا''۔خداوند یسوع دنیا کے بننے سے پیشتر موجود تھا (۱۔پطرس ۱:۲۰)۔تقدیر یا قسمت یونانی لفظ پررویڈزو (PROORIDZO) سے ہے جسکا مطلب ہے کہ حدود کو قائم کرتے ہوئے ''ظاہر کر کے دکھانا'' یا ''نشان لگانا''۔

خدا کے کلام سے واضح ہوتا ہے کہ اسکا علم پیش بین اُسکی معرفت کے اہم واقعات سے وابستہ ہے (رومیوں ۸: ۲۹۔۳۰، ۱۔پطرس ۱:۱۔۲)۔خدا معرفت کا علم رکھتا ہے وہ پہلے سے ہی جانتا ہے کہ کیا فیصلہ ہوگا اور کیا واقعہ ظہور پذیر ہوگا بلکہ سارے ممکنات کا بھی علم رکھتا ہے۔خدا کی عظمت اُس کے منصوبوں کے وسیلہ دیکھی جاسکتی ہے جس میں وہ اپنی مخلوقات جس میں انسان اور فرشتے شامل ہیں اُن کو فیصلہ کرنے کی صلاحیت دیتا ہے اور ابھی بھی اپنے منصوبے کو پورا ہونے دیتا ہے۔

خدا کے زندہ کلام میں کچھ ایسی نبوتیں ملتی ہیں جن سے اُس کی پیش بینی کا اظہار ہوتا ہے (۲۔پطرس ۳:۱۷)۔ہم پہلے سے اُن واقعات کے بارے میں فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہم خدا کی طرف ہیں یا شیطان کی طرف۔

ج۔ عہود:

''تشریح کے بنیادی اُصولات'' میں اُصول نمبر ۸ اُن ۹ مختلف عہدوں اور معاہدوں کو پیش کرتا ہے جو خدا نے آدمیوں کے ساتھ کیے ہیں۔کچھ اُن میں سے ایسے تھے جن کا دارومدار انسان کی فرمانبرداری پر تھا۔دوسرے غیر مشروط طور پر خدا سے منسوب تھے۔یہ عہد ایمانداروں کو مشکل وقت میں خدا کی طرف سے تحفظ اور ابدیت کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔

د۔ ابدی تحفظ:

ابدی تحفظ کا مطلب ہے کہ ہم اپنی نجات کو کھو نہیں سکتے۔اس کو ہم اُس بیان سے ثابت کریں گے جو ہم پڑھ چکے ہیں۔آئیں استنباطی دلیل کی اہمیت کو اس عنوان میں دیکھیں۔اگر ہمیں خدا کے کلام میں عالمگیر بیانات ملتے ہیں کہ ہم اپنی نجات کو کھو نہیں سکتے ہمیں ان بیانات کو صحیح مان لینا چاہیئے جب تک کہ بائبل کسی کو مستثنیٰ کرے۔یہ بات قابلِ فہم ہے کہ اگر بائبل مقدس کوئی بیان دیتی ہے تو بائبل مقدس ہی اختیار رکھتی ہے کہ کسی کو اس سے مستثنیٰ قرار دے۔مثال کے طور پر بائبل مقدس یہ بیان کرتی ہے کہ ''**اس لیے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں**'' (رومیوں ۳:۲۳)۔کلامِ مقدس میں یسوع مسیح واحد ہستی ہے جس سے ہم توقع کرتے ہیں کہ **اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا** (۱۔پطرس ۲:۲۲)۔یہ رسائی یا طریقہ جو سارے حصّے میں سے ایک حصّہ کی دلیل دیتی ہے یہ استنباطی دلیل کے طور پر جانی جاتی ہے۔استنباطی دلیل مناسب نتائج کی

طرف راہنمائی کرتی ہے کہ اگر یسوع مسیح کے علاوہ سب نے گناہ کیا ہے تو پھر اُسکے معنی ہیں کہ میں نے بھی گناہ کیا ہے۔ استقرائی دلیل دوسری جانب یہ جز سے سارے حصّہ کی دلیل پیش کرتی ہے (اگر میں نے گناہ کیا ہے تو پھر سب نے گناہ کیا ہے)۔ یہ استقرائی دلیل تقریباً درست ہے لیکن خداوند یسوع مسیح اس سے مبرا پائے گئے جو کہ اس دلیل کی حدود کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر تمام حصّوں میں سے ایک جز نکل جائے تو ایک بہت بڑی غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔

ابدی تحفظ کے لیے ہمارا یہ ثبوت چار مختلف آرا کو کام میں لائیگا:

ا۔ دلیل کے ساتھ رسائی:

آیئے اب ہم ابدی تحفظ کے لیے دلیل کے ساتھ تین مثالوں پر غور کریں۔ پہلی نجات ایمان کے ذریعہ فضل سے ہے نہ کہ کاموں سے، پھر نجات کاموں سے یعنی گناہ سے کھوئی نہیں جا سکتی (افسیوں ۲: ۸۔ ۹)۔ دوسری نئی پیدائش ہمیں خدا کے بیٹے بنا دیتی ہے پھر ہماری ناکامیاں ہمیں تبدیل نہیں کر سکتیں جیسا کہ ہمارا باپ تبدیل نہیں ہوتا (یوحنا ۱: ۱۲۔ ۱۳، ۲۔ تیمتھیس ۲: ۱۳)۔ تیسری خدا نے ہمارے لیے بہت بڑے کام کئے ہمیں نجات دینے سے قبل بچایا جب ہم اُس کے دشمن ہی تھے، اب ہمیں دنیا سے نکالنے کے لیے ہمارے لیے کوئی چھوٹا کام نہیں کریگا جبکہ اُس نے ہمیں بچایا ہے۔

۲۔ نظریاتی رسائی:

ابدی تحفظ کے لیے نظریاتی رسائی کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ ایماندار کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ مسیح یسوع میں ہے (افسیوں ۲: ۶، ۷) اور جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں (رومیوں ۸: ۱)۔ مسیح میں خدا کی محبت ایک ایماندار کے لیے ویسی ہی ہے جیسے کہ باپ کی محبت اُس کے بیٹے کے لیے کیونکہ اب ہم بھی اُس کے بیٹے ہیں (یوحنا ۱: ۱۲، ۱۳، رومیوں ۸: ۳۸۔ ۳۹، گلتیوں ۳: ۲۶، افسیوں ۱: ۵۔ ۸)۔ حقیقت میں پہلے ہی یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے ساتھ شریک ہو چکے ہیں جو کہ موت کے تابع نہیں ہے (افسیوں ۲: ۶)۔ ایک دوسری توجہ طلب بات یہ ہے کہ ''سر'' اپنے بدن کے ارکان کو ختم نہیں کر سکتا جبکہ یہ ایک مکمل بدن رکھتا ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۱۳)۔ ہم ہمیشہ اُسکا حصّہ رہیں گے۔

۳۔ محافظ رسائی:

ابدی تحفظ کی محافظ رسائی کی بنیاد خداوند یسوع کے موجودہ دور میں باپ کے دہنے ہاتھ تختِ عدالت پر موجود ہونے پر ہے وہ ہمارا دفاعی وکیل ہے جو شیطان سے جنگ کرتا ہے (۱۔ یوحنا ۲: ۱۔ ۲، مکاشفہ ۱۲: ۱۰)۔ وہ خدا اور انسان کا درمیانی تھا (درمیان میں) جس نے انسان کے لیے اچھا عہد حاصل کیا (گلتیوں ۳: ۲۰، ۱۔ تیمتھیس ۲: ۵، عبرانیوں ۸: ۶، ۹: ۱۵، ۱۲: ۲۴)۔ اب وہ اپنے چنے ہوؤں کو محفوظ رکھنے کے لیے شفاعت کرتا ہے (رومیوں ۸: ۳۱۔ ۳۹)۔ جو کوئی بھی ''اُس کی بھیڑوں کو اُسکے ہاتھ سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے'' وہ باپ اور بیٹے کی قدرت پر حملہ کرتا ہے (یوحنا ۱۰: ۲۷۔ ۲۹)۔ (مصنف کا نوٹ کہ یہ مجھے محفوظ محسوس ہوتا ہے)۔

۴۔ روحانی رسائی:

ابدی تحفظ کی روحانی رسائی کی بنیاد پاک روح کے کام اور اُسکے ساتھ ہمارے شخصی تعلق پر ہے۔ روح القدس غیر نجات یافتہ انسان کو لیتا ہے، فانی تخم کے جسم میں پیدا ہوتا ہے اور ایمان کے نکتہ پر خداوند یسوع مسیح غیر فانی تخم کی پیدائش کا باعث بنتا ہے۔ اس کے بعد ہم دوبارہ مر نہیں سکتے (۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۴۲، ۵۲، ۱۔ پطرس ۱: ۲۲۔ ۲۵، یوحنا ۱۱: ۲۵۔ ۲۶)۔ نجات کے وقت میں ہمیں بہت سی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں جو کہ مکمل اور اٹل ہیں اور تحفے میں دی گئی ہیں اور یہ روح القدس سے عطا ہوتی ہیں (رومیوں ۱۱: ۲۹)۔ نجات پاتے ہی ایماندار کے اندر روح القدس سکونت اختیار کر لیتا ہے اور ایماندار کے جی اُٹھے جسم کے لیے بیعانہ ہے (رومیوں ۸: ۹، ۱۔ یوحنا ۲: ۲۷، ۲۔ کرنتھیوں ۱: ۲۲)۔ روح القدس اُن کو بپتسمہ بھی عطا کرتا ہے جو مسیح کے ساتھ شراکت پر ایمان رکھتے ہیں رومیوں ۸: ۹، ۱۔ یوحنا ۲: ۲۷) اور مخلصی کے دن کے لیے ایماندار پر مہر کرتا ہے (۲۔ کرنتھیوں ۱: ۲۱۔ ۲۲، افسیوں ۱: ۱۳، ۱۴، ۴: ۳۰)۔

ہ۔ لے پالک ہونا:

یسوع مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے (یوحنا ۳:۱۶)۔ جب ہم ایمان کے ساتھ مسیح کی شراکت میں داخل ہو گئے تو ہم خدا کے لے پالک بیٹے ٹھہرے۔ یہ قبولیت تمام اسرائیل کے لیے تھی مگر زیادہ تر نے مسیحا کو رد کیا (رومیوں ۹:۳۔۴)۔

اب ایماندار کے پاس یہ موقع ہے کہ وہ باپ کے ساتھ فرزند کی حیثیت سے گہرا تعلق قائم کرے اور اُسے یہ معلوم ہو کہ وہ مسیح کا ہم میراث ہے (رومیوں ۸:۱۵۔۱۷، گلتیوں ۴:۴۔۷)۔ ایک دن ہم اُسکی قبولیت (لے پالک) کی تمام برکات کو تسلیم کر لیں گے (رومیوں ۸:۲۲۔۲۳)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: ساتواں باب، حصہ 4

1۔ 1۔یوحنا 13:5 پڑھیں۔ کیا ایک شخص اپنی نجات کے متعلق یقین رکھ سکتا ہے؟

2۔ رومیوں 8:29-30 اور 1۔پطرس 1:1-2 پڑھیں۔ خدا کے پہلے سے مقررہ واقعات کا اہم ترین عنصر کیا ہے؟

3۔ یوحنا 10:27-29 پڑھیں۔ یسوع کی بھیڑوں کے ساتھ کیا وعدہ کیا گیا؟

4۔ افسیوں 2:8-9 اور رومیوں 11:29 پڑھیں۔ جب نجات ایک تحفہ ہے تو کیا خدا اسے واپس لیتا ہے؟

5۔ یوحنا 1:12-13 اور 2۔تیمتھیس 2:13 پڑھیں۔ اگر ایک ایماندار برگشتہ ہو جائے تو کیا وہ آگے کو خدا کا فرزند نہیں رہتا؟

6۔ رومیوں 5:9-10 اور لوقا 6:31-36 پڑھیں۔ جب ہم خدا کے دشمن تھے تو کیا اس نے ہمیں نجات بخشی؟ محبت کا سب سے بڑا نظارہ کہاں نظر آتا ہے؟

7۔ کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جب دشمن ہوتے ہوئے خدا نے ہمیں اپنے بچے بنایا تو کیا اب وہ ہمیں نکال باہر کرے گا؟

8۔ رومیوں 8:1 پڑھیں۔ مسیح میں ہمارے مقام کی بنیاد پر، اب مزید کونسی ایسی چیز ہے جسکا وجود باقی نہیں رہا؟

9۔ رومیوں 8:25-39 پڑھیں۔ کونسی چیز ایک ایماندار کو مسیح کی محبت سے دور کر سکتی ہے؟

10۔ 1۔پطرس 1:22-25 پڑھیں۔ جب ہماری نئی پیدائش ''پاک تخم'' سے ہے جو روح القدس کے باعث بخشا گیا ہے تو کیا ہم پھر کبھی ہلاکت کا شکار ہو سکتے ہیں؟

11۔ رومیوں 8:15-17 پڑھیں۔ ایک ایماندار کا خدا کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟

پانچواں حصہ

مستقبل: نبوت (علم الآخرت، معادیات)

(علم الآخرت)

الف۔ تعارف:

خدانے اپنے فضل میں زمانوں کے لیے منصوبہ بنا رکھا ہے۔ اُس نے آئندہ واقع ہونے والے بڑے بڑے تاریخی واقعات کی بابت ہمیں آگاہ کیا ہے۔ بعض معاملات میں تو اُس نے ہمیں بہت سی تفصیلات فراہم کی ہیں اور کچھ میں بہت کم۔ ہم اس حقیقت پر ایمان رکھ سکتے ہیں کہ آنے والا کل ہمارے خدانے اپنے ہاتھوں میں تھام رکھا ہے۔

نبوت خدا کے کلام کا ایک اہم مضمون ہے۔ دراصل بائبل مقدس کے ۱۱۸۹ ابواب میں سے ۲۷۱ میں نبوتی بیانات ہیں۔ یہ تعداد بائبل مقدس کے کل ابواب کا ایک چوتھائی ہے۔ دوسری کتب میں بھی نبوت کے متعلق اضافی آیات پائی جاتی ہیں، اس لئے نبوت کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

نبوت کا مطالعہ کرتے وقت جس بات کا تعین ہمیں پہلے کرنے کی ضرورت ہے وہ ایسے بڑے واقعات ہیں جو ابھی وقوع پذیر نہیں ہوئے۔ یہ ہمیں ایسا خاکہ تیار کرنے میں مدد دیں گے جو ہمارے مطالعہ میں راہنمائی فراہم کریں گے۔ باب ۴ میں ''تفسیر کے بنیادی اُصول'' کے مطالعہ میں اُصول ۱۵ سے یاد رکھیں کہ کچھ پیشین گوئیاں (نبوتیں) پہلے ہی پوری ہو چکی ہیں اور کچھ کا پورا ہونا ابھی باقی ہے۔

ہمارے مطالعہ کے اس نکتہ پر ہمیں ان بہت سی اصطلاحات کو سمجھنے کی ضرورت ہے جو مستقبل کے واقعات کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔

ب۔ ادوار کی تقسیم:

نبوت (پیشین گوئی) کا ادوار کی تقسیم کے مطالعہ سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے طالب علم کے لئے یہ دانشمندانہ بات ہوگی کہ وہ ''تفسیر کے بنیادی اُصول'' کے ۱۳ ویں اُصول پر نظر ثانی کریں جو کہ ادوار کی تقسیم سے متعلق ہے۔

ادوار کی تقسیم سے مُراد تاریخ کے وہ اوقات یا دورانیے ہیں جن میں خدا اپنے لوگوں کو مختلف ذمہ داریاں عطا کرتا ہے۔ ادوار کی تقسیم کو ظاہر کرنے کے لئے کہانت کی تبدیلی کا اور شریعت کی تبدیلی کا بھی ذکر ہے (عبرانیوں ۷:۱۲)۔

غیر اقوام کا دور جو کہ آدم کے زوال سے لیکر اسرائیل کے مصر سے خروج کی تکمیل تک جاری رہا۔ اسرائیل کا دور خروج سے (شریعت کے دیے جانے کے ساتھ) پنتکُست کے دن تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ سات سالہ دور جو کہ ''سخت مصیبت کا دور'' یا ''دانی ایل کا سترواں ہفتہ'' کہلاتا ہے کو نکال کر مکمل ہے (دانی ایل ۹:۲۴۔۲۷)۔

اب ہم کلیسیا کے دور میں ہیں جو پنتکُست کے دن سے شروع ہو کر کلیسیا کے اُٹھائے جانے تک جاری رہے گا۔

ہزار سالہ دور اُس وقت شروع ہوگا جب مسیح کی دوسری آمد ہوگی اور وہ اپنی ہزار سالہ بادشاہت قائم کرے گا، یہ دور شیطان کی آخری بغاوت تک جاری رہیگا۔

ج۔ کلیسیا کا اُٹھایا جانا:

''اُٹھایا جانا'' ایک لاطینی لفظ ''ریپیرے'' (RAPERE) سے لیا گیا ہے اور یہ لفظ یونانی کے لفظ ''ہارپیڈزو'' (HARPADZO) کا ترجمہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کا استعمال ہم ۱۔تھسلنیکیوں ۴:۱۷ کے بائبل مقدس کے لاطینی ترجمہ میں دیکھتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ ''پکڑا گیا'' کیا گیا ہے۔

اُٹھائے جانے کے وقت خداوند زندہ ایمانداروں کے ساتھ مرنے والے ایمانداروں کو بھی زندہ کرے گا اور اُنہیں اپنے ساتھ ہوا میں اُٹھا لے گا (۱۔تھسلنیکیوں ۴:۱۴۔۱۷)۔

یہ تبدیلی ایک دم سے وقوع پذیر ہوگی (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۱۔۵۲)۔

کلیسیا کا اُٹھایا جانا کلیسیا کے دور کا اختتام ہوگا، یہی وقت اس دور کا آغاز بھی ہوگا جسے ''بڑی مصیبت'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

د۔ بڑی مصیبت:

''بڑی مصیبت'' کا لفظ ایک یونانی لفظ ''تھلپسس'' (THLPIPSIS) سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ''دباؤ'' اور وہ بھی ایسا جیسے کوئی اپنے پاؤں تلے انگور روندتا ہے۔ یہ ایسی اذیت اور جسمانی دباؤ کا دور ہوگا جو دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس بڑی مصیبت کے دور میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا خلاصہ مکاشفہ ۶ تا ۱۹ ابواب میں پایا جاتا ہے۔

بڑی مصیبت کا وقت ایک سات سالہ دور ہوگا جسے ''دانی ایل کے سترویں ہفتہ'' کے طور پر بھی جانا جاتا ہے (دانی ایل ۹:۲۴۔۲۷)۔ دانی ایل نبی کو خدا کی طرف سے یہ مکاشفہ دیا گیا اور ۷۰ ہفتوں کی نبوت کی بابت بتایا گیا جو اُس کے لوگوں یعنی یہودیوں کے لئے تھی۔ پہلے ۶۹ ہفتے اس وقت پایۂ تکمیل کو پہنچے جب یسوع اپنی مصلوبیت سے ایک ہفتہ پہلے جوان گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہوا۔ سترواں ہفتہ اسرائیل کے دور کے وہ آخری سال ہوں گے جو کلیسیا کے اُٹھائے جانے سے لیکر مسیح کی دوسری آمد تک ہوں گے۔

ہ۔ دوسری آمد:

دوسری آمد سے مراد مسیح کا واپس آنا ہے جو کہ سات سالہ مصیبت کے دور کے اختتام کے فوراً بعد وقوع پذیر ہوگی (متی ۲۴:۲۹)۔ یہ کلیسیا کے اُٹھائے جانے سے مختلف ہے، اس آمد میں یسوع مسیح زمین پر دوبارہ قدم رکھے گا (زکریاہ ۱۴:۱۔۶) جبکہ کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے وقت وہ بادلوں پر آئے گا (اعمال ۱:۱۱)۔

یہ وہ وقت ہوگا جب وہ اپنے تمام دشمنوں کو شکست دے گا اور اپنی ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز کرے گا (مکاشفہ ۱۹:۲۰۔۲۰:۶)۔ مسیح پہلے کوہِ زیتون پر اُترے گا اُسے دو حصّوں میں تقسیم کرے گا اور اسرائیل کے بقیہ کو چھڑائے گا (زکریاہ ۱۴:۱۔۶)۔ وہ کلام کرے گا اور مغرب کے بادشاہ کو برباد کرے گا (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۸، مکاشفہ ۱۹:۱۵)۔ اس کے بعد وہ آسمان سے آگ نازل کرے گا اور شمال کے بادشاہ کو برباد کرے گا (حزقی ایل ۳۸۔۳۹ ابواب) جو جنوب کے بادشاہ کو پہلے ہی برباد کر چکا ہوگا (دانی ایل ۱۱:۴۰۔۴۴)۔ پھر وہ مشرق کے بادشاہوں کے ساتھ لڑائی کرے گا (یسعیاہ ۶۳:۱۔۶، مکاشفہ ۱۴:۲۰)۔

و۔ ہزار سالہ بادشاہت:

ہزار سالہ بادشاہت سے مراد زمین پر یسوع مسیح کا ہزار سال تک سلطنت کرنا ہے (مکاشفہ ۲۰:۶)۔ کتابِ مقدس کے بہت سے حصّے اس بادشاہت کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔

ہزار سالہ بادشاہت ابرہامی، داؤدی اور نئے عہد کی تکمیل کرے گی۔ یہ عدنی لعنت (پیدائش ۳:۱۷۔۱۹) کو بھی دور کرے گی۔

اس بادشاہی کی ظاہری خوبیاں یہ ہوں گی: (۱) جنگ و جدل کا خاتمہ (یسعیاہ ۲:۴، میکاہ ۴:۳)، (۲) جانوروں میں خونخواری نہ ہوگی (یسعیاہ ۱۱:۶۔۹، ۳۵:۹، ۶۵:۲۵)، (۳) بیماری اور معذوری دور کی جائے گی اور شادمانی بڑھائی جائے گی (یسعیاہ ۲۹:۱۷۔۱۹)، (۴) معاشرتی، معاشی یا سیاسی ظلم و استبداد نہ ہوگا (یسعیاہ ۱۴:۳۔۶)، (۵) آبادی میں اضافہ (یرمیاہ ۳۰:۲۰)، (۶) محنت مزدوری (یرمیاہ ۳۱:۵، یسعیاہ ۶۲:۸۔۹، ۶۵:۲۱، ۲۳)، (۷) معاشی خوشحالی (یسعیاہ ۳۵:۱، ۲، ۷) اور (۸) خداوند میں سے روشنی (زکریاہ ۱۴:۶۔۷)۔ ہزار سالہ بادشاہت میں وہ یہودی اور غیر اقوام کے لوگ شامل ہوں گے جو بڑی مصیبت میں سے بچ نکلے ہوں گے یعنی اُسکی ''بھیڑیں'' (متی ۲۵:۳۱۔۴۶)، پس اس بادشاہت میں گناہ گار انسان شامل نہ ہوں گے۔ جو بچے پیدا ہوں گے اُنہیں بھی نجات کی ضرورت ہوگی۔

اس بادشاہت کی روحانی خوبیاں یہ ہوں گی: (۱) راستبازی (ملاکی ۴:۲، زبور ۸۹:۱۴)، (۲) خداوند کا مکمل عرفان (یسعیاہ ۱۱:۹)، (۳) روح القدس کی معموری (یوایل ۲:۲۸۔۲۹)، (۴) شادمانی (یسعیاہ ۹:۳۔۴) اور (۵) عدل و انصاف (یسعیاہ ۹:۷، ۱۱:۵، ۳۲:۱۶، ۴۲:۱۔۴، ۶۵:۲۵)۔

مسیح کی حکمرانی عالمگیر ہوگی (دانی ایل ۷:۱۴، میکاہ ۴:۱۔۲، صفنیاہ ۳:۹۔۱۰، زبور ۷۲:۸) ایک ہی فرمانروا ہوگا (حزقی ایل ۳۷:۲۴۔۲۸)۔ جرم کا مکمل خاتمہ ہوگا

(زبور۲۷:۱۔۴، یرمیاہ۳۱:۶، میکاہ۴:۱،صفنیاہ۲:۱۰۔۱۱)اور اُسکی حفاظت قادرِ مطلق خدا کرے گا(یسعیاہ۱۱:۹)۔اُس تک رسائی بڑی آسان ہوگی(یسعیاہ۳۵:۸۔۹)اور یہ بہت وسیع ہوگی(یرمیاہ۳۱:۳۸۔۴۰،حزقی ایل ۴۸:۳۰،زکریاہ۱۴:۱۰)،یروشلیم پرستش کا بھی مرکز ہوگا(یرمیاہ۳۰:۱۶۔۲۱،۳۱:۶،۲۳،یوایل۳:۱۷،زکریاہ۸:۸،۲۰)۔ ہیکل ہزارسالہ دور کا مرکز ہوگی(حزقی ایل۴۰:۱۔۴۶:۲۴)اور اُسکی راہنمائی صدُوق کی نسل کے کاہن کریں گے(حزقی ایل۴۳:۱۹،۴۴:۱۵)۔

ز۔ سفید تخت کی بڑی عدالت:

سفید تخت کی بڑی عدالت ہزار سالہ بادشاہی کے بعد اور جب شیطان کو کچھ دیر کے لئے چھوڑا جائے گا وقوع پذیر ہوگی۔اسے قوموں کو ورغلانے اور ''جوج اور ماجوج'' کی لڑائی کی اجازت دی جائے گی(مکاشفہ۲۰:۷۔۸)۔ہزار سالہ بادشاہی کے باشندے جو نجات یافتہ نہیں ہوں گے اُس کے ماتحت ہو جائیں گے۔اُس وقت خداوند شیطان کے تمام حملوں کو آسمان سے آگ نازل کرکے ختم کریگا اور شیطان کو حیوان اور جھوٹے نبی سمیت آگ کی جھیل میں ڈالے گا(مکاشفہ۲۰:۹۔۱۰)۔
ان واقعات کے بعد غیر ایماندار زندہ کئے جائیں گے تاکہ ''سفید تخت کی بڑی عدالت'' کے سامنے اپنے حتمی انجام کو پہنچیں۔وہ آگ کی جھیل میں پھینکے جائیں گے(مکاشفہ ۲۰:۱۱۔۱۵)۔

ح۔ ابدی حالت:

ابدی حالت کو ''خدا کا دن'' کہا جاتا ہے(۲۔پطرس۳:۱۲)۔یہ دن سفید تخت کی بڑی عدالت اور موجودہ آسمان اور زمین کے برباد ہونے اور نئے آسمان اور نئی زمین کے بننے کے بعد آئے گا(یسعیاہ۶۵:۱۷،۶۶:۲۲،۲۔پطرس۳:۱۲۔۱۳،مکاشفہ۲۱:۱)۔نئی زمین پر نیا یروشلیم ہوگا(مکاشفہ۲۱:۲۔۵)جو کہ اسرائیل کے بارہ قبیلوں اور بارہ رسولوں کی یاد دلاتا ہے۔نئے یروشلیم میں کوئی ہیکل نہ ہوگی کیونکہ یسوع مسیح یعنی برہ خود ہی اُس کی روشنی ہوگا(مکاشفہ۲۱:۲۲۔۲۳)۔''آبِ حیات'' کا ایک بھرپور دریا جو تخت میں سے نکلے گا اور ''زندگی کا درخت'' دریا کو پھیلائے گا اور اس میں بارہ قسم کے مختلف پھل آئیں گے اور یہ ہر مہینے پھلے گا(مکاشفہ۲۲:۱۔۲)۔
اس ابدی حالت میں کوئی گناہ نہ ہوگا(مکاشفہ۲۱:۲۴۔۲۷)۔وہ جنہوں نے یسوع مسیح پر ایمان لاکر گناہوں کی معافی حاصل نہیں کی اُنہیں نئے یروشلیم یا نئے آسمان اور نئی زمین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔سو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگ کی جھیل میں رہیں گے(مکاشفہ۲۱:۸)۔صرف وہی زندہ خدا کے ساتھ ابدیت کے خزانہ میں جانے کی اجازت پائے گا جو ''غالب آتا ہے''۔خدا کا شکر ہو کہ **''ایمان ہی وہ فتح ہے جو دنیا کو مغلوب کرتا ہے''**(۱۔یوحنا۵:۴۔۵)۔
مہربانی سے یہ بات نوٹ کریں کہ مکاشفہ۲۱:۸ میں بیان کردہ گناہ کسی کو آسمان(جنت) سے باہر نہیں رکھتے بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانے میں ناکام رہنا اور گناہوں کی معافی نہ پانا کسی شخص کو خدا کی بادشاہی سے باہر رکھتے ہیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: ساتواں باب، حصہ 5

1۔ عبرانیوں 12:7 پڑھیں۔جب تقدیر بدلتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟
2۔ 1۔تھسلنیکیوں 4:14-17 پڑھیں۔کلیسیاء کے اُٹھائے جانے کے وقت ایماندار کہاں مسیح کے ساتھ ملیں گے؟
3۔ 1۔کرنتھیوں 15:51-52 پڑھیں۔کلیسیاء کتنی تیزی سے بادلوں پر اُٹھائی جائے گی؟
4۔ یوحنا 14:1-3 پڑھیں۔بادلوں پر اُٹھائے جانے کے بعد کلیسیاء کہاں جائے گی؟
5۔ دانی ایل 9:24-27 پڑھیں۔ستر ہفتوں میں 7 سال ایسے ہیں جو ابھی پورے نہیں ہوا۔اس دورانیہ کو کیا کہتے ہیں؟
6۔ مکاشفہ 19:11-16؛ متی 24:29-30 اور زکریاہ 14:1-6 پڑھیں۔بڑی مصیبت کے بعد یسوع کیا کرے گا؟
7۔ کلیسیاء کے بادلوں پر اُٹھائے جانے اور مسیح کی دوبارہ آمد کے درمیان جگہ کے اعتبار سے کیا بڑا فرق پایا جاتا ہے؟

8۔ مکاشفہ 20:10 پڑھیں۔دوسری آمد کے موقع پر کس کوآگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا؟

9۔ مکاشفہ 20:1-3 پڑھیں۔دوسری آمد کے موقع پر کس کواتھاہ گڑھے میں پھینکا جاتا ہے؟

10۔ مکاشفہ 20:4-6 پڑھیں۔مسیح کی بادشاہت اس زمین پر کتنا عرصہ رہے گی؟

11۔ مکاشفہ 20:7-10 پڑھیں۔ہزار سالہ بادشاہت کے بعد،ابلیس کوتھوڑی دیر کیلئے کھولا جائے گا،وہ بغاوت کرے گااور ایک بار پھر شکست کھانے کے بعداس کا انجام کہاں ہوگا؟

12۔ مکاشفہ 20:11-15 پڑھیں۔سفید تخت کی عدالت کے بعد جن لوگوں کے نام کتاب حیات میں لکھے ہوئے نہ ملےان کوکہاں پھینکا جائے گا؟

13۔ 2۔پطرس3:10-13 اور مکاشفہ 21:1 پڑھیں۔عظیم سفید تخت کی عدالت کے بعد کیا ہوگا؟

باب 8
خدا کے مقاصد کے متعلق تعلیمات

پہلا حصّہ

شخصی مسیحی زندگی

الف۔ تعارف:

ہر ایک شخص کیلئے خدا کا یہ مقصد ہے کہ وہ اُسکے بیٹے، یسوع مسیح کی صورت پر بدلتا چلا جائے (رومیوں ۸: ۲۹)۔ اُس نے ایک شخص کی زندگی میں تین مراحل کو قائم کیا ہے تا کہ اُس کی زندگی میں تبدیلیوں کے سلسلہ کے ذریعہ اپنے مقصد کو پورا کر سکے: پہلا مرحلہ، دوسرا مرحلہ اور تیسرا مرحلہ۔

پہلا مرحلہ اُس وقت واقع ہوتا ہے جب ایک غیر ایماندار شخص یسوع مسیح میں ایماندار بن جاتا ہے (اعمال ۱۶: ۳۱)۔ یہ لمحہ اُس شخص کی ابدی نجات کا لمحہ ہوتا ہے۔

دوسرا مرحلہ ایک سلسلہ ہے جو ایک شخص کے نجات حاصل کرنے کے لمحہ سے اُسکے مرنے یا کلیسیا کے اُٹھائے جانے تک جاری رہے گا۔

تیسرا مرحلہ جسمانی موت کے وقت یا ایماندار کے زندہ اُٹھائے جانے کے وقت شروع ہوتا ہے اور ابدیت تک جاری رہتا ہے۔

جب تک ہم تیسرے مرحلہ میں داخل نہ ہو جائیں تب تک یسوع مسیح کی صورت پر تبدیل ہونے کی متوقع تبدیلی ہونا شروع ہو جاتی ہے (۲۔کرنتھیوں ۳: ۱۸)۔ یسوع مسیح کی صورت پر ڈھلنے سے مراد ہے اُس جیسا رویہ رکھنا، جو بے غرض، حلیم اور قربانی دینے کا جذبہ رکھنے والا ہو (فلپیوں ۲: ۵۔۸)۔ یہ تبدیلی اس بات کا حصّہ ہے کہ ہم کسطرح ''**اپنے بلاوے کے مطابق چلتے ہیں**'' (افسیوں ۴: ۱۔۳)۔

اس حقیقت کو جاننا ضروری ہے کہ ایک ایماندار کی زندگی میں یہ مراحل پائے جاتے ہیں اسلئے کہ یہ اُسے خدا کے کلام کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ جب ہم یہ سوال پوچھتے ہیں ''کون''، تو ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کیا خدا ایمانداروں سے یا غیر ایمانداروں سے ہمکلام ہے تا کہ زیرِ نظر حوالہ کی درست تفسیر کی جائے۔ روحانیت کے مضمون پر غور کرتے ہوئے اس نقطہ کو ذہن میں رکھیں۔

ب۔ مسیحی زندگی کے تیرہ عناصر:

ا۔ایمان

سادہ الفاظ میں ایمان، کسی شخص یا چیز پر اعتماد ہے۔ یہ اعتماد ہے کہ وہ شخص یا چیز آپکی خواہشات کو پورا کرے گی۔ ایمان کا مقصد ایمان کی اہمیت کا تعین کرنا ہے نہ کہ بذاتِ خود ایمان کو۔ ایمان میں ایک شخص یہ سوچ سکتا اور حقیقت میں یہ ایمان رکھ سکتا ہے کہ انسان ایک اور ایسا آسمان اور زمین تخلیق کر سکتا ہے جس میں ہم رہتے ہیں لیکن اُس کے اندر اس کام کو پورا کرنے کی قوت موجود نہیں ہے۔ ایسا ایمان بیکار ہوگا۔

جب ہم ایک ایسے شخص پر ایمان رکھتے ہیں جو اس کام کو کرنے کا فہم اور صلاحیت رکھتا ہے تو یہ ایمان گراں قدر ہے۔ ہمارا ایمان خدا پر ہے جس نے اپنی قوت، فہم اور خواہش کے باعث زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ کلامِ مقدس فرماتا ہے ''**اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اُسی کی بابت بزرگوں کے حق میں اچھی گواہی دی گئی۔ ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہو**'' (عبرانیوں ۱۱: ۱۔۳)۔

یسوع مسیح پر ایمان (راستباز ٹھہرائے جانے) کی بنیاد ہے اور یہ ہمارا اس فضل میں شامل ہونا ہے جو مسیحیوں کو بخشا گیا ہے (رومیوں ۵: ۱۔۲)۔ پس پہلے مرحلہ میں ایک غیر

ایماندار کے ایماندار بننے کیلئے ایمان ضروری ہے۔ یہ ایمان روح القدس کے ساتھ ہماری رفاقت کا بھی آغاز کرتا ہے (گلتیوں ۳:۲۔۳،۱۴)۔

ایمان مسیحی زندگی کا اہم جزو ہے (دوسرا مرحلہ) اسلئے کہ اُسکے بغیر خدا کو پسند آنا ناممکن ہے (عبرانیوں ۱۱:۶؛ ۲۔کرنتھیوں ۵:۷)۔ جب وہ ایمان کو ہمارے اندر دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے (متی ۸:۵۔۱۰)۔ ایمان دینا، ابلیس کے نظام پر غالب آتا ہے (۱۔یوحنا ۵:۴۔۵)۔ ایک مسیحی کے ایمان کی آزمائش ہوگی تا کہ ہم ترقی کرتے ہوئے بچے سے بالغ ایماندار بن جائیں (یعقوب ۱:۳)۔ ہمارے ایمان کی پختگی روح القدس کے ساتھ ہمارا مضبوط تعلق قائم کرتی ہے (گلتیوں ۳:۴۔۵)۔ ایمان کو مسیحی زندگی میں ہمیشہ بنیادی حیثیت حاصل ہے (۲۔پطرس ۱:۵۔۹)۔

جب ہم اپنے جی اُٹھے بدنوں میں ابد تک مسیح کے ساتھ ہونگے تو اُس وقت ایمان کی ضرورت نہیں رہے گی، اسلئے کہ ہم ویسا ہی دیکھیں گے جیسا کہ وہ ہے (۱۔یوحنا ۳:۲)۔

۲۔ روحانیت:

روحانیت ایک اصطلاح ہے جو ایک شخص کے خدا اور روح القدس کے ساتھ گہرے تعلق کو بیان کرتی ہے۔ پس یہ ضروری ہے کہ اُسکی بنیاد ایک ایماندار کی زندگی میں روح القدس پر مسلسل بھروسہ کرنے پر ہو۔ ایک غیر ایماندار شخص کا روح القدس کے ساتھ کوتعلق نہیں ہوتا (۱۔کرنتھیوں ۲:۱۴) اور اُسکی روحانیت کا یوں کوئی معیار نہیں ہوتا۔

الف۔ سکونت پذیری:

کلیسیائی دور کا ایماندار اس لحاظ سے ماضی کے ادوار کے ایمانداروں سے مختلف ہے کہ روح القدس مختلف انداز میں ایمانداروں کے اُوپر ٹھہرتا تھا۔ اب وہ ایمانداروں کے اندر، یسوع مسیح کے کلام کے مطابق کام کرتا ہے (یوحنا ۱۴:۱۷)۔ ایک ایماندار کے اندر روح القدس کی موجودگی نجات کا ثبوت ہے (رومیوں ۸:۹)۔

روح القدس کی سکونت پذیری ایک نعمت ہے جو نجات حاصل کرتے وقت بخشی جاتی ہے (رومیوں ۵:۵؛ اعمال ۱۱:۱۶۔۱۷؛ ۱۔کرنتھیوں ۲:۱۲) اور بطور نعمت اُسے منسوخ نہیں کیا جا سکتا (رومیوں ۱۱:۲۹)۔ لہذا جب ایک شخص گناہ کرتا ہے تو روح القدس اُسے چھوڑتا نہیں ہے۔ یہ بات اس حقیقت سے ثابت ہوتی ہے کہ اگرچہ کرنتھس کے ایسے لوگ بھی تھے جنکو ''جسمانی'' کے طور پر بیان کیا گیا ہے (۱۔کرنتھیوں ۳:۳) اور وہ گناہ میں پھنسے ہوئے تھے (۱۔کرنتھیوں ۵:۵)، تو بھی اُن سب کے اندر روح القدس سکونت کرتا تھا (۱۔کرنتھیوں ۳:۱۶؛ ۶:۱۹)۔

ب۔ معموری:

''روحانیت'' کی اصطلاح ہمارے روح القدس کے ساتھ تعلق کے درجہ کو بیان کرتی ہے تاہم ''روح القدس کی معموری'' ہماری ''روحانیت'' کا آغاز ہے۔ ہمیں ہر وقت روح القدس سے معمور ہونے کے مشتاق رہنا چاہئے اور یوں ہر وقت روح القدس کے زور میں مضبوط رہنا چاہئے تا کہ وہ ہمارے ذریعہ سے ''پھل'' پیدا کر سکے (گلتیوں ۵:۲۲۔۲۳)۔

کلامِ مقدس میں روح القدس کی معموری کو ایک خاص قوت دیئے جانے کے طور پر متعارف کرایا گیا تا کہ ایک خاص کام کو کیا جائے لیکن اب اُسے مسیحی زندگی کے روزمرہ کے مضبوط حصّہ کے طور پر واضح کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے مسیحی زندگی میں روح القدس کی معموری کو اہمیت کو ستفنس کے اندر دیکھا جا سکتا ہے جسکو بیواؤں کی خدمت کرنے کیلئے چنا گیا (اعمال ۶:۵)۔ اس مفہوم کی وسعت کی اُسوقت توقع کرنی چاہئے جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ کلیسیا کا آغاز ایک ''بچے'' کے طور پر ہوا اور پھر وہ بالغ ہوا (افسیوں ۴:۱۱۔۱۶)۔

اناجیل اور اعمال کی کتاب سے باہر روح القدس کی معموری کا ذکر صرف پولس نے اس حکم میں کیا ہے ''اور شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ'' (افسیوں ۵:۱۸)۔ یہ موازنہ یہ واضح کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ روح القدس کی معموری ایک سلسلہ وار عمل ہے اسلئے کہ ایک شخص شراب پی کر روح میں معمور نہیں ہوتا بلکہ متوالا۔ پہلے پولس کی طرف سے لفظ ''معمور'' استعمال کئے جانے میں ایک سلسلہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ معمور کیلئے یونانی لفظ (PLEROO) ہے جو

افسیوں ۱:۲۳،۳:۱۹اور۴:۱۰میں پایا جاتا ہے۔ پولس کی طرف سے دیئے جانے والے حکم میں روح القدس سے معمور ہوتے چلے جانے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے جس میں گناہ (گناہوں) کی مسلسل پہچان اوراعتراف شامل ہے، یہ ایمان لانا ہے کہ خدا نے اُنہیں معاف کر دیا ہے۔ مضبوطی کی اہمیت کا اس بات پر بھی اطلاق ہوتا ہے کہ اسکا براہِ راست تعلق ''روحانیت'' سے ہے۔

حقیقی روحانیت میں فضل اورایمان شامل ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''**پس جس طرح تم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا اُسی طرح اُس میں چلتے رہو۔ اوراُس میں جڑ پکڑتے اورتعمیر ہوتے جاؤ اور جسطرح تم نے تعلیم پائی اُسی طرح ایمان میں مضبوط رہو اور خوب شکرگزاری کیا کرو**'' (کلیسوں ۲:۶۔۷) ہم نے ایمان کے ذریعے فضل سے اُسے قبول کیا (افسیوں ۲:۸۔۹)۔ ہمیں واضح طور پر ہدایت دی گئی ہے کہ روحانیت جو مسیحی بلوغت تک پہنچاتی ہے اُس کی بنیاد ایمان میں چلنے پر ہے (گلتیوں ۳:۲۔۳) اور بغیر ایمان کے خداوند کو پسند آنا ناممکن ہے (عبرانیوں ۱۱:۶)۔

آخر میں روح القدس کی معموری ایمانداروں کو زور بخشتی ہے تا کہ وہ مسیح یسوع میں اورزیادہ مضبوطی اور پختگی حاصل کر سکیں۔

ج۔ رنجیدہ کرنا اور بجھانا:

جب ایک ایماندار گناہ کرتا ہے تو روح القدس کو ''رنجیدہ کرتا'' ہے (افسیوں ۴:۳۰)۔ جس قدر طویل عرصہ تک اس گناہ کا ایماندار اپنی زندگی میں اقرار نہیں کرتا اُسی قدر یہ روح القدس کو رنجیدہ کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہ لفظ بیان کرتا ہے کہ ایک ایماندار کی شخصی زندگی میں کیا ہوتا ہے۔

جب ایک ایماندار روح القدس کو اس طرح ''بجھاتا'' ہے جیسے شخص آگ کو بجھاتا ہے تو اس سے مراد روحانی زندگی یا پھل کو اپنے یا دوسرے ایمانداروں کی زندگیوں کو نقصان پہنچانا ہے (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۹)۔ ہمیں روح القدس کو دوسرے ایمانداروں میں کام کرنے سے نہیں روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

۳۔ گناہ (گناہوں) کا اقرار:

خدا کا کلام اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جب ہم نجات حاصل کرتے ہیں تو ہمارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، یہ بات بھی واضح ہے کہ بطور ایماندار ہم سے گناہ سرزد ہوتے رہیں گے (رومیوں ۷:۱۴۔۲۵)۔ گناہ ہماری نجات کیلئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن یہ بطور مسیحی ہماری ندگی کو درپیش ایک مسئلہ ہے، ایماندار کی زندگی میں گناہ اُسکے خدا اور دوسروں کے ساتھ تعلق کو نقصان پہنچاتا ہے لیکن اُسے جدا نہیں کرتا۔ لہذا گناہ رفاقت کیلئے مسئلہ بن جاتا ہے۔

رفاقت کا سادہ سا مطلب ایک دوسرے کے ساتھ باہمی گفتگو کرنا ہے۔ گفتگو میں لوگوں چیزوں، واقعات اور وقت کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ غیر ایماندار لوگ گناہ کے تعاقب میں ایک دوسرے سے رفاقت رکھ سکتے ہیں۔ جب ایک ایماندار یا غیر ایماندار شخص رفاقت کے اُصولوں کو توڑتا ہے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کھو دیتے ہیں۔ بطور مسیحی ہمیں خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت رکھنی ہے جس کی بنیاد خدا کے بچوں کے طور پر ہمارے نئے حاصل شدہ مقام پر ہے۔ لہذا یہ ایسی رفاقت ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اُن معیاروں پر ہے جن کو خدا نے قائم کیا ہے۔

خدا اور دوسرے ایمانداروں کے ساتھ رفاقت کو بحال کرنے کے پیغام کو بڑے واضح انداز میں ۱۔یوحنا ۱:۵۔۱۰ میں بیان کیا گیا:

پانچویں (۵) آیت رفاقت کے معیار کو قائم کرتی ہے۔ یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ''**اُس سے سنکر جو پیغام ہم تمہیں دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا نور ہے اوراُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں**''۔ معیار خدا کا نور ہے جو گناہ کے متعلق اُسکی پہچان کو بیان کرتا ہے۔

چھٹی (۶) آیت رفاقت کیلئے ایک پرکھ قائم کرتی ہے ''**اگر ہم کہیں کہ ہماری اُسکے ساتھ شراکت ہے اور پھر تاریکی میں چلیں تو ہم جھوٹے ہیں اور حق پر عمل نہیں کرتے**''۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے خیالات، گفتگو اوراعمال کو خدا کے نور میں پرکھنے کی ضرورت ہے۔

ساتویں (۷) آیت رفاقت کیلئے شرط بیان کرتی ہے۔ بیان میں لکھا ہے کہ ''**لیکن اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اوراُسکے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے**''۔ ہمارے مسیح جیسے خیالات، گفتگو اوراعمال کے باعث ہم ایک دوسرے سے رفاقت رکھتے ہیں اور مسلسل اپنے گناہ سے

چھوٹتے چلے جاتے ہیں۔

آٹھویں (۸) آیت گناہ کے دھوکہ کو بے نقاب کرتی ہے۔ یہ آیت بیان کرتی ہے ''**اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں**'' یقیناً اس آیت میں ''ہم'' سے مُراد ایماندار شامل ہیں کیونکہ یوحنا نے بھی اپنے آپ کو اس گروہ میں شامل کیا ہے۔ جب ایک شخص یہ ایمان لے آتا ہے کہ وہ گناہ سے آزاد کامل حالت تک پہنچ گیا ہے تو وہ دھوکہ کا شکار ہوتا ہے۔

نویں (۹) آیت گناہ کے حل کو بیان کرتی ہے۔ یوں لکھا ہے ''**اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے**''۔ جس یونانی لفظ (HOMOLOGEO) کا ترجمہ ''اقرار'' کیا گیا ہے اس سے مراد ہے تسلیم کرنا اور یوں خدا کے ساتھ متفق ہونا ہے کہ خیال، گفتگو یا عمل بے شک گناہ ہے۔ برائے مہربانی غور کریں یہ کوئی ''فارمولا'' نہیں ہے جس کے ذریعہ اُس وقت بھی خدا سے گناہ کی معافی حاصل کی جاسکتی ہے جب دل توبہ کی طرف مائل نہ ہو۔ خدا کو ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جانا چاہئے (گلتیوں ۶:۷)۔ ایک شخص کے زندہ خدا کے حضور گناہوں کا اقرار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایمان رکھتا ہے خدا اُسے معاف کرسکتا ہے اور وہ ایسا کرے گا۔ یہ آیت خدا کی طرف سے ایک وعدہ ہے جس سے مسیحی کو واقف ہونے، اُس پر ایمان لانے اور اسے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

دسویں (۱۰) آیت ان لوگوں کو بیان کرتی ہے جو گناہ کو نہیں پہچانتے۔ یہاں لکھا ہے ''**اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُسکا کلام ہم میں نہیں ہے**''۔ یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ہم مسیحی ہوتے ہوئے اپنی زندگی میں گناہ کی موجودگی کو نہیں پہچانتے تو ہم نے خدا کو جھوٹا ٹھہرایا اور اُسکے کلام کو نہیں سمجھتے۔

جب ہم مجموعی طور پر ان آیات پر غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ گناہ کے باعث ہماری خدا کے ساتھ روحانی رفاقت (۶ آیت) اور دوسرے ایمانداروں کے ساتھ رفاقت (۷ آیت) کو نقصان پہنچتا ہے۔ ضرورت ہے کہ خدا کے حضور اس گناہ کو تسلیم کریں (آیت ۹۔ خدا سچا اور عادل ہے) تاکہ معافی حاصل ہوسکے اور رفاقت کو بحال کیا جائے۔ برائے مہربانی غور کریں کہ گناہ کے ابدی نتائج معاف کئے جاچکے ہیں۔ اب بھی ایک ایماندار کو کسی موقع پر خاص اعمال کے نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ آدم اور حوا کو معاف کیا گیا لیکن اس کے باوجود اُنہیں باغِ عدن سے نکال دیا گیا۔

۴۔ روحانی نعمتیں:

روحانی نعمت خداداد صلاحیت ہے تاکہ مسیح کے بدن میں خدمت کے مختلف پہلوؤں میں آگے بڑھا جاسکے۔ یہ اصطلاح یونانی لفظ سے اخذ کی گئی ہے جس کا مطلب ہے ''فضل کے نتیجہ میں دی جانے والی برکت'' (CHARISMA)۔ یہ صلاحیت اُس انسانی صلاحیت سے مختلف ہے جو فطرتی پیدائش کیساتھ حاصل ہوتی ہے جسے یسوع مسیح نعمتوں کو قائم کرتا ہے (افسیوں ۴:۱۱) اور روح القدس نجات کے وقت اپنے اختیار سے اُنہیں تقسیم کرتا ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۱۱، ۱۸) مسیح کے پورے بدن کو بانٹتا ہے (افسیوں ۴:۲۰)۔

ہر شخص کے پاس کم از کم ایک نعمت ضرور ہوتی ہے (۱۔پطرس ۴:۱۰) لیکن تمام نعمتیں حاصل نہیں ہوتیں (نہیں تو وہ خود بدن بن جائے گا موازنہ کریں ۱۔کرنتھیوں ۱۲)۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ تمام نعمتیں محبت کے ساتھ استعمال کرنی چاہئیں (۱۔کرنتھیوں ۱۳) اور وہ دوسروں کی مدد کیلئے دی گئی ہیں (۱۔پطرس ۴:۱۰)۔ پولس رسول ۱۔کرنتھیوں میں یہ بات واضح کرتا ہے کہ اگرچہ یہ روحانی نعمتیں ہیں اور روح القدس کے ذریعہ بخشی جاتی ہیں تو بھی اُنہیں جسمانی طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ اپنی طرف دوسروں کو متوجہ کیا جائے اور اس سے بلند نظری آتی ہے (۱۔کرنتھیوں ۱۲)۔ روحانی نعمتیں کلیسیا کی ترقی کیلئے استعمال کی جانی چاہئیں نہ کہ تفرقے اور جدائیاں پیدا کرنے کیلئے (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۱۲، ۳۳)۔

عہدِ جدید میں پانچ حوالہ جات ایسے ہیں جب میں روحانی نعمتوں کے نام بیان کئے گئے ہیں۔ **۱۔کرنتھیوں ۱۲:۸۔۱۰** میں ہم حکمت کے کلام، علمیت کے کلام، ایمان، شفا، معجزات، نبوت، روحوں کے امتیاز، زبانوں اور زبانوں کے ترجمہ کے متعلق دیکھتے ہیں۔ **۱۔کرنتھیوں ۱۲:۲۸** میں ہم رسول، نبوت، تعلیم دینے، معجزات، شفا، مدد کرنے، انتظام کرنے اور زبانوں کے متعلق دیکھتے ہیں۔ **افسیوں ۴:۱۱** میں ہم رسول، نبوت، بشارت اور چرواہا۔ اُستاد کو دیکھتے ہیں۔ **۱۔پطرس ۴:۱۱** میں باہمی گفتگو اور خدمت کو روحانی نعمتوں کے دو بنیادی پہلوؤں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ **رومیوں ۱۲:۶۔۸** آیات ہمیں اُن میں سے کچھ خاص نعمتوں کی بابت معلومات فراہم کرتی ہے۔

برائے مہربانی یہ جانیں کہ روحانی نعمتیں کلیسیا کو بخشی گئیں جسکا آغاز پنتکُست کے دن ہوا (اعمال ۲ باب)۔ کچھ نعمتیں بنیاد رکھنے کیلئے دی گئیں (افسیوں ۲:۲۰) تاکہ کلیسیا کا آغاز کیا جا سکے، اُسے تعمیر اور قائم کیا جائے (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۴۰)۔ ان نعمتوں کو ''معجزاتی'' نعمتیں کہا گیا اور اُنہیں غیر ایمانداروں کو بشارت دینے اور نئے ایمانداروں کو قائم کرنے کیلئے تیار کیا گیا (۱۔کرنتھیوں ۱۴:۲۰۔۲۲) جب تک کہ اس نئی تقسیم کیلئے حوالہ نہ لکھا گیا۔ وہ عارضی تھیں اور ابتدائی کلیسیا میں اپنے ضروری کاموں کی تکمیل کے بعد مزید اُنکی ضرورت نہ رہی، لہذا وہ مزید باقی نہ رہیں (۱۔کرنتھیوں ۱۳:۸۔۱۰)۔

مندرجہ ذیل چارٹ عارضی روحانی نعمتوں کو ظاہر کرتا ہے جو مزید کلیسیائی دور میں روحانی نعمتوں کے طور پر کام نہیں کرتیں۔

کلیسیائی دور کیلئے عارضی نعمتیں

حکمت کا کلام: (1 کرنتھیوں 8:12)	کلیسیا کیلئے براہِ راست معلومات کا مافوق الفطرت اظہار (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۸) جو کہ نبوتی نوعیت کا پیغام، جو عہدِ جدید کی تکمیل تک اُنکی راہنمائی کیلئے تھا۔
ایمان: (1 کرنتھیوں 9:12)	نہایت ناممکن نظر آنے والے حالات کا سامنا کرتے ہوئے خداوند پر فوق الفطرت حد تک بھروسا کرنا (1 کرنتھیوں 2:13؛ اعمال 12:1-19)
علمیت کا کلام: 1 کرنتھیوں 8:12	فوق الفطرت انداز سے کلیسیا کے لئے براہِ راست معلومات، جس کا انداز نبوتی نہ تھا، یہ اِس لئے تھا کہ انہیں نئے عہد نامہ کی تکمیل تک راہنمائی دی جا سکے۔
شفا: (1۔کرنتھیوں 28,9:12)	لوگوں کیلئے مختلف بیماریوں سے فوق الفطرت انداز سے فوری اور مکمل جسمانی شفا۔
معجزات: (1۔کرنتھیوں 28,10:12)	عمومی فطرتی قوانین کو ایک طرف چھوڑ دینے والے عجیب اور فوق الفطرت کام جس میں بدروح کا نکالا جانا اور بیماریوں سے شفا پانا بھی شامل تھا (اعمال 11:19-12)۔
نبوت: (1 کرنتھیوں 28,10:12؛ رومیوں 12:6؛ افسیوں 11:4)	کلیسیا میں مستقبل قریب یا مستقبل بعید سے متعلق فوق الفطرت انداز سے بات کرنے کی لیاقت **اعمال 11:27-28**
روحوں کے امتیاز کی نعمت: (1 کرنتھیوں 10:12)	جھوٹے استادوں اور جھوٹے نبیوں کی پہچان کے لئے بخشی گئی بنیادی فوق الفطرت نعمت۔ (1 کرنتھیوں 32:14)
طرح طرح کی زبانیں (1 کرنتھیوں 28,10:12)	مافوق الفطرت طور پر ایسی انسانی زبانیں بولنے کی لیاقت جنہیں پہلے سے سیکھا نہ گیا ہو۔
زبانوں کا ترجمہ: (1 کرنتھیوں 10:12)	مافوق الفطرت انداز سے ایسی انسانی زبانوں کا ترجمہ کرنے کی لیاقت جنہیں پہلے سے سیکھا نہ گیا ہو۔
رسول: **1 کرنتھیوں 28:12؛ افسیوں 11:4**	ایسی روحانی نعمت جو صرف بارہ افراد کے لئے تھی (مکاشفہ 14:21)، جنہیں خود خداوند یسوع مسیح نے چُنا تھا (لوقا 13:6-16؛ اعمال 15:9؛ گلتیوں 1:1)

ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''نبوت''، ''زبانیں'' اور ''علمیت کے کلام'' کی نعمتیں اسوقت ختم ہو جائیں گی جب کامل واپس آئے گا (۱۔کرنتھیوں۱۳:۸۔۱۰)۔جب یہ نعمتیں موقوف ہو جائیں گی تو ''روحوں کے امتیاز اور ''زبانوں کے ترجمہ'' کی نعمتیں بھی جاتی رہیں گی اس لیے کہ یہ گذشتہ بیان کردہ نعمتوں کے ساتھ ملکر کام کرتی ہیں۔غور کریں ان تمام نعمتوں کا تعلق باہمی گفتگو سے ہے۔جب مکاشفہ کی کتاب لکھی گئی تو **کلیسیائی دور کے لئے نبوت پر مہر کردی گئی** (مکاشفہ۲۲:۱۸۔۱۹)۔پس ضرور ہے کہ ''کامل''، تکمیل تک پہنچے، خدا کا سانس، خدا کے الہامی کلام کو پورا کرے۔کلیسیا کیلئے کسی اور نئی تعلیمات کی ضرورت نہیں تھی۔پس اس نعمت کا مقصد یہ تھا کہ تحریری کلام کے ذریعہ جو کچھ ظاہر کیا گیا اُسے آگے پہنچایا جائے جس نے بعد ازاں عہدِ جدید کی صورت اختیار کی۔

مکاشفہ ۲۱:۱۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف بارہ رسول ہی تھے۔جبکہ یہ بات واضح ہے کہ دوسرے لوگوں کے پاس بھی عہدہ تھا جسے ''رسول'' کہا گیا۔تاہم اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ اُن کے پاس رسول کی نعمت تھی (گلتیوں ۱:۱۹؛ خداوند کا بھائی اُن حقیقی بارہ میں سے ایک نہیں تھا)۔یہ بات واضح ہے کہ یہ روحانی نعمت بھی عارضی تھی۔

عہدِ جدید میں ''شفا'' اور ''معجزات'' کے تاریخی استعمال کے ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نعمتیں بھی عارضی تھیں۔خدا اب بھی لوگوں کو شفا بخش سکتا اور بخشتا ہے اور معجزات بھی کرتا ہے لیکن اب کسی شخص کو یہ روحانی نعمت کے طور پر نہیں دی جاتی۔خدا اب بھی دعا کا جواب دیتا ہے (یعقوب ۵:۱۶) لیکن نعمت کے کام کرنے کی بنیاد نعمت رکھنے والے شخص کے فیصلہ پر ہے۔شفا کی نعمت رکھنے والے لوگ خداوند کو پکار سکتے ہیں اور شفا وقوع میں آسکتی ہے (اعمال ۳:۶۔۸؛ ۵:۱۲۔۱۶؛ ۹:۳۴)۔ابتدائی کلیسیا میں یہ نعمتیں توجہ حاصل کرنے اور مُردوں میں سے جی اُٹھے مسیح کے پیغام کو سچا ثابت کرنے کیلئے استعمال کی گئیں (اعمال ۸:۱۔۸،۳۹؛ ۱۳:۴۔۱۲؛ ۱۴:۱۔۴؛ ۱۹:۱۱۔۱۲)۔ایماندار لوگوں کی ایک دوسرے کیلئے محبت خداوند یسوع مسیح کے پیغام کی طرف توجہ دلانے کا ایک اور اعلیٰ طریقہ ہے (یوحنا ۱۳:۳۴۔۳۵)۔

ہمیں معلوم ہے کہ پولس رسول کے پاس شفا کی نعمت تھی (اعمال ۲۰:۸۔۱۲؛ ۲۸:۸) تو بھی اسکے باوجود وہ بعد ازاں اپنی زندگی میں اپنے اچھے دوست اپفردتس کو (فلپیوں ۲:۲۵۔۲۷) یا خود کو بھی شفایاب نہ کر سکا (۲۔کرنتھیوں ۱۲:۷۔۹)۔جبکہ یہ نعمت رسول سے جدا ہو چکی تھی، جو ابتدائی کلیسیا کے مرکزی لوگوں میں سے ایک تھا، تو ضرور ہے کہ باقی سب لوگوں سے بھی جدا ہو چکی تھی۔

دوسری نعمتیں کلیسیا کے ''ابتدائی مراحل'' کو پار کرنے کے کے بعد دی گئیں (۱۔کرنتھیوں ۱۳:۱۰۔۱۳) اور اس باعث مستقل ہیں۔ان میں وہ نعمتیں شامل ہیں جو خدا کے کلام کو دوسروں تک پہنچاتی اور اُنکی خدمت کیلئے استعمال ہوتی ہیں (۱۔پطرس ۴:۱۰۔۱۱)۔

اگلا چارٹ مستقل نعمتوں کو واضح کرتا ہے جو آج بھی کام کرتی ہیں۔

کلیسیائی دور کیلئے مستقل روحانی نعمتیں

تعلیم دینے کی نعمت: 1 کرنتھیوں 12:28؛ رومیوں 12:7	خدا کے کلام کو دوسروں تک پہنچانے کی مافوق الفطرت صلاحیت۔
امداد: 1 کرنتھیوں 12:28	ایک ایسی نعمت جو فوق الفطرت طور پر دوسروں کی نعمتوں میں معاونت کرتی ہے۔یہ نعمت کئی مختلف شعبہ جات میں کام کرتی ہے۔اِس کی ایک مثال یہ ہے کہ دوسروں کے لئے کھانا جمع کرنے انہیں دیا جائے تاکہ وہ اپنے نعمتوں کی بہتر پیروی کر سکیں (اعمال 6:1-6)
مُنتظم: 1 کرنتھیوں 12:28	خدا نے اپنی کلیسیا کو جو وسائل دیئے ہیں، فوق الفطرت انداز سے اُن کی نگرانی اور انظام کرنے کی لیاقت۔

خدمت گذاری: رومیوں12:7؛1پطرس11:4	باقاعدہ عملی انداز سے محنت کر کے خدمت کا کام کرنے کی فوق الفطرت لیاقت
ناصح: رومیوں12:8	مسیح کے بدن میں حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت کو جاننے اور پورا کرنے کی مافوق الفطرت لیاقت۔
دینا: رومیوں12:8	اپنے وسائل دوسروں میں توقع سے بھی بڑھ کر بانٹنے کی فوق الفطرت لیاقت۔ یہ بے غرض سخاوت ہے جس میں عام مالی امداد سے بالاتر فراخ دلی کے ساتھ اپنے وسائل استعمال کئے جائیں۔
قیادت، راہنمائی رومیوں12:8	کلیسیائی خدمت کی تکمیل کیلئے لوگوں کی راہنمائی کرنے اور اُنہیں ہدایت دینے کی مافوق الفطرت لیاقت۔
رحم: رومیوں12:8	روحانی اور جسمانی حاجت مندوں کی حاجتیں جاننے اور دُور کرنے کی مافوق الفطرت لیاقت۔
بشارت: افسیوں11:4	یسوع مسیح کی خوشخبری کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اِس طرح سے پیش کرنا کہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں۔
پاسبان۔اُستاد: افسیوں11:4	تعلیم دینے کے ذریعہ خدا کے گلہ کی گلہ بانی کرنے اور اُسکے کلام کا اطلاق کرنے کی مافوق الفطرت لیاقت۔

۵۔ راستبازی:

پچھلے حصّہ میں ہم نے دیکھا کہ جب ہم یسوع مسیح پر ایمان لائے تو خدا نے ہمیں اپنی راستبازی بخشی۔ اسے تصدیق کرنا کہتے ہیں۔ ابھی نیا ایماندار اس چیلنج کا سامنا کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی خدا کے درست اور غلط کے معیار کے مطابق ڈھال سکے۔ ایک ایماندار کی زندگی میں راستبازی کی بنیاد اُسکے خدا کے بیان کردہ معیار کے مطابق زندگی بسر کرنے پر ہوتا ہے۔

راستبازی کے دو اہم ترین معیار ہیں خدا سے اپنی سارے دل سے محبت رکھنا اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھنا (مرقس۱۲:۲۹۔۳۱)۔ راستبازی صرف گناہ کی غیر موجودگی ہی نہیں بلکہ سوچ اور رویہ کی تبدیلی ہے جو خدا کے ساتھ باہم متفق ہیں (فلپیوں۲:۵۔۸)۔ مثال کے طور پر ہمیں ویسے ہی **''رحمدل ہونا چاہئے جیسا ہمارا آسمانی باپ رحمدل ہے''** اور ہمیں اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرنی ہے (لوقا ۶:۳۶۔۴۰)۔ ہمیں فیاضی سے غریبوں کی مدد کرنے کے باعث اس راستبازی کا پھل پیدا کرنا چاہئے (۲۔کرنتھیوں۹:۸۔۱۰)۔ خدا کی مرضی کے مطابق کئے جانے والے اعمال بھی اس راستبازی کا حصّہ ہیں (عبرانیوں۱۱:۳۲۔۳۳)۔

ایماندار کو راستبازی کی تلاش کرنی چاہئے (۱۔تیمتھیس ۶:۱۱؛ ۲۔تیمتھیس۲:۲۲۔۲۳)۔ اس راستبازی کو سمجھنے کیلئے خدا کا پورا کلام اہم ہے (۲۔تیمتھیس۳:۱۶۔۱۷) اور نئے ایماندار کا اُسے سمجھنا اور قبول کرنا مشکل ہے (عبرانیوں۵:۱۲۔۱۴)۔

خدا کی راستبازی کی تابعداری صرف انسانوں کو دکھانے کیلئے اُسکے احکام کی ظاہری طور پر تابعداری کرنا نہیں ہے (متی ۶:۱)۔ فریسی اپنی ''راستبازی'' کا دکھاوا کرتے تھے تا کہ لوگ اُن پر غور کریں۔ وہ اپنی روایات پر عمل کرتے جو اُن کے عقیدہ کے مطابق کلام مقدس کے مساوی تھیں (مرقس۷:۱۔۸)۔ جب ایک شخص خدا کے کلام سے باہر نکل

کر راستبازی کو معیار بناتا ہے تو وہ ''مذہب پرستی'' بن جاتی ہے (جو کہ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں) اور یہ وہ راستبازی نہیں ہے جو خدا ہم سے چاہتا ہے۔

روح القدس راستبازی کے فقدان کے پیشِ نظر ہر ایک شخص کو قائل کرتا ہے (یوحنا۱۶: ۸۔۱۰)۔ روح القدس غیر ایمانداروں پر ظاہر کرتا ہے کہ راستبازی کے نہ ہونے سے اُن کے پاک خدا کے ساتھ تعلق میں رکاوٹ ہوگی۔ یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث ایک غیر ایماندار شخص نجات حاصل کرتا ہے (افیسوں۲: ۸۔۹)، اُسکے راست باز ہونے کا اعلان کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ خدا کے ساتھ رفاقت رکھ سکے۔ ایک ایماندار شخص کی زندگی میں گناہ ہو تو روح القدس اُسے قائل کرتا ہے اور اس گناہ کے اقرار کرنے کی ضرورت کی طرف اشارہ کرتا ہے تاکہ رفاقت کو بحال کیا جا سکے (۱۔یوحنا۱: ۶۔۱۰)۔ ایماندار شخص کو جس راستبازی کا طالب ہونا چاہئے وہ روح القدس کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے اور وہ خدا کی بادشاہت میں زندگی بسر کرنے کا ایک اہم پہلو ہے (رومیوں۱۴: ۱۶۔۱۷)۔ یہ راستبازی یسوع مسیح کے نور سے حاصل ہوتی ہے جس نے الٰہی معیاروں کے عین مطابق کامل زندگی بسر کی (افسیوں۵: ۶۔۱۰)۔

یسوع ہمیں بتاتا ہے کہ اگر ہم راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں تو ہم مبارک ہوں گے اور اُسے حاصل کریں گے (متی۵: ۶)۔ راستبازی ایک خواہش ہے جو ہمارے اندر ہونی چاہیے تاکہ اس سے اُس شخصیت کی تعظیم ہو سکے جس نے ہمیں روحانی موت میں سے نکالا (رومیوں۶: ۱۲۔۱۳)۔ غیر ایماندار لوگ روحانی طور پر مُردہ ہیں جب تک کہ وہ مسیح کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر قبول نہیں کر لیتے (رومیوں۶: ۲۳)۔ بطور غیر ایماندار ہم سب گناہ کے غلام تھے لیکن اب بطور ایماندار ہمیں راستبازی کے غلام بننا ہے (رومیوں۶: ۱۶۔۱۹)۔

ابلیس اور اُسکی قوتیں راستبازی کے خادموں کا روپ دھار کر ایماندار کو پریشان کرنے اور دھوکہ دینے کی کوشش کرتی ہیں (۲۔کرنتھیوں۱۱: ۱۳۔۱۵)۔ ان کا ایک طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ راستبازی کی حقیقی زندگی بسر کرنے والوں کو ستاتی ہیں (متی۵: ۱۰؛ ۱۔پطرس۳: ۱۴)۔ اپنی زندگی میں حقیقی طور پر راستباز شخص بننا ایک جنگ ہے لیکن جو بن جائے گا وہ تاج پائے گا (۲۔تیمتھیس۴: ۶۔۸)۔ آیئے اس جنگ کے دوران خداوند سے تربیت حاصل کریں اور اپنی روح میں حقیقی خوشی سے واقف ہوں (عبرانیوں۱۲: ۱۱)۔

۶۔ دُعا:

دُعا خدا کے ساتھ باہمی گفتگو ہے۔ محض دعا کے متعلق جاننے، سوچنے یا مطالعہ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں جب تک کہ اس کو عملی صورت نہ دی جائے۔ اس کی اہمیت کو اُس وقت دیکھا جا سکتا ہے جب ایک شخص خدا سے دُعا کر کے اُسکے جواب کا انتظار کرتا ہے۔ دُعا ایک عزت افزائی ہے اسلئے کہ اُس کے ذریعہ ہم خدا کے تخت کے سامنے آنے کا شرف حاصل کرتے ہیں (عبرانیوں۴: ۱۶)۔

جو لوگ اپنی زندگی میں خدا کی مرضی کے طالب ہوتے ہیں اُنکی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ دُعا میں ثابت قدم ہوتے ہیں۔ اس کا اظہار ابتدائی کلیسیا میں ملتا ہے (اعمال۲: ۴۲)۔ جب یسوع کے پہلے شاگردوں نے یہ جانا کہ اُنہیں سیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح دُعا کرنی چاہئے (لوقا۱۱: ۱)، تو یسوع نے اُنہیں ''دعائے ربانی'' سکھائی (لوقا۱۱: ۲۔۴)۔ دُعا احتیاط سے الفاظ کا انتخاب کر کے اپنی مرضی کو خدا تک پہنچانا نہیں بلکہ یہ وہ وقت ہے جس میں ہمیں اُسکی مرضی کے تابع ہوں (۱۔یوحنا۵: ۱۴)۔ دُعا فرشتوں کی جنگ میں ایک اہم ترین ہتھیار ہے (افسیوں۶: ۱۸)۔

خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں روح القدس کی قوت میں (افسیوں۵: ۲۰؛ متی۶: ۹؛ ۱۔پطرس۱: ۱۷) خدا باپ کی حضوری میں جانا چاہئے (افسیوں۶: ۱۸)۔

عام طور پر دُعا میں پانچ عناصر شامل ہونے چاہئیں۔ دُعا کا سب سے پہلا عنصر گناہوں کا اقرار ہے (زبور۶۶: ۱۸۔۲۰؛ یسعیاہ۵۹: ۲؛ متی۶: ۱۴؛ ۱۔یوحنا۱: ۹)۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا کیساتھ ہماری رفاقت کو کوئی چیز نقصان تو نہیں پہنچا رہی۔ دوسرا عنصر ہے تمجید (متی۲۱: ۱۶؛ لوقا۱۹: ۳۷؛ رومیوں۱۴: ۱۱؛ 15: 11؛ افسیوں۱: ۶، ۱۲، ۱۴؛ عبرانیوں۱۳: ۱۵)۔ تمجید خدا کی ذات کو تسلیم کرنا اور اُسکی تعریف کرنا ہے۔ تیسرا عنصر شکرگزاری ہے جس میں ہم اُسکے اُن کاموں کو تسلیم کرتے ہوئے اُسکی تعریف کرتے ہیں جو اُس نے ہمارے لئے کئے (افسیوں۵: ۲۰، ۱۔تھسلنیکیوں۵: ۱۸)۔ دُعا کا چوتھا عنصر ہے شفاعت، جس سے مراد ہے دوسروں کیلئے دعا کرنا (افسیوں۶: ۱۸؛ عبرانیوں۷: ۲۵) اور پانچوں عنصر ہے التجاء جسکا مطلب ہے خود اپنے لئے دعا کرنا (عبرانیوں۴: ۱۶)۔ ہماری دعاؤں کا اختتام بیٹے کے نام میں ہونا چاہئے (یوحنا۱۴: ۱۳؛ 15: 16)۔

آپ کسی بھی وقت اضافی دعا کئے بغیر اپنے گناہوں کا اقرار کر سکتے ہیں (اور ایسا کرنا بھی چاہیئے)۔آپ اُسکی شکرگذاری اور تمجید بھی کر سکتے ہیں اور کسی بھی منتخب وقت پر اپنے اور کسی دوسرے کیلئے درخواستیں پیش کر سکتے ہیں۔

۷۔ ترقی:

جس طرح ہم اس دنیا میں بچے کے طور پر پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب ہم یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو ہم **''نئے سرے سے پیدا''** ہوتے ہیں (یوحنا۳:۱۔۱۶)اور جس طرح ہم ایک بچے سے بڑھکر جوان ہوتے ہیں اسی طرح ہم اپنی مسیحی زندگی میں بڑھتے ہیں۔ہمیں مضبوط ہونے کیلئے بلایا گیا ہے اور جب کہ ہمارا بلاوا یہ ہے کہ ہم اپنے آسمانی باپ کی طرح پختہ ہوں (متی ۵:۴۸) تاہم ہماری زندگی کے دوران ایسا کبھی ممکن نہیں ہوتا (فلپیوں۳:۱۲۔۱۵)۔

ہماری ترقی میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کچھ بھی ہو ہم اپنے آپ کو اس کے حضور''زندہ اور پاک قربانی'' کے طور پر پیش کریں گے جس سے یہ مراد ہے کہ اپنی زندگی اُسکی خدمت کیلئے نذر کردیں (رومیوں۱۲:۱۔۲)۔ پھر ہمارا باپ ہماری زندگی میں بہت سی آزمائش لاتا ہے تاکہ ''ترقی کرنے'' میں ہماری مدد کرے (یعقوب ۱:۲۔۴)۔ یہ ہمارے اُس پر بھروسہ کرنے کے امتحانات ہیں۔اُس نے کلیسیا کو بہت سی روحانی نعمتیں بھی بخشی ہیں تاکہ ہم پختگی حاصل کرنے کے عمل کے دوران اس سے مدد حاصل کرسکیں (افسیوں۴:۱۱۔۱۴)۔

پختگی کو یوں بیان کیا گیا ہے **''بچپن کی باتوں کو ترک کردیں''** (۱۔کرنتھیوں۱۳:۱۱)۔ بالغ شخص اپنے اعمال (متی ۱۹:۲۱)،گفتگو (یعقوب ۳:۱۔۲) اور خیالات (۱۔کرنتھیوں۱۴:۲۰)۔ہم ان پہلوؤں میں اپنی پختگی کا اندازہ اپنی ثابت قدمی سے لگا سکتے ہیں۔کیا بچگانہ کام (جیسے کہ خودغرضی) نقصان دہ گفتگو (گپ شپ) اور گناہ آلودہ خیالات (تکبر) کم وبیش عام تو نہیں ہو رہے؟ اگر یہ باتیں زیادہ عام ہو رہی ہیں تو ایک شخص زیادہ نابالغ اور کم پختہ ہو رہا ہے۔

کلامِ مقدس میں پختگی کی بہت سی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔پختگی بے غرض (متی ۱۹:۲۱)،حلیم (فلپیوں۳:۱۲۔۱۵)اور بشارت دینے والی (کلسیوں۱:۲۸)۔یہ دوسروں کیلئے شفاعت کرتی ہے (کلسیوں۴:۱۲)اور روحانی آزادی کو بڑے احترام کے ساتھ استعمال کرتی ہے اور خودغرضی کی خواہشات پر نہیں چلتی (یعقوب۱:۲۵؛ گلتیوں ۵:۱،۱۳)۔ پختگی ظاہر کرتی ہے کہ ایک شخص خدا کے راستبازی کے معیاروں پر عمل کرنے میں مضبوطی حاصل کر چکا ہے (عبرانیوں ۵:۱۲۔۱۴)۔ پختہ شخص نے خدا کے فضل پر بھروسہ کرنا سیکھ لیا ہے (۲۔کرنتھیوں۱۲:۹) یہ جانتے ہوئے کہ ہر ایک اچھی بخشش اُسی کے وسیلہ حاصل ہوتی ہے (یعقوب۱:۱۷)۔ہم اپنی زندگی میں کس حد تک پختہ ہیں اس کے اظہار کی بنیاد اس معیار پر ہے جس تک ہم اپنے محبت بھرے تعلق میں خدا کے ساتھ مضبوطی حاصل کرتے ہیں اور اُس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہماری زندگی سے خوف دور ہو جاتا ہے (۱۔یوحنا۴:۱۷۔۱۹)۔

۸۔ محبت:

یسوع مسیح نے خود فرمایا کہ محبت مسیحی زندگی کا سب سے اہم حصّہ ہے۔مرقس کی انجیل میں یسوع نے استثنا ۶:۴۔۵ کا حوالہ دیتے ہوئے سب سے بڑے حکم کا اعلان کیا۔اُس نے کہا''**اوّل یہ ہے اے اسرائیل سن۔خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ**'' (مرقس۱۲:۲۹۔۳۰)۔اس کے بعد یسوع نے احبار۱۹:۱۸ کا حوالہ دیا اور دوسرے بڑے حکم کو بیان کیا۔اُس نے کہا''**دوسرا یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں**'' (مرقس۱۲:۳۱)۔ہمیں خدا سے اسلئے محبت رکھنی ہے کہ پہلے اُس نے ہمارے ساتھ محبت کی (۱۔یوحنا۴:۱۹)۔ اگر ہم حقیقت میں خدا سے محبت رکھتے ہیں تو ہم اپنے بھائی سے بھی محبت رکھیں گے (۱۔یوحنا۴:۲۰۔۲۱)۔جس محبت کیلئے ہمیں بلایا گیا ہے وہ عام محبت نہیں جو عام انسان ایک دوسرے کیلئے رکھتے ہیں بلکہ یہ ایسی محبت ہے جو روح القدس کے وسیلہ آتی ہے (گلتیوں ۵:۲۲)۔نہ یہ ایسی محبت ہے جسکی تحریک صرف جذبات سے ہوتی ہے، اگرچہ جذبات بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

محبت کی تعریف کرنے کی بجائے خدا کے کلام نے اُسے بیان کیا۔محبت کے متعلق انتہائی خوبصورت حوالہ ۱۔کرنتھیوں۱۳ باب ہے جسکا آغاز اس کی اہمیت کو بیان کرنے سے

ہوتا ہے۔اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہمارے پاس کونسی روحانی نعمت ہے یا ہم کتنا اچھا کام کرتے ہیں یا کتنی اچھی قربانی چڑھاتے ہیں، اگر محبت کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا تو ہم نے مسیحی زندگی کے مقصد کو کھو دیا ہے (۱۔کرنتھیوں۱۳:۱۔۳)۔پھر پولس رسول محبت کی 16 خصوصیات بیان کرتا ہے (۱۳:۴۔۸)۔ایک شخص کی محبت کا اچھا امتحان یہ پوچھنے کے ذریعہ ہوگا کیا میں۔۔۔؟ یعنی ہر ایک خوبی کے متعلق یہ سوال پوچھنے سے جیسے کہ ''کیا میں صابر ہوں''؟ اگر جواب ''نہیں'' ہے تو پھر ہماری زندگی میں محبت کی کمی ہے۔محبت کی اور بہت سی صفات اور سرگرمیوں کو رومیوں ۱۲:۹۔۲۱ میں بیان کیا گیا ہے۔

خدا ہمارے لئے جس محبت کا خواہشمند ہے ''دنیا'' اُس کی دشمن ہے۔عموماً ''دنیا'' ایسی چیزوں کا حوالہ دیتی ہے جن کو ابلیس استعمال کرتا ہے تاکہ ہماری توجہ کو خدا کی مرضی سے ہٹانے کی کوشش کرے۔جب ہم ان چیزوں سے محبت رکھتے ہیں جن کی دنیا پیشکش کرتی ہے تو ہم پورے طور پر خدا سے محبت نہیں رکھ سکتے (۱۔یوحنا۲:۱۵)۔

۹۔ مصیبت اُٹھانا:

اس سے مراد ہے درد میں مبتلا ہونا۔یہ جسمانی اور ذہنی دونوں ہو سکتی ہیں۔یسوع مسیح میں ہمیں ایک ایسی شخصیت نظر آتی ہے جس نے دنیا میں سب سے زیادہ دکھ برداشت کیا، صلیب پر ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کی (۱۔پطرس۲:۲۱۔۲۴،۴:۱،۵:۱)۔وہ اسی مقصد کیلئے آیا (لوقا۹:۲۲؛ ۲۲:۱۵) اور بے دین لوگوں کے ہاتھوں دکھ اُٹھائے (۱۔پطرس۲:۲۱۔۲۴)۔اس سے ہم ایک نمونہ حاصل کر سکتے ہیں کہ ہمیں کس طرح ناجائز طور پر دکھوں کا سامنا کرنا ہے (۱۔پطرس۲:۲۱)۔

مسیحی زندگی میں پختگی کے تصور سے ہمیں پہلے ہی متعارف کرایا جا چکا ہے۔ناجائز طور پر دکھ اُٹھانا ہماری آزمائش کا حصّہ ہے جس سے ہم پختگی حاصل کرنے کیلئے گذرتے ہیں (۱۔پطرس۵:۱۰)۔خدا ہماری گواہی اور برداشت کا ہمیں ابدی انعام دے گا (۱۔پطرس۲:۱۹۔۲۰؛ ۲۔کرنتھیوں۴:۱۷)۔ہماری گواہی کی بنیاد ہمارے اُس پر اس وقت بھروسہ کرنے پر ہے جب ہم ناجائز مصیبت کے دور سے گذرتے ہیں (۱۔پطرس۴:۱۹)۔

راستبازی کی خاطر مصیبت اُٹھانا ایک برکت ہے اسلئے کہ درست کام کرنے سے ہم یہ قبول کرتے ہیں کہ بیشک مسیح ہمارا خداوند ہے (۱۔پطرس۳:۱۴۔۱۷؛ ۴:۱۴)۔عموماً وہ لوگ ناجائز طور پر تنگ کرتے ہیں جو صاحبِ اختیار ہوتے ہیں اور صرف مسیح کے پیروکار ہونے کے باعث ایک ایماندار کو نقصان پہنچاتے ہیں۔یہ اُن حالات کا حصّہ ہے جن میں ہر ایک مسیحی کو کسی نہ کسی حد تک گذرنا پڑے گا (فلپیوں۱:۲۷۔۳۰)۔

پطرس رسول جس نے مسیح یسوع کے دکھوں کی گواہی دی (۱۔پطرس۵:۱) اُس نے بتایا کہ ہمیں اُسکے دکھوں میں شریک ہونے کے باعث خوشی منانی چاہئے (۱۔پطرس۴:۱۳۔۱۶)۔وہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب دنیا نے یسوع مسیح سے نفرت رکھی تو یہ اُسکے پیروکاروں سے بھی نفرت رکھے گی (یوحنا۱۵:۱۸۔۲۰؛ ۱۔پطرس۴:۱۲)۔صرف مسیح کے دکھوں نے گناہوں کی قیمت ادا کی نہ کہ ہمارے دکھوں نے لیکن اُسکے دکھوں میں شریک ہونے سے ہم اس درد کا تجربہ حاصل کر سکتے ہیں جس کو اُس نے ہماری خاطر برداشت کیا۔ہمیں اس قسم کے دکھوں سے شرمانا نہیں چاہئے (۱۔پطرس۴:۱۶) اور یہ جاننا چاہئے کہ دوسرے مسیحی درد کو برداشت کر رہے ہیں (۱۔پطرس۵:۹) اور خود کو خدا کی بادشاہت کے لائق بنا رہے ہیں (۲۔تھسلنیکیوں۱:۵)۔ہمیں اس مصیبت اُٹھانے سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے (مکاشفہ۲:۱۰)۔

پطرس نے بھی ہمیں خبردار کیا کہ جب ہم گناہ (گناہوں) کے باعث مصیبت میں ہیں جو ہم نے کئے تو ہم اس مصیبت کے حق دار تھے اس لیے مسیحی زندگی کی خواہش نہیں کرنی چاہئے (۱۔پطرس۴:۱۵)۔ہر ایک گناہ عظیم مصیبت کا مستحق ہے (لوقا۱۳:۱۔۵)۔

۱۰۔ فرمانبرداری رنظم وضبط:

فرمانبرداری رنظم وضبط (یونانی میں PAIDEUO) میں اس قدر تکلیف کا خیال شامل ہے کہ اس تکلیف کے باعث متوقع تربیت دی جا سکے۔مثال کے طور پر لوقا ۲۳:۱۶۔۲۲ میں قیدیوں کو مارنے کیلئے بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی راہوں کو تبدیل کریں (یہ ''قیدی'' خداوند یسوع مسیح تھا جس کو پیلاطس ''فرمانبرداری رنظم وضبط'' سکھا کر چھوڑنا چاہتا تھا)۔اس میں تعلیم دینے کا خیال بھی شامل ہے (اعمال۷:۲۲؛ ۲۲:۳)۔جب خداوند نے کلیسیائی دور کے ایماندار کو دوسروں کو تربیت دینے کے قابل بنایا تو حلیمی کے ساتھ ایسا کرنے کیلئے کہا گیا (۲۔تیمتھیس۲:۲۴۔۲۶)۔

فرمانبرداری رنظم وضبط اس لحاظ سے مصیبت اُٹھانے کے مترادف ہے کہ ان دونوں میں دردشامل ہوتا ہے۔ جبکہ مصیبت اُٹھانے میں جائز یا ناجائز طور پر دکھ اُٹھانے کا زیادہ خیال شامل ہوتا ہے، فرمانبرداری رنظم وضبط کا تعلق ایسے درد سے ہے جو تربیت کیلئے ضروری ہو۔ ہماری تربیت میں ناجائز مصیبت شامل ہوسکتی ہے جسکا مقصد ہمارے کردار کی تعمیر ہو یا جائز مصیبت ہوسکتی ہے جسکا مقصد ہماری سوچ یا ہمارے گناہ آلودہ کاموں کو اس وقت تبدیل کرنا ہے جب ہم تباہی کے دہانے پر کھڑے ہوں (۱۔ تیمتھیس ۱:۱۸۔۲۰)۔

نیک ارادہ سے کی جانے والی تربیت کا مقصد کردار کی تعمیر ہے جیسا کہ ایک باپ اپنے بچے کو تربیت دینے کیلئے کرتا ہے (افسیوں ۶:۴؛ عبرانیوں ۱۲:۷)۔ اسے مضبوط راستءمل کی تعمیر کیلئے تیار کیا گیا ہے اور اس پہلو سے خدا کا سارا کلام مفید ہے (۲۔ تیمتھیس ۳:۱۶۔۱۷)۔ تربیت کے وقت سے گذرنا باعثِ مسرت نہیں ہوتا لیکن اس کے نتائج گراں قدر ہوتے ہیں (عبرانیوں ۱۲:۱۱)۔ گناہ کی جو قیمت ادا کی جانی چاہیے اس سے ہمارے اندر اس تربیت کی اہمیت کا احساس پیدا ہونا چاہئے (ططس ۲:۱۱۔۱۲)۔

دنیاوی باپ جو غصّہ سے تربیت کرسکتے ہیں اُن سے ہٹ کر ہمارا آسمانی باپ اپنی محبت میں ہماری تربیت کرتا ہے (مکاشفہ ۳:۱۹)۔ جب وہ ہماری تربیت کرتا ہے تو یہ ہمارے لئے اُسکی محبت ہے تاکہ جب وہ ہماری درستی کرے تو ہم حوصلہ شکنی کا شکار نہ ہوجائیں (عبرانیوں ۱۲:۵)۔ خدا کا ہماری تربیت کرنے کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ ہم اس دنیا کے ہم شکل نہ بنیں (۱۔ کرنتھیوں ۱۱:۳۱۔۳۲) اور اس لئے ایک ایماندار شخص کو خداوند کی تنبیہ کا خیر مقدم کرنا چاہئے (عبرانیوں ۱۲:۸)۔

۱۱۔ بائبل مقدس کا مطالعہ:

کلامِ مقدس کے مطالعہ کی اہمیت پر ضرورت سے زیادہ زور نہیں دیا جاسکتا۔ یہ ایک راہنما کتاب ہے جو خدا نے ہمیں اس لیے بخشی ہے کہ اس کے ساتھ رفاقت میں ہماری راہنمائی کرے (۱۔ کرنتھیوں ۲:۱۶)۔ اس سارے مطالعہ کی بنیاد خدا کے کلام کی اہمیت پر ہے تاکہ ہم آخر میں مشکل کا شکار نہ ہوجائیں۔ اس کا ہر روز مطالعہ کرنا چاہئیے۔

۱۲۔ پرستش:

پرستش یسوع مسیح کی خوشی منانے کا عمل ہونا چاہئیے۔ اس میں اُس کی ذات اور وہ کام شامل ہے جو اُس نے ہمارے لئے کیا ہے۔ یہ یسوع مسیح کی اہمیت کو جاننا اور اُسکی تعریف کرنا ہے۔ صرف یسوع ہی واحد شخصیت نظر آتا ہے جو حقیقت میں پرستش کے لائق ہے (مکاشفہ ۵:۱۔۷) اور آسمان خداوند کی پرستش کے مقام کے طور پر جانا جائے گا (مکاشفہ ۴:۹۔۱۱)

بے دین دنیا نے خالق کی بجائے مخلوق کی پرستش اور خدمت کی (رومیوں ۱:۲۵)۔ ابلیس یہ چاہتا ہے کہ اُسکی پرستش کی جائے (لوقا ۴:۷) لیکن صرف خدا ہی ایسی ہستی ہے جسکی ہمیں پرستش کرنی چاہئے (لوقا ۴:۸)۔ تاہم کچھ لوگ فرشتوں کی پرستش کرتے ہیں جو خدا کی ایک اور مخلوق ہے (کلسیوں ۲:۱۸)۔ انسانوں کی مخلوق کی پرستش کرنے کی خواہش کے نتیجہ میں وہ ان احکامات کی بھی پرستش کرینگے جو وہ خدا کے کلام سے ہٹ کر تشکیل دینگے (مرقس ۷:۷)۔ وہ پرستش کے لائق ہستی کی بجائے پرستش کے مقام کی بھی پرستش کرینگے (یوحنا ۴:۲۰۔۲۲)۔

حقیقی پرستش روح القدس کے ہماری زندگی میں کام کرنے، یسوع مسیح کی عظیم ذات کے ظاہر کئے جانے کے باعث پیدا ہوتی ہے (یوحنا ۴:۲۳۔۲۴؛ فلپیوں ۳:۲۔۳) تاکہ ہم اُسکی تمجید کرسکیں۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے جب ہم اپنے بدنوں کو اُسکی خدمت کیلئے پیش کرتے ہیں (رومیوں ۱۲:۱۔۲) اور اُسکے کلام کو ایمان کے باعث قبول کرتے ہیں (عبرانیوں ۱۱:۲۱)۔

پرستش کرنے کے بہت سے طریقے ہیں اور کلام مقدس میں کسی خاص انداز یا طریقہ سے پرستش کرنے کا بیان نہیں کیا گیا۔ لہذا کسی شخص کی روحانیت یا پختگی کا تعین اُسکے پرستش کرنے کے انداز سے کرنا مذہب پرستی ہوگا۔

۱۳۔ شاگرد بنانا:

ارشادِ اعظم میں یسوع نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ **''پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ''** (متی ۲۸:۱۸)۔ شاگرد کلام کا طالب علم ہوتا ہے جس نے خداوند یسوع مسیح کی

پیروی کرنے کا انتخاب کیا ہے۔شاگرد محض نجات یافتہ شخص نہیں ہوتا بلکہ ایسا شخص بھی ہوتا ہے جو اس لیے خدا کے کلام کو سیکھتا ہے کہ اُسکے مطابق زندگی بسر کر سکے (یوحنا ۱۷:۷)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: آٹھواں باب، حصہ 1

1۔ مسیحی زندگی کے مراحل سے متعلق:

ا۔ اعمال 16:30-31 پڑھیں۔ جب ایک شخص یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے تو اسکی زندگی میں کونسا مرحلہ آتا ہے؟

ب۔ 2۔کرنتھیوں 3:18 پڑھیں۔ ایک ایماندار کی زندگی میں تبدیلی سے مسیح کی صورت پر ڈھلنے کے مرحلہ کو بیان کریں؟

ج۔ 1۔یوحنا 3:2 پڑھیں۔ جب ہم مسیح کو ویسا دیکھیں گے جیسا وہ ہے تو اس وقت ایک شخص کی زندگی میں کونسا مرحلہ ہوگا؟

2۔ عبرانیوں 11:6 پڑھیں۔ خدا کو خوش کرنے کیلئے ایک ایماندار کے پاس کیا ہونا چاہیے؟

3۔ 1۔کرنتھیوں 2:14-15 پڑھیں۔ روحانی باتوں کو سمجھنے کیلئے کس چیز کی ضرورت ہے؟

ا۔ یوحنا 14:17 پڑھیں۔ روح القدس کہاں رہتا ہے؟

ب۔ گلتیوں 3:2-3 پڑھیں۔ روحانیت کیلئے کیا اہم ہے؟

ج۔ افسیوں 4:30 اور 1۔تھیسلنیکیوں 5:19 پڑھیں۔ گناہ ایک ایماندار کی زندگی میں کونسی دو باتیں پیدا کرسکتا ہے؟

4۔ 1۔یوحنا 1:5-10 پڑھیں۔ کیا کوئی ایماندار گناہ کرے گا اور، اگر ایسا ہو تو کیا کیا جانا چاہئے؟

5۔ 1۔پطرس 4:10 پڑھیں۔ ہر ایک ایماندار کیا حاصل کرتا ہے؟

ا۔ 1۔کرنتھیوں 13:1 پڑھیں۔ روحانی نعمت کے استعمال میں کس شخصی قدر کا ہونا ضروری ہے؟

ب۔ 1۔کرنتھیوں 13:8-11 پڑھیں۔ یہ حوالہ کیا بتاتا ہے کہ کچھ نعمتوں کے ساتھ کیا ہوگا؟

ج۔ یوحنا 13:34-35 اور 1۔پطرس 4:10 پڑھیں۔ ''ایک دوسرے سے محبت'' کرنے کے بنیادی مقصد کا موازنہ اس وجہ کے ساتھ کریں کہ ہمیں روحانی نعمتیں بخشی گئیں۔

6۔ رومیوں 6:16-19 پڑھیں۔ ہمیں کس چیز کا غلام بننا ہے؟

7۔ پانچ اہم دعائیہ عناصر کے متعلق:

ا۔ 1۔یوحنا 1:9 پڑھیں۔ یہاں کونسا عنصر بیان کیا گیا ہے؟

ب۔ رومیوں 14:11 اور 15:11 پڑھیں۔ ان حوالہ جات میں کونسا عنصر بیان کیا گیا؟

ج۔ 1۔تھیسلنیکیوں 5:18 پڑھیں۔ یہاں کونسا عنصر بیان کیا گیا ہے؟

د۔ افسیوں 6:18 پڑھیں۔ یہاں کونسا عنصر بیان کیا گیا ہے؟

ہ۔ عبرانیوں 4:16 پڑھیں۔ یہاں کونسا عنصر بیان کیا گیا ہے؟

8۔ 1۔پطرس 2:2 اور 2۔پطرس 3:18 پڑھیں۔ نجات کے بعد ایک مسیحی کو کیا کرنا چاہیے؟

9۔ مرقس 12:29-31 پڑھیں۔ خدا کے سب سے اہم دو احکام کیا ہیں؟

10۔ 1۔پطرس2:19-20اور1۔پطرس5:10 پڑھیں۔ایک ایماندار کو کیا برداشت کرنا ہوگا؟

11۔ عبرانیوں12:6-7 پڑھیں۔خدا ہمیں کس طرح تربیت دیتا ہے؟

12۔ 2۔تیمتھیس 3:16-17 پڑھیں۔کیا خدا کے کلام کا مطالعہ فائدہ مند ہے؟

13۔ یوحنا4:23-24اور فلپیوں3:2-3 پڑھیں۔ہمیں کس طرح خدا کی پرستش کرنی چاہیے؟

14۔ متی 28:18-20 پڑھیں۔مسیح کے شاگردوں کو کیا کرنا چاہیے؟

اجتماعی مسیحی زندگی

الف۔ تعلیم:

جب یسوع نے ارشادِ اعظم دیا تو اُسکی ہدایات کا ایک مقصد یہ تھا ''اُنہیں اُن سب باتوں کی تعلیم دو جنکا میں نے تم کو حکم دیا'' (متی ۲۸: ۲۰)۔ یسوع ایک اُستاد تھا (متی ۴: ۲۳؛ ۵: ۲؛ ۷: ۲۹؛ ۹: ۳۵؛ ۱۱: ۱؛ ۱۳: ۵۴؛ ۲۱: ۲۳؛ ۲۲: ۱۶؛ ۲۶: ۵۵؛ ۲۸: ۱۵؛ اعمال ۱: ۱)۔ اُسکے شاگردوں نے اُس حکم کے مطابق عمل کرتے ہوئے تعلیم دینے کا آغاز کیا (اعمال ۲: ۴۲؛ ۴: ۱۸؛ ۵: ۲۱، ۲۵، ۲۸، ۴۲؛ ۱۱: ۲۶؛ ۱۵: ۱، ۳۵؛ ۱۸: ۱۱، ۲۵؛ ۲۰: ۲۰؛ ۲۱: ۲۱، ۲۸)۔

تعلیم ہدایت بخشتی ہے جبکہ منادی میں نصیحت پائی جاتی ہے (کلسیوں ۱: ۲۸؛ ۳: ۱۶)۔ یہ دونوں باتیں کلیسیا کیلئے ضروری ہیں۔

جب پولس رسول تیمتھیس کو ہدایت کرتا ہے تو وہ اُسے بتاتا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو تعلیم دے تاکہ وہ آگے لوگوں کو تعلیم دینے کے قابل ہو (۱۔ تیمتھیس ۴: ۱۱؛ ۶: ۲؛ ۲۔ تیمتھیس ۲: ۲)۔ یوں خدا کا کلام ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچتا ہے۔ جبکہ کچھ لوگوں کے پاس اُستاد کی نعمت ہوتی ہے (رومیوں ۱۲: ۷) تو بھی تمام ایمانداروں کو تعلیم دینے کیلئے بلایا گیا ہے (عبرانیوں ۵: ۱۲۔۱۴)۔

ب۔ رفاقت:

رفاقت ابتدائی کلیسیا کا اہم حصّہ تھا (اعمال ۲: ۴۲)۔ اس سے مراد کسی دوسرے کے ساتھ بانٹنا اور اُسے نہ صرف اپنی دنیاوی اشیاء (رومیوں ۱۵: ۲۶؛ ۲۔ کرنتھیوں ۸: ۴؛ ۹: ۱۳؛ عبرانیوں ۱۳: ۱۶) میں شریک کرنا بلکہ روحانی اشیاء میں بھی شریک کرنا ہے (۱۔ یوحنا ۱: ۳، ۷)۔ رفاقت میں اجتماعی طور پر پرستش کرنا شامل ہے جس کے متعلق اس باب کے پہلے حصّہ میں بات کی گئی بلکہ خداوند کی پرستش کرنا شخصی طور پر پرستش کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔

دوسرے ایمانداروں کے ساتھ روحانی رفاقت (۲۔ کرنتھیوں ۶: ۱۴) کی بنیاد ہماری یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت پر ہے (۱۔ یوحنا ۱: ۷) اور روح القدس کی ہمارے ساتھ رفاقت کے باعث ایسا ممکن کیا گیا ہے (۲۔ کرنتھیوں ۱۳: ۱۴)۔ اُسکی بنیاد ایمان پر رکھی گئی ہے (فلیمون ۱: ۶) اور یہ مسیح کے بدن میں یگانگت لاتا ہے (فلپیوں ۲: ۱۔۲)۔ ہمیں ایسی رفاقت کے لیے بلایا گیا ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱: ۹) جو تاریکی میں چلنے کے باعث قائم نہیں کی جاسکتی (۱۔ یوحنا ۱: ۶)۔

ہماری رفاقت کی بنیاد کی عکاسی خداوند کی میز میں ہوتی ہے جسے عموماً عشائے ربانی کہا جاتا ہے، جو ہمیں مسیح کی شخصیت اور اُس کے کام کی یاد دلاتا ہے (۱۔ کرنتھیوں ۱۰: ۱۶)۔ یہ اُسکے دکھوں میں شامل ہونے کے ذریعہ قائم کی جاتی ہے (فلپیوں ۳: ۱۰)۔

ایماندار کی حیثیت سے تمام اختلافات دور ہونے کے بعد اب ہماری آپس میں رفاقت ہے (گلتیوں ۲: ۹) اور اب ہم ملکر خوشخبری کے پھیلاؤ کیلئے کام کرتے ہیں (فلپیوں ۱: ۵)۔ رفاقت وہ ذریعہ ہے جس کے باعث ہمارے تعلقات مضبوط ہوسکتے ہیں۔

ہم پہلے ہی مسیحی زندگی میں محبت کی اہمیت پر غور کر چکے ہیں۔ ہمیں خدا اور ایک دوسرے سے محبت کرنی ہے۔ عہدِ جدید میں ایک شاگرد کو اپنے پڑوسی سے محبت کرنے کے متعلق بہت سی معلومات فراہم کی گئی ہیں جو خدا سے محبت کرنے کا تقاضا ہے (۱۔ یوحنا ۴: ۲۰)۔ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنے کو ''بادشاہی شریعت'' کہا جاتا ہے (یعقوب ۲: ۸)۔ دراصل یہ تو بہت کم ہے اس لیے کہ ایمانداروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کریں (لوقا ۶: ۳۵)۔ ہمیں لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہئے جس کی ہم اپنے لئے توقع رکھتے ہیں (متی ۷: ۱۲)۔

مندرجہ ذیل اُصولات ہماری آپسی رفاقت کا بیان کرتے ہیں۔ ان کا آغاز ازدواجی تعلق سے ہونا چاہئے اور پھر ہمارے خاندان، ہمارے کلیسیائی خاندان، خدا کے خاندان

اور یہاں تک کہ غیر نجات یافتہ تک پھیل جانا چاہیئے۔ عہدِ جدید میں ایسے بے شمار اُصولات ملتے ہیں جو ہمارے تعلقات کو مستحکم کرینگے۔ ایک کمزور ایماندار ان اُصولات پر نظر کرے گا اور دوسروں سے توقع کرے گا کہ وہ ان اُصولات پر عمل کریں لیکن اگر دوسرے لوگ ان باتوں پر عمل نہ بھی کریں تو وہ اُن پر عمل کرنے میں اپنی شخصی ذمہ داری پر غور نہیں کرے گا۔ پختہ ایماندار ان باتوں پر عمل کرے گا اس لیے کہ یہ درست باتیں ہیں جن پر عمل کیا جانا چاہیئے اور اُنہیں خود غرضی کے انداز میں استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

اب آئیں ''ایک دوسرے'' کے اُصولوں پر غور کریں:

☆ عہدِ جدید کے بہت سے حوالہ جات میں ایک دوسرے سے محبت کرنے کا حکم ملتا ہے (یوحنا ۱۳:۳۴، ۳۵؛ ۱۵:۱۲، ۱۷؛ رومیوں ۱۳:۸؛ ۱۔تھیسلنیکیوں ۳:۱۲؛ ۴:۹؛ ۲۔تھسلنیکیوں ۱:۳؛ ۱۔پطرس ۱:۲۲؛ ۱۔یوحنا ۳:۱۱، ۲۳؛ ۴:۷، ۱۱، ۱۲؛ ۲۔یوحنا ۱:۵)۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ۱۔کرنتھیوں ۱۳:۴۔۸ اور رومیوں ۱۲:۹۔۲۱ میں پائے جانے والے اُصولات کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

☆ یہ جانیں کہ ہم ایک دوسرے کے **عضو** ہیں (رومیوں ۱۲:۵؛ افسیوں ۴:۲۵) جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا پہلے ہی ایک تعلق ہے اس لیے کہ ہم مسیح کے بدن کا حصّہ ہیں۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کیلئے **مخصوص** ہونا چاہیئے (رومیوں ۱۲:۱۰) جس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کیلئے محبت بھری چاہت پیدا کرنی چاہیئے جس میں دوسروں کی بہتری کے جذبات شامل ہوں۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کا **احترام** کرنا چاہیئے جس سے یہ مراد ہے کہ ہمیں خدا کے حضور دوسرے لوگوں کی قدر کو تسلیم کرنا چاہیئے (رومیوں ۱۲:۱۰)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کے **متعلق یکساں سوچ** رکھنی چاہیئے جس سے یہ مراد ہے کہ ہم دوسرے لوگوں کو خدا کے فضل میں یکساں طور پر شریک سمجھتے ہیں (رومیوں ۱۲:۱۶؛ ۱۵:۵)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کو اُسی طرح **قبول** کرنا چاہیئے جیسے مسیح نے ہمیں ایسی مخلوق (رومیوں ۱۵:۷) کے طور پر قبول کیا جس کو اُسکے فضل کی ضرورت ہے۔

☆ جب ہم روحانی خطرہ کو آتے ہوئے محسوس کرتے ہیں تو ہمیں ایک دوسرے کو **خبردار** کرنا چاہیئے (رومیوں ۱۵:۱۴)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کو **پاک بوسہ** کے ساتھ سلام کہنا چاہیئے (رومیوں ۱۶:۱۶؛ ۱۔کرنتھیوں ۱۶:۲۰؛ ۲۔کرنتھیوں ۱۳:۱۲؛ ۱۔پطرس ۵:۱۴)۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص کی موجودگی کو اس طور پر تسلیم کرنا کہ اس سے خدا میں اُن کی اہمیت کا اندازہ ہو۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی **خدمت** کرنی چاہیئے (یوحنا ۱۳:۱۴؛ گلتیوں ۵:۱۳) جس کو دوسرے شخص کے پاؤں دھونے کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔

☆ **ہمیں دوسروں کو خود سے زیادہ اہم سمجھنا چاہیئے** (فلپیوں ۲:۳)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کا **بوجھ اُٹھانا چاہیئے** (گلتیوں ۶:۲) جس کا یہ مطلب ہے کہ اُن کی زندگی میں پائے جانے والے گناہ سے مقابلہ کرنے میں اُن کی مدد کرنی چاہیئے۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی **برداشت** کرنی چاہیئے جس کا مطلب ہے کہ صبر سے ایک دوسرے کے ساتھ پیش آئیں (افسیوں ۴:۲؛ کلسیوں ۳:۱۳)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی **تابعداری** کرنی چاہیئے جس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں دوسرے شخص کی ضروریات کا پہلے خیال کرنا چاہیئے (افسیوں ۵:۲۱)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی **حوصلہ افزائی** کرنی چاہیئے جس میں روحانی کمزوری کے وقت اُن کی مدد کرنا بھی شامل ہے (رومیوں ۱:۱۲؛ ۱۔تھیسلنیکیوں ۴:۱۸؛ ۵:۱۱؛ عبرانیوں ۳:۱۳؛ ۱۰:۲۵)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ **صلح** رکھنی چاہئے (مرقس ۹:۵۰)۔اس سے یہ مراد ہے ہمیں اپنے کاموں یا آرام کے باعث جھگڑا پیدا نہیں کرنا چاہیئے ۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ **اپنے گناہوں کا اقرار** کرنا چاہئے (یعقوب ۵:۱۶)۔اس میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے ساتھ ہم نے کوئی زیادتی کی اور تعلقات میں جو بگاڑ پیدا ہوا اس کے سلجھاؤ کیلئے ہم ایسا کرتے ہیں۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کیلئے **دعا** کرنی چاہئے (یعقوب ۵:۱۶)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کو **معاف** کرنا چاہئے جیسے خداوند نے ہمیں معاف کیا (کلسیوں ۳:۱۳)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی **بھلائی** کے طالب رہنا چاہئے جس سے مراد ہے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہر شخص کا خدا کے ساتھ گہرا تعلق ہو (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۵)۔

☆ ہمیں **محبت اور نیک اعمال** کرنے کیلئے ایک دوسرے کو اُبھارنا چاہئے (عبرانیوں ۱۰:۲۴)۔اس میں اس بات کے متعلق سوچنا شامل ہے کہ دوسروں کی کسطرح مدد کی جائے اور اُنہیں عملی قدم اُٹھانے کی ترغیب دی جائے۔

☆ ہمیں بڑے **اشتیاق** سے ایک دوسرے کا انتظار کرنا چاہئے (۱۔کرنتھیوں ۱۱:۳۳) جو دوسرے ایمانداروں کے ساتھ شراکت کی خوشی کو بیان کرتا ہے۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ **مہربانی** سے پیش آنا چاہئے جس میں تلخی، غصّہ اور دوسروں کو نقصان پہچانے کی خواہش کو دور کرنا شامل ہے (افسیوں ۴:۳۱-۳۲)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی **فکر** کرنی چاہئے (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۲۵) جسکا یہ مطلب ہے کہ ہمیں دوسرے ایمانداروں کی فکر ہے۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی خدمت کو تسلیم کرنا چاہئے (لوقا ۷:۳۲)۔ہمیں انسانی تعریف حاصل کرنے کیلئے خدمت نہیں کرنی چاہئے بلکہ خدا کے خاندان میں ایک دوسرے کی خدمت کو تسلیم کرنا چاہیئے۔

☆ ہمیں ایک دوسرے سے **مہمان نوازی** کا اظہار کرنا چاہئے (۱۔پطرس ۴:۹)۔اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں اپنی کلیسیاؤں میں پردیسیوں کو خوش آمدید کہنا چاہئے۔

☆ ہمیں ایک دوسرے سے **حلیمی** کے ساتھ پیش آنا چاہئے جس سے ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ رویہ کا اظہار ہوتا ہے (۱۔پطرس ۵:۵)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ **رفاقت** رکھنی چاہئے (۱۔یوحنا ۱:۷)۔

☆ ہمیں ایک دوسرے کی **ترقی** کا باعث بننا چاہئے (رومیوں ۱۴:۱۹؛ ۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۱) جس میں دوسروں کی حوصلہ افزائی اور اُنہیں ہدایت دینا شامل ہے۔

ج۔ بشارت دینا:

بشارت دینا یسوع مسیح کی خوشخبری کو پھیلانا ہے۔یہ اس خوشخبری کا اعلان ہے کہ یسوع مسیح خدا ہے (یوحنا ۱:۱) جو انسان بن گیا (یوحنا ۱:۱۴) تاکہ دنیا کے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کے لیے اپنی جان قربان کر سکے (۱۔یوحنا ۲:۱-۲) اور پھر مردوں میں سے جی اُٹھا (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۱-۳) تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے (یوحنا ۳:۱۶)۔یہ خوشخبری نہیں کہ ہم سب گناہ گار ہیں (رومیوں ۶:۲۳)۔خوشخبری یہ ہے کہ مسیح نے ہمیں گناہوں سے آزاد کر دیا ہے (گلتیوں ۳:۱۳)۔

عالمگیر اور مقامی دونوں کلیسیاؤں کو خوشخبری کو دوسروں تک پہنچانے کی خواہش رکھنی چاہیئے ۔ہمیں جو نور اور سچائی بخشی گئی ہے ہمیں اُسے چھپانا نہیں چاہئے (متی ۵:۱۴؛ رومیوں ۱:۱۶)۔

خدا نے ہمیں آزادی بخشی ہے کہ خوشخبری کو کسی بھی طریقہ سے پیش کریں۔شخصی (اعمال ۸) یا اجتماعی (اعمال ۲) کے طور پر بشارتی کام کیا جاسکتا ہے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ کلیسیا خدا کے کلام کو پھیلاتی ہے اور یسوع کی دعوت کو پیش کرتی ہے جس میں وہ لوگون کو اپنی بادشاہت میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے۔بشارت کے کام میں ایک شخص کو جو سب سے موثر ہتھیار بخشا گیا ہے وہ ایک دوسرے کے لیے محبت ہے (یوحنا ۱۳:۳۴-۳۵)۔

د۔ خدمت:

خدمت ایک ایسا کام ہے جس میں دوسرے لوگوں کی روحانی، جسمانی اور جذباتی ضروریات کا احساس کیا جاتا ہے اور پھر اُن کی مدد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے (اعمال ۱۱:۲۹؛ ۲۔کرنتھیوں ۸:۳۔۵)۔ یہ یسوع مسیح کے ایلچی کے طور پر کام کرتا اور کھوئی اور مرتی ہوئی دینا تک خدا کے ساتھ ملاپ کرنے کے پیغام کو پہنچانا ہے (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۸۔۲۱)۔ اگر ایک شخص خدا سے میل ملاپ کر سکتا ہے تو پھر وہ اس دنیا کی مذہب پرستیوں سے بھی چھوٹ سکتا ہے۔ لہذا خدمت میں آزادی کا پیغام بھی پایا جاتا ہے (۱۔تیمتھیس ۴:۴۔۶)۔ ہمیں بطور ایماندار آزاد کیا گیا (گلتیوں ۵:۱) اور اب اس آزادی کو دوسروں کی خدمت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے (گلتیوں ۵:۱۳)۔

یسوع نے ہمارے لئے ایک مثال قائم کی ہے تا کہ ہم اُس کی پیروی کریں (متی ۲۰:۲۸) اس لیے ایک خادم راہنما کی پیروی کرتا ہے (یوحنا ۱۲:۲۴۔۲۶)۔ مسیحی خدمت گذاری کسی کی کلیسیا میں روحانی عظمت کی حقیقی علامت نہیں ہے (متی ۲۰:۲۶۔۲۸؛ ۲۳:۱۰۔۱۲)۔ بطور ایماندار ہمیں اُس رحم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو خدا نے نجات کے وقت ہم پر ظاہر کیا تا کہ ہم ناواقف یا حوصلہ شکنی کا شکار نہ ہوں (۲۔کرنتھیوں ۴:۱۔۲)۔ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دوسروں کیلئے ہمارے چھوٹے سے چھوٹے خدمت گذاری کے عمل کو بھی فراموش نہ کرے گا (عبرانیوں ۶:۱۰۔۱۲)۔

یہ خداوند ہے جو خادم کو خدمت کے مواقع مہیا کرتا ہے (اعمال ۲۰:۲۴؛ ۱۔کرنتھیوں ۱۲:۴۔۶)۔ ایمانداروں کو چاہئے کہ ان موقعوں سے فائدہ اُٹھائیں اور ایک دوسرے کی خدمت کیلئے اپنے خداداد ذرائع اور نعمتوں کا بھرپور استعمال کریں۔ لہذا خدمت مسیحی زندگی کا ایک بنیادی جزو ہے (۱۔پطرس ۴:۱۰۔۱۱) جس میں ہمیں مسلسل شراکت کرنی چاہئے (رومیوں ۱۲:۷) اور اس بات میں محتاط رہنا چاہئے کہ خدمت کو بے پھل نہ بنادیں اور یوں اپنے خداوند یسوع مسیح سے دور نہ ہو جائیں (۲۔کرنتھیوں ۶:۳)۔

خادموں کو ملکر کام کرنے کے متعلق سیکھنا چاہیئے۔ کلیسیا میں پہلی بار ڈیکنوں (مددگاروں) کے چناؤ کی اسلئے ضرورت محسوس کی گئی کہ خدمت گذاری کا کام زیادہ موثر انداز میں کیا جا سکے۔ رسولوں نے محسوس کیا وہ اکیلے جسمانی طور پر کلیسیا کی تمام ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے تھے، اُنہوں نے جماعت سے درخواست کی کہ وہ ایسے اشخاص کو منتخب کریں جو بیواؤں کی دیکھ بھال کر سکیں (اعمال ۶:۱۔۶)۔ مختلف خدمات نے اکٹھے ملکر کام کرنے کے ذریعہ لوگوں کی ضروریات کو پورا کیا۔

خداوند نے کلیسیائی قیادت میں خادموں کی خدمت کو قائم کیا تا کہ وہ دوسرے لوگوں کو بطور خادم تیار کر سکیں۔ پولس رسول نے لکھا:

"اور اُسی نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دیا۔ تا کہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گذاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔ جب تک ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کے ایمان اور اُسکی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل انسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں" (افسیوں ۴:۱۱۔۱۳)۔

کلیسیائی قیادت کی ذمہ داری یہ ہے کہ ایمانداروں کو روحانی، جسمانی اور جذباتی طور پر تیار کرے کہ وہ دوسرے لوگوں کی خدمت کر سکیں تا کہ دوسرے لوگوں تک خوشخبری کو پہنچایا جا سکے اور خداوند یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنے کے ذریعہ وہ پختگی حاصل کر سکیں۔ محبت کے باعث کی جانے والی خدمت سب سے زبردست ہتھیار ہے جو کلیسیا کو دیا گیا ہے (یوحنا ۱۳:۱۔۳۵)۔

ہ۔ یگانگت:

آزاد کلیسیاؤں کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ وہ مسیح کے بدن میں یگانگت پیدا کریں (افسیوں ۴:۱۳)۔ یسوع مسیح نے صلیب پر مرنے سے ایک رات پہلے یہ دعا کی کہ اُسکے شاگرد ایک ہوں۔ اُس نے کہا:

"میں صرف ان ہی کیلئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُنکے لئے بھی جو انکے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائینگے۔ تا کہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ! تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تو نے ہی مجھے بھیجا۔ اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے میں نے اُنہیں دیا ہے تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ میں اُن میں اور تو مجھ میں تا کہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دنیا جانے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی" (یوحنا

۱۷: ۲۰-۲۳)۔

جس لمحہ ایماندار لوگ یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں اُسی وقت روح القدس اُن میں بس جاتا ہے جس سے سب سے پہلے یگانگت قائم ہوتی ہے جس کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ صرف ایک ہی روح ہے (افسیوں ۴:۴) اور وہ ہم سب کے اندر سکونت کرتا ہے (روح القدس کی سکونت پذیری کے حصّہ پر غور کریں)۔ پولس رسول نے ہمیں سکھایا کہ روح القدس کی اس یگانگت کو اپنے بلاوے کے لائق چال چلنے کے ذریعہ قائم رکھا جاسکتا ہے (افسیوں ۴: ۱-۳)۔ اس سے یہ مراد ہے کہ ہمارا چلنا پُرفضل ہے اور ایمان کی بنیاد پر ہے (افسیوں ۲: ۸-۹)۔ جبکہ مسیح میں ہمارا مقام ہمیں یکساں نجات میں یکجا کرتا ہے، ہمیں مسیح کے بدن میں یگانگت کے طالب ہونا چاہئے جس کی بنیاد محبت پر ہے تاکہ تمام غیر نجات یافتہ لوگ جانیں کہ ہم یسوع مسیح کے شاگرد ہیں (یوحنا ۱۳: ۳۴-۳۵)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: آٹھواں باب، حصہ 2

1۔ 2۔ تیمتھیس 2:2 پڑھیں۔ کلیسیاء میں کیا چیز اہم ہے؟

2۔ 1۔ تیمتھیس 3:6 پڑھیں۔ پختہ تعلیم کا تجزیہ کیسے کیا جاتا ہے؟

3۔ عبرانیوں 12:5 پڑھیں۔ طویل عرصہ سے مسیح کو قبول کرنے والے لوگ کس طرح ایسا کر سکتے ہیں؟

4۔ 1۔ یوحنا 3:1 اور 7 پڑھیں۔ کلیسیاء کیلئے کونسی چیز اہم نظر آتی ہے؟

5۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات میں کونسے اصولات سکھائے گئے ہیں؟

ا۔ یوحنا 13:34-35
ب۔ رومیوں 10:12
ج۔ رومیوں 7:15
د۔ گلتیوں 13:5
ہ۔ فلپیوں 3:2
و۔ عبرانیوں 2:6
ز۔ عبرانیوں 13:3 اور 25:10
ح۔ کلیسوں 13:3
ط۔ افسیوں 31:4-32
ی۔ 1۔ پطرس 9:4
ک۔ رومیوں 19:14

6۔ متی 14:5 اور رومیوں 16:1 پڑھیں۔ کلیسیاء کو کیا کرنا چاہیے؟

7۔ گلتیوں 1:5 اور 13:5 پڑھیں۔ ہمیں کس سبب سے آزاد کیا گیا ہے؟

8۔ افسیوں 13:4 پڑھیں۔ ہر ایک مقامی کلیسیاء کا کیا مقصد ہونا چاہیے؟

9۔ یوحنا 17:20-23 پڑھیں۔ مسیح کی اپنے شاگردوں کے لیے کیا خواہش ہے؟

باب 9
اطلاق

تعارف:

یہ حصّہ بائبل کے سبق کی تیاری کے عملی طریقہ کو متعارف کرائے گا۔اس طریقہ کی بنیاد اُن بہت سے اُصولات پر ہے جن کو بہت سے اُستادوں نے بڑے موثر انداز میں خدا کے کلام کی تعلیم دینے کیلئے استعمال کیا ہے۔اگرچہ تیاری کے طریقے مختلف ہوسکتے ہیں تو بھی چوتھے باب میں تفسیر کے بنیادی اُصولات کو مدِنظر رکھنا چاہیئے۔

اس سبق کی تیاری کرتے ہوئے سب سے پہلے تعلیمی نظم وضبط کی اہمیت پر غور کرنا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ تعلیمی نظم وضبط کو یہ کوشش نہیں کرنی چاہئے کہ وہ روح القدس کی تعلیم دینے کی خدمت کو استعمال کرے اور نہ اُسے یہ کوشش کرنی چاہئے۔روح القدس ایک ایسی شخصیت ہے جو **"تمام سچائی تک ہماری راہنمائی کرتا ہے"** (یوحنا۱۶:۱۳)۔انسان کا تیارکردہ کوئی طریقہ ایسی یقین دہانی نہیں بخش سکتا۔

ہمیں ہمیشہ ایمان سے چلنا چاہیئے، گو ہمارے پاس خدا کے کلام کا کتنا ہی علم ہو (کلسیوں۲:۶)۔مسیحی پختگی جسم کے پیچھے بھاگنے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایمان سے حاصل ہوتی ہے (گلتیوں۳:۲۔۵)۔ابلیس بڑے زور سے ہم پر حملہ کرے گا تاکہ ہم روح القدس پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنے طریقہ اور عمل پر زیادہ بھروسہ کریں (یوحنا ۵:۳۹۔۴۷)۔تاہم مسیحی محبت کے بغیر علم صرف تکبر پیدا کرے گا جو نابالغ ہونے کی علامت ہے (ا۔کرنتھیوں۸:۱)۔

گو ہم مسیحی زندگی میں جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہوں ہمیں ہمیشہ دُعا سے آغاز کرنا چاہئے جس میں ہمارا گناہوں کا اقرار کرنا بھی شامل ہو (ا۔کرنتھیوں۱۱:۳۱؛ امثال ۲۸:۱۳؛ ا۔یوحنا۱:۹) اور اُس دعا کو جاری رکھیں۔اس سے پہلے کہ ہم کسی بھی سبق کا آغاز کریں ہمیں اس پر پوری توجہ دینے، اسے پورے طور پر سمجھنے اور یاد رکھنے کیلئے دعا کرنی چاہیئے۔

کتاب سے واقفیت حاصل کرنا

الف۔ تعارف:

مطالعہ کیلئے کتاب کا انتخاب کرنے کے بعد ہمیں متعدد بار اس کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے جیسے یہ کوئی اخبار کا خاص مضمون یا کوئی اور کتاب ہے۔ یہ قدم ہمیں صرف کتاب کے بنیادی مضامین سے واقفیت کرانے کیلئے تیار کیا گیا ہے نہ کہ بہت گہرے الہیاتی سوالات کے جوابات دینے کیلئے۔

تیزی سے چند مرتبہ کتاب کا مطالعہ کرنے سے ہمیں مرکزی عنوانات اور سیاق وسباق کی ترتیب کے متعلق کچھ آگاہی حاصل کرنے میں مدد حاصل ہوگی۔ ہمیں سیاق وسباق کے مطابق تفسیر کرنا یاد رکھنا چاہئے، حوالہ کے قریبی، درمیانی اور دور کے متنوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ قریبی اور درمیانی متنوں کو سمجھنے کا واحد طریقہ کتاب کا آیت بہ آیت مطالعہ ہے۔

بائبل مقدس کی مختلف کتابوں کے تاریخ اور جغرافیہ سے بھی واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مطالعہ میں ا۔تھسلنیکیوں پر غور کیا جائے گا۔ طالب علم کی مدد کیلئے ہم نے تھیسلنیکے شہر کے پسِ منظر کے متعلق کچھ معلومات فراہم کی ہیں۔ اس قسم کی معلومات کو بائبل سے ہٹ کر دوسرے ذرائع سے حاصل کیا جانا چاہئے۔ لغاتِ بائبل اور بائبل کے تعارف جیسی کتب ایسی معلومات کیلئے مدگار ذرائع ہیں۔

ب۔ تھسلنیکے کا جغرافیہ اور پس منظر:

تھسلنیکے ایک بندرگاہ تھی جو **بحرا یجین** کے شمالی کنارے **خلیج تھرمیک** کے سرے پر واقع تھا جو موجودہ یونان ہے۔ یہ رومی صوبہ مکہ نیہ میں واقع تھا اور گرم چشموں اور بندرگاہ کیلئے مشہور تھا جہاں بڑے بڑے بحری جہاز لنگر انداز ہو سکتے تھے۔ یہ اپنے دور میں مکدنیہ کا سب سے بڑا اور خوشحال شہر تھا۔

تھسلنیکے کی بنیاد ۳۱۵ ق۔م میں اینٹی پیٹر کے بیٹے کیسنڈر نے ۳۲۳ ق۔م میں سکندرِ اعظم کی موت کے کچھ ہی دیر کے بعد رکھی۔ سکندرِ اعظم کی موت کے بعد حصولِ اختیار کے لئے زبردست رسہ کشی شروع ہوگی۔ اینٹی پیٹر شاہی خاندان کا وفادار تھا اُسی نے اپنے بیٹے کیسنڈر کی بیوی تھسلنیکے کے نام پر رکھا جو سکندرِ اعظم کی سوتیلی بہن بھی تھی۔

تھسلنیکے ایک تجارتی شہر تھا جس میں بنیادی طور پر یونانی لوگ بسے ہوئے تھے تاہم یہاں بااثر یہودی لوگ بھی رہتے تھے۔ آج یہ یونان کا شہر سیلونیکا ہے۔

ج۔ کلیسیا کا تاریخی پسِ منظر: اعمال ۱:۱۷۔۹:

یہ کلیسیا اُس وقت قائم ہوئی جب پولس کو دوسرے بشارتی سفر کے دوران مکدنیہ جانے کی رویا ملی (اعمال ۹:۱۶)۔ پولس کے ساتھ سیلاس (جو اس کا عبرانی نام تھا، رومی نام سلوانس تھا)، تیمتھیس اور لوقا اُسکے ہمسفر تھے۔ وہ ایسی راہ پر سفر کر رہے تھے جو مشرق کو مغرب سے ملاتا تھا۔ یہ لوگ تھسلنیکے پہنچے لیکن اس سے پہلے اُنہوں نے فلپی، امفپلس اور اپلونیہ (اعمال ۱:۱۷) کا دورہ کیا۔

پولس نے تین سبتوں تک عبادت خانہ میں (اعمال ۲:۱۷) یہ پیغام دیا کہ یسوع نے عہدِ عتیق کی نبوت کو پورا کیا اور وہ ہی مسیح تھا (اعمال ۳:۱۷)۔ اس پیغام کے باعث بہت سے لوگوں کی زندگیاں تبدیل ہوگیں (اعمال ۴:۱۷)۔

پولس نے نئے تبدیل شدہ لوگوں کو تعلیم دینے میں غیر معینہ وقت صرف کیا۔ نتیجتاً غیر ایماندار یہودی حسد سے بھر گئے اور جمع ہو کر اس بشارتی گروہ پر آپڑے (اعمال ۵:۱۷)۔ بھیڑ پولس کو پکڑنے کیلئے یاسون کے گھر پہنچی پر پولس وہاں نہیں تھا (اعمال ۶:۱۷) وہ یاسون کو پکڑ کر ناظمین کے پاس لے گئے اور وہاں یسوع کے متعلق پولس کی تعلیم کو غلط انداز میں بیان کیا (اعمال ۷:۱۷)۔ مخالفت اس قدر شدت اختیار کرگئی کہ پولس اور اُسکے ساتھیوں کو بیریہ فرار ہونا پڑا (اعمال ۸:۱۷۔۱۰)۔

د۔ سنِ تحریر اور اسکی وجہ:

دوسرے بشارتی سفر کا آغاز ۴۹ عسیوی میں پولس کے انطاکیہ میں تعلیم دینے کے بعد ہوا۔ تھسلنیکے چھوڑنے کے بعد پولس نے تھوڑے عرصہ تک بیریہ میں تعلیم دی اور پھر کرنتھس جانے سے پہلے وہ اتھینے گیا جہاں وہ ۱۸ ماہ رہا (اعمال ۱۸:۱۱)۔ پولس نے تیمتھیس کو واپس تھسلنیکے بھیجا تاکہ وہاں نئی کلیسیا کے متعلق بتائے (ا۔تھسلنکیوں ۳:۲)۔ تیمتھیس کی رپورٹ اچھی تھی اور نتیجتاً یہ خط لکھا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تھسلنیکے کا خط تقریباً ۵۰ عیسوی کے قریب لکھا گیا۔ یہ پولس کا دوسرا خط تھا (پہلا خط گلتیوں کا خط تھا)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: نواں باب، حصہ 1

تیسرے باب میں 2۔تھسلنیکیوں سے متعلق دی گئی معلومات پڑھیں۔

کتاب کا خاکہ تیار کرنا

جب ہم کتاب پر گہری نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ایک خاکہ تیار کرنے کے ذریعہ آغاز کریں۔ سب سے پہلے ہمیں ایک بڑی تصویر سے آغاز کرنے کی ضرورت ہے اور پھر اس تصویر کا چھوٹے چھوٹے حصّوں میں تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں یقیناً ایک منطق پائی جاتا ہے؛ ایک مفصل تصویر پر ہم جس قدر گہری اور طویل نظر ڈالیں گے اُسی قدر ہم زیادہ تسلسل سے آگاہ ہونگے۔ خدا کا کلام بھی بہت حد تک ایسا ہی ہے۔ بڑی تصویر خود مسیح یسوع ہے۔ تحریری کلام زندہ کلام کا مکاشفہ ہے (یوحنا ۵:۳۹۔۴۷)۔ جس قدر ہم گہری سے گہری نظر ڈالتے چلے جائیں گے اُسی قدر ہم مسیح کی شخصیت کے متعلق مزید جانتے چلے جائیں گے۔

ہمیں تفصیلات میں اس قدر نہیں اُلجھنا چاہئے کہ ہم بڑی تصویر کے متن کو جاننے میں ناکام ہو جائیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم **"مچھر کو تو چھانتے ہیں اور اُونٹ کو نگل جاتے ہیں۔"**

ایک کتاب کا خاکہ تیار کرتے ہوئے ہمارا سب سے پہلا کام یہ تعین کرنا ہے کہ متن کو پیراگرافوں میں تقسیم کرنے کا کس طرح انتظام کیا گیا ہے۔ بہت سی بائبلوں میں ان تقاسیم کو متن میں خاص طریقہ سے لکھا جاتا ہے۔ عام طور پر تراجم میں پیراگراف کی پہلی آیت کے نمبر کو نمایاں طور پر واضح کیا ہوتا ہے۔ آپ جو بھی ترجمہ استعمال کر رہے ہیں اُس کے تعارف پر غور کریں اور دیکھیں کہ اس کے مترجمین نے پیراگرافوں کی کس طرح نشاندہی کی ہے۔ اگر ایسی تقاسیم کی نشاندہی نہیں کی گئی تو یہ دیکھتے ہوئے آگے بڑھیں کہ عنوان میں کہاں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر ۱۔تھلسنیکوں کے پیراگراف کی تقسیم کچھ اس طرح ہوگی:

۱۔	۱:۱	۲۔	۱:۲_۱۰	۳۔	۲:۱_۱۲	۴۔	۲:۱۳_۱۶
۵۔	۲:۱۷_۲۰	۶۔	۳:۱_۱۰	۷۔	۳:۱۱_۱۳	۸۔	۴:۱_۸
۹۔	۴:۹_۱۲	۱۰۔	۴:۱۳_۱۸	۱۱۔	۵:۱_۱۱	۱۲۔	۵:۱۲_۲۲
۱۳۔	۵:۲۳_۲۸						

پھر ہر ایک پیراگراف کو عنوان دیں۔ جب ہم کتاب کا اور زیادہ گہرائی میں مطالعہ کرتے ہیں، ممکن ہے ہمارا خاکہ تبدیل ہو جائے اس لیے کہ ہم اور زیادہ مضامین کو دیکھیں گے۔ اس نکتہ پر ہم ان عنوانات پر زیادہ نہیں ٹھہریں گے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جائیں تاہم جس قدر ممکن ہو اُسے آسان بنائیں۔

۱۔تھسلنیکیوں کے پیراگرافوں کا خاکہ کچھ یوں ہوگا:

۱۔	الف	1:1	تسلیمات	۲۔	ب	10-2:1	اُنکے نمونہ کیلئے شکرگذاری
۳۔	ج	12-1:2	پولس کا مقام	۴۔	د	16-13:2	اُنکی جانفشانی کیلئے شکرگذاری
۵۔	ہ	20-17:2	پولس کی اُنہیں دیکھنے کی خواہش	۶۔	و	10-1:3	پولس کی اُن کی ترقی کے متعلق جاننے کی خواہش
۷۔	ز	13-11:3	پولس کی اُنکے روحانی طور پر آگے بڑھنے کی اُمید	۸۔	ح	8-1:4	اُن کی تقدیس کیلئے پولس کی خواہش
۹۔	ط	12-1:4	اُن کی محبت کیلئے پولس کے تعریفی الفاظ	۱۰۔	ی	18-13:4	مسیح میں مردہ
۱۱۔	ک	11-1:5	خداوند کا دن	۱۲۔	ل	22-12:5	عملی نصیحتیں
۱۳۔	م	28-13:5	الوداعی الفاظ				

شخصی مطالعہ کیلئے: نواں باب، حصہ 2

ذیل میں آیات کی تقسیم کو مدِنظر رکھتے ہوئے 2۔تھسلنیکیوں کی کتاب کا خاکہ تیار کریں۔

1۔ 2-1:1

2۔ 12-3:1

3۔ 17-1:2

ا۔ 12-1:2　ب۔ 15-13:2　ج۔ 17-16:2

4۔ 15-1:3

ا۔ 5-1:3　ب۔ 13-6:3　ج۔ 15-14:3

اپنے مطالعہ کو بامقصد بنانا

اس مرحلہ میں ایک ایک پیراگراف کے تجزیہ کا آغاز کیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر ہم ا۔تھسلنیکیوں کے پہلے دو پیراگرافوں کا جائزہ لیں گے۔

الف۔ تسلیمات ا۔تھسلنیکیوں ۱:۱:

آیت ا پولس اور سلوانس اور تیمتھیس کی طرف سے تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے نام جو خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح میں ہے فضل اور اطمینان تمہیں حاصل ہوتا رہے۔

یہ پہلی آیت کچھ ایسے سوالات کے جوابات دیتی ہے جو ہمیں جاننے کی ضرورت ہے۔اس خط کے لکھے جانے میں پولس، سلوانس اور تیمتھیس شامل ہیں؛ ہم نے جواب دیا ہے''کون''، تحریر کر رہا ہے۔خط کو وصول کرنے والے تھسلنیکے کی کلیسیا کے ارکان ہیں؛ پس ہم نے جواب دیا کہ یہ خط''کن'' کو لکھا گیا۔

غور کریں پولس بیان کرتا ہے کہ کلیسیا باپ اور خداوند یسوع مسیح''میں'' پائی جاتی تھی۔

یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا اور ایمانداروں میں قریبی تعلق پایا جاتا ہے۔

پولس اُنکے لئے مختصر دعا بھی کرتا ہے۔وہ خواہش کرتا ہے کہ اُنہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

ہمیں آغاز کرنے میں مدد دینے کیلئے غور کریں پہلی آیت میں تین اُصولات سکھائے گئے ہیں۔

اُصول نمبر ا: عظیم لوگ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ خدا کے ساتھ شخصی تعلق میں مضبوط ہوں۔

اُصول نمبر ۲: خدا کے عظیم لوگ چاہتے دوسروں کی ترقی میں حوصلہ افزائی کیلئے ملکر کام کرتے رہیں۔

اُصول نمبر ۳: خدا کے عظیم لوگوں کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ اُسے دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں۔

اپنے مطالعہ کے پھیلاؤ کو مختصر کرنے کیلئے اب ہم ان آیات پر غور کریں گے جو دوسرا پیراگراف تشکیل دیتی ہیں۔

ب۔اُنکے نمونہ کیلئے شکر گزاری۔ ا۔تھسلنیکیوں ۱:۲۔۱۰

1۔ سب سے پہلے اس دوسرے پیرے کو متعدد مرتبہ پڑھیں۔

آیت ۲''تم سب کے بارے میں ہم خدا کا شکر ہمیشہ بجالاتے ہیں اور اپنی دعاؤں میں تمہیں بلاناغہ یاد کرتے ہیں''۔

آیت ۳''اور اپنے خدا اور باپ کے حضور تمہارے ایمان کے کام اور محبت کی محنت اور اُس اُمید کے صبر کو بلاناغہ یاد کرتے ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی بابت ہے''۔

آیت ۴''اور اے بھائیو! خدا کے پیارو! ہمکو معلوم ہے کہ تم برگزیدہ ہو''۔

آیت ۵''اس لیے کہ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ فقط لفظی طور پر پہنچی بلکہ قدرت اور روح القدس اور پورے اعتقاد کے ساتھ بھی چنانچہ تم جانتے ہو کہ ہم تمہاری خاطر تم میں کیسے بن گئے تھے''۔

آیت ۶''اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول کر کے ہماری اور خداوند کی مانند بنے''۔

آیت ۷''یہاں تک کہ مکدنیہ اور اخیہ کے سب ایمانداروں کیلئے نمونہ بنے''۔

آیت ۸''کیونکہ تمہارے ہاں سے نہ فقط مکدنیہ اور اخیہ میں خداوند کے کلام کا چرچا پھیلا ہے بلکہ تمہارا ایمان جو خدا پر ہے ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ ہمارے کہنے کی کچھ

حاجت نہیں‘‘۔

آیت ۹’’اسلئے کہ وہ آپ ہمارا ذکر کرتے ہیں کہ تمہارے پاس ہمارا آنا کیسا ہوا اور تم بتوں سے پھر کر خدا کی طرف رجوع ہوئے تا کہ زندہ اور حقیقی خدا کی بندگی کرو‘‘۔

آیت ۱۰’’اور اُسکے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا یعنی یسوع کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے‘‘۔

2۔ پھر ہم ہر ایک آیت کو عنوان دیتے ہیں۔

آیت ۲: دعا میں شکر گذاری

’’تم سب کے بارے میں ہم خدا کا شکر ہمیشہ بجا لاتے ہیں اور اپنی دُعاؤں میں تمہیں یاد کرتے ہیں‘‘۔

آیت ۳: شکر گذاری کیوں: ایمان، اُمید اور محبت۔

’’اور اپنے خدا اور باپ کے حضور تمہارے ایمان کے کام اور محبت کی محنت اور اُس اُمید کے صبر کو بلا ناغہ یاد کرتے ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی بابت ہے‘‘۔

آیت ۴: خدا کی بلاہٹ کے مطابق زندگی بسر کرنا۔

’’اور اے بھائیو! خدا کے پیارو! ہمکو معلوم ہے کہ تم برگزیدہ ہو‘‘۔

آیت ۵: خوشخبری میں اُنکی جڑیں۔

’’اس لیے کہ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ فقط لفظی طور پر پہنچی بلکہ قدرت اور روح القدس اور پورے اعتقاد کے ساتھ بھی چنانچہ تم جانتے ہو کہ ہم تمہاری خاطر تم میں کیسے بن گئے تھے‘‘۔

آیت ۶: خوشخبری سے پیدا ہونے والی تبدیلی۔

’’اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول کر کے ہماری اور خداوند کی مانند بنے‘‘۔

آیت ۷: نمونہ کے طور پر تبدیلی کا پہلا نتیجہ۔

’’یہاں تک کہ مکدنیہ اور اخیہ کے سب ایمانداروں کیلئے نمونہ بنے‘‘۔

آیت ۸: تبدیلی کا دوسرا نتیجہ اثر پذیری ہے۔

’’کیونکہ تمہارے ہاں سے نہ فقط مکدنیہ اور اخیہ میں خداوند کے کلام کا چرچا پھیلا ہے بلکہ تمہارا ایمان جو خدا پر ہے ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ ہمارے کہنے کی کچھ حاجت نہیں‘‘۔

آیت ۹: تبدیلی پیدا ہونے کی بنیاد بتوں سے پھرنا ہے۔

’’اس لیے کہ وہ آپ ہمارا ذکر کرتے ہیں کہ تمہارے پاس ہمارا آنا کیسا ہوا اور تم بتوں سے پھر کر خدا کی طرف رجوع ہوئے تا کہ زندہ اور حقیقی خدا کی بندگی کرو‘‘۔

آیت ۱۰: تبدیلی پیدا ہونے کی بنیاد آسمانی معیار کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے۔

’’اور اُسکے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا یعنی یسوع کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے‘‘۔

شخصی مطالعہ کیلئے: نواں باب، حصہ 3

1۔ 2۔تھسلنیکیوں 1:1-12 کو متعدد بار پڑھیں۔

2۔ ہر ایک آیت کا عنوان لکھیں۔

تعلقات کی تلاش کرنا

الف۔ ظاہر کردہ مواد کے نمونوں پر غور کریں:

جب ہم ا۔تھسلنیکیوں کے دوسرے پیراگراف کی ہر ایک آیت کے عنوان پر غور کرتے ہیں تو ہم ظاہر کردہ نمونہ کو دیکھنا شروع کرتے ہیں۔

۲ آیت۔ دعا میں شکر گزاری

۳ آیت۔ شکر گذاری کیوں۔ایمان،اُمید اور محبت

۴ آیت۔ خدا کی بلاہٹ کے مطابق زندگی بسر کرنا

۵ آیت۔ خوشخبری میں اُنکی جڑیں

۶ آیت۔ تبدیلی جو خوشخبری پیدا کرتی ہے

۷ آیت۔ تبدیلی کا پہلا نتیجہ۔ایک نمونہ

۸ آیت۔ تبدیلی کا دوسرا نتیجہ۔جاری رہنے والا اثر

۹ آیت۔ تبدیلی کی بنیاد۔بتوں سے پھرنا

۱۰ آیت۔ تبدیلی کی بنیاد۔آسمانی معیار کے مطابق زندگی بسر کرنا

شکر گذاری کے طریقہ کار اور اُنکی زندگیوں میں خوشخبری کے باعث پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو دیکھنا آسان ہے۔

ب۔ آیات کا بغور جائزہ لیں اور مشاہدات کریں:

۲ آیت: دعا میں شکر گذاری

''تم سب کے بارے میں ہم خدا کا شکر ہمیشہ بجالاتے ہیں اور اپنی دعاؤں میں تمہیں یاد کرتے ہیں''

اس آیت میں پولس ہمیں بتاتا ہے کہ وہ کیا کرتا ہے (شکر بجالاتا ہے) اور کس طرح کرتا ہے (دعا)۔

۳ آیت: شکر گذاری کیوں: ایمان،اُمید اور محبت۔

''اور اپنے خدا اور باپ کے حضور تمہارے ایمان کے کام اور محبت کی محنت اور اُس اُمید کے صبر کو بلاناغہ یاد کرتے ہیں جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی بابت ہے''۔

یہ آیت پولس کے اُنکے لئے شکر گذاری کرنے کی تین وجوہات بیان کرتی ہے:

۱۔ اُنکے ایمان کا کام

۲۔ محبت کی محنت اور

۳۔ اُمید کا صبر

اُنکے ایمان،اُمید اور محبت کی بنیاد بھی تین باتوں پر ہے:

۱۔ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ اُنکا تعلق

۲۔ باپ کے ساتھ اُنکی یگانگت اور

۳۔ خدا کی طرف سے اُنکی بلاہٹ (۴ آیت)

۴ آیت: خدا کے بلاوے کے مطابق زندگی بسر کرنا۔

''اور اے بھائیو! خدا کے پیارو! ہم کو معلوم ہے کہ تم برگذیدہ ہو''۔

۵ آیت: خوشخبری میں اُنکی جڑیں۔

''اسلئے کہ ہماری خوشخبری تمہارے پاس نہ فقط لفظی طور پر پہنچی بلکہ قدرت اور روح القدس اور پورے اعتقاد کے ساتھ بھی چنانچہ تم جانتے ہو کہ ہم تمہاری خاطر تم میں کیسے بن گئے تھے''۔

اُنہوں نے خوشخبری کو قبول کیا جو اُن تک پہنچی:

۱۔ لفظی طور پر

۲۔ قدرت کے ساتھ

۳۔ روح القدس میں

۴۔ پورے اعتقاد کے ساتھ

۵۔ باکردار لوگوں کی طرف سے

۶ آیت: خوشخبری نے جو تبدیلی پیدا کی۔

''اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول کر کے ہماری اور خداوند کی مانند بنے''۔

خوشخبری نے تبدیلی پیدا کی۔ اسکے سننے والے پختہ ہوئے اور وہ پولس کے نقشِ قدم پر چلے، اُسکے ساتھی بن گئے یہاں تک کہ خدا کے ساتھ کام کرنے لگے۔ اُنہوں نے مصیبت کے دوران خوشی سے خوشخبری کو قبول کیا۔

۷ آیت: تبدیلی کا پہلا نتیجہ نمونہ ٹھہرتا ہے۔

''یہاں تک کہ مکدنیہ اور اخیہ کے سب ایمانداروں کیلئے نمونہ بنے''۔

خوشخبری کے باعث اُن کے اندر پہلی تبدیلی یہ واقع ہوئی کہ تھسلنیکے کے ایماندار پڑوسی کلیسیاؤں کیلئے نمونہ بن گئے۔

۸ آیت: تبدیلی کا دوسرا نتیجہ اثر پذیری ہے۔

''کیونکہ تمہارے ہاں سے نہ فقط مکدینہ اور اخیہ میں خداوند کے کلام کا چرچا پھیلا ہے بلکہ تمہارا ایمان جو خدا پر ہے ہر جگہ ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ ہمارے کہنے کی کچھ حاجت نہیں''۔

دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکا ایمان اُنکے پڑوسیوں سے بھی زیادہ پھیل گیا۔

۹ آیت: تبدیلی کی بنیاد بتوں سے پھرنا تھا۔

''اس لیے کہ وہ آپ ہمارا ذکر کرتے ہیں کہ تمہارے پاس ہمارا آنا کیسا ہوا اور تم بتوں سے پھر کر خدا کی طرف رجوع ہوئے تا کہ زندہ اور حقیقی خدا کی بندگی کرو''۔

تبدیلی کی پہلی بنیاد یہ تھی کہ لوگ بتوں سے پھرے۔

۱۰آیت: تبدیلی کی بنیاد آسمانی بلاوے کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے۔

''اور اُسکے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا یعنی یسوع کے جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے''۔

تبدیلی کی دوسری بنیاد یہ تھی کہ تھسلنیکے کی کلیسیا بے چینی سے خداوند کی آمد کا انتظار کر رہی تھی۔

یہ مسیح خداوند ہی تھا جو (۱) مُردوں میں سے جی اُٹھا اور (۲) ہمیں آنے والے غضب سے بچائے گا۔

ج۔خاکے کا مزید پھیلاؤ کچھ اس طرح نظر آئے گا:

۱۔شکرگذاری ۲آیت

۲۔کیوں شکرگذاری کی گئی ۳۔۴آیات

الف۔ ایمان کا کام اور

ب۔ محبت کی محنت اور

ج۔ اُمید کا صبر

۱۔ یسوع مسیح میں

۲۔ ہمارے خدا اور باپ کی حضوری میں

۳۔ اُن کی الٰہی بلاہٹ

۴۔ اُنکی خوشخبری کی قبولیت ۵آیت

الف۔ لفظوں میں

ب۔ قدرت میں

ج۔ روح القدس میں

د۔ پورے اعتقاد کیساتھ

ہ۔ با کردار لوگوں کی طرف سے

۴۔ خوشخبری دو تبدیلیاں پیدا کرتا ہے ۶آیت

الف۔ پولس اور اُسکے ساتھی خداوند کے نقشِ قدم پر چلے

ب۔ مصیبت کے درمیان اُنہیں روحانی خوشی بخشی

۵۔ تبدیلی کی دو بنیادیں ۷۔۸آیات

الف۔ پڑوسی کلسیاؤں کے لیے نمونہ بن گئے

ب۔ وسیع پیمانے پر ایمان کی مثال بن گئے

۶۔ تبدیلی کی دو بنیادیں ۹۔۱۰آیات

الف۔ بتوں سے پھرے

ب۔ خداوند کے واپس آنے کے منظر تھے

ا۔ وہ جو مُردوں میں سے جی اُٹھا

۲۔ وہ جو ہمیں آنے والے غضب سے بچائے گا

ہم غور کرتے ہیں کہ اس باب میں پولس تھسلنیکے کی کلیسیا کی زبردست الفاظ میں تعریف کرتا ہے۔ بے شک اُنہیں مثالی کلیسیا کہا گیا ہے۔ آج ہم اس ''مثالی'' کلیسیا میں پائی جانے والی باتوں سے سیکھ سکتے ہیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: نواں باب، حصہ 4

1۔ اپنی آیات کے عنوانات پر غور کریں اور مضمون کے مواد کے نمونہ کو نظر میں رکھیں۔

2۔ ان آیات پر گہرے طور پر غور کریں، مشاہدات تحریر کرنے کی ضرورت نہیں

3۔ 2۔تھیسلنیکیوں 1:1-12 کا اضافی خاکہ تیار کریں۔

لاتعلق حوالہ جات کا تجزیہ

اب مختلف حوالہ جات کے تجزیہ کا آغاز کر سکتے ہیں۔ ایک آیت کا دوسری آیت سے موازنہ۔ پہلا طریقہ کلید الکتاب کا استعمال ہوگا جس میں ان تمام آیات کی فہرست پائی جاتی ہے جس میں دیا گیا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ تلاش کرنے سے کہ یہ الفاظ کہاں کہاں استعمال کئے گئے ہیں، ہم بائبل کے دوسرے حوالہ جات پر غور کرتے ہیں جہاں یہی مضمون زیرِ نظر ہوتا ہے۔

مختلف کلید الکتب مختلف طرح سے استعمال ہوتی ہیں۔ مختلف حوالہ جات کے مطالعہ کیلئے پہلا اہم قدم یہ ہے کہ ہر ایک کے استعمال سے واقفیت حاصل کی جائے۔ دو معروف اور انتہائی موثر کلید الکتب میں Englishman's Greek Concordance اور Englishman's Hebrew and Chaldee Concordance شامل ہیں۔ یہ کلید الکتب یونانی اور عبرانی الفاظ کے مطابق حوالہ جات کو پیش کرتی ہیں۔ لہذا ایک خاص لفظ جیسے کہ KALOS ''اچھا'' جہاں کہیں استعمال ہوا ہے وہ اس سرخی کے نیچے ملے گا۔

سب سے عام کلید الکتاب Strong's Exhaustive Concordance ہر ایک لفظ کو ہر ایک آیت کے حساب سے ترتیب دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ''اچھا'' لفظ جتنے حوالہ جات میں پایا جاتا ہے اُن سب کی فہرست دی جاتی ہے۔ تاہم یونانی اور عبرانی کے ایسے بہت سے الفاظ ہیں جنکا ترجمہ ''اچھا'' کیا گیا ہے اور عام طور پر ''اچھا'' کے معنی میں معمولی سا فرق پایا جاتا ہے۔

بائبل مقدس کے مفصل مطالعہ میں یہ جاننا ضروری ہے کہ ''اچھا'' کے معنی میں استعمال ہونے والا کونسا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس مقصد کیلئے Strong's نے بائبل مقدس کے متعدد یونانی اور عبرانی الفاظ کو لکھا ہے۔ مثال کے طور پر ہر ایک اُس حوالہ کے حاشیہ میں جس میں ''اچھا'' لفظ پایا جاتا ہے ایک عدد لکھا ہوتا ہے جو یونانی یا عبرانی لفظ کو بیان کرتا ہے جو اس جگہ ''اچھا'' کیلئے استعمال کیا گیا (پھر اس خاص یونانی یا عبرانی لفظ کو کلید الکتاب کے آخر میں حوالہ کے ساتھ لکھا ہوتا ہے)۔ یہ کچھ اس طرح سے نظر آئے گا:

اچھا:Good

متی ۳:۱۰ جو اچھا پھل نہیں لاتا ہے (2570)

متی ۵:۴۵ سورج (اچھے) نیک اور بد دونوں پر چمکاتا ہے (18)

متی ۳:۱۰ میں استعمال ہونے والا ''اچھا'' کا (حوالہ نمبر ۲۵۷۰) ہے اور یہ یونانی لفظ KALOS ہے جسکا مطلب ہے ''باطنی طور پر اچھا'' یا ''اچھی فطرت کا مالک''۔ دوسری جانب متی ۵:۴۵ میں استعمال ہونے والے لفظ ''اچھا'' کا (حوالہ نمبر ۱۸) ہے۔ یہ یونانی لفظ AGATHOS ہے جس کا یونانیوں کیلئے یہ مطلب تھا ''وہ جو اچھا بنتا ہے''۔

اور بھی ایسی کتب ہیں جس میں یونانی اور عبرانی الفاظ کے مفہوم کی تفصیلی وضاحت پائی جاتی ہے ان کتب کو ''Lexicons'' کہتے ہیں، جو لغات ہیں اور اُن میں مطلب بیان کئے جاتے ہیں۔ بائبل کے وضاحتی مطالعہ کیلئے ان کتب کا استعمال انتہائی موثر ہے۔

اب لفظ ''مانند'' پر غور کریں جو تھسلنیکیوں ۱:۶ میں پایا جاتا ہے۔ کچھ انگریزی تراجم میں یونانی لفظ ''MIMETES'' کا ترجمہ ''مانند'' کی بجائے ''پیروکار'' (King James Version) کہا گیا ہے۔ یونانی لفظ کا مطلب ہے ''مانند بننا'' یا ''نقل کرنا'' اور عہدِ جدید میں یہ لفظ چھ مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات میں اس لفظ کا ذکر پایا جاتا ہے۔

ا۔کرنتھیوں ۱۶:۴	''پس میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ میری مانند بنو''
ا۔کرنتھیوں ۱۱:۱	''تم میری مانند بنو جیسا میں مسیح کی مانند بنتا ہوں''
افسیوں ۵:۱	''پس عزیز فرزندوں کی طرح خدا کی مانند بنو''
ا۔تھسلنیکیوں ۱:۶	''اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی کے ساتھ قبول کر کے ہماری اور خداوند کی مانند بنے''
ا۔تھسلنیکیوں ۲:۱۴	''اسلئے کہ تم اے بھائیو! خدا کی اُن کلیسیاؤں کی مانند بن گئے جو یہودیہ میں مسیح یسوع میں ہیں کیونکہ تم نے بھی اپنی قوم والوں سے وہی تکلیفیں اُٹھائیں جو اُنہوں نے یہودیوں سے''
عبرانیوں ۶:۱۲	''تاکہ تم سست نہ ہو جاؤ بلکہ اُنکی مانند بنو جو ایمان اور تحمل کے باعث وعدوں کے وارث ہوتے ہیں''۔

چند ایک ایسے حوالہ جات کا مطالعہ کرنے سے جہاں لفظ ''مانند'' استعمال ہوا ہے ہم ''مانند بنے'' کے مضمون کے متعلق مختلف حوالہ جات کے تجزیہ کو بڑے واضع انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔

☆ ا۔کرنتھیوں ۴:۱۶ میں ہم پڑھتے ہیں کہ پولس چاہتا تھا کرنتھیوں کی کلیسیا کے ارکان اُسکی مانند بنیں۔اس آیت کے سیاق وسباق میں (۱۴۔۱۵ آیات) ہم دیکھتے ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ اُنہیں ویسا ہی رویہ رکھنا چاہئے جیسے ایک بچہ اپنے باپ کی مانند بنتا ہے۔

☆ ا۔کرنتھیوں ۱۱:۱ میں ہم دریافت کرتے ہیں کہ پولس کی مانند بننا ایک خوبی ہے: ہمیں اُسکے گناہوں یا بری عادات میں اُسکی مانند نہیں بننا (اگر ہم رومیوں ۷ باب پڑھیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ پولس بھی گناہ کے ساتھ ایک کشمکش میں تھا) تو بھی پولس نے یسوع مسیح کی پیروی کی۔

☆ افسیوں ۵:۱ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم اسی طرح خدا کی مانند جیسے ایک بچہ اپنے باپ کی مانند بنتا ہے۔

☆ تھسلنیکے کی کلیسیا پولس اور خداوند کی مانند بنی۔ا۔تھسلنیکیوں ۱:۶

☆ تھسلنیکے کی کلیسیا یہودیہ کی کلیسیاؤں کی مانند دکھ اُٹھانے والی کلیسیا بھی بنی (ا۔تھسلنیکوں ۲:۱۴)۔غور کریں یہ حوالہ اسی خط میں ہے لہذا ہم درمیانی سیاق وسباق پر غور کرتے ہیں۔

☆ اس کی مانند بننے کا ایک اہم حصّہ خدمت ہے۔عبرانیوں ۶:۹۔۱۲

اگر ہم ان تمام حوالہ جات کو اکٹھا کر دیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کلام مقدس تین باتوں کے کرنے کیلئے ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے:

ا۔خدا، یسوع مسیح اور پولس کی مانند بنیں۔

۲۔مصیبت کے درمیان بھی ایک بچہ کی طرح ہیں جو اپنے باپ کی مانند بنتا ہے۔

۳۔دوسروں کی خدمت کرنے کے ذریعہ اُن کی مانند بنیں۔

اب ہم ''مانند بننے'' کے خیال کو بہت پھیلا سکتے ہیں (ا۔تھسلنیکیوں ۱:۶ کے حوالہ سے) کیونکہ ہم نے یہ تعین کر لیا ہے کہ کلام مقدس اس کے متعلق بالخصوص کیا بیان کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب پولس نے اس کلیسیا اور اپنے ساتھیوں کو اپنی مانند بننے کی نصیحت کرتا ہے کہ وہ خود بھی یسوع مسیح کی مانند بن رہا ہے، وہ اپنی انسانی کمزوریوں کی بات نہیں کر رہا (موازنہ کریں رومیوں ۷ باب)۔

اطلاق کرنے کے مقاصد کیلئے ہمیں باپ اور بیٹے کی چند ایک خوبیوں کا تعین کرنا ہوگا جن میں ہم اُن کی مانند بننا چاہتے ہیں۔مثال کے طور پر ہر کردار کی اہمیت یا وعدہ کو پورا کرنے کی اہمیت یا سچائی سے زندگی بسر کرنے کی اہمیت کو بیان کر سکتے ہیں (جب ہم خداوند کے متعلق بات کرتے ہیں تو ممکنات کا کوئی آخر نہیں)۔ہم خدا کے کلام سے جو

کچھ حاصل اور سیکھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اُس میں ثابت قدمی سے دُعا کرنے اور اس سلسلہ کو جاری رکھنا ضروری ہے۔ خدا کے کلام کی تعلیم دینے والے کے طور پر ہمیں ضرور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نئے اور نابالغ ایمانداروں سے ہم نہ تو یہ توقع رکھ سکتے ہیں اور نہ ہمیں یہ توقع رکھنی چاہئے کہ وہ گہرے الہیاتی علم کو سمجھتے ہیں (عبرانیوں ۵:۱۱:۱۴)۔ ہمیں اپنے سامعین کے روحانی معیار سے واقف ہوتے ہوئے اُس معیار پر اُنہیں تعلیم دینی چاہئیے۔

ہمیں اپنے اُسی متن پر واپس آنا چاہئے جس سے ہم نے آغاز کیا تھا تاکہ ہم اس باب اور پیراگراف کے مرکزی نقطہ سے ہٹ نہ جائیں۔ تھسلنیکیوں کے ایماندار پولس اور خداوند کی مانند بن رہے تھے اور وہ ایک ایماندار کیلئے نمونہ بن گئے تھے جس کی وہ پیروی کرنا چاہتے تھے۔

زیرِنظر حوالہ پر غور کرتے ہوئے ہم مثالی کلیسیا کی کچھ صفات کو دیکھتے ہیں۔ پولس تین باتوں کیلئے تھسلنیکیوں کی کلیسیا کیلئے شکر گزاری کرتا ہے:

۱۔ اُنکے ایمان کے کام

۲۔ محبت کی محنت اور

۳۔ اُمید کے صبر کیلئے۔

پورے عہدِ جدید میں کام (۱۷۳)، ایمان (۲۴۶)، محنت (۱۹) اور محبت (۱۱۵)، صبر (۳۲) اور اُمید (۵۶) کے متعلق بہت سے حوالہ جات ہیں جنکے مطالعہ یا ان عنوانات پر تعلیم دینے میں ایک شخص ہفتے یا مہینے صرف کر سکتا ہے۔ قوسین میں دیئے گئے اعداد ظاہر کرتے ہیں کہ یہ کتنی بار استعمال کئے گئے ہیں۔ امدادی فعل بھی متعدد مرتبہ استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ عنوانات مثالی کلیسیا کے مفہوم کو سمجھنے کیلئے بہت اہمیت کے حاصل ہیں۔

شخصی مطالعہ کیلئے: نواں باب، حصہ 5

پانچواں اور چھٹا حصہ اکٹھے ہیں۔ ایک طالب علم کو مکمل مطالعہ کیلئے کلید الکتاب کی ضرورت ہوگی۔ ہر ایک پیش کردہ آیت پر غور کریں اور 2۔ تھسلنیکیوں 1 میں مشاہدہ کے نیچے دی گئی آیت کے ساتھ ملائیں۔

اپنے مطالعہ کو وسعت دینا

خدا کے کلام کو پیش کرنے سے پہلے ایک اُستاد کو جس قدر مطالعہ کرنا ہوتا ہے اس کا انحصار بہت حد تک روح القدس کی راہنمائی اور سامعین کی پختگی پر ہے۔ تاہم شخصی مطالعہ میں خدا کی گہرائیوں تک پہنچنے کی کوشش کی جانی چاہئیے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۲:۹۔۱۰ کے مطابق بطور مسیحی روح القدس کے ذریعہ اب ہماری ان خزانوں تک رسائی ہے:

''جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں۔ وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کیلئے تیار کر دیں۔ لیکن ہم پر خدا نے اُن کو روح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے''۔

اس بات کو مثال کے ذریعہ بہتر طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ ہم ا۔ تھسلنیکیوں ۱:۳ کو پھیلائیں گے جس میں یونانی الفاظ اور اُنکی تعریف بھی شامل ہو۔ یہ آیت بیان کرتی ہے:

اور اپنے خدا اور باپ کے حضور (EMPROSTHEN: کے حضور) تمہارے ایمان (PISTIS=اعتقاد، بھروسہ) کے کام (ERGOS= کاروبار، نوکری، جس میں ایک شخص کسی کے ساتھ مصروف ہوتا ہے) اور محبت کی محنت (KOPOS= مخالفت میں جانفشانی) اور اُس اُمید (ELPIS=پر اعتماد توقع) کے صبر (HUPOMONE= حالات کے پیش نظر صبر، مضبوط رہنا) کو بلاناغہ (ADIALEIPO= کمی میں سے نہ گزرنا) یاد کرتے ہیں (MNEMONEUW= ذہن میں رکھنا) جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی بابت ہے (EMPROSTHEN= کے روبرو)۔

سیاق وسباق کا اُصول: لوگوں کو بتائیں ہم کیوں اُنکے لئے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں (۲ آیت سے موازنہ کریں)

مرکزی نقطہ: جبکہ یہ ایک مثالی کلیسیا ہے (۷ آیت) لہذا غور کریں مثالی کلیسیا کا تجزیہ اُسکے ایمان، اُمید اور محبت سے کیا جاتا ہے۔

الف۔ کچھ مشاہدات:

۱۔ عہدِ جدید کے ہر ایک خط کے اہم حصّہ کے طور پر اُن میں ایک یا ایک سے زیادہ صفات پائی جاتی ہیں، گو مصنف کوئی بھی کیوں نہ ہو۔

۲۔ غور کریں ''ایمان کے کام''، اور ''محبت کی محنت'' اور ''اُمید کے صبر'' کو مرکز بنایا گیا ہے۔

۳۔ ان تینوں کا آپس میں ایک تعلق ہے اور یہ سرگرم عمل ہیں۔

۴۔ ان تمام صفات میں ترقی ہوسکتی ہے۔

الف۔ ایمان (۲۔ تھلسنیکیوں ۱:۳)

ب۔ اُمید (رومیوں ۱۵:۱۳)

ج۔ محبت (۲۔ تھلسنیکیوں ۱:۳)

۵۔ نمایاں زندگی گزارنے کے لئے یہ خدا کی طرف سے تشکیل دی گئی صفات ہیں

الف۔ ایمان (عبرانیوں 11:1)

ب۔ امید (رومیوں 8:24)

۶۔ اگر ایک شخص روحانی طور پر نیم گرم یا سرد پڑ جائے تو وہ جو ترقی کرتا ہے وہ تباہ ہوسکتی ہے (مکاشفہ ۳:۱۴۔۲۰)

۷۔ پولس نے ہمیں بتایا کہ محبت اُن سب سے افضل ہے اور اگر ہمارے پاس محبت نہیں تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں (ا۔ کرنتھیوں ۱۳:۱۔۳، ۱۳)

۸۔ اگر کلیسیا کے اندران میں سے کوئی خوبی نہیں پائی جاتی تو اسکا نتیجہ مذہب پرستی اور قانون پرستی کا امتزاج ہوگا۔

ب۔ آپ ذیل میں دیئے گئے تین اُصولات کا بیان کرتے ہوئے اپنے مطالعہ کو پھیلا سکتے ہیں۔

ا۔ایمان کا کام:

الف۔ ایمان کے کام سے مراد ہے کہ ایمان آپکا طرز زندگی بن چکا ہے، پس آپ اس کی بنیاد پر اپنی زندگی گذارتے ہیں۔

ب۔ یونانی لفظی طور پر بیان کرتی ہے ''ایمان کے کام'' خداوند یسوع مسیح پر بھروسہ کرنے کے بعد کے حالات میں زندگی بسر کرنا ہے۔

ج۔ کچھ لوگ ''ایمان کے کام'' کو یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

د۔ ''ایمان'' ایک ایسا لفظ ہے جو کلامِ مقدس میں عموماً تحریری کلام میں پائی جانے والی سچائی کے وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن چونکہ یہ عہدِ جدید کی لکھی گئی صرف تیسری کتاب ہے (یعقوب اور گلتیوں کے بعد) جواب تک لکھی گئی ہے اور شبہ پایا جاتا ہے کہ پولس اسے استعمال کرنے کا حوالہ دے رہا ہے۔

ہ۔ ''ایمان کا کام'' وہ راستبازی فراہم نہیں کرتا جو نجات بخشتی ہے (رومیوں ۳:۲۷۔۲۸؛ گلتیوں ۲:۱۶)۔

و۔ اعمال نہیں بلکہ ایمان بے دین شخص کو راستباز ٹھہراتا ہے (رومیوں ۴:۵)۔

ز۔ جو شخص اعمال کے باعث نجات تلاش کرتا ہے وہ خداوند یسوع مسیح سے ٹھوکر کھاتا ہے رومیوں ۹:۳۲)۔

ح۔ ایمان کے عظیم راہنما خود کو ساتھیوں کے طور پر دیکھتے ہیں نہ کہ حاکموں کے طور پر (۲۔کرنتھیوں ۱:۲۴)۔

ط۔ ایک شخص میں نجات پانے، ایمان سے راستباز ٹھہرنے کے بعد یسوع مسیح پر ایمان کے باعث فضل کے کام پیدا ہونے چاہئیں (۲۔کرنتھیوں ۸:۷)۔

ی۔ ایک ایماندار شخص اپنے اعمال کے باعث روح القدس حاصل نہیں کرتا لیکن اعمال روحانیت کا نتیجہ ہیں (گلتیوں ۳:۲۔۵)۔

ک۔ ایمان اُمید کے باعث روحانی محبت کے ذریعہ کام کرتا ہے (گلتیوں ۵:۵۔۶)۔

ل۔ لیکن ابلیس چاہتا ہے کہ ایمان کو روک دے اور عموماً وہ انسان کے بنائے ہوئے نظام یا قوانین کے ذریعہ سے روکنے کی کوشش کرتا ہے (گلتیوں ۵:۷،۱۳)۔

م۔ ہمارا ایمان خود ہمارے اُوپر نہیں بلکہ خدا پر ہونا چاہئے جو ہمارے اندر کام کرتا ہے (کلسیوں ۲:۱۲؛ فلپیوں ۲:۱۲۔۱۶)۔

ن۔ ہمیں دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ دوسرے ایمانداروں کے اندر ایمان کا زبردست کام ہو (۲۔تھسلنیکیوں ۱:۱۱؛ یعقوب ۲:۱۴۔۲۶)۔

اُصول: مثالی کلیسیا کے اندر وہ ایمان پایا جاتا ہے جو اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ کلیسیا خدا کو اپنے ذریعہ کام کرنے کی اجازت دے۔

۲۔ محبت کی محنت:

الف۔ عہدِ جدید میں یہ واحد حوالہ ہے جہاں ان دو الفاظ (محنت اور محبت) کو اسقدر گہرے تعلق میں بیان کیا گیا ہے۔

ب۔ زندگی کا ایک اجر یہ بھی ہے کہ اس کے باعث اپنے ساتھی کے ساتھ لطف اندوز ہوسکیں (واعظ ۹:۹)۔

ج۔ محنت کیلئے یہ خاص لفظ اس جانفشانی کو ظاہر کرتا ہے جو تھکان پیدا کردے گی۔ یہ ایسی محنت ہے جو دوسروں کے فائدہ کیلئے ہوتی ہے (یوحنا ۴:۳۷۔۳۸)۔

د۔ یہ محنت خدا کے محبت کے کام میں ایک رفاقت ہے (۱۔کرنتھیوں ۳:۶۔۹)۔

ہ۔ خدا کے کلام میں کی جانے والی محنت رائیگاں نہیں جاتی (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۸)۔

و۔ ہم قانونی طور پر کسی دوسرے کی محنت کے اجر کا دعویٰ نہیں کرسکتے (۲۔کرنتھیوں ۱۰:۱۴۔۱۸)۔

ز۔ دھوکے باز کارکن اپنی محنت کے متعلق مبالغہ آرائی کرتے ہیں (۱۔کرنتھیوں ۱۱:۲۳۔۲۷)۔

ح۔ خدا کے کارکن ضرورت پڑنے پر تھکان کی حد تک محنت کرنے کیلئے بھی تیار رہتے ہیں تاکہ نئے تبدیل شدہ لوگوں پر بوجھ نہ ڈالیں (۱۔تھسلنیکیوں ۹:۲؛ ۲۔تھسلنیکیوں ۸:۳)۔

ط۔ کوئی شخص اپنی محنت کو ضائع ہوتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۳)۔

ی۔ محبت کے بغیر کی جانے والی محنت سے کلیسیا کے وجود کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے (مکاشفہ ۲:۲۔۷)۔

ک۔ یونانی زبان میں AGAPE محبت سے مراد ہے اس وقت بھی بہترین اور درست کام کرنا جب آپ ایسا کرنا پسند نہ کرتے ہوں۔

ل۔ پس ''محبت کی محنت'' تھکن کی حد تک کی جانے والی محنت ہے جو دوسروں کیلئے اس وقت بھی درست اور بہترین کام کرتی ہے جب ایک شخص ایسا کرنا پسند نہ کرتا ہو۔

م۔ یہ ایسی محنت ہے جسکے پیچھے ایک جائز مقصد ہوتا ہے۔

ن۔ یہ اپنے بدن کو زندہ اور پاک قربانی کے طور پر پیش کرنا ہے (رومیوں ۱:۱۲)، دوسروں کو اپنے سے بہتر جاننا ہے (فلپیوں ۳:۲)، اس کے پیچھے یہ تحریک ہوتی ہے کہ دو عظیم ترین احکام کو پورا کیا جائے (مرقس ۲۹:۱۲۔۳۱)۔

اُصول: مثالی کلیسیا خدا اور محبت کے باعث تھکان کے نقطہ تک جانے کیلئے تیار ہوتی ہے۔

اُصول: غور کریں یہ کلیسیائی انتظام کی خوبی ہے نہ کہ صرف پاسبان کی۔

3۔ اُمید کا صبر:

الف۔ ''اُمید کا صبر'' ایسا صبر ہے جو مشکل حالات کے سبب اُمید کے باعث پیدا ہوتا ہے۔

ب۔ یونانی لفظ ELPIS جس کا ترجمہ ''اُمید'' کے طور پر کیا گیا ہے سے مراد ہے مستقبل کی پُراعتماد توقع دراصل اُمید کی بنیاد یسوع مسیح کی شخصیت پر ہونی چاہیے۔ (۱۔تیمتھیس ۱:۱)۔

ج۔ جس قدر مسیح کے اندر صورت پکڑے گا، اسی قدر آپ اُسکے جلال کی دولت کو جانیں گے (کلسیوں ۲۷:۱)۔

د۔ ایمان، اُمید اور محبت کا یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے ساتھ گہرا تعلق ہے (۱۔پطرس ۲۰:۱۔۲۲)۔

ہ۔ جس اُمید کا مرکز یسوع مسیح ہوتا ہے وہ روح کی پاکیزگی تک راہنمائی کرتا ہے (۱۔یوحنا ۱:۳۔۳)۔

و۔ جو لوگ صبر سے پھل پیدا کرتے ہیں وہ خوشخبری کی عظمت کو ظاہر کرتے ہیں (لوقا ۱۵:۸)۔

ز۔ جو لوگ صبر سے بھلائی کرنا جاری رکھتے ہیں وہ ابدی زندگی کے احساس کو بڑھاتے چلے جائیں گے (رومیوں ۵:۲۔۱۱)۔

ح۔ اُمید کی ترقی میں صبر اہم ترین جزو ہے (رومیوں ۱:۵۔۵)۔

ط۔ اُمید موجودہ صورتحال میں ظاہر ہونے والی کوئی چیز نہیں بلکہ صبر سے اس کے مشتاق ہونا ہے (رومیوں ۲۳:۸۔۲۶)۔

ی۔ خدا کے کلام سے حاصل ہونے والا صبر اور حوصلہ افزائی دو ایسے عناصر ہیں جو اُمید پیدا کرتے ہیں (رومیوں ۴:۱۵)۔

ک۔ یہ صبر اور حوصلہ افزائی خدا کی طرف سے ملتی ہے جو ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں مثبت اثرات کی توقع کرتا ہے (رومیوں ۵:۱۵۔۷)۔

ل۔ صبر اور محبت خدا کی خادم ہونے کی خوبیاں ہیں (۲۔کرنتھیوں ۱:۶۔۱۲)۔

م۔ خدا کی مرضی کے علم کو ایک حصّہ میں ترتیب دیا جائے گا تاکہ ہم صبر حاصل کرسکیں (کلسیوں ۹:۱۔۱۴)۔

ن۔ جب کلیسیا صبر کا مظاہرہ کرتی ہے تو کلیسیا کے دوسرے لوگ اس سے متاثر ہونگے (۲۔تھسلنیکیوں ۴:۱؛ ۲۔تھسلنیکیوں ۵:۳)۔

س۔ ایک خدا ترس شخص صبر کا دامن تھامے رہتا ہے (۱۔تیمتھیس ۱۱:۶۔۱۲)۔

ع۔ ہم سب کو صبر کے نمونوں کی ضرورت ہے (۲۔تیمتھیس ۳:۱۰۔۱۳)۔

ف۔ عمر رسیدہ لوگوں کو صبر کا نمونہ ہونا چاہیے (ططس ۲:۲)۔

ص۔ خدا نے جو کچھ وعدہ کیا ہے اُسے حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ صبر کی بنیاد ایمان پر ہو (عبرانیوں ۱۰:۳۶۔۳۹)۔

ق۔ صبر اس دوڑ کا حصّہ ہے جس میں ہم دوڑ رہے ہیں (عبرانیوں ۱۲:۱۔۳)۔

ر۔ ایماندا کے لیے صبر مسیحی پختگی کا حصّہ ہے (یعقوب ۱:۲۔۴)۔

ش۔ صبر دو عظیم ترین احکام کو پورا کرنے کا حصّہ ہے (۲۔پطرس ۱:۵۔۷)۔

ت۔ جس کلیسیا کے اندر صبر تو پایا جاتا ہے لیکن محبت سے خالی ہے وہ خطرہ کا شکار ہے (مکاشفہ ۲:۲۔۴)۔

ث۔ جس کلیسیا میں محبت، ایمان، خدمت اور صبر پایا جاتا ہے لیکن وہ بدی کی چشم پوشی کرتی ہے وہ بھی خطرہ میں ہے۔(مکاشفہ ۲:۱۹۔۲۰)۔

خ۔ ایمانداروں کے بڑی مصیبت سے رہائی حاصل کرنے کی بنیاد یسوع مسیح کے صلیب پر صبر کرنے سے ہے۔(مکاشفہ ۳:۱۰۔۱۱)۔

شخصی مطالعہ کیلئے: نواں باب، حصہ 6

یہ حصہ پانچویں حصہ کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

نکات بنانا

خدا کے کلام کی تعلیم دینے والے کے طور پر آپکے پاس آپ کے سامعین سے کہیں زیادہ معلومات کا ہونا ضروری ہے جسکو وہ سمجھنے اور یاد رکھنے کے قابل ہوں۔ بیشک آپ چاہیں گے کہ دوسرے لوگ آپ کے پیغام کو سمجھیں اور اُسے یاد رکھیں۔ بہت سے حقائق گو کتنے ہی درست ہوں عموماً پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔ سب سے بہتر بات یہ ہے کہ پیغام کو سادہ اور عملی بنایا جائے۔

ایک اہم نقطہ بنانے پر دھیان دیں۔ اس اُصول کو پورا کرنے کا ایک طریقہ مثالوں کا استعمال ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ہم کیل لگانے کے اہم نقطہ پر غور کرتے ہیں جس لکڑی میں ٹھونکا گیا تو ہر بار جب ہتھوڑے سے ضرب لگائی جائے گی تو کیل گہرا دھنستا چلا جائے گا جب تک کہ مقصد پورا نہ ہو جائے۔ ہر ایک مثال کو مطوبہ مقصد کے حصول کیلئے اسی طرح نکتہ کو واضع کرنا چاہیئے۔

غور کریں ہم نے کس طرح سے خدا کے کلام کے مطالعہ تک رسائی حاصل کی ہے۔ سب سے پہلے ہم نے بڑی تصویر کو واضع کرنے کی کوشش کی پھر وضاحتیں تلاش کیں اور پھر یہ فیصلہ کیا کہ وضاحتیں کس طرح بڑی تصویر میں مناسب بیٹھتی ہیں۔

ا۔تھسلنیکیوں ۱:۲ میں ہم دیکھتے ہیں پولس ایمان میں ترقی کرنے والے دوسرے لوگوں کیلئے شکرگزاری پیش کرتا ہے۔ ایک پیغام یہ ہوسکتا ہے ''سب باتوں میں شکرگزاری کرو''۔ ایسا پیغام انتہائی ضروری ہے اس لیے کہ ناپختہ ایماندار اکثر اپنی ذات اور اپنی کمزوریوں پر نظر کرتے ہیں جبکہ اُنہیں اُن سب چیزوں کیلئے شکرگذاری کرنی چاہیئے جو اُسکے پاس ہیں۔

ایک بار خداوند یسوع نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیکر باپ کا شکر ادا کیا۔ خوراک کی واضع کمی کے باوجود اُس نے اور مانگنے کی بجائے اُس کیلئے شکر ادا کیا جو اُن کے پاس تھا اور ایک معجزہ رونما ہوا۔

ہم چاروں اناجیل سے اس واقعہ کو پڑھ سکتے ہیں (متی ۱۴: ۱۵-۲۱؛ مرقس ۶: ۳۷-۴۴؛ لوقا ۹: ۱۳-۱۷؛ یوحنا ۶: ۵-۱۳)۔ ایک بھی بیان میں یسوع نے باپ سے یہ نہیں کہا کہ روٹیوں اور مچھلیوں کو زیادہ کردے۔ اس کے برعکس چاروں اناجیل میں یسوع نے شکر ادا کیا۔ ہم اس سوال کے ساتھ سامعین کو چیلنج کر سکتے ہیں؛ ''کیا آپ اپنا زیادہ وقت شکرگذاری کرنے یا شکایت کرنے میں صرف کرتے ہیں''، ہم ایسے لوگوں کی مثالیں پیش کر سکتے ہیں جنکے پاس سب سے کم مادی اشیاء تھیں لیکن جو کچھ اُن کے پاس تھا اُسکے لئے وہ شکرگذار تھے۔ وہ لوگ جو اس پیغام کو سنتے ہیں اُنہیں خدا کی شکرگزاری کی اہمیت کو محسوس کرنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ شکرگزاری کیلئے یونانی لفظ ''یوکیرسٹیا'' (EUCHARISTIA) آیا ہے۔ یہ دو یونانی الفاظ ''عیو'' (EU) اور ''کیرس'' (CHARIS) سے مل کر بنا ہے۔ ''عیو'' سے مُراد ''اچھا'' اور ''کیرس'' سے مراد ''فضل'' ہے۔ پس شکرگزاری خدا کے فضل کی اچھائی یا نیکی کو تسلیم کرنا ہے۔ وہ لوگ جن کی زندگیوں میں شکرگزاری کی کمی ہوتی ہے غالباً وہ فضل کو سراہنے والے نہیں ہوتے۔

کتابِ مقدس کی تشریح میں مثالیں بڑی معاون ثابت ہوں گی۔ بہترین مثالیں کتابوں سے نہیں بلکہ زندگی کے مشاہدات سے حاصل ہوتی ہیں۔ بات پہنچانے والے کو اس بات سے خوب باخبر ہونے کی ضرورت ہے کہ خدا نے اُسکے ساتھ اور اُسکے چوگرد کیا کچھ کیا ہے۔

شخصی مطالعہ کیلئے: نواں باب، حصہ 7

ایسا پیغام تیار کریں جس میں خداوند یسوع مسیح کو جلال دینے کا ذکر ہو اور اس کی بنیاد 2۔ تھسلنیکیوں 1 باب کے متن پر ہو۔

جوابات

پہلا حصہ

شخصی تیاری:

پہلا باب۔ پہلا حصہ۔

1۔ یہ ایماندار کی نجات سے پہلے کی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے(1۔کرنتھیوں 46,44:15)۔ یہ ایسے شخص کا ذکر کرنے کیلئے بیان کیا گیا ہے جو حاسد، خود غرض، مغرور اور جھوٹا ہے(یعقوب 3:14-15)۔ یہ آخری دور کے جھوٹے استادوں کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے(یہوداہ 1:18-19)

2۔ یہ 1۔تعلیم،2۔الزام 3۔اصلاح اور 4۔راستبازی کیلئے فائدہ مند ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ''ہر ایک کام کیلئے تیار کیا جائے''۔

3۔ خدا مانگنے والے کو یہ بخشے گا۔

4۔ اپنے آپ کو خدا کے سامنے ایسے شخص کے طور پر پیش کریں جسکو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ سچائی کو درستی سے کام میں لائیں۔

5۔ معاف کیا اور دھویا جائے۔

6۔ ایک شخص کو اس کے مطابق زندگی گذارنے کیلئے تیار ہونا چاہیے۔

7۔ ہمیں ایمان کے ذریعے فضل میں چلنے کی ضرورت ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم فضل کیلئے شکر ادا کرتے ہیں جو نجات حاصل کرتے وقت ہمیں حاصل ہوا اور ہم دوسروں سے مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ساتھ ہی ساتھ جب ہم اپنی نجات کیلئے (ایمان) خدا پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہم اس پر بھی بھروسہ کرتے ہیں کہ ہماری زندگی کیلئے سب کچھ مہیا کرے۔

8۔ مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کے ساتھ صلح رکھیں اور اس کے حضور بے عیب اور بے داغ ہوں۔ہمیں (1) فضل اور (2) خداوند یسوع مسیح کے عرفان میں ترقی کرنی ہے۔

9۔ (1) نور میں چلنا اور (2) گناہوں کا اقرار۔

10۔ ابلیس اور اسکی قوتیں حقیقی دشمن ہیں۔ہمیں خدا کے سب ہتھیار پہن کر جنگ کرنی ہے۔

11۔ (1) ایمان کی یگانگت حاصل کرنا جس کی بنیاد خدا کے بیٹے کے حقیقی عرفان پر ہے۔(2) مسیحی پختگی اور (3) مسیح کی کاملیت کے معیار تک پہنچنا۔

دوسرا حصہ

بائبل مقدس

پہلا باب، دوسرا حصہ۔

1۔ قربانی چڑھانے کو کامل کرنا (پہلی آیت) اور گناہوں کو دور کرنا (3 آیت)

2۔ یسوع مسیح کی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔

3۔ (1) تعلیم (2) الزام (3) اصلاح اور (4) راستبازی میں تربیت۔

4۔ (1) ایماندار کو پختگی تک لاتا ہے اور (2) ایماندار کو نیک کاموں کیلئے تیار کرتا ہے۔

5۔ کلام کا حقیقی علم ایک شخص کی یسوع مسیح تک راہنمائی کرے گا۔ یسوع ایمان لانے والوں کو ابدی زندگی بخش سکتا اور بخشتا ہے۔ کلام ابدی زندگی نہیں بخش سکتا۔

6۔ ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کو پیشکش کی گئی اور اُسے قبول کرلیا گیا۔ اس پیشکش میں وعدے شامل ہیں جو تعلقات پر اختیار رکھتے ہیں۔

7۔ (1) شریعت (2) تاریخ (3) منظومی (4) انبیاء اکبر (5) انبیاء اصغر۔

8۔ جی ہاں۔ عہدے انسان کے بنائے ہوئے ہیں۔

9۔ (۱) تاریخ، (2) خطوط اور (3) نبوتی۔

تیسرا حصہ

تاریخی جائزہ

پہلا باب، تیسرا حصہ

1۔ موجودہ آسمان اور زمین کی تخلیق، انکی تباہی اور نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق۔

2۔ اسکا اصل گناہ اپنی مرضی کرنا تھا (پانچ ''میں یہ کروں گا'' پر غور کریں) اور اس کی منزل کو دھیان میں رکھیں جو آگ کی جھیل ہے۔

3۔ اسے ایک بار پھر کامل بنایا جائے گا۔

4۔ پہلے آدم نے گناہ کیا۔ یسوع نے گناہ نہیں کیا۔

5۔ ابلیس اور اس کی قوتیں حقیقی دشمن ہیں۔ ہم خدا کے سارے ہتھیار پہن کر اس سے جنگ کر سکتے ہیں۔

6۔ تمام بنی نوع انسان کی ایک ہی بار عدالت کی جائے گی۔

7۔ مذہبی برگشتگی پہلے آئے گی۔ معاشی برگشتگی بعد میں آئے گی۔

8۔ نئے آسمان اور نئی زمین میں۔

9۔ پہلی آمد کے وقت یسوع مسیح کو دکھ اُٹھانا تھا۔ دوسری آمد پر وہ اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرے گا۔ غور کریں اسے مردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا تاکہ دوسری آمد ممکن ہوسکتی۔

10۔ یسوع مسیح سب کی خدمت کرنے کیلئے آئے۔ مخالف مسیح اپنی خدمت کرے گا۔

11۔ سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔

چوتھا حصہ

تواریخی جائزہ

پہلا باب، چوتھا حصہ

1۔ آدم کی گراوٹ۔

نوح کا طوفان۔

ابرہام سے کیا جانے والا عہد۔

اسرائیل کا خروج۔

سلیمان کا چوتھا سال۔

شمالی سلطنت کی تباہی۔

جنوبی سلطنت کی تباہی۔

یسوع مسیح کی پیدائش۔

یسوع مسیح کی موت، تدفین اور مردوں میں سے جی اُٹھنا۔

بائبل کی آخری کتاب۔

2۔ پیدائش اور ایوب کی کتاب

3۔ خروج، احبار، گنتی، استثنا، یشوع، قضاۃ، روت، 1۔سموئیل، 2۔سموئیل، 1۔سلاطین 1-5 ، زبور، 1۔تواریخ۔

4۔ 1۔سلاطین 6-22، 2۔سلاطین، 2۔تواریخ، امثال، واعظ، غزل الغزلات، عبدیاہ، یوایل، یوناہ، عاموس، ہوسیع، میکاہ، یسعیاہ، ناحوم، صفنیاہ، حبقوق۔

5۔ یرمیاہ، نوحہ، حزقی ایل، دانی ایل، عزرا، نحمیاہ، صفنیاہ، حجی، ملاکی۔

6۔ متی، لوقا، مرقس، یوحنا، اعمال۔

7۔ یعقوب، گلتیوں، 1۔تھسلنیکیوں، 2۔تھسلنیکیوں، 1۔کرنتھیوں، 2۔کرنتھیوں، رومیوں، فلیمون، افسیوں، کلسیوں، فلپیوں، 1۔تیمتھیس، 2۔تیمتھیس، عبرانیوں، 1۔پطرس، 2۔پطرس، یہوداہ، 1۔یوحنا، 2۔یوحنا، 3۔یوحنا، مکاشفہ۔

پانچواں حصہ

بائبل کا مطالعہ کرنے کی تیاری کرنا

پہلا باب، پانچواں حصہ۔

1۔ کون: صدقیاہ، نبوکدنضر اور اسکی فوج۔

کیا: نبوکدنضر نے یروشلیم کا محاصرہ کیا اور شہر کی دیوار کو توڑ ڈالا۔

کب: صدقیاہ کی سلطنت کے نویں برس کے دسویں مہینے میں۔

کہاں: یروشلیم۔

کیوں: یہاں ان آیات میں اس کا جواب نہیں دیا گیا مگر کسی دوسری جگہ جواب دیا گیا ہے۔(دیکھئے 40:2-2-3)۔

کیسے: نبوکدنضر کی فوج نے یروشلیم کا محاصرہ کیا۔

2۔ اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے۔

3۔ ایمان اور محبت ایک دوسرے کیلیئے۔

2اور3ابواب

دوسرے اور تیسرے باب میں کوئی جوابات نہیں، اسلیئے کہ ان آیات کو بیان کرنے کے بہت سے مختلف طریقے ہیں جو سب درست ہو سکتے ہیں۔

چوتھا باب

پہلا حصہ، پہلا اصول

چوتھا باب: حصہ 1الف

1۔ یہ حصہ طالب علم کے کرنے کیلیئے ہے۔

2۔ 1اور 4 آیت میں لفظ ''خداوند'' اسکے اختیار اور قادر مطلق ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ چوتھی آیت میں اس کے تخت نشین ہونے کی حقیقت اس کے قادر مطلق ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ساتویں آیت میں براہِ راست بیان کیا گیا ہے۔ کہ خداوند راست ہے۔ چھٹی آیت میں، اسکا شریر کی عدالت کرنا اسکے انصاف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پہلی آیت میں، زبور نویس کا اس میں پناہ لینا اسکی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ چوتھی آیت میں اس کا آسمان پر ہونا اسکی ازلی زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔ چھٹی آیت میں، اس کی بارش برسانے کی قدرت اسکے قادرِ مطلق ہونے کو بیان کرتی ہے۔ چوتھی آیت میں، یہ حقیقت کہ وہ آسمان پر بھی ہے اور بنی آدم پر جو زمین پر رہتے ہیں نظر رکھتا ہے۔ اس کے ہر جگہ موجود ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ چوتھی اور پانچوں آیت میں، یہ حقیقت کہ اس کی آنکھیں بنی آدم کو دیکھتی ہیں، اور راستباز اور شریر دونوں کو جانچتی ہیں، اس طرف اشارہ ہے کہ وہ باطن کو جانتا ہے اور یہ اس کے ہمہ دان ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ ساتویں آیت میں، خداوند کے راست ہونے کا بیان اس خوبی کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ لاتبدیل ہے۔ پس یہ اس کے لاتبدیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ پہلی آیت میں، زبور نویس کہتا ہے کہ وہ خداوند میں پناہ لے سکتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتا تھا پس ایمان رکھیں کہ وہ سچا ہے۔

چوتھا باب، حصہ 1ب

1۔ یسوع مسیح خدا ہے جو انسان بن گیا۔

2۔ موسوی شریعت کے تحت گذرانا جانے والا بیلوں اور بکروں کا خون اور سوختنی قربانیاں انسان کے گناہ کے مسئلہ کو حل نہ کر سکیں۔ صرف یسوع مسیح کی قربانی ایسا کر

سکی۔قربانیاں حقیقت کا عکس تھیں جو یسوع مسیح ہے۔

3۔ یوناہ کو خدا کی طرف سے غیر اقوام (نینوہ اسور کا شہر تھا جو غیر یہودی ملک تھا) کو خوشخبری دینے کیلئے بھیجا گیا۔ جبکہ یسوع نہ صرف یہودیوں بلکہ غیر اقوام کیلئے بھی خوشخبری لیکر آئے۔ یوناہ نے دوسروں کو بچانے کیلئے خود کو پیش کر دیا۔(یوناہ 2:1) جیسا یسوع نے کیا۔ یوناہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا (یوناہ 17:1) جبکہ یسوع تین دن رات زمین کے اندر رہا۔ یوناہ یسوع مسیح کی خدمت، موت، تدفین اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کی تصویر ہے۔

4۔ یسوع خدا ہے جو انسان بن کر بیت لحم میں پیدا ہوا۔(ہمیں بتایا گیا کہ آنے والا اسرائیل کا حاکم قدیم الایام ہے اور اس کا مصدر زمانہ قدیم سے ہے۔ جو صرف خدا کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے؛ (میکاہ 2:5)۔ یسوع نے کہا کہ وہ ایسی روٹی ہے جو آسمان سے اُتری ہے اور جو زندگی کو قائم کرتی ہے (یوحنا 6 باب) روٹی، بیت لحم یعنی روٹی کے گھر میں پیدا ہوئی۔

5۔ نذر کی روٹیوں کی میز بیان کرتی ہے کہ یسوع روحانی زندگی کو قائم کرنے والا ہے۔سنہری شمعدان بیان کرتا ہے کہ یسوع ''دنیا کا نور ہے''۔

6۔ یسوع ''خدا کا برہ'' تھا جس نے خود کو ایک ہی بار بنی نوع انسان کے گناہوں کیلئے قربان کر دیا۔

7۔ یہ طالب علم کے کرنے کیلئے ہے۔

دوسرا حصہ

دوسرا اصول

چوتھا باب، حصہ 2 الف

1۔ الف)۔	عورت کی نسل	۔	پیدائش 15:3 اور متی 23:1
ب)۔	ابرہام کی نسل	۔	پیدائش 13:12 اور متی 1:1
ج)۔	اضحاق کی نسل	۔	پیدائش 12:21 اور متی 2:1
د)۔	یعقوب کی نسل	۔	پیدائش 10:35-12 اور متی 2:1
ہ)۔	یہوداہ کا قبیلہ	۔	پیدائش 8:49-11 اور متی 2:1
و)۔	یسی کی نسل	۔	یسعیاہ 1:11 اور متی 5:1-6
ز)۔	داؤد کا گھرانہ	۔	2۔سموئیل 12:7-16 اور متی 6:1
ح)۔	بیت لحم میں پیدائش	۔	میکاہ 2:5 اور متی 1:2
ط)۔	خدا اور انسان	۔	زبور 1:110 اور یوحنا 1:1 ,14
ی)۔	عمانوایل کہلائے گا	۔	یسعیاہ 14:7 اور متی 23:1
ک)۔	نبی	۔	استثنا 18:18 اور یوحنا 40:7
ل)۔	کاہن	۔	زبور 4:110 اور عبرانیوں 9:5-10
م)۔	منصف	۔	یسعیاہ 22:33 اور یوحنا 22:5

ن)۔ بادشاہ ۔ یرمیاہ 5:23اور مکاشفہ 16:19

س)۔ روح القدس کا خاص مسیح ۔ زبور 9:69اور یوحنا 17:2

2۔ یہ کہ یسوع نے مسیحا کے متعلق کی جانے والی پیشنگوئیوں کو پورا کیا۔

چوتھا باب، حصہ 2ب

1۔ ا۔ رومیوں 8:35-39۔کوئی چیز ہمیں خدا کی محبت سے جدا نہیں کرسکتی جو ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے۔

ب۔ یوحنا 3:16۔ جو لوگ خدا کے اکلوتے بیٹے پر ایمان لاتے ہیں وہ ابدی زندگی حاصل کریں گے۔

ج۔ یوحنا 3:18۔ جو لوگ خدا کے بیٹے پر ایمان نہیں لاتے وہ پہلے ہی غضب کے نیچے ہیں۔

د۔ افسیوں 2:8-10۔ نجات ایمان کے ذریعہ فضل سے ملتی ہے تا کہ ایماندار اس کے بعد نیک اعمال کرسکے۔

ہ۔ 1۔یوحنا 2:1-2۔ اگر کوئی ایماندار گناہ کرے تو یسوع وکیلِ صفائی (مختار اٹارنی) ہے جس نے تمام دنیا کے گناہوں کی قیمت ادا کردی۔

و۔ ططس 3:5۔ہمیں ہمارے اعمال کے باعث نجات نہیں ملی۔

2۔ غور کریں:

چوتھا باب، حصہ 2ج

1۔ ا۔ ابرہام کو ایک قوم بنانے کا وعدہ کیا، لوگ اسے تسلیم کریں گے اور وہ بابرکت ہوگا تا کہ دوسرے لوگوں کی برکت کا باعث بن سکے۔

ب۔ خدا نے وعدہ کیا کہ جو ابرام کو برکت دے گا وہ خود بھی بابرکت ہوگا۔

ج۔ خدا نے زمین کے سب گھرانوں کو برکت دینے کا وعدہ کیا۔

2۔ ا۔ اپنے ملک کو چھوڑ اور اس ملک میں جا جو خدا تجھے دکھائے گا۔

ب۔ اپنے ناتے داروں کو چھوڑ۔

ج۔ اپنے باپ کے گھر کو چھوڑ۔

3۔ اس لئے کہ اسکا باپ خداوند کا تابعدار تھا۔

4۔ اسلئے کہ اس نے خدا پر بھروسہ رکھا۔

5۔ نہیں۔

6۔ نہیں۔

7۔ جی ہاں، یسوع مسیح پر ایمان لانے کے باعث (گلتیوں 3:26)

چوتھا باب، حصہ 2د

1۔ ا۔ 15:1-11۔ مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا نجات کی خوشخبری کا مرکز ہے۔
ب۔ 15:12-19۔ مسیح کا حقیقی طور پر مردوں میں سے جی اُٹھنا ہماری نجات کیلئے لازم ہے۔
ج۔ 15:20-28۔ ایمانداروں کی قیامت سلسلہ وار ہوگی۔
د۔ 15:29-34۔ قیامت خودغرضی کی خواہشات کو پورا کرنے کا لائسنس نہیں ہے۔
ہ۔ 15:35-49۔ فطرت کے ذریعہ قیامت کی تعلیم دی گئی۔
و۔ 15:50-58۔ قیامت فوری عمل میں آئے گی۔

2۔ ایک ایماندار کیلئے کہ (1) یسوع کلام مقدس کی تکمیل کیلئے مواء (2) دفن کیا گیا (3) تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھا (4) اور اپنے شاگردوں کو دکھائی دیا۔

چوتھا باب، حصہ 2ہ

1۔ بیٹے پر اعتقاد۔
2۔ بیٹے پر ایمان۔
3۔ جی ہاں۔
4۔ ان کے پاس انتخاب کرنے کی صلاحیت تھی، مطلب یہ کہ انکی اپنی مرضی تھی۔
5۔ انسان کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ حکم کو مانے گا یا نہیں۔ پس ایک بار پھر ارادہ یا مرضی کو ثابت کرتا ہے۔

چوتھا باب، حصہ 2و

1۔ ا۔ عدن کا عہد۔
ب۔ موسوی عہد۔
ج۔ فلستی عہد۔

2۔ ا۔ آدم کا عہد۔
ب۔ نوح کا عہد۔
ج۔ ابرہام کا عہد۔
د۔ داؤد کا عہد۔
ہ۔ اسرائیل کے ساتھ نیا عہد۔
و۔ کلیسیاء کے ساتھ نیا عہد۔

3۔ آپ مختلف بیانات دینے کا انتخاب کرسکتے ہیں۔

تیسرا حصہ

تیسرا اصول

چوتھا باب، حصہ 3 الف

1۔ اسکا فضل۔

2۔ ایمان۔

3۔ نیک اعمال۔

4۔ نہیں۔

5۔ جی ہاں۔ جیسا کہ یوحنا کے ''ہم'' کا لفظ استعمال کرنے سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ وہ خود کو شامل کرتا ہے۔

6۔ ان کا اقرار کریں۔

7۔ خدا۔

8۔ (1)۔ خدا کی تعریف کریں اور (2) ایک دوسرے کے ساتھ شامل ہوں۔

9۔ (1) ترس (2) مہربانی (3 حلیمی (4) فروتنی (5) صبر (6) ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھانے (7) ایک دوسرے کو معاف کرنے (8) محبت کرنے (9) مسیح کو اپنے اندر جگہ دینے (10) ایک دوسرے کو تعلیم دینے (11) ایک دوسرے کو ملامت کرنے (12) شکرگزاری کرنے (13) سب کچھ یسوع کے نام میں کرنے والا دل پیدا کریں۔

10۔ تلافی کرنا۔

چوتھا باب، حصہ 3 ب۔

1۔ مضبوطی سے قائم رہیں اور دوبارہ قانون پرستی (غلامی کے جوئے) میں شامل نہ ہوں۔

2۔ ایک دوسرے کی خدمت کرنا۔

3۔ سب کچھ خدا کے جلال کیلئے کرنا۔

4۔ آزادی۔

5۔ آزادی کی شریعت۔

6۔ ایسے شخص کے طور پر جس کی عدالت آزادی کے روح کے باعث ہوگی۔

7۔ خدا کے خادموں کے طور پر۔

8۔ وہ آزادی کا وعدہ کرتے ہیں۔ لیکن خود برائی کے غلام ہیں۔

9۔ آزادی کو ایک دوسرے کی خدمت کیلئے استعمال کرنا چاہئے (گلتیوں 13:5؛ 1۔ پطرس 16:2) اور خدا کے جلال کیلئے سب کچھ کریں (1۔ کرنتھیوں 10:28-31)۔ آزادی روح القدس کی قوت کے باعث ملتی ہے (2۔ کرنتھیوں 17:3)۔ یہ ایک قانون ہے (یعقوب 25:1 جس کے لئے ہمیں سزاوار ٹھہرایا جائے گا (یعقوب 12:2) جھوٹے استاد اس کا وعدہ کریں گے مگر جھوٹ بولیں گے (2۔ پطرس 1:2؛ 17-19)

چوتھا باب، حصہ 3ج

1۔ یسوع مسیح میں ایمان کے باعث۔
2۔ ایمان کے باعث فضل کے ذریعہ۔
3۔ نیک اعمال۔
4۔ یہ بیکار(20:2)اور مردہ ہے(26:2)
5۔ نہیں۔
6۔ جی ہاں۔
7۔ ''جوکوئی''جوکسی بھی انسان کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
8۔ نہیں۔
9۔ یسوع مسیح میں ایمان لانے سے خدا کے حضور نجات حاصل کرتے اور راستباز ٹھہرتے ہیں۔مسیح پر ایمان لانے کے نتیجہ میں نیک اعمال پیدا ہوتے ہیں جو دوسرے ایماندار دیکھ سکتے ہیں۔پس ایک شخص کمزور گواہی کے باعث بچ جاتا ہے،اور انسان کی نظر میں راستباز ٹھہرتا ہے جو اچھی گواہی ہے۔

چوتھا باب، حصہ 3د

1۔ جی ہاں۔
2۔ یہ چھن نہیں سکتی۔
3۔ گناہ کرنے والے لوگ خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے۔
4۔ جی ہاں۔
5۔ ایک ایماندار کی نجات یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے نقطہ تک محفوظ ہے۔نیک اعمال کرنے والے ایمانداروں کیلئے بہت سے مختلف اجر دستیاب ہیں۔اگر ایک ایماندار گناہ میں شریک رہے اور نیک اعمال پیدا نہ کرے تو وہ ''میراث'' یا ''اجر'' کھودے گا۔
6۔ جان دینے تک مصیبت میں قائم رہنا اس لیے کہ ہم خدا سے پیار کرتے ہیں۔
7۔ جوش، دیانتداری اور عاجزی سے ان لوگوں کی گلہ بانی کرنا اور اپنے زیر اختیار لوگوں کیلئے نمونہ بننا۔
8۔ مسیح کے ظاہر ہونے سے محبت رکھنا (جس میں اسکی زندگی اور واپس آنا شامل ہے)۔

چوتھا باب، حصہ 3ہ

1۔ شریعت
2۔ خاندان کے راہنما
3۔ وہ جو انکے دلوں پر لکھا ہے
4۔ ہارون اور اسکے بیٹے، جو لاوی کے قبیلہ سے تھے۔
5۔ شریعت خدا نے موسیٰ کے ذریعے بخشی۔
6۔ وہ جو ایماندار ہیں (خدا باپ کے علم سابق کے مطابق چنے گئے) روح کے کام کے باعث پاک کئے گئے؛ تاکہ آپ یسوع مسیح کی تابعداری کر سکیں اور اسکے خون کے چھینٹے اپنے اوپر لے سکیں۔

7۔ محبت کی شریعت

8۔ صدوق کے بیٹے جو لاوی کے قبیلہ سے ہیں۔

9۔ ایسی شریعت جو خداوند نے قائم کی۔

10۔ یہ قربانی کی صورتوں اور طریقوں میں فرق کو بیان کرتا ہے۔

چوتھا باب حصہ 3و

1۔ یہ زیادہ یقینی ہے۔

2۔ یہ شخصی تفسیر کا معاملہ نہیں ہے۔

3۔ روح القدس نے انسانوں کو جنبش دی۔

4۔ (یسعیاہ) کلام مسیح کی پیشن گوئیوں سے بھرا ہے۔ مسیح آئے گا تا کہ (1) غریبوں کو خوشخبری دے (2) قیدیوں کی رہائی کا اعلان کرے (3) اندھوں کو بینائی بخشے (4) کچلے ہوؤں کو آزاد کرے اور (5) خداوند کے سالِ مقبول کی منادی کرے۔

5۔ جی ہاں

6۔ جی ہاں

7۔ نہیں

8۔ نہیں

9۔ نہیں

10۔ 1۔ تھسلنیکیوں کا حصہ ''کلیسیاء کے اُٹھائے جانے'' کا بیان کرتا ہے جہاں کلیسیاء مسیح کے پاس ہوا میں اُٹھائی جائے گی۔ زکریاہ کا حوالہ اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب خداوند ایک بار پھر زمین پر قدم رکھیں گے جو آمدِ ثانی کا موقع ہوگا۔ یہ واضح طور پر دو مختلف واقعات ہیں۔

11۔ (1) یہوداہ کے قبیلہ کا شیر ببر (2) داؤد کی جڑ یا نسل اور (3) برّہ

چوتھا حصہ

چوتھا اصول

چوتھا باب، حصہ 4

ضرور ہے کہ وہ خدا کے کلام پر عمل کرنے کیلئے راضی ہوں۔

چوتھا باب حصہ 4الف

1۔ بے الزام
2۔ ایک بیوی کا شوہر
3۔ پرہیزگار
4۔ متقی
5۔ معزز
6۔ مہمان نواز
7۔ تعلیم دینے کے قابل ہو
8۔ نشہ باز نہ ہو
9۔ جھگڑا کرنے والا نہ ہو
10۔ حلیم ہو
11۔ تکراری نہ ہو
12۔ زردوست نہ ہو
13۔ اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرنے والا ہو
14۔ اپنے بچوں کو کمال سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو
15۔ نومرید نہ ہو
16۔ باہر والوں کے نزدیک بھی نیک نام ہو۔

2۔ بیشک ہر ایک شخص اس سوال کا مختلف جواب دے گا۔

چوتھا باب حصہ 4ب

1۔ حکمت۔
2۔ خدا کے کلام کو مطالعہ کرنے میں پُر جوش ہونا۔
3۔ نگہبان کو بے الزام ہونا چاہیے۔
4۔ جی ہاں۔
5۔ ہر ایک طالب علم کے جوابات مختلف ہوں گے۔
6۔ ہر ایک طالب علم کے جوابات مختلف ہوں گے۔
7۔ ہر ایک طالب علم کے جوابات مختلف ہوں گے۔

چوتھا باب حصہ 4ج

1۔ حسد اور جھگڑا۔
2۔ جسم کے کام۔
3۔ ایک شخص کسی حوالہ کو لیکر خدا کی سچائی بیان کرنے کی بجائے اپنے نقطہ کو ثابت کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔
4۔ ہماری اپنی سمجھ، اس لیے کہ صرف اکیلا علم غرور پیدا کرتا ہے۔
5۔ جی ہاں۔
6۔ نہیں، اسلئے کہ اس کی کچھ حد تک شمولیت ہے۔
7۔ مضبوطی۔
8۔ شخصی تجزیہ اور گناہوں کا اقرار۔
9۔ حکمت۔
10۔ زیرِ غور حوالہ کے متن کو یاد رکھنا۔

11۔ ساری بائبل خدا کا کلام ہے۔

12۔ خدا کے خیالات انسان کے خیالات سے بالاتر ہیں۔

13۔ حسد، خودغرضی کی خواہش اور مغروری۔

پانچواں باب

پہلا حصہ

تثلیث

پانچواں باب، حصہ 1

1۔ ایک
2۔ باپ، بیٹا، روح القدس
3۔ وہ منصوبہ بندی کرتا ہے
4۔ باپ کے کام کریں
5۔ بیٹے کو ظاہر کریں
6۔ کلام سے واضح کریں کہ یہ یکساں خصوصیات رکھتے ہیں
7۔ جی ہاں
8۔ جی ہاں
9۔ جی ہاں
10۔ جی ہاں
11۔ جی ہاں
12۔ جی ہاں
13۔ جی ہاں
14۔ جی ہاں
15۔ جی ہاں
16۔ جی ہاں

دوسرا حصہ

خدا کے نام

پانچواں باب، حصہ 2

1۔

الف۔ خدا	:	ایلوہیم (3)	ب۔ خدا قادر مطلق	:	ایل شیدائی (5)
ج۔ خدا تعالیٰ	:	ایل ایلون (8)	د۔ ابدی خدا	:	ایل اولم (7)
ہ۔ خداوند	:	یہواہ (9)	و۔ خداوند مہیا کرے گا	:	یہواہ یری (10)
ز۔ خداوند ہمارا جھنڈا	:	یہواہ نسی (2)	ح۔ خداوند سلامتی ہے	:	یہواہ شالوم (6)
ط۔ لشکروں کا خداوند	:	یہواہ سبوتھ (1)	ی۔ خداوند، مالک	:	ادونائی (4)

2۔ الف۔ خدا : تھیوس

خداوند : کریوس

مالک : مطلق فرماں روا

تیسرا حصہ

خداباپ

پانچواں باب، حصہ 3

1۔ شخصی

2۔ اجتماعی

3۔ الف۔ سلطنت: جلال کا باپ۔ خدا تعالیٰ۔ جلال کا خدا۔ خداوند کا خدا۔ سلامتی کا خدا۔ بلندی کا خدا۔ عظیم اور مہیب خدا۔ عظیم بادشاہ تمام۔ دیوتاؤں پر شاہِ عظیم جلال کا بادشاہ۔ قادرِ مطلق خدا۔ سلامتی۔ خداوند تعالیٰ۔ خداوند ہمارا خدا۔ خدا عظیم۔ آسمانوں/ بلندیوں پر خدا کی عظمت۔ مہیب خدا۔ خدا تعالیٰ۔ میرا گیت۔ حقیقی خدا۔

ب۔ راستبازی: پاک۔ غیور اور بدلہ لینے والا خدا۔

ج۔ انصاف: وفادار خدا۔ جس میں ناانصافی نہیں۔ وہ جس سے ڈرنا چاہیے۔

د۔ محبت: وفادار خدا۔ رحمتوں کا باپ۔ ''غیور'' محبت۔ محبت بھری مہربانی۔

ہ۔ ابدی زندگی: قدیم الایام۔ ابدی خدا۔ زندوں کا خدا۔ زندہ اور حقیقی خدا۔

و۔ قادرِ مطلق: قادرِ مطلق۔ عظیم اور قادر خدا۔ خدائے قادر۔

ز۔ ہمہ گیر: ہر جگہ موجود۔

ح۔ لاتبدیل: خدائے واحد۔ کامل۔

ط۔ سچائی: سچائی کا خدا۔

4۔ الف۔ اختیار: ابدی بادشاہ۔ خدا زمین کی تمام سلطنتوں پر شاہ عظیم۔ خدا جو آفت نازل کرنے میں رحم کرتا ہے۔ آسمان کا بادشاہ۔ خداوند۔ ساری زمین کا خدا۔ بادشاہوں کا خداوند۔ ہمارا شریعت بخشنے والا۔ آسمان اور زمین کا مالک۔

ب۔ خالق: نقشہ نویس۔ معمار۔ خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ۔ خدا میرا بنانے والا۔ تمام دنیا کا خدا۔ سب کے دلوں کو تیار کرنے والا۔ خداوند ہمارا بنانے والا۔ آپکا بنانے والا۔ سب چیزوں کا بنانے والا۔ کمہار۔

ج۔ دفاع اور حفاظت کرنے والا: مسکین کی پناہ۔ یتیم کا باپ۔ تلافی کرنے والا خدا۔ خدا جو میر لئے ظالم سے بدلہ لیتا ہے۔ بیواؤں کا منصف۔ خداوند ہماری ڈھال۔ میرا وکیل۔ میرے چھپنے کی جگہ۔ مصیبت کے دن میری پناہ۔ ہماری پناہ اور زور۔ اپنے لوگوں کی پناہ۔ طوفان سے پناہ۔ قلعہ۔ بچانے والی پناہ گاہ۔ مصیبت زدہ کیلئے قلعہ۔ مصیبت کے وقت پناہ گاہ۔ مصیبت کے وقت مستعد مددگار۔

د۔ مثال: پاک خدا۔ آسمان کا مالک۔ راست باپ۔

ہ۔ بخشنے والا: نوروں کا باپ۔روحوں کا باپ۔زندگی کے پانی کا چشمہ۔ابرہام،اضحاق اور یعقوب کا خدا۔اطمینان کا خدا۔میری نجات کا خدا۔خدا ہمارا زور۔ خدا جو محفوظ رکھتا اور حوصلہ بخشتا ہے۔جس نے یسوع کو مردوں میں سے جلایا۔وہ جو ہماری خطاؤں کو دھوڈالتا ہے۔ہمارا چھڑانے والا۔ ہمارے دل کو زور بخشنے والا۔

و۔ منصف: ساری زمین کا منصف۔خداوند جو ظلم کو ختم کرتا ہے۔ہمارا منصف۔راست منصف۔

ز۔ راہنما: میرا نور۔ایک استاد۔

ح۔ محبت کرنے والا: تیرا شوہر۔زندہ باپ۔تیرا چھڑانے والا۔دعاؤں کا سننے والا۔وعدوں کو پورا کرنے والا اور محبت سے مہربانی کرنے والا۔ ترس کھانے اور محبت کرنے والا خدا۔

ط۔ پیدا اور مہیا کرنے والا: انگور کے درخت کا چھانٹنے والا۔ہمارے مانگنے اور سوچنے سے کہیں زیادہ کام کرنے والا۔رحمتوں کا بانی۔ معاف کرنے والا خدا۔ ہماری قوت کا خدا۔خدا ہمارا باپ۔وہ جو انسان کو اپنے خیالات سے آگاہ کرتا ہے۔خداوند جو مہیا کرے گا۔خداوند جو تمہیں پاک کرتا ہے۔ایک قوت۔

ی۔ مضبوط اور قائم رکھنے والا۔اسرائیل کی شان۔خدا میری چٹان۔امید کا خدا۔محبت اور سلامتی کا خدا۔تمام انسانوں کی روحوں کا خدا۔خدا جو دیکھتا ہے۔ یتیم کا مددگار۔وہ آپکو آرام بخشتا ہے۔خدا۔خدا جو دیکھتا ہے۔یتیم کا مددگار۔وہ جو آپکو آرام بخشتا ہے۔آپکے درمیان پاک شخصیت۔خداوند میرا جھنڈا۔ خداوند میری چٹان۔جو آپ کو شفا بخشتا ہے۔میری اعتماد۔میری مدد۔میری امید۔میری مدد۔ہماری سکونت کی جگہ۔چٹان جس میں میں پناہ لیتا ہوں۔ میری قوت کی چٹان۔میری نجات کی چٹان۔گرمی سے بچانے والا۔ میری نجات کی قوت۔میری جان کو قائم رکھنے والا۔

حصہ 4
خدا بیٹا (علم المسیح)

پانچواں باب، حصہ 4

1۔ جسم لینے سے پہلے وہ موجود تھا۔

2۔ مسیح خدا بھی ہے اور انسان بھی۔

3۔ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

4۔ مسیح خدا ہے (6:9) جو کنواری سے پیدا ہوا (14:7) یسّی کے گھرانے سے (1:11) جسکی انسانی صورت جاذبِ نظر نہیں تھی۔

5۔ الف۔ ہمارے لئے لعنتی بنا (عوضی)۔

ب۔ ہمیں مخلصی بخشی (ہمارے گناہ کی قیمت ادا کی)۔

ج۔ ہمیں خدا کے ساتھ ملایا۔

د۔ اس نے باپ کی راستی اور عدالت کا سامنا کیا۔

6۔ الف۔ وہ واقعی موا، نہ کہ سویا یا بے ہوشی کے عالم میں رہا۔اسے قبر میں رکھا گیا اور یہودیوں نے قبر پر پہرے دار بیٹھا دیئے۔

ب۔ اس کا کفن ویسے ہی لپٹا پڑا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدن نے خود کو اس میں سے نکال لیا تھا۔

ج۔ مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بہت سے گواہ تھے۔

د۔ مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا خوشخبری کا بہت اہم حصہ ہے۔

7۔ وہ باپ کی دہنی طرف جا بیٹھا۔

8۔ الف۔ شفاعت کرتا ہے۔

ب۔ ہمارے وکیل کے طور پر کام کرتا ہے۔

ج۔ ہمارے درمیانی کے طور پر کام کرتا ہے۔

د۔ ہمارا سردار کاہن ہے۔

9۔ سربراہ یا راہنما۔

10۔ نیک (یوحنا 11:10)، بڑا (عبرانیوں 20:13) اور سردار (1۔پطرس 4:5)

11۔ الف۔ اس کا قدیم الایام ہونا: الفا اور اومیگا۔ ہمارے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا۔ نجات کا بانی۔ اول اور آخر۔ مبارک اور واحد حاکم۔ ابدیت کا باپ۔ ابدی زندگی۔ اول و آخر۔ تمام خلق میں سب سے اول۔ آپکا خالق۔

ب۔ خدا۔ انسان کا اتحاد: خدا کی خلق کا مبدا۔ خداوند کی شاخ۔ خدا کا مسیح۔ اسکی ذات کی صحیح عکاسی کرنے والا۔ ان دیکھے خدا کی صورت۔ عمانوایل۔ آسمانی شخص۔ قادر خدا۔ باپ کے ساتھ ایک ہونا۔ واحد خدا ہمارا نجات دہندہ۔ ہمارا خدا اور نجات دہندہ۔ اس کے جلال کا پرتو۔ زندہ خدا کا بیٹا۔ خدا تعالیٰ کا بیٹا۔

ج۔ اسکی کاملیت: آمین۔ پاک اور راست۔ خدا کا پاک فرزند۔ ناقابلِ بیان تحفہ۔ جلال کا خداوند۔ مالک۔ ہمارا جلالی خداوند۔ راست منصف۔ راست خدا کا بیٹا۔ حقیقی روٹی۔ حقیقی نور۔ انگور کا حقیقی درخت۔ سچائی۔ وہ جو ہمارے لئے راستبازی، پاکیزگی اور مخلصی بن گیا۔ خدا کا کلام۔

د۔ اسکی پیدائش اور زندگی: زندگی کی روٹی۔ چُنا ہوا پتھر، کونے کے سرے کا قیمتی پتھر۔ وفادار اور سچا۔ وفادار اور حقیقی گواہ۔ اپنی قوم اسرائیل کا جلال۔ اُسکا اکلوتا بیٹا۔ پاک خادم۔ یسوع ناصری۔ پچھلا آدم۔ زندہ۔ ایک شخص جسے خدا نے آزمایا۔ مردِ غم ناک۔ ناصری۔ داؤد کی جڑ۔ صحیح وقت پر گواہی کا قائم ہونا۔

ہ۔ اس کی موت: خوشبو دار بخور۔ وہ جو ہم سے پیار کرتا ہے اور ہمیں گناہوں سے چھڑاتا ہے۔ نجات کا سینگ۔ خدا کا برّہ۔ ہمارا فسح۔ سب کا عوضی۔

و۔ اسکا مردوں میں سے جی اُٹھنا: وفادار گواہ۔ جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا۔ سوئے ہوؤں میں پہلے پھل۔ قیامت اور زندگی۔

ز۔ اسکا آسمان پر اُٹھایا جانا اور تخت پر بیٹھنا: وکیل۔ ساری زمین کا خدا۔ سب پر خدا۔ اچھا چرواہا، بڑا سردار کاہن۔ سب چیزوں کا وارث۔

ح۔ اسکی خدمت: مسح کیا ہوا۔ رسول۔ زندگی کی روٹی۔ دلہا۔ صبح کا روشن ستارہ۔ بڑا گلہ بان۔ مسیح یسوع میرا خداوند۔ مسیح یسوع ہماری اُمید۔ لشکر کا سپہ سالار۔ اسرائیل کی تسلی۔ لوگوں کیلئے عہد۔ دروازہ۔ ابدی چٹان۔ گنہگاروں اور محصول لینے والوں کا دوست۔ عظیم نور۔ بڑا چرواہا۔ بہتر عہد کا ضامن۔ ہماری روحوں کا گلہ بان۔ ”سر“۔ وہ جو غیر اقوام پر حکومت کرنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ جو پاکیزگی بخشتا ہے۔ وہ جو دلوں اور عقلوں کو جانچتا ہے۔ بدن کا سر۔ کلیسیاء کا سر۔ تمام قوت اور اختیار پر حاکم۔ سردار کاہن۔ اسرائیل کی امید۔ زندوں اور مردوں کا منصف۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ زندگی۔ زندگی بخشنے والی روح۔ غیر اقوام کیلئے مکاشفہ کا نور۔ زندگی کا نور۔ آدمیوں کا نور۔ دنیا کا نور۔ زندہ پتھر۔ خداوند۔ خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح۔ خداوندوں کا خدا۔ سلامتی کا خداوند۔ فصل کا مالک۔ سبت کا مالک۔ خداوند ہماری راستبازی۔ نئے عہد کا درمیانی۔ رحم کرنے والا اور وفادار سردار کاہن۔ عہد کا پیامبر۔ مسیحا۔ صبح کا ستارہ۔ حاکم اور نجات دہندہ۔ زندگی کا مالک۔ سلامتی کا شہزادہ۔ شاہوں کا شاہ۔ نبی۔ ہمارے گناہوں کا کفارہ۔

پاک کرنے والا۔ زمینی بادشاہوں پر حاکم۔ دنیا کا نجات دہندہ۔ چرواہا۔ آپکی جانوں کا گلہ بان۔لوگوں کیلئے نشان۔ابدی نجات کا سرچشمہ۔ آپکے زمانوں کو قائم رکھنے والا۔چٹان۔ایسا پتھر جیسے معماروں نے ردکردیا۔استاد۔آزمایا ہوا پتھر۔راہ۔نجات کی دولت۔حکمت۔وہ جو ہمارے پاس خدا کی طرف سے حکمت بن کر آیا۔لوگوں کیلئے گواہ۔عجیب مشیر۔کلام۔زندگی کا کلام۔تیرا دولہا۔تیرا مخلصی بخشنے والا۔تیری نجات۔

پانچواں حصہ

روح القدس (علم الروح)

پانچواں باب حصہ 5

1۔ حکمت، احساس اور ارادہ۔

ا۔ اس کے اندر حکمت پائی جاتی ہے۔

ب۔ اسکے احساسات پائے جاتے ہیں۔

ج۔ اس کے اندر ارادہ پایا جاتا ہے۔

2۔ **الف۔ بنی نوع انسان کی تخلیق میں اسکا ایک کردار ہے۔**

ب۔ بنی نوع انسان تک مکاشفہ کو پہنچانے میں اسکا کردار ہے۔

ج۔ ہمارے سمجھنے میں اسکا کردار ہے۔

د۔ معجزات میں اسکا ایک کردار ہے۔

ہ۔ یسوع مسیح کے کنواری مریم سے پیدا ہونے میں اسکا ایک کردار ہے۔

و۔ وہ دنیا کو گناہ کے بارے میں قصوروار ٹھہراتا ہے۔

ز۔ جب ایک شخص نجات حاصل کرتا ہے تو وہ نئی پیدائش کو لاتا ہے۔

ح۔ وہ ایک ایماندار کو بپتسمہ دیتا ہے۔

ی۔ وہ ہم پر مہر کرتا ہے۔

ک۔ وہ ایمانداروں کے اندر سکونت کرے گا۔

ل۔ وہ ایمانداروں کو معمور کرے گا۔

م۔ وہ دعا کرنے کرنے کیلئے اہم ہے۔

ن۔ وہ ہمیں یقین دلاتا ہے۔

س۔ وہ ہمارے لیے شفاعت کرتا ہے۔

ع۔ وہ ہمیں نعمتیں بخشتا ہے۔

ف۔ وہ ہمارے ذریعے پھل پیدا کرتا ہے۔

ص۔ وہ ہمارے اندر خوشی پیدا کرتا ہے۔

ق۔ وہ ایماندار کے اندر خوشی اور اطمینان لاتا ہے۔

ر۔ وہ راستبازی، اطمینان اور خوشی لیکر آتا ہے۔

ش۔ وہ امید رکھنے کی قوت لیکر آتا ہے۔

ت۔ وہ خدمتوں کو پاک کرتا ہے۔

ث۔ وہ ایمانداروں کے درمیان رفاقت کو قائم کرتا ہے۔

3۔ الف۔ اسکا کردار: دوسرا مددگار۔نعمت۔مددگار۔بیعانہ۔موعودہ۔لے پالک ہونے کی روح۔مسیح کا روح۔مشورت اور قوت کی روح۔ایمان کی روح۔ فضل اور شفاعت کی روح۔اسکے بیٹے کی روح۔عدالت کا روح۔انصاف کا روح۔خداوند کے خرد اور خداوند کے خوف کی روح۔زندگی کا روح۔ خداوند کی روح۔سچائی کا روح۔حکمت اور خرد کی روح۔حکمت اور مکاشفہ کی روح۔قادرِ مطلق کی آواز۔خداوند کی آواز۔

ب۔ اسکی شخصیت: قادرِ مطلق کا دَم۔عدالت اور بھسم کرنے والی روح۔جلال کا روح۔خدا کی روح۔الٰہی روح۔پاکیزگی کا روح۔ہمارے خدا کی روح۔ زندہ خدا کی روح۔خداوند خدا کی روح۔

چھٹا باب

پہلا حصہ

1۔ (علم الکائنات) خدا

2۔ اس نے فرمایا اور اندیکھی چیزوں سے دیکھی چیزیں خلق کیں۔

3۔ روشنی اور تاریکی۔ 3-5 آیات

فضا۔ 6-8 آیات

خشک زمین اور سمند۔ 9-10 آیات

سبزہ۔ 11-13 آیات

سورج، چاند، ستارے۔ 14-18 آیات

سمندری حیات، پرندے۔ 19-23 آیات

خشکی کی مخلوقات، انسان۔ 24-31 آیات

4۔ نیا آسمان اور نئی زمین۔

دوسرا حصہ

فرشتے (علم الملائک)

چھٹا باب حصہ 2

1۔ ا۔ حکمت

ب۔ احساسات

ج۔ انتخاب کرنے کی صلاحیت

2۔ جی ہاں۔
3۔ کم تر۔
4۔ خداوند۔
5۔ نہیں۔
6۔ جی ہاں۔
7۔ میکائیل۔
8۔ کروبی۔
9۔ ایمانداروں کی خدمت کرنے کیلیے۔
10۔ فرشتوں کا راہنما جو خدا کی مخالفت کرتا ہے۔
11۔ آگ کی جھیل۔
12۔ خدا کی مخالفت کا انتخاب کر کے چیلنج کرنے والا خودسر۔
13۔ جو مخالفت کرتا ہے۔
14۔ دھوکے باز۔
15۔ وہ چالاک اور دھوکے باز ہے۔
16۔ ہم شکل بناتا ہے۔
17۔ غیر ایمانداروں کی عقلوں کو اندھا کر دیتا ہے۔
18۔ شیطانی روحیں اور ناپاک بدروحیں۔
19۔ یسوع مسیح کے متعلق پیغام کا پہنچایا جانا۔
20۔ ابلیس کی قوتوں کے خلاف۔

تیسرا حصہ

انسان (علم الانسان)

چھٹا باب حصہ 3

1۔ خدا کا
2۔ جیتی جان
3۔ آدمی کا اکیلا رہنا اچھا نہیں تھا
4۔ وجہ
5۔ نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھانا
6۔ موت
7۔ وہ خدا سے ملنے کی بجائے اس سے چھپ گئے (10,8:3)۔ وہ اپنے ننگے پن سے شرمندہ تھے (10:3)۔ اُنہوں نے اپنے فیصلوں کیلئے دوسروں پر الزام لگایا (13-12:3)۔ دشمنی پیدا ہوگئی (15-14:3)۔ عورت بچہ جنتے ہوئے دکھ برداشت کرے گی (16:3)۔ ایک شخص خون پسینے کی روٹی کھائیگا (19-17:3)

8۔ ا۔ بدن اور جان
ب۔ (انسانی) روح
ج۔ دل
د۔ ضمیر
ہ۔ دماغ
و۔ گوشت
ز۔ آدم سے ملنے والی گناہ آلودہ فطرت
ح۔ مرضی

چوتھا حصہ

فرشتوں کی جنگ (ملائیکی جنگ)

چھٹا باب، حصہ 4

1۔ آزاد مرضی
2۔ وہ خدا کے تخت کا خدمت گذار تھا۔
3۔ ابلیس اور اسکے فرشتوں کیلئے۔
4۔ یسوع مسیح کے ہزار سالہ دورِ حکومت کے بعد۔
5۔ اس کی عدالت کی گئی۔
6 اس نے سزا کے خلاف آواز اُٹھائی۔
7۔ یہ واقعہ آدم اور حوا سے پہلے رونما ہوا۔
8۔ ہمیں ابلیس کی طرف سے اُٹھائی جانے والی آواز کے ساتھ کچھ کرنا ہوگا۔
9۔ خدا کے سب ہتھیار پہن لو۔

ساتواں باب

پہلا حصہ

مکاشفہ: بائبل (علم الکلام)

ساتواں باب، حصہ 1

1۔ اسکی اندیکھی صفتیں۔

2۔ جو کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔

3۔ خدا کا انسانوں کو ابھارنا کہ وہ اس کے متعلق اسکے مکاشفہ کو تحریر کریں۔

4۔ ہمارا اختیار۔

5۔ ہمارا راہنما۔

6۔ بائبل یا کلام مقدس کی فہرست مسلمہ۔

7۔ سچائی۔

8۔ یہاں کوئی خاص جواب نہیں دیا گیا۔

دوسرا حصہ

مشکل: گناہ (علم الگناہ)

ساتواں باب، حصہ 2

1۔ خدا کی شریعت کی خلاف ورزی۔

2۔ سب لوگ مجرم ٹھہرائے گئے، اسلئے کہ آدم کا گناہ اسکی ساری نسل کے اندر منتقل ہوا۔

3۔ ہمارے جسم میں۔

4۔ جسم کے کام۔

5۔ دماغی رویوں کے گناہ۔

6۔ زبان کے گناہ۔

7۔ برملا گناہ۔

8۔ الف۔ بداخلاقی۔ ذہنی اور کھلے عام

ب۔ ناپاکی۔ ذہنی اور کھلے عام

ج۔ ہوس پرستی۔ ذہنی اور کھلے عام

د۔ جادوگری۔ ذہنی اور کھلے عام

و۔ دشمنی۔ ذہنی

ز۔ جھگڑا۔ زبانی

ح۔ حسد۔ ذہنی

ط۔ غصے سے بے قابو ہونا۔ ذہنی اور زبانی

ی۔ لڑائیاں۔ ذہنی

ک۔ نااتفاقیاں۔ ذہنی زبانی اور کھلے عام

ل۔ گروہ بندی۔ ذہنی

م۔ حسد۔ ذہنی

ن۔ نشہ بازی۔ کھلے عام

س۔ عیش پرستی۔ کھلے عام

تیسرا حصہ

حل: نجات (علم النجات)

ساتواں باب، حصہ 3

1۔ یسوع مسیح پر اعتقاد۔

2۔ کہ وہ خدا ہے جو انسان بن گیا۔ کہ وہ ہمارے گناہوں کی خاطر مواء، دفن کیا گیا اور تیسرے دن جی اُٹھا۔

3۔ کہ نجات پائیں اور سچائی کی مکمل پہچان تک پہنچ جائیں؛ توبہ کریں اور ہلاک نہ ہوں۔

4۔ ایمان کے باعث فضل سے (یسوع مسیح میں)۔

5۔ ایمان اعتماد ہے، اور معیار ایمان کے مقصد میں ہے۔

6۔ سوچ کی تبدیلی جو توبہ کہلاتی ہے۔

7۔ مسیح پر ایمان لانے سے ہم راستباز ٹھہرتے ہیں۔ شریعت کے اعمال سے نہیں۔

8۔ روح القدس۔

9۔ چونکہ ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کر دی گئی ہے اور یوں ہم آزاد ہو چکے ہیں۔

10۔ روح القدس کے پیغام کو رد کرنا کہ یسوع مسیح ہے۔ جب ایک انسان کو موت سے پہلے کسی بھی وقت توبہ کرنے کا موقع حاصل ہے تاہم گناہ میں صرف موت شامل ہے یعنی یسوع مسیح کو بطور نجات دہندہ رد کرنا۔

چوتھا حصہ

تحفظ: خدا کے وعدے

ساتواں باب، حصہ 4

1۔ جی ہاں

2۔ اس کو پہلے سے علم ہونا۔

3۔ کہ کوئی اُنہیں اسکے یا باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔

4۔ جی نہیں۔

5۔ جی نہیں۔

6۔ جی ہاں۔ اُس نے ہمیں تب بچایا جب ہم اُس کے دشمن ہی تھے جو کہ اُس کی عظیم محبت کا اظہار ہے۔

7۔ جی نہیں۔

8۔ مجرم ٹھہرانا۔

9۔ کچھ نہیں۔

10۔ جی نہیں۔

11۔ لے پالک بیٹا۔

پانچواں حصہ
مستقبل: نبوت (علم الآخرت)

ساتواں باب، حصہ 5

1۔ کہانت اور شریعت کی تبدیلی۔
2۔ ہوا میں۔
3۔ آنکھ جھپکتے ہی۔
4۔ مسیح کے ساتھ اسکے باپ کے گھر میں۔
5۔ بڑی مصیبت۔
6۔ مسیح آئے گا اور کوہِ زیتون پر اپنا پاؤں رکھے گا۔
7۔ کلیسیاء کے بادل پر اُٹھائے جانے کے وقت مسیح زمین پر پاؤں نہیں رکھے گا بلکہ ہمیں ہوا میں اُٹھا لے گا تا کہ اس کے ساتھ ملاقات کریں۔ دوسری آمد کے موقع پر وہ زمین پر پاؤں رکھے گا۔
8۔ حیوان اور جھوٹا نبی۔
9۔ ابلیس۔
10۔ ایک ہزار سال۔
11۔ آگ کی جھیل میں۔
12۔ آگ کی جھیل میں۔
13۔ خدا نیا آسمان اور نئی زمین بنائے گا۔

آٹھواں باب

پہلا حصہ
شخصی مسیحی زندگی۔

آٹھواں باب، حصہ 1

1۔ الف۔ پہلا مرحلہ۔ نجات ب۔ دوسرا مرحلہ۔ پختگی کا عمل ج۔ تیسرا مرحلہ۔ ابدیت
2۔ ایمان۔
3۔ روحانیت۔
الف۔ ایماندار کے باطن میں ب۔ ایمان ج۔ پاک روح ''رنجیدہ'' ہوسکتا یا ''بجھ'' سکتا ہے۔
4۔ جی ہاں، ایماندار کو اپنے گناہ (گناہوں) کا اقرار کرنا چاہیے۔
5۔ الف۔ روحانی نعمت۔
(i) محبت
(ii) نعمتیں ختم ہو جائیں گی۔
(iii) ''ایک دوسرے سے محبت رکھنے'' سے مسیح کو بے دین دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ روحانی نعمتوں کو ایک دوسرے کی خدمت کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔ یاد رکھیں عارضی نعمتیں بنیادی طور پر بے دین دنیا کے سامنے مسیح کو پیش کرنے کیلئے استعمال کی گئیں جب کہ کلیسیاء

ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھ رہی تھی۔

6۔ راستبازی

7۔ الف۔ گناہوں کا اقرار

ب۔ تمجید

ج۔ شکرگذاری

د۔ سب مقدسوں کے واسطے مناجات جو شفاعت ہے۔

ہ۔ اپنے لئے دعا جو مناجات ہے۔

8۔ یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں ترقی کرنا۔

9۔ خدا سے اور ایک دوسرے سے محبت کریں۔

10۔ ناجائز مصیبت اُٹھانا۔

11۔ شاگردیت کے ذریعہ۔

12۔ جی ہاں۔

13۔ روح اور سچائی سے۔

14۔ جاؤ اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ، اُنہیں بپتسمہ اور تعلیم دو۔

دوسرا حصہ

اجتماعی مسیحی زندگی (علم الکلیسیاء)

آٹھواں باب، حصہ 2

1۔ دوسروں کو تعلیم دینا تا کہ وہ اوروں کو تعلیم دیں۔

2۔ خداوند یسوع مسیح کے کلام کے معیار کے مطابق۔

3۔ تعلیم دیں۔

4۔ خدا اور ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت رکھنا۔

5 الف۔ ایک دوسرے سے محبت رکھنا۔

ب۔ ایک دوسرے سے وفادار رہیں اور ایک دوسرے کی عزت کریں۔

ج۔ ایک دوسرے کو قبول کریں۔

د۔ ایک دوسرے کی خدمت کریں۔

ہ۔ دوسروں کو خود سے زیادہ اہم سمجھیں۔

و۔ ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھائیں۔

ز۔ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں۔

ح۔ ایک دوسرے کو معاف کریں۔

ط۔ ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں۔

ی۔ ایک دوسرے کی مہمان نوازی کریں۔

ک۔ ایک دوسرے کو مضبوط کریں۔

6۔ نور، یسوع مسیح کی خوشخبری کو تمام دنیا میں پھیلائیں۔

7۔ دوسرے لوگوں کی خدمت کریں۔

8۔ ایمان کی یگانگت۔

9۔ کہ وہ ایک ہوں، جیسے یسوع اور باپ ایک ہیں۔

نواں باب

1۔7حصے

ان حصوں کے جوابات اتنے مختلف ہیں کہ ہم اُنہیں لکھ نہیں سکتے۔ آپ کو اس قدر تیار کر دیا گیا ہے کہ آپ خود ہی یہ جوابات لکھ سکتے ہیں۔